TEXT FLY WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226163
UNIVERSAL
LIBRARY

1 The History of Abool Feda
from the Creation to A. D. 1328
Translater from the Arabic.

2 Kholasutul Akhbar (Abridged) from
A. D. 1329 to 1529 Translated from the Persian.

3 An Appendix Containing the History
of the East of the last three hundred Years
Compiled from Various Authors.—

4 Chronological Tables translated from
Hamzah Isfahany Karamuny
and other Amic Authors by
Moulowee Kureem Uddeen

Price of the Third Vol 4 Rs.—

تکملہ ابوالفدا کا بعد حالات
۲ سنہ کی اور تین سو برس گذشتہ کا حال مختلف تواریخون سے انتخاب کرکے
مولوی کریم الدین نے سنہ ۱۸۴۷ع مین تیار کیا

باہتمام سید اشرف علی مطبع العلوم مدرسہ دلی سنہ ۱۸۴۸ع مین چھپا
قیمت چار روپیے

تتمہ تاریخ المختصر فی احوال البشر کا

واضح ہو کہ سلطان جلال الدین محمد شاہ ابن قطب الدین محمد سلطان آخر ماہ ذی الحجہ ۶۹۴ سنہ ہجری مین بموجب فرمان غازان خان کی حاکم کرمان کا ہوا حال یہہ ہی کہ ایام دولت غازان خان مین بعض شاہزادون نے خروج کرکی بہت تباہی اور خرابی ان ملکون کی کی تہی لوٹنا اور غارت گری اونہون نی اختیار کی تہی لیکن محمد شاہ نی معاونت غازان خان اون مفسدونکا قلع اور قمع کرکے غالب آکر استعمال مسکرات کرنا اور لہو ولعب مین مشغول رہنا اختیار کیا اور شراب خواری پر ایسی کمر باندہی کہ بسبب اثر حرارت شراب کی انتیس ۲۹ برس کی عمر مین راہی ملک بقا ہوا بعد وفات محمد شاہ مذکور کی حسب ارشاد غازان خان کے قطب الدین شاہ جہان ابن جلال الدین سیورغتمش مسند حکومت کرمان پر جلوہ آرا ہوا — جب اولجایتو سلطان تخت سلطنت ایران پر جلوہ فرما ہوا اوسنی بسبب بعض حرکات ناخوش کی جو شاہ جہان ابن سیورغتمش سی ظہور مین آئی تہین شاہجہان کو حکومت کرمان سی معزول کیا بعد معزولی شاہجہان مذکور شہر شیراز مین جاکر گوشہ گزین ہوکر قناعت کرکی بیٹہہ رہا تہا اوس شاہجہان مذکور کی ایک لڑکی مسماۃ جہان قتلق تہی بلکہ مخدوم شاہ بہی اوس دختر کو کہتی تہی اوس لڑکی مذکورہ سی امیر محمد مظفر کی شادی ہوئی اوسکی شکم سی شاہ شجاع — اور شاہ محمود — اور سلطان احمد یہہ تین لڑکے پیدا ہوئی — اور حال حکومت کرمان کا یہہ ہوا کہ بعد معزول ہونے شاہجہان کی حکومت کرمان سی امرار چنگیز خانیہ نے پہر حکومت کرمان کی لی ۷۴۳ سنہ ہجری تک یہہ ملک حکومت چنگیز خانیہ مین شامل رہا اور ۷۴۱ سنہ ہجری ماہ محرم مین — محمد مظفر یعنی داماد شاہجہان نی قبضہ پایا

بیان مبادی احوال اولاد مظفر ابن منصور ابن امیر غیاث الدین

احوال مظفر ابن منصور

حاجی خراسانی کا اور اختصاص پانا اونکا الطاف سبحانی سی

مورخین کہتی ہین کہ امیر غیاث الدین حاجی اوس زمانہ مین جب لشکر تاتار خراسان پر چڑھ کر آیا وہ خراسان سی جو کہ اوسکا مولد اور منشا تہا بہاگ کر بسبب خوف تاتاریون کی خطہ یزد مین جا چہپا — امیر حاجی مذکور ایسا عظیم الخلقت اور موٹا آدمی تہا کہ جب شہر یزد مین آیا اوسکے پہنی کی واسطی بازار مین موزون کی تالاش کی گئی کوئی موزہ اوسکی پیر مین نہ آیا سب سی بڑا پیر اور لنبا قد اور بہاری ڈیل تہا — اس امیر کی تین بیٹی تہی — ابوبکر — محمد — منصور — دو لڑکے یعنی ابوبکر اور محمد حاکم یزد علاء الدولہ کی اون ایام مین کہ جب ہولاکو خان نی بغداد کا قصد کیا تہا نوکر ہو گئی تہی علاء الدولہ نی ابوبکر مذکور کو تین سو سوار دیگر ہمراہ اردو خان کی واسطی مقابلہ ہلاکو خان کی روانہ کیا بعد فتح ہونی دار السلام کی ایلخان نی ابوبکر کی ہمراہ اور فوج کر کی سرحد مصر پر بہیجا وہان جا کر اعراب خفاجہ سی لڑائی کی اوس لڑائی مین ابوبکر مذکور مقتول ہوا — اور محمد مذکور اوسکا بہائی تا وقت وفات سلک ملازمین علاء الدولہ مین منتظم رہا ان دونون بہائیون کے اولاد پیدا نہین ہوئی بے نسل فوت ہوئی — تیسرا لڑکا منصور ابن حاجی خراسانی جو اپنی باپ کی خدمت اور ملازمت مین رہتا تہا اوسکی تین بیٹی پیدا ہوئی — امیر محمد — امیر علی — امیر مظفر — امیر علی بے اولاد تہا اور امیر محمد کے ایک بیٹا تہا امیر محمد گرچہ اپنے سب بہائیون سی چہوٹا تہا لیکن میدان جنگ مین تمام امثال اور اقران سی سبقت لیجاتا تہا بموجب مصرعہ — ہر روز منزلی و ہر شب جائی — پہرتا اور سپاہی گری کرتا رہتا تہا اسیطرح بادیہ پیمائی کرتے ہوئی ارغون خان کی خدمت مین جا پہنچا اوسنے جب اسکی شکل اور صورت دیکہی فورا منصب ساولی اوسکو دیا — جب مسند خانی گیخاتو خان کی نشست سی زیب و زینت یافتہ ہوئے اون ایام مین امیر مظفر کو بڑا عروج روز بروز

احوال مظفر ابن منصور

روز بروز نصیب ہوتا رہا چنانچہ غازان خان کے زمانہ مین امارت ہزاری سو طبل اور علم کے اوسی متعلق ہوئے اور آخر ماہ جمادی الاخر سنہ ۷۰۰ ہجری مین امیر مبارز الدین محمد پیدا ہوا اس لڑکے کی پیدا ہونی کی سبب سی بہی امیر مظفر کو بہت خوشی اور مسرت حاصل ہوئے تہے — اور بعد وفات پانے غازان خان کی الجاتیو سلطان نے امیر مظفر کی بہت عزت کی اور بڑا رتبہ بڑہا دیا اور واسطی محافظت راہ کوہستان دابروہ اور ہرآت اور مرو کی اوسکو حکم دیا چنانچہ امیر مظفر مذکور کبہی بادشاہ کی خدمت مین جاتا تہا اور کبہی چین سے مسند پر اوڑا تا تہا سنہ ۷۱۳ تک کہ جس سال مین امیر مظفر فوت ہوا چین اور آرام کرتا رہا اوسنی کوئی اور لڑکا سوائے مبارز الدین محمد کی نہ چہوڑا تہا البتہ ایک لڑکی بہی اوسی تہی جو ابو بکر امیر محمد بن امیر منصور کی عقد مین تہی جسکے شکم سی شاہ سلطان پیدا ہوا القصہ بعد وفات امیر مظفر مذکور کے اوسکا بیٹا امیر مبارز الدین سلطان الجاتیو کی خدمت مین حاضر ہوا بہت انعام و اکرام پایا بجائے اپنی باپ کے چار برس تک بادشاہ کے ملازمت مین رہا — جب سلطان محمد خدابندہ عالم بقا کو راہی ہوا — اور سلطان ابو سعید نے پرتو التفات کا اوپر حال جہان کے لوگون کی ڈالا اوسوقت امیر مبارز الدین محمد نی رخصت بادشاہ سی واسطی محافظت راہون اور سڑکون کی جو کہ اوسکا عہدہ تہا حاصل کرکے کوچ کیا درمیان سنہ ۷۱۹ ہجری کی ایک دفعہ سلطان ابو سعید سلطان کی خدمت حاضر ہوا تہا بادشاہ نی حکومت شہر یزد کی بہی اوسکو دی — اسی سال مین جب مبارز الدین نی سنا کہ ایک جماعت مفسدون کی نے راہ یزد مین فتنہ اور فساد برپا کر رکہا ہے اوسوقت ساٹہہ نفر پہلوانان خنجر گذار ہمراہ لیکر بطور یلغار متوجہ جانب مخالفین کی ہوا عبد الملک کی حوض پر جانبین کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہوئی اوس لڑائی مین نشتر تیر امیر محمد مظفر کی جوشن مین آکر لگی لیکن خدا تعالی نی اوسکی ایسی محافظت کی کہ تیر دن سی بچ کر اور صحیح و سالم رہ کر فتح اور ظفر پائی — اون مفسدین کو معہ اونکی سردار سی

بیان بعد ابوسعید کی جو گذرا

ہ کزنیہ کی گرفتار کرکی اردو بادشاہ مین بہیجدیا اوس سردار کو پنجرہ مین قید کیا سلطان ابوسعید نی اوس جنگ اور لڑائی اور فتحمندی سی خوش ہوکر انواع الطاف و اعطاف سی سربلند کیا اسی اثنا مین ایک اور لڑائی اوسی سمت قضا قون سی ہوئی اوسمین بہی امیر محمد غالب آیا علم فتح کا بلند کرکے نام پایا

اب شروع ہوا سنہ ۷۲۵ ہجری وغیرہ سنہ ۷۳۶ تک

اس سال مین امیر محمد کو خدا تعالی نی ایک لڑکا بخشا اوسکا نام شاہ شرف الدین مظفر رکہا اور درمیان سنہ ۷۲۹ کے مبارز الدین مذکور نے مسماۃ مخدوم شاہ بنت شاہ جہان سی نکاح کیا — اور سنہ ۷۳۳ ہجری مین جلال الدین شاہ شجاع اوس عورت سی پیدا ہوا اور سنہ ۷۳۴ ہجری مین امیر محمد ہمراہ شاہ شرف الدین مظفر کے ملازمت سلطان ابوسعید بہادر خان مین حاضر ہوا بادشاہ ایران نے ان دونون یعنی باپ بیٹی کو منظور نظر الطاف کیا کہ موجب رشک اور حسد امرا اور ارکان دولت کا ہوا — اسی سال مین سلطان ابوسعید قشلاق بغداد کو گیا امیر محمد بہی سعادت اندوز ہمرکابی بادشاہ کا ہوا وہانسی نجف اشرف مین جاکر شرف اندوز زیارت مرقد اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کا ہوا پہر وہانسی جانب یزد کی مراجعت فرمائے

اب شروع ہوا سنہ ۷۳۸ ہجری

اس سال مین درمیان ماہ جمادالاول کی امیر محمد مظفر کی ایک اور لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام قطب الدین محمود رکہا

بیان افراط و تفریط کا جو بعد وفات سلطان ابوسعید کی ہوئے

بیان پیر حسین جوبانی کا

کہتی ہین کہ بعد وفات سلطان ابوسعید بہادر خان کے ملک ایران مین ہر ایک حاکم اور صوبہ کی دلمین سودا خودسری اور استقلال کا پیدا ہو گیا تہا چنانچہ امیر مسعود شاہ بن امیر محمود شاہ نے تمام مملکت فارس کی اپنی قبضہ مین کرلی اور اوسکے بہائی امیر شیخ ابو اسحاق نی جو کہ بسبب کثرت مکارم اور وفور جود کے شہرہ آفاق تہا ارادہ قبضہ کرنی یزد کا کیا چنانچہ امیر محمد مظفر نے بطور استقبال ہمراہ اکثر ملازمین کی باہر شہر کی نکلکر اوسکی ملاقات کی وقت ملاقات کے اوسکو معلوم ہوا کہ اسکا ارادہ اور طرح پر ہی شرط ضیافت بجالا کر کلمات محبت آمیز سی اوسکی دلکا غبار دہویا بعد چند روز کی شیخ اسحاق نی جانب کرمان کے حرکت کرکی پہر جانب یزد کی مراجعت کی بعد سننی اس خبر وحشت اثر کے امیر محمد اوسکی مقابلہ کے واسطی بارادہ جنگ نکلا لیکن بسبب توجہ شیخ یا علی عمران قدس سرہ کی صلح ہو گئے اور امیر شیخ ابو اسحاق سرحد یزد سی اور جانب کو چلا گیا

بیان موافقت امیر پیر حسین جوبانی اور امیر محمد مظفر کا معہ بیان اور واقعات کی اب شروع ہوا سنہ ۷۴۰ ہجری

واضح ہو کہ امیر پیر حسین جوبانی نے بارادہ تسخیر شیراز کوچ کرکی امیر محمد مظفر سے امداد چاہی مبارز الدین نی اوسکی التماس قبول کرکی بعد عہد و پیمان کی بہت سپاہ اپنے ہمراہ لیکر یزد سی کوچ کیا اصطخر فارس مین دونون کی ملاقات ہوئی — امیر مسعود شاہ یہہ خبر پاکر جانب کازرون کی چلا گیا مبارز الدین نے بہی باستصواب امیر پیر حسین کی دشمنون کا تعاقب کرنا مناسب جانکر اوسکا پیچہا کیا جب وہ نواحی کازرون مین پہنچا جمعیت دشمن مین تفرقہ پڑ گیا اور امیر مسعود شاہ بغداد کی جانب بہاگ کر امیر شیخ حسن بزرگ کی خدمت مین خواہان پناہ ہوا امیر محمد مظفر نے اوسوقت جانب اردوی امیر پیر حسین کی مراجعت کی اسجائی سی دونون مانند برق و باد کی مجتمع ہوکر شیراز

بیان پیر حسین چوپانی کا

٦ پہر گئے وہان جاکر شہر پناہ کی باہر ڈیرا کیا اور محاصرہ شہر کا کرکے ارادہ لڑنے کا کیا اور شہر نے بیچ بچاو کرنے کی تدبیر کی چنانچہ قاضی مجد الدین اسمعیل بن یحیی نے جو کہ اکابرین زہاد اور فضلا شیراز سے تہا درمیان مین پڑکر صلح کروادی امیر پیر حسین چوپانی نہایت اقبال اور کامرانی سے داخل شہر ہوا شہر مین جاتی ہے ولایت کرمان کی جناب مبارز الدین کو سپرد کے

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۱ ہجری

اسی سال مین امیر مبارز الدین بہت لشکر اپنے ہمراہ لیکر جانب کرمان کی روانہ ہوا ملک قطب الدین نیک روز جو کہ ان ایام مین حاکم مملکت کرمان کا تہا وہان سے بہاگ کر ہرات کی طرف بہاگ گیا اور مبارز الدین شہر مین داخل ہوکر واسطے آسایش اور آرام رعیت کی سپاہ مجتمع کو متفرق کردیا اور قطب الدین نیک روز حاکم کرمان نے جو ہرات کو بہاگ آیا تہا چند روز وہان قیام کرکے اس شہر کی حاکم داود نامی سے سپاہ غوری اپنی مدد کو لیکر پہر جانب کرمان کی کوچ کیا مگر اوسکی کوچ کا یہہ طور تہا کہ دن کو چہپ جاتا رات کو قطع مسافت کرتا اسیطور سے چار فرسخ جانب کرمان کی گیا تہا کہ مبارز الدین کو دشمن کی پہنچنے کے خبر ہوگئی لیکن اوسکے پاس جمعیت آدمیون کی واسطے لڑائی کے نہ تہی اسی راتون رات جانب انار سرحد کی بہاگ گیا دوسرے روز قطب الدین نیکروز نے ہمراہ ملک داود کی داخل شہر کرمان ہوکر ملک کا بند وبست پہر نئے سر سے کیا — اور امیر محمد نے انار سرحد مین لشکر بیچ جمع کرکے دوسری دفعہ ارادہ فتح کرمان کا کیا بارہ[۱۲] جہاز چڑہا کر لیگیا اور لڑائی بہت بہاری ہوئی اوس روز شاہ شرف الدین مظفر اور شاہ سلطان نے داد مردانگی دی اور ایسی شجاعت اور بہادری کو کام مین لائے کہ غوریون کو شکست ہوئی اسی اثنا مین پیر حسین کا لشکر امیر محمد کے مدد پر آپہنچا اوسوقت قطب الدین نیکروز دوسری دفعہ پہر بہاگ کر جانب خراسان کی چلا گیا اور ملک داود نے بہی اوسکا تعاقب کیا ماہ جمادالآخر

بیان پیر حسین چوبانی کا

جمادالاخر سال مذکور مین امیر محمد مظفر منصور ہوکر کرمان مین داخل ہوا جب اوسکی
ہم سی فراغت پائی اور بندوبست قرار واقعی اپنی طور پر کرچکا اوسوقت قلعہ بم کی فتح کا
ارادہ کیا یہہ قلعہ امیر شجاع الدین کے عمل مین تہا چند دفعہ اس قلعہ پر لشکرکشی کی اور محاصرہ
کیا بعد چند لڑائیون کے فتح کیا امیر شجاع الدین تلوار اور کفن لیکر مبارز الدین کے
خدمت مین حاضر ہوا اور سب کنجیان قلعہ کے اوسکو سپرد کرکی عاجزی کی اور اپنی جان بخشی
چاہی امیر محمد مظفر نے پہلے اوسکا قصور معاف فرماکر جان بخشی کی مگر پہر جب اوسکو معلوم
ہوا کہ اسمین کچہہ دغا و فریب ہی اور وہ واقع مین مخالف ہی اوسوقت اوسکو قتل کیا اسی
سال مین وہ مقتول ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۲ ہجری

بیان حال امیر پیر حسین چوبانیکا اور پانے شیخ ابو اسحاق کی مرتبہ جہانبانیکا

بیان امیر پیر حسین چوبانی اور امیر محمد مظفر مین بسبب اغوا مفسدین کی کدورت اور
مخالفت پیدا ہوگئی تہی ہرچند کہ امیر پیر حسین نے مبارز الدین مذکور کو بہت طلب کیا
اور اپنی پاس بلایا مگر وہ نگیا — اسی سال مین امیر پیر حسین نی ولایت اصفہان امیر
شیخ ابو اسحاق کی سپرد کی سچ ہی — چو تیرہ شود مرد را روزگار + ہمہ آن کند
کش نباید بکار + کیونکہ ملک اشرف چوبانی بہت اوپر تسخیر ممالک عراق کی مبند دل
رکہتا تہا اور امیر شیخ ابو اسحاق تابعیت امیر پیر حسین سی سرگردان ہوکر اوسی مل گیا
اسلئی امیر پیر حسین واسطی استیصال دشمنون کی جانب اصفہان کی گیا جب فریقین کا مقابلہ
ہوا مولانا شمس الدین صاین قاضی اور امیر جلال الدین طیب شاہ لشکر امیر پیر حسین
سی آکر اشرف سی ملگئی اسلئی امیر پیر حسین کی احوال مین اختلال واقع ہوا وہ تبریز کو

بیان پیر حسین چوبانی کا

اسی اثنا میں یہہ بات کہا کہ امیر شیخ حسن کو چاہئے اس سے مدد طلب کرون گا یہہ بخیال تہا کہ اگر مجہی پر کوئی وہان مصیبت آئی تو کیا کرون گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلاف توقع امیر شیخ حسن نی اوسکو پکڑ کر قید کیا بعد چند روز کے زہر ہلاہل کہلا کر مار ڈالا القصہ ملک اشرف بی کلفت حرب اور مشقت جنگ و ضرب کی بعضی ممالک عراق کا حاکم ہوکر متوجہ شیراز کا ہوا — ابو اسحاق نے یہہ چالاکی کی کہ قبل پہنچنی ملک اشرف کے آپ شیراز مین آکر معوت شہرون کے شہر شیراز کو خوب مضبوط کر کے سامان حرب موجود و مہیا کر کے علم مخالفت کا بلند کیا ملک اشرف یہہ حال سنکر بہت خفا ہوا چنانچہ اوسی آتش غضب کے سبب بموجب مثل کہار پر بس نہ چلا گدہے کے کان امیٹھی اوسنی ولایت عراق کو لوٹنا اور غارت کرنا شروع کر دیا جہان گیا لوٹتا گہسوٹتا پہرا

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۳ ہجری

اسی سال مین امیر باغی باستی بموجب فرمان امیر شیخ حسن بزرگ کے مصاحب امیر مسعود شاہ کی مین تعدادسی شیراز کو چلا آیا تہا — اور امیر شیخ ابو اسحاق نی حکومت اپنی بڑے بہائی کو دیدی تہی جب مردمان شہر اپنی قضیئے اور جہگڑے لیکر مسعود شاہ کے پاس چلے گئے امیر باغی باستی کو اس سبب سی بہت رنج لاحق ہوا اسلئے اوسنے فرصت پاکر امیر مسعود کو قتل کیا اوسوقت امیر شیخ ابو اسحاق نے رعایا شہر کی جمع کر کی باغی باستی سی لڑائی کر کی اوسکو شکست دی اور آپ مسند سلطنت پر جلوس فرماکر خطبہ اور سکہ اپنی نام کا جاری کر دیا

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۵ ہجری

اسی سال مین امیر شیخ ابو اسحاق نے بہت لشکر جمع کر کی تسخیر کرمان کا قصد کیا راہ مین کوئی کہیتی اور کوئی مکان نہ چہوڑا مکانون کو ڈہاتا کہیتیون کو اجاڑتا ہوا قلعہ شیرخان تک پہنچا

بیان مقتول ہونی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

پہنچا وہاں جاکر باہر قلعہ کی ڈیرا کیا اس قلعہ کا کوتوال اپنی جان بچاکر قلعہ الجبل مین جاچھپا امیر شیخ ابو اسحاق نے جب جانا کہ باشندگان قلعہ مایوس اپنی جان سی ہورہی ہین اور کوئی قلعہ پر کہلائی بہی نہین دنیا قتل اور غارتگری اور خونریزی بعض محلات شہر مین بہت کی اسی اثنا مین امیر ظہیر الدین ابراہیم نے بیچ مین پڑکر مبارز الدین سی صلح کروادی بعد صلح وہ اپنی شہر کو مراجعت کرگیا

بیان مقتول ہونی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

اسی سال مین ناصر احمد یعنی درمیان خلافت حاکم بامراللہ بن مستکفی کے مقتول ہوا یہہ ایک بادشاہ ترک کا تہا اوسنی کرک سی دیار مصر پہ لشکرکشی کی تہی چنانچہ مصر مین اوسکی حکومت ہوگئی لیکن جب اوسنی لوگون پر ظلم کرنا شروع کیا اوسوقت رعایا کی نیت مین فرق آگیا تھا یہہ دیکہہ کر اپنی مقام کی طرف مراجعت کا قصد کیا رعیت نے اوسکی بیعت سی خلع کیا جیساکہ اوسکے بہائی کے ساتہہ کیا تہا اوسی پہلی — پہر درمیان ۴۵ھ یعنی سنہ ہذا کی مقتول ہوا — اسی سال مین بعد وفات ناصر احمد کی ملک صالح اسماعیل ابوالفدا بن ناصر محمد کے بیعت ہوئے — اسی سال مین اثیر الدین ابوحیان محمد بن یوسف بن علی بن حیان اندلسی غرناطی فوت ہوا وہ اچہا شاعر تہا

اب شروع ہوا ۴۷ سنہ ہجری

اس سال مین امیر شیخ ابو اسحاق نی دوسری بار پہر کرمان پر لشکرکشی کی لیکن ناکام پہرآیا — اور اسی سال مین مغل جرجانی اور اوغانی جو کہ زمانہ ارغون خان مین بسبب التماس جلال الدین مسعود غتمش کے واسطی محافظت راہون کی مشغول تہے امیر محمد مظفر سی دہوکہ دیکر راہ عصیان قبول کی اسلئے اوسنی لشکر واسطی اونکی تنبیہ کی روانہ کیا دشت خاوران

بیان مقتول ہونی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

مین جانبین کا مقابلہ ہوا حسب تقدیر امیر محمد مظفر نے شکست کہائی اور بہاگ کر جانب کرمان ۱۰
کی چلا گیا جب یہہ خبر گوشت گداز خاطر امیر شیخ ابو اسحاق کے ہوئی سنہ ۷۴۸ ہجری مین قواعد
عہد و میثاق کے اوسنی توڑ کر سلطان شاہ جاندار کو دو ہزار سوار بعدد ایک ہزار اوغان
کے بہیجا اور آپ بہت لشکر نفیس نفیس جانب یزد کی گیا سلطان شاہ نے اوس طایفہ
گمراہ سی ملاقات کی اور باہر کرمان کی خیمہ اقامت کا ڈالا اور امیر شیخ ابو اسحاق نی یزد مین
پہنچکر اوس خطہ کو اپنی تصرف مین لایا شاہ مظفر یہہ خبر سنکر واسطی محافظت اہل و عیال اور قتال
و جدال کے بہت جلد کرمان سی بہاگ کر میبد مین پہنچا امیر شیخ ابو اسحاق محمد نے بہی
قلعہ میبد مین گیا بعد چند روز کے کہ ابہی آتش جنگ فرو ہوئے تہی امیر شیخ ابو اسحاق
نے جانا کہ فتح ہونا اس قلعہ کا بہت مشکل ہے لاچار حرف صلح درمیان لایا ایک روز
نزدیک دروازہ میبد کی پہرتا تہا اور یہہ شعر پڑہتا جاتا تہا **شعر**

بیا کہ نوبت صلح است و دوستی و عنایت ‎ ‎ ‎ بشرط آنکہ نگوییم از آنچہ رفت حکایت

شاہ مظفر یہہ شعر سنکر قلعہ سے باہر آیا دونوں سرداروں نے معانقہ کیا صلح ہو گئی
شاہ مظفر اپنی مقام کو چلا گیا اور امیر شیخ مذکور نے عنان عزیمت جانب یزد کے
موڑی جب اوسنے سنا کہ سلطان شاہ جاندار سی جو واسطی تنبیہ مفسدان کی گیا تہا
کچہہ نہو سکا دوسری دفعہ توسط صدر الدین مجتبی اور خواجہ عماد الدین محمود کے مبارز الدین
سی صلح کی اور سلطان شاہ کو طلب کرکے جانب شیراز کی چلا گیا اوس وقت امرا
جرمانی اور اوغانی امیر محمد مظفر کے درگاہ مین بزبان عذر اور استغفار سی معترف ہوئے
اور سلطان شاہ کا ساتہہ دینی سی بہت پچہتائی مبارز الدین مظفر نے اونکی جرم عفو
کی بلکہ ایکروز ایک ہزار جامہ اونکو بخشی مگر بعد چند روز کے وہ لوگ پہر باغی ہو گئے
اسلئے امیر محمد مظفر نے جنگ مین آکر تہوڑی سی عرصہ مین اونکے سرداروں کو قتل کیا

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۹ ہجری

بیان لشکرکشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیراز کی

اسی سال مین پہر امیر شیخ ابو اسحاق نے قواعد عہد و پیمان کی طاق نسیان پر رکہکر سلطان شاہ جاندار کو لشکر جرار دیکر سرحد ولایت امیر محمد مظفر کے مین بہیجا مگر سلطان شاہ نی چونکہ بہت جہک اوٹہایا تہا اور شیخ ابو اسحاق کے بعض وعدون سی تنگ آگیا تہا مبارز الدین کی خدمت مین جاکر نوابون کی سلک مین منسلک ہوگیا اور ۷۵۱ہجری مین امیر شیخ ابو اسحاق دوسری دفعہ شہر یزد مین لشکر لیجاکر ہمراہ شاہ مظفر کے شہر مین محصور ہوا جب مدت محاصرہ کو بہت ہوگئی اور لشکر نی اوسپر ہجوم کیا اوسوقت امیر شیخ بلی نیل مقصود شیراز کو چلا گیا اور ۷۵۳ہجری مین بیکجار کو جوکہ ایک امیر امراء نامدار سی تہا بمعیت سپاہ لبسیار طرف کرمان کی روانہ کیا اور جناب مبارز الدین بہی ہمراہ اولاد امجاد فرخندہ بنیاد کے جانب اعدا کی کوچ کیا مقام پنج انگشت پر جانبین کا مقابلہ ہوا دار شجاعت اور شہامت کی مظفر اور شاہ شجاع نے دی بیکجار بہت خفت اوٹہاکر جانب شیراز کی بہاگ گیا

بیان لشکرکشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیراز کی اور بہاگنا امیر شیخ ابو اسحاق مدد بی نیاز سی

اب شروع ہوا ۷۵۴ہجری

واضح ہو کہ اول ۷۵۴ہجری مین جناب مبارز الدین لشکر لبسیار اور سپاہ گردون شعار جمع کرکی بارادہ تسخیر شہر شیراز کی گیا امیر شیخ کو جب اسحال کی خبر ہوئی اوسوقت اوسنی قاضی عضد الدین عبد الرحمن الایجی کو جوکہ بڑا عالم اوسکے زمانہ مین تہا (ر ح) بہمید لب طصلح کی ارادہ امیر محمد مظفر مین بہیجا قاضی مذکور نی مبارز الدین مظفر سی

بیان لشکر کشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیراز کی

١٢ ملاقات کرکی بہت نصیحت اور وعظ اور پند جسکی سلئے مامور ہوا تہا کی لیکن پند سودمند
نہوئی جب اوسپر کوئی فایدہ مترتب نہوا آخرکار لڑائی پر قرار پایا اور جانبین سے
صلاح لڑائی پر ٹہرے امیر شیخ ابواسحاق نی پانچ فرسخ باہر شہر شیراز کی اپنی لشکر
کی جائے مقرر کی جب امیر مظفر قریب لشکر کی پہنچا بہاگ کر شہر مین آگہسا دوسرے
روز امیر محمد مظفر نے باہر شہر کے اپنی خیمہ کہڑی کردئے اور بقدر طاقت شیرازیون
کے توڑنی پر کوشش کی مگر لڑائی موقوف نہوئی ہر روز یا ناغہ بر لڑائی ہوتی رہے
اسی اثنا مین اوسکے بدن پر بیماری طاری ہوئی بعد چند روز وہ تو اچہا ہوگیا مگر شاہ
شرف الدین مظفر بیماری سخت مین مبتلا ہوکر درمیان ماہ جمادالاول سنہ ۷۵۴ ہجری مین
فوت ہوا اوسنے اٹھائیس برس چار مہینی کے عمر پائی اور چار بیٹے اپنی پیچہی چہوڑے
سی شاہ یحیی — شاہ منصور — شاہ حسین — شاہ علی — یہہ اوسکے
بیٹی تہے القصہ مبارز الدین نے بسبب اسکے کہ دشمن شماتت اوسکی نہ کرین باوجود
اپنی فرزند کی مرنے کی بہی لڑائی سی موںہہ نہ موڑا جب دیکہا کہ محاصرہ کئے ہوئے
مدت گذر گئی اور اسباب نکبت کی ظاہر ہونے لگی تیسری تاریخ ماہ شوال کو امیر محمد مظفر
بن منصور ہمراہ ایک جماعت سپاہ ظفر پناہ کے شہر مین گہس آیا جس روز امیر
مظفر بسبب سعی کلو عمر کی اندر شہر شیراز کے آیا شیخ ابواسحاق ابہی اوسجاسے تہا
آواز نقارہ کی سنکر اوسنی پوچہا کہ یہہ کیا غوغا اور بہیڑ ہے لوگون نے کہا کہ یہہ
آواز نقارہ محمد مظفر کے ہی کہنی لگا کہ وہ مردک گران جان بدصورت ابتک اسجاے
ہے حاصل کلام جب مبارز الدین شہر شیراز مین آگیا اوسوقت شیخ ابواسحاق
راہ عجز اور اضطرار کی طرف شولیستان کے بہاگ گیا اور امیر محمد مظفر تختگاہ سلیمانی پر
علم جہانبانی کا بلند کرکے امر معروف و نہی منکر مین مشغول ہوا اوسی ہنگامہ مین بیٹا امیر
شیخ ابواسحاق کا امیر علی سہل جو دس برس کی عمر رکہتا تہا اور خوش خط اور ذکی مشہور تہا

فتح کرنا ممالک عراق امیر شیخ ابو اسحاق کا

مشہور تہا ہمراہ ایک جماعت امراء شیراز کی بکرم آیا آخر الامر وہ بچہ بہی ہمراہ اور ۱۳
مفسدون کے مقتول ہوا اور امیر شیخ ابو اسحاق شولستان سی قلعہ سپیدین جان بچا کر
جا چہپا وہان چہپ کر ایک قاصد بغداد کی جانب پاس امیر شیخ حسن ایلکانی کے بہیج کر
اوسی مدد طلب کی امیر شیخ حسن نے دو ہزار سوار اوسکی مدد کی واسطی روانہ کی امیر
شیخ ابو اسحاق نی دوسری دفعہ اور سپاہ جمع کر کی پہر شیراز پر قصد کیا اور شاہ شجاع
بموجب ارشاد اپنی باپ کے متوجہ جانب دشمنون کی ہوا قبل ملنی جانبین کی لشکر امیر
شیخ اسحاق کا اطراف مین پراگندہ ہو گیا اور وہ بذات خود سو ایک جماعت مخصوصون
کے جانب اصفہان کی چلا گیا شاہ شجاع نے شیراز کو مراجعت کی مبارز الدین نی سرداری
کرمان کی بہی شاہ شجاع کو دیدے چنانچہ وہ شاہزادہ اوس جانب چلا گیا

بیان فتح کرنے بعض ممالک عراق کا اور آخر کار امیر شیخ ابو اسحاق کا یعنی اوسکا مقتول ہونا

واضح ہو کہ ۷۵۵ھ ہجری مین امیر محمد مظفر نے اپنی خواہرزادہ شاہ سلطان کو حاکم شیراز
کا کیا اور جہنڈہ ظفر پیکر واسطی تسخیر عراق کی آپ بلند کیا اسی اثنا مین یہ خبر پہنچی
کہ اشتور ہمراہ ایک جماعت ہواداروں امیر شیخ ابو اسحاق کے شولستان سی متوجہ
شیراز کا ہوا ہے اور شاہ شجاع نے بہی اوس جانب سی حرکت کی ہی اسی اثنا
مین شاہ سلطان شاہزادہ شاہ شجاع کو راہ ہی مین جا کر یہ خبر دی کہ مخالفون نے
شیراز پر استیلا پایا چنانچہ محلہ مورد ستان کو جلا دیا ہے یہ سنکر شاہ شجاع بہت
جلد بطور ایلغار کوچ کر کے باسپاہ نصرت پناہ شیراز مین آیا وہان آ کر آب تیغ سی
غبار فتنہ اور آگ آشوب کو بجہایا تیمور بہی مقتول ہوا سب دشمن بہاگ گئی بہت لوگ
مارے گئی کچہ پتا پہر نہ ملا ــ اور اسی سال مین امیر محمد مظفر نے اصفہان پر لشکر کشی کے

فتح کرنا ممالک عراق امیر شیخ ابو اسحاق کا

۱۴ یتی وہان جاکر اوس شہر کا محاصرہ کیا اوسکا جی وکیل ابو بکر عباسی المعتضد باللہ کے
جو ولایت مصر کا بہی دعوی خلافت رکہتا تہا بیعت کی اور خطبہ اور سکہ اوسکے نام کا
جاری کروا کی جب دیکہا کر ایام محاصرہ کی بہت ہوگئی اور سپاہ یزد کی ظلم کرنے لگی اوسوقت
شیراز کو مراجعت کی اصفہانیون نے اوسکے محاصرہ سی خلاصی پائی اور سنہ ۷۵۶ ہجری
مین بسبب سی قطب الدین شاہ محمود کے قلعہ ایک دشبانکارہ فتح ہوا اور دشیر نامی
جو اوس قلعہ مین دم مخالفت کا مارتا تہا بہاگ گیا ۔ اور سنہ ۷۵۷ ہجری مین امیر محمد مظفر
دوسری دفعہ پہر بہت سا لشکر لیکر اصفہان پر گیا پہر اوسکا محاصرہ کیا جب بعد کئی
مہینے کے گرمیوا پر برودت کا اثر ہوا اور جاڑے کی موسم قریب آئی وہ مہم شاہ
سلطان کو سپرد کرکے آپ اور کسی جانب کو چلا گیا شاہ سلطان نی بقدر تاب و طاقت
اپنی کی اصفہان کی قلعہ کے باشندون کو بہت تنگ کیا آخرکار فصل بہار مین فتح میسر آئی
۔ لیکن امیر شیخ ابو اسحاق کو راہ بہاگنی کا نملا اسلئی لاچار ہوکر مولانا اصیل الدین سی
ملتجی ہوا کیونکہ یہہ شخص شیخ الاسلام اوس دیار کا تہا اور شاہ سلطان شہر مین آگیا
تمام حقوق نعمت امیر شیخ ابو اسحاق کے جو اوسکی ذمہ پر تہی جیسا کہ مفصلاً روضۃ الصفا مین
لکہتی ہین سب بہول گیا اور جاسوس اوسکے پکڑنے کے واسطی مقرر کئی جب مولانا اصیل الدین
کو معلوم ہوا کہ یہہ حال ہے سب کیفیت حال لکہہ کر اور اوسکے حقوق جو اوسکی ذمہ تہے
بیان کرکے عرضی لکہہ کر شاہ سلطان کو دی اوس بے مروت نی کچہہ نہ سنا امیر شیخ
ابو اسحاق کو پکڑ کر ہمراہ ایک سو آدمی کی شیراز مین بہیجا جب شیراز مین باہر دروازہ
اصطخر کے میدان مین پہنچا اوسوقت سب عالم اور قاضی اور روسائے فارس اوس مقام پر
۔ جو دہی مبارز الدین نے امیر شیخ اسحاق سی پوچہا کہ امیر حاج ضراب کو تو نے قتل کیا
تہا اوسنی کہا کہ ہان بموجب میرے حکم کی وہ مقتول ہوا اوسوقت امیر محمد مظفر نی اوسکو
امیر حاج کی اولاد کی سپرد کیا تا کہ اپنی باپ کی قصاص مین اوسکو قتل کرین چنانچہ امیر حاج

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

حاجی ضراب کی بیٹے نی تلوار اوسکی سر پر ماری وہ مرگیا سر اوسکا تلوار سے اوسنی کاٹ کر ۱۵
جدا کر دیا یہہ واقعہ عظیم جمعرات کے روز آخر ماہ جمادالاول سنہ ۵۸ ہجری مین گذرا یہہ
دو رباعی طبع زاد امیر شیخ ابو اسحاق کی ہین جو بروقت مقتول ہونے کی اوسنی پڑہین
تہین سے رباعی افسوس کہ مرغ عمر را دانہ نماند + امید بہیچ خویش و بیگانہ نماند
دردا و دریغا کہ درین مدت عمر + از ہر چہ بگفتیم جز افسانہ نماند — رباعی ۲
با چرخ ستیزہ کار مستیز و برو + با گردش دہر در میا و یز و برو
یک کاسہ زہر است کہ مرگش خوانند + خوش درکش و جرعہ بر جہان ریز و برو

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی اور سلائی کہنچی اوسکی انکہوں مین درمیان اصفہان کے اوسیکی اولاد کی ہاتہہ سی

واضح ہو کہ سنہ ۵۹ ہجری مین مبارزالدین نے جانب اصفہان کے رسو اسطی کہ اوس شہر مین اسباب حرب اور جنگ کا سامان واسطی تسخیر آذربیجان کے جمع کرے کوچ کیا جب اوس حدود مین پہنچا شاہ سلطان ہمراہ ردسار اور اعیان اصفہان کے بطور استقبال کے لینی کو آیا شاہ سلطان نے بسبب اسکی کہ حق وظیفہ خدمتگاری اور جان سپاری کا بجا لا کر امیر شیخ ابو اسحاق جیسی دشمن کو پکڑ کر اس اپنے ماموں کے حوالہ کر دیا تہا اسلئے وہ امید انعام احسان کے رکہتا ہے بخلاف توقع جب اوسی ملاقات ہوئی مبارزالدین نے سیکڑون سیدہ بیان اوسکو سنائین باوجود ان دشنامون کے بہی راہ سلطان نے جشن عظیم کے طیاری کرکے بطور ضیافت مہمانداری امیر محمد مذکور کو جو اوسکا حقیقی ماموں تہا بلایا جب مقام ضیافت پر پہنچا اسباب مہمانداری کا دیکہہ کر غایت رشک اور درشت خوئی سے بیشتر ایام اہلون کو اشارہ کیا کہ سب لوٹ لو جو کچہ شاہ سلطان کی سکائین اسباب ضیافت کا

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

١٦ موجود تھا یکبارگی سپاہ امیر محمد نی تاراج کیا اور سپر طرفہ تر یہہ ہی کہ شاہ سلطان کو
پہر بہت ناسزا کہا اور گرم و سرد سنا کر چلا آیا اس حرکت بد کے سبب شاہ سلطان
کے دلمین دشمنی کی پودی نی جا پکڑی المختصر امیر مبارزالدین محمد مذکور نی پانچ[12] ہزار سوار
سپاہ فارس اور عراق کی جو بہت دلاور اور چالاک تہی منتخب کرکے آذربیجان کے
جانب کوچ کیا اوس جانب سی اخی جوق بہی جو کہ اون ایام مین متغلب حکومت ان
بلاد کی کرتا تہا تین[3] ہزار سوار لیکر مقابلہ پر آیا بمقام میانہ کردان پر دونو جانب
کا لشکر اور دونو ولایت دلاور جمع ہوئی لڑائی بڑے بہاری ہوئی اخی جوق کو باوجود
کثرت سپاہ کی شکست ہوئی اور مبارزالدین نے فتح پائی بعد تین روز کی شاہ شجاع
ـــ اور شاہ محمود باپ کی خدمت مین گئے امیر محمد مظفر نے اون لڑکون کو گالیان
دین اور بدزبانی سی پیش آیا اس فتح کا انعام شاہ یحیی کی نام لکھا اسلئے اوسکے
اولاد بہی بہت دشمن ہوگئی بعد دو مہینی کی کہ ابہی امیر محمد مذکور تبریز ہی مین تہا یہہ خبر پہنچی کہ سلطان
اویس بغداد سی تبریز پر چڑہائی کیا چاہتا ہے ـــ اور نجومیون نے امیر محمد کو یہہ کہدیا
تہا کہ ایک جوان ترک چہرہ بلند بالا سی تجکو رنج پہنچیگا اسلئے اوسکو بسبب تصدیق
اس خبر نجومیون کے یہہ یقین ہوگیا کہ وہ شاید سلطان اویس ہے اسلئے اصفہان مین
گیا اور راہ مین بیٹون کو طرح طرح کے عذاب اور رنج سی ڈراتا تہا اور کہتا تہا
کہ تمکو مروا ڈالونگا کبہی کہتا تہا تمہاری آنکہون مین سلائی پہروا دونگا بلکہ گاہے
گاہے ایسی سخت کلمی اور گالیان موہہ سی نکالتا تہا کہ قصای اور بہٹیاری بہی اپنے
فرزندون کو ایسی طرح پر نہین کہتی اسلئے لاچار شاہ شجاع ـــ اور شاہ محمود سنی
دونون بیٹون نے یہہ تجویز کی کہ اس کی باپ قصای کو پکڑ دیں یہہ صلاح دلمین ٹہرا کر
شاہ سلطان سی جاکر ملے اور یہہ سب حال بیان کیا ـــ شاہ سلطان تو پہلے
ہی سی جلا ہوا اور اس تدبیر ہی مین تہا کہ مکا سبلے جوکہون مدعی حاصل ہوتا تہا وہ بہی

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

وہ بہی گہبہ گیا اور کہنی لگا کہ تمکو خبر نہین جو مین جانتا ہون امیر محمد یہہ چاہتا ہی کہ تمکو پکڑکر ۱۷
قید کرے اور سلطان ابو یزید کو تخت پر بٹہلاکر آپ سپہ سالار لشکر کا رہی یہہ سنکر اوربہی
دونو لڑکون کے دلمین جوش آیا تینون نے آپسمین یہہ عہد وپیمان کیا کہ جب اصفہان مین
پہنچی چلتی ہی اس قصائی باپ کو پکڑکر قید کرین چنانچہ جب اصفہان مین پہنچی شاہ سلطان
کہ اوسکی تلون سی لگی ہوئی تہے آدہی رات کو پیادہ پا شاہ شجاع کے پاس دوڑا
ہوا آیا اور کہا کہ مجکو رخصت دو مین تو کسی ملک کو بہاگ جاتا ہون شاہزادہ نی کہا کہ کیسی
تو بیان کرو ایسا کیا صدمہ تمکو پہنچا جو بہاگ چلے اوسنی کہا کہ مینی سنا ہی کہ امیر محمد کو ہمارے
عہد وپیمان کے خبر ہوگئی ہے اگر یہہ رات ہی تو صبح کو ہم سب ماری جاوینگی شاہ شجاع نے
اوسکی تسکین کی اور کہا کہ صبح باپ کی خوف سی ہی تمکو فارغ کردونگا خاطر جمع رکہو صبح ہونے
دو چنانچہ جب صبح ہوئے شاہ شجاع اور سلطان شاہ — اور شاہ محمود متفق ہوکر امیر محمد
کے گہر مین گئی مبارز الدین امیر محمد اوسوقت بالاخانہ مین بیٹہا ہوا قرآن شریف پڑہ رہا تہا
شاہ محمود ہمراہ پاسبانون کے دیوڑہی پر بیٹہ گیا اور شاہ شجاع ایک جماعت دلیرون
کی لیکر اندر گہسا گزرنیہ مین کہڑا ہوگیا — اور مسافر ابو جی کی ہمراہ چہہ آدمی کرکی اوپر
بہیجدیا امیر محمد نے اوسی پوچہا کہ تم کہان تہی اونہون نے کہا کہ آپکی پاس خرچ کی واسطی
آئے ہین شاہ شجاع کی پاس خرچ نہین ہی مبارز الدین یہہ سنکر دست بقبضہ ہوا
چاہتا ہی تہا کہ تلوار کہینچی مسافر ابو دراجی اوسکو چمٹ گیا وہ اوٹہکر گہونسی مارنے لگا
وہ چہہ آدمی جو کہڑے تہی وہ بہی چمٹ گئی اوسکو پکڑکر مضبوط باندہکر گہر مین ڈالدیا سارے
دن بڑا ہوا بڑا کیا گالیان دئے گیا جب شام ہوئی اور سورج چہپ گیا رات کو اندہیرے
مین اوسکو قلعہ طبرک مین لیجاکر قید کیا اور جمعرات انیسوین ۱۹ رمضان سنہ ۶۰ مین اوسکی
آنکہون مین سلائی پہیردی سبحان کہا شعر استاد کا جسنی اون ایام مین اوسکی حق مین کہا ہے ؎
یکچند شکوہ ہمتش پیل کشیدہ + یکچند سپہ زہند تا نیل کشیدہ + پیمانہ

بیان کوچ کرنے امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

۱۸ دو دولتش چو شد مالا مال ÷ هم روشنی چشم خودش میل کشیده ÷ اوسوقت شاہ شجاع
نے تخت سلطنت پر رونق فرمائی اور باپ اندہے کو قلعہ سفید مین بہیجکر آپ شیراز کو کوچ
کیا مگر امیر محمد مظفر مذکور نے بعد دو ماہ کی اوسی قلعہ ہی مین ایک جماعت روساسی متفق
ہوکر مخالفت اختیار کی اور شاہزادی بسبب اس حرکت ناپسندیدہ کی جو بسبب لاچاری
اور بدخوی اوسکے کی اونسی واقع ہوئی تہی بہت پشیمان تہی اسلئے وہ بہی رسایل در باب
استرضاء امیر محمد کی بہیجتی رہتی تہی آخرش ہم نے اس بات پر قرار پایا کہ امیر محمد شیراز
مین آکر مثل سابق بادشاہ ہو اور سکہ اور خطبہ بدستور اوسکے نام سی جاری ہو اور شاہ
شجاع بدون دریافت کرنے اور بے استصواب باپ کی کسی امر مین دخل ندیا کرے
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مبارز الدین پہر شیراز مین آیا اور اندہا بادشاہ ہوکر تخت نشین ہوا
مگر بعد چند روز کی امیر محمد مظفر نے پہر چند آدمیون سی ملکر یہہ ارادہ کیا کہ شاہ شجاع کو
گرفتار کرکے قید کردن اور سلطان ابویزید کو تخت پر بٹہلاون اور شاہ یحیی کو سپہ سالار
لشکر کی دون لیکن شاہ شجاع کو اس امر کی خبر ہو گئی تہی اوسنے فوراً مفسدون کو پکڑکر
قتل کیا اور مبارز الدین کو پہر قلعہ گرمسیر مین مقید کرکی بہیجدیا وہ وہان جاکر بیمار ہو گیا
جب مرض بہت شدت سی ہوا اور بیماری بڑہ گئی اوسوقت شاہ شجاع نے باین لحاظ
کہ نقل مکان بیمار کے واسطی اکثر ہے قلعہ بم مین واسطی صحت کے بہیجدیا لیکن کچہہ فایدہ
نہوا آخر ماہ ربیع الاول ۷۶۵ ہجری مین فوت ہوا اوسکا لاشہ مدرسہ مظفریہ مین لاکر دفن
کیا گیا — پوشیدہ نرہے کہ سلطان امیر محمد بادشاہ دین پرور معدلت گستر تہا
ہمیشہ تقویت ملت اسلام اور اصلاح حال رعایا مین مصروف رہتا اور سادات
اور مشایخ اور علما اور فضلا سے بڑی قدر کرتا رہتا تہا لیکن اپنی بدزبانی اور بدخلقی
اور تنگ بخشی سی لاچار تہا یہہ بادشاہ خونریزی بہی بہت تہا کسی مجرم کو ایک لحظہ زندہ
نہ چہوڑتا مولانا لطف اللہ ولد مولانا صدرالدین عراقی جو کہ جملہ مخصوصان مبارزالدین سی

بیان سلطنت جلال الدین شاہ شجاع کا

سی ہی روایت کرتا ہی کہ مینی بچشم خود بہت دفعہ دیکھا ہی کہ مبارز الدین عین حالت 19
تلاوت قران مین جب ہوتا اور یہہ سن پاتا کہ اتنی مجرم آج گرفتار آئی ہین فوراً تلوار
لیکر کھڑا ہوجاتا جب تک کہ اونکو قتل اپنی ہاتہہ سی نکر لیتا کلام مجید نہ پڑہتا بعد فراغت
کے پہر تلاوت مین مشغول ہوجاتا اونسے اپنی ہاتہہ سی آٹھہ سو آدمی قتل کئے ہین
اوسکے یہہ چار بیٹے تہے — شاہ شجاع — شاہ محمود — شاہ احمد —
سلطان ابو یزید

بیان سلطنت بادشاہ جہانمطاع جلال الدین شاہ شجاع کا

شاہ شجاع نے بعد پکڑنے اپنی باپ کی مسند دولت اور اقبال کو اپنی وجود ہمایون
سی زیب و زینت دی اور امارت اصفہان اور ابرقوہ کی بقبضہ اقتدار شاہ محمود مین
آگئے اور حکومت کرمان کی سلطان عماد الدین احمد سی مختص ہوگئی اور شاہ یحیٰ قلعہ
قہندز مین محبوس ہوا اور خواجہ قوام الدین کو وزارت ملی مدت تک درمیان بہائیون
کی موافقت رہی یہانتک کہ سنہ ۷۶۴ ہجری مین گماشتون شاہ شجاع نی مال ابرقوہ
کا ضبط کیا یہہ باعث مخالفت کا ہوا اثر اس مخالفت پر یہہ مرتب ہوا کہ شاہ محمود نے
بزور شمشیر یزد کو فتح کیا اور شاہ شجاع کا نام اپنی قلمرو ولایت مین خطبہ سی نکالدیا
شاہ شجاع یہہ خبر سنتی ہی لشکر قیامت اثر ہمراہ لیکر جانب اصفہان کی گیا اشاہ
محمود بہی مقابلہ پر آیا جانبین سی مقابلہ ہوا آخر کو شاہ محمود بہاگکر قلعہ مین محصور ہوا
شاہ شجاع نے محاصرہ کیا اثنای محاصرہ مین ایکروز چند آدمیون کو گہات مین بٹھلا کر
آپ دروازہ قلعہ کے باہر آیا ادہر سی شاہ شجاع کے لشکر مین سی شاہ سلطان
میدان جنگ مین اوسکے مقابلہ پر آیا اول ہی حملہ مین شاہ محمود پشت دکھلا کر بہاگا
شاہ سلطان دلیرانہ اوسکے پیچھی بہاگتا ہوا تعاقب کرتا چلاگیا جب کمین گاہ پر جہان وہ

بیان سلطنت جلال الدین شاہ شجاع کا

آدمی چھپی ہوئی بیٹھے تھے پہنچا شاہ محمود نے پھر سامنا کیا اوسکا ہی ایک بہاری لڑائی ہوئی اور شاہ سلطان بہی پکڑا گیا وہ شربت جو امیر محمد کو شاہ سلطان نے چکھایا تھا آپ بہی اوسمین سے ایک گھونٹ پیکر سو رہا یعنی مقتول ہوا مولانا صدر الدین عراقی نے اس واقعہ کو دیکھکر یہہ شعر کہی سے رباعی گر دست قضا چشم ترا میل کشیده + در ذات شریف تو جهان نقص ندیده + آنکس که بدان چشم تو آسیب رساند + او نیز بعینه مکافاتش دیده + بعد ازان درمیان بہائیون کے گونہ صلح ہوگئی ہم نے اسبات پر قرار پایا کہ شاہ محمود نے اس شرط پر شاہ شجاع کی نام کا خطبہ پڑھوانا منظور کیا کہ وہ جانب شیراز کے چلا جاوی اسی اثنا مین شاہ یحیی نے قلعہ تہندز مین حالت قید ہی مین یہہ گل کہلایا کہ ایک جماعت مفسدین کو اپنی ساتھ کرکے جھنڈا مخالفت کا بلند کیا شاہ شجاع نے تھوڑے آدمی اوس قلعہ کی محاصرہ کو بہیجی چنانچہ وہ بہی محصور ہوا بعد چند روز کے شاہ یحیی نے قاصد بہیجکر اپنی چچا شاہ شجاع سی اپنا قصور معاف کروانا چاہا اوسنی معاف کیا بعد معاف ہونی جرم کے شاہ یحیی اپنی عم بزرگوار مذکور کے خدمت مین حاضر ہوا اور بموجب حکم کے ایک فوج دلیران کارآزموده کے ہمراہ لیکر جانب یزد کی گیا وہان جاکر یہہ قلعہ یزد جو خواجہ بہاء الدین گماشتہ شاہ محمود کی عمل مین تھا اوسسی چہین کر دوسری دفعہ مخالفت کی بنیاد ڈالی شاہ شجاع یہہ حال سنکر بہت لشکر لیکر ابرقوہ کے جانب گیا اور خواجہ قوام الدین وزیر کو واسطی محاصرہ یزد کی بہیجا خواجہ مذکور نے حسب مقدور اس امر مین کوشش کی شاہ یحیی نے بہت عذر کئی اور استغفار کرکے پہر خطوط معاف ہونی جرم ثانی کے چچا مذکور کے خدمت مین بہیجی شاہ شجاع بسبب اسکے کہ اپنی بہائی شاہ مظفر سی عہد اسبات کا کرلیا تہا کہ تیرے اولاد کو مین دستا رن گا پہر اوسکا جرم معاف کیا اور خواجہ قوام الدین کو بلاکر جانب شیراز کے چلا گیا خواجہ مذکور اسی سال مین بسبب اسکے کہ نہایت متکبر اور مغرور تہا مقتول ہوا اوسکی

بیان دوسری دفعہ مخالفت کرنا شاہ محمود کا

اوسکی جای عہدہ وزارت پر امیر کمال الدین حسین رشیدی مقرر ہوا ۲۱

بیان دوسری دفعہ مخالفت کرنی شاہ محمود کا اور فتح پانی شاہ شجاع پر

سنہ ۷۶۵ ہجری مین شاہ محمود نی سلطان اویس ایلخان سی مدد طلب کرکے بہت لشکر جمع کرکی بارادہ تسخیر شیراز کی کوچ کیا شاہ یحیی بہی اوسی متفق ہوگیا تہا شاہ شجاع نی ہرچند بہت قاصدون داناؤن اور فہمیدون کو بہیجکر سمجہایا کہ مخالفت مین بہت خرابی ہوتے ہیں مین بری طرح پیش آون کا اوسنی ہرگز نہ مانا لاچار سپاہ جمع کرکے وہ بہی متوجہ جانب دشمنون کے ہوا — اثناء راہ مین سی شاہ سلطان احمد بہی بڑے بہائی سی علیحدہ ہوکر شاہ محمود سی ملگیا جب جانبین کا مقابلہ ہوا شام تک لڑائی ہوتی رہی وقت مغرب کے شاہ شجاع نے آثار ضعیف اور عجز کی اپنی سپاہ کے چہرہ پر جب نمایان پاسے شیراز کو چلاگیا اور باب فسا پر لشکر کی چہاونی ڈالکر سلطان شبلی کو جانب کرمان کی بہیجدیا اسی اثنا مین شاہ محمود لشکر عراق اور بغداد کا لئے ہوئے تعاقب مین آپہنچا شاہ شجاع شہر مین محصور ہوا جب شاہ شجاع نے دیکہا کہ محاصرہ کو مدت ہوئے اور آثار انکسار اور عجز کے صحیفہ روزگار شیرازیون پر نمایان ہین ایک جماعت اکابر اور اشراف شیراز کو درمیان اردو شاہ محمود کے بہیجکر پیغام صلح کا دیا اوسنی کہا کہ بسبب اسکے کہ امراء بغداد بہت مستولی ہین مجکو اختیار اس امر مین نہین ہے اب مناسب یہہ ہے کہ شاہ شجاع ابرقوہ مین چلاجاوے وہان اتنی روز مقیم رہے کہ بغدادی لوگ اپنی وطن کو چلے جاوین انکی جانے کی بعد ممالک موروثہ جتنے ہین سبکو تقسیم اپنی کرلین گے شاہ شجاع نے یہہ بات سنکر ایک رقعہ بہائی کو لکہا اور التماس سے کہ آپ قلعہ قہندز کے نیچی آئے وہان بالمشافہ میرے آپکی باتین ہوجاوین گی اور یہہ شعر بہی اوس رقعہ مین لکہا تہا — اگرچہ دل بکسی داد یار ہست ہنوز

بیان دوسری دفعہ مخالفت کرنی شاہ محمود کا

۲۱ بجای او کہ دلم بر سر دہ است ہنوز * شاہ محمود نے اوسکی التماس قبول کرکے یہہ شعر اوسی غزل کا لکہا ہے * خیانت از طرف آن شکستہ پیمانست * وگرنہ از طرف ما بیان صفا است ہنوز * دوسرے روز نیچی قلعہ قہندز کے دونو بہائیون کا ملاپ ہوا بات یہہ ٹہرے کہ شاہ شجاع براہ حصار سرہ تبدایر سی جانب ابرقوہ کے چلا جاوے چنانچہ شاہ شجاع نے اپنی خاص ساتہہ لیکر بسبب رعایت زنان ناموس اور حرم کے راہ کو چہوڑکر جانب راہ قصر زردسی طرف ابرقوہ کے قطع مسافت سے حالانکہ سلطان احمد اور شاہ یحیٰ ہمراہ فوج بہادران نبکاشی کے چل لئے ہتی اگر شاہ شجاع سیدہی راہ جاتا راہ مین ملاقات ہوتی اب جو وہ بے راہ گیا اسلئے وہ لوگ جو مددکو آئے تہے بے مقصود مراجعت کرگئے ـــ اور شاہ محمود نے بعد جانی اپنے بہائی کی شیراز مین آکر جر فتح شیراز کی سلطان اویس کو بہیجے اور خطوط مبارکبادی اور نیک نامی کی جاری ہوئے شادیانی بجے ـــ جب شاہ شجاع ابرقوہ مین بصد محنت واندوہ بہت دن رہ چکا اور اوسکے حال کا وہ پرسان نہوا جیسکہ معدہ ہوا تہا اسلئے سنہ ۷۶۶ ہجری مین تین سو سوار جریدہ دراسطی دفع فتنہ دولت شاہ کے کہ حسینی عین حالت محاصرہ شیراز مین خروج کرکے کرمان پر استیلا پایا تہا اور سلطان شبلی کو اوسنے گرفتار کرلیا تہا متوجہ ہوا ـــ اثنا راہ مین شاہ سیان برادر شاہ سلطان کا دو سو سوار لیکر اور بعض امرا عرب معہ پانسو سوار کے شاہ شجاع کے ہمراہ ہوگئے ابہی منزل مقصود کو نہ پہنچی تہے کہ دولت شاہ چار ہزار مرد خنجر گذار لیکر مقابل آیا وہ بہی شکست کہاکر کرمان کو بہاگ گیا اور بہت لشکری اوسکی شاہ شجاع سی آملے جب اطراف کرمان مین اوسنے شاہ شجاع کی چلکی دولت شاہ نی بیچ بیچ مین چند امیرون کو ڈالکر اپنا جرم معاف کروایا بادشاہ نے اوسیر انواع انواع کے الطاف کرکے کرمان مین آکر شہر کو دیکہا جس روز کرمان مین شاہ شجاع آیا اوس

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی

اوس روز دولت شاہ نی ارادہ کیا کہ شاہ شجاع کو فریب دیکر قتل کرے شاہ شجاع چونکہ بہت زیرک تہا دریافت کرگیا فوراً حکم دیا کہ اس مردود کو قتل کرو چنانچہ وہ دولتشاہ نمک حرام بہی مارا گیا غرضیکہ اسطرح پر پہر تیر دولت و اقبال شاہ شجاع کا ذروہ اوج پر چڑہ گیا اور رفتہ رفتہ تہوڑے ہی عرصہ مین بہت اقتدار حاصل ہوگیا اور شاہ یحیی بہی شاہ محمود سی جدا ہوکر شاہ شجاع سی آملا جب اللہ بگڑے کو بناتا ہے تو اسطرح پر اوسکے سامان جمع ہوجایا کرتے ہین الغرض مدد کیا تہا اور کیا ہوگیا اور اب پہر کیا سامان جمع ہوگیا

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی دوسری دفعہ اور فتحیابی شاہ محمود پر

واضح ہو کہ ۷۶۷ ہجری مین شاہ شجاع نے جب اوسکی پاس سامان جمع ہوگیا پہر ارادہ تسخیر شیراز کا اور لڑائی شاہ محمود کا دلین کرکے سفر کیا اثنائے راہ مین شاہ منصور حاضر ہوا ملاقات کی بہت خوشدلی سی شاہ شجاع اوسسی پیش آیا وہ بہی ساتہ ہولیا اور دوسری طرف سی شاہ محمود بہی مستعد حرب و پیکار ہوکر مسلح ہوا ہفتہ کے روز سولوین ۱۶ ماہ ذیقعدہ ۷۶۷ ہجری مین جانبین کا مقابلہ ہوا بڑے بہاری لڑائی ہوئی شاہ شجاع نے فتح پائے — شاہ محمود شیراز مین جا گہسا شاہ شجاع نے چار طرف شہر شیراز کی لشکر کو اتار کر محاصرہ کیا شاہ محمود نے رعایا کا دل جب متوجہ طرف شاہ شجاع کے پایا راتون رات اصفہان کی جانب کوچ کرگیا وقت اوسکے بہاگنے کے سلطان عماد الدین احمد نے بہی اوسکا ساتہ نہ دیا بڑی بہائی سی مل گیا بعد اوسکی جانے کے شاہ شجاع پہر دوسری دفعہ جلوہ آرائے تخت سلیمانی و جہانبانی شیراز کا ہوا بیٹہی بہی عدل و انصاف کرنے اور حتی المقدور امور دین و دولت اور انتظام مہم مین سعی کرنے لگا — روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ مسماۃ خان سلطان دختر امیر مسعود

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی

۲۴ شاہ ابجو کے شاہ محمود کی نکاح مین تہی وہ مکارہ اور مردمار رنڈی تہی چونکہ شیخ ابو اسحاق
مارا گیا تہا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اور وہ اوس لڑکی کا چچا لگتا تہا اسواسطی ہمیشہ بارادہ لینی
انتقام کے اپنی خاوند سی خفا رہتی تہی اوس حرامزادی نی درمیان سنہ ۷۶۸ ہجری کے
اپنی مہری خط اور مراسلات محبت انگیز شاہ شجاع کے پاس بہیجکر یہہ پیغام دئی کہ اگر
آپ اصفہان پر تشریف لا دین تو مین اپنی خاوند شاہ محمود کی ہاتہہ پیر باندہ کر آپکی
سپرد کر دون شاہ شجاع نی یہہ بات اپنی مقصد کے پائی فوراً جانب اصفہان کے
چلا گیا شاہ محمود نے قاصد تیز زبان اور فہمیدہ شاہ شجاع کی خدمت مین بہیجکر عرض
معروض نیازمندانہ جب بہت کین اوسوقت شاہ شجاع کو اپنی بہائی کے بیچارگی پر
رحم آیا شاہ محمود کو طلب کیا وہ شاہ شجاع کے لشکر مین بہاگا ہوا چلا گیا اور ہر ایک
بہائی سی ہمکنار ہو کر خوب ملکر اپنی مصیبت بیان کی اسکو رحم آیا آخرکار آپسمین بہائیون کے
صلح ہوگئی اور بعد عہد و پیمان ہر ایک اپنی ولایت کو چلا گیا ـــ ایکدفعہ پہر اوسی عورت
کہ کے بہکانی سی شاہ شجاع نی چڑہائی شاہ محمود پر کے تہی لیکن پہر یہہ راز کہل گیا
کہ منشا ر فساد و فتنہ کے یہہ عورت بد ذات ہی جو میری بڑے بہائی کو مجبور چڑہائی پر ڈالتی
ہے اسلئے شاہ محمود نے مسماۃ خان سلطان اپنی زوجہ مفسدہ کو قتل کیا اس دفعہ پہر بہائیون
مین نئے سر سی صلح ہوئے ـــ اور درمیان سنہ ۷۷ ہجری کے امیر اختیار الدین قورچی
کو شاہ شجاع نے تبریز مین اسواسطی روانہ کیا کہ سلطان اویس کی دختر سی اپنی شادی
کروادی اور شاہ محمود نے بہی خواجہ شمس الدین تستری کو جو حسن تدبیر اور چالاکی
مین بی نظیر تہا واسطی سر کرنی اسی مہم کے اپنی لئے بہیجا جب یہہ دونو قاصد سلطان
اویس کے تخت کے پاس جاکر کہڑے ہوئی اوسوقت دونون کی نامی سلطان اویس نے
دیکہہ کر شاہ محمود کی عرض قبول کی یعنی اوسکو بیٹی دینی منظور کرلی سبب اسکا یہہ تہا کہ شاہ
محمود نے باستصواب خواجہ تاج الدین کے خطابت تعظیم اور تکریم سی سلطان اویس کو

بیان عصیان کرنی مسمی اسد کا اور وفات پانا شاہ محمود کا

اویس کو لکہا تہا چنانچہ اول اوس خط کے یہہ فقرہ تہا — العبد دمافی یدہ کان لمولاہ ۲۵
ترجمہ سے ماز ان تو ئیم ہر چہ داریم — یعنی مین ایک بندہ اور جا کر تمہارا ہون اور
جو مال و دولت میرے پاس ہی وہ میری آقا کی ہے یعنی تمہاری ہے — اور شاہ
شجاع نے اپنی خط مین سلطان اویس کو بہائی لکہا تہا اسلئے امیر اختیار الدین
حسن قاصد شاہ شجاع کا محروم جانب شیراز کی چلا گیا اور تاج الدین حجلہ نشین
تتق عصمت کو طرح طرح کی تجمل اور آئین و زینت سی اصفہان مین لیکر آیا اسیواسطی
سلطان اویس نے لشکر بہی واسطی سونت اور مظاہرت اپنی داماد شاہ محمود کے
بہیجا اسلئی شاہ محمود نی دوسری دفعہ پہر جانب شیراز کی کوچ کرکی شاہ شجاع
سی یہہ ولایت لی لی وہ بیچارہ بحالت آوارہ صحرا گرد پہرتا رہا کیونکہ بعد اشتعال
آتش حرب و پیکار کی جانبین کا لشکر پہر گیا لشکر کسی کا کہنا نہ مانتا تہا ہر ایک فوج
نے جسطرف مونہہ اُٹہایا چلدی

بیان پہر جانی اور عصیان کرنی پہلوان مسمی اسد خراسانی کا اور وفات پانی شاہ محمود کی اور جانا شاہ شجاع کا اصفہان مین

واضح ہو کہ ۷۷۳ ہجری مین پہلوان اسد خراسانی نی جو کہ کرمان مین حکومت و کامرانی
شاہ شجاع کی طرف سی کرتا تہا بسبب بہکانی شاہ یحیی کے مخالفت اختیار کی اور برج
اور فصیل اور مرمت شہر اور قلعہ کے خوب مستحکم کرکی بنا فساد و فتنہ کی ڈالکر
مستعد حرب کا ہوا اور سنی دو برس سی فساد و فتنہ برپا کر رکہا تہا اسلئی شاہ شجاع
اور اوسکے بہائی سلطان احمد اور پہلوان علیشاہ نے پہر جا کر کرمان کا محاصرہ کیا
مگر شاہ شجاع چلا آیا تہا جب اوس شہر مین اناج مہنگا ہو گیا اور بسبب اس محاصرہ کے
قحط پڑ گیا اوسوقت اکثر نوکر پہلوان اسد کی بسبب نہ پانی قوت لایموت کی بی توت

بیان عصیان کرنی مسمی اسد کا اور وفات پانا شاہ محمود کا

ہوکر علیشاہ سی لگئی اور اسد بہی لاچار ہوکر اطاعت و انقیاد ظاہر کرکے قلعہ کوہ مین چلاگیا اور شہر کرمان پہلوان علیشاہ کو دیگیا پہلوان علیشاہ نے یہہ چالاکی کے کہ مولانا جلال اسلام طبیب اور منکوحہ پہلوان اسد سے ملکر بند رہوین ماہ رمضان ۷۶۵ھ مین بجاے مور سلح یعنی بیٹیا رسند اوس نقب کی راہ سے جو قدیم الایام سے درمیان شہر کرمان کے قلعہ کوہ تک کہدی ہوئی تہے اندر قلعہ کوہ کے بہیجدی اون لوگون نے اسد کو وہان جاکر قتل کیا اوسوقت وہ لوگ باشندہ کرمان کی جو بسبب بہوک کی جان بلب ہو رہے تہی اسد کی بوٹیان توڑکر مثل قیمہ کے تلوارون سے کرکی کہا لی گئی اور جب سر اسد کا شیراز مین پاس شاہ شجاع کی پہنچا بہت خوش ہوا عوض اوسکے امیر اختیار الدین حسن قورچی کو حکومت کرمان سے مرحمت کی اور ۷۷۶ھ ہجری مین سلطان اویس ایلکانی بادشاہ تبریز کا عالم جاودانی کو چلدیا بجاے اوسکی بیٹا اوسکا تخت پر بیٹہا ــ

اور اسی سال مین شاہ محمود بہی جب بہت ناتوان ہوگیا اوسوقت اوسنے سلطان اویس بن شاہ شجاع کو جو کہ باپ کی پاس سے بہاگ آیا تہا اور اپنی چچا شاہ محمود کے پاس رہتا تہا ولیعہد کیا اور آپ ماہ شوال سنہ مذکور مین روضہ رضوان کو سدہارا اوسکے مرنے کی بعد بہت شورش اور فساد اصفہان مین برپا ہوا تہا کیونکہ بعضون نے سلطان اویس کے بیعت کی اور بعضون نے شاہ شجاع کو اپنا بادشاہ تصور کیا جب شاہ محمود کے مرنے کے خبر شاہ شجاع کو پہنچی بہائی کی مرنے پر بہت تاسف اور رنج کیا اور یہہ شعر تصنیف کی ؎

بسیار سالہا بسر خاک ما رود + کین آب چشمہ آید و باد صبا رود
این پنج روزہ مہلت ایام آدمی + بر خاک دیگران بتکبر چرا رود +

بعد ازان سپاہ ظفر پناہ ہمراہ لیکر جانب اصفہان کی آیا جب سلطان اویس نے باپ کی آنے کی خبر پائی قاصدون سخن گذار اور رسولان فضیلت شعار کو بسبب اپنی افعال و اعمال قبیحہ کی سرزد ہونے کی واسطے معاف کروانی جرم کی بہیجی شاہ شجاع نے

بیان کوچ کرنی شاہ شجاع کا جانب تبریز کی اور بہاگ جانا سلطان حسین کا

نے اوسکو لطف اور عنایت بسیار سی امیدوار کیا اوسوقت شاہزادہ اکابر شہر ۲۷
اور اشراف اوس ملک کی ساتہہ لیکر برسم استقبال لینی کو آیا بادشاہ نے بہت نظر
شفقت فرماکر پہر سلک فرزندون مین داخل کیا

بیان کوچ کرنی شاہ شجاع کا جانب تبریز کی اور بہاگ جانا سلطان حسین کا میدان جنگ سی اور مراجعت کرنی شاہ کی بسبب مخالفت شاہ نصرالدین یحیی کے

واضح ہو کہ جن ایام مین شاہ شجاع بلدہ اصفہان مین مقیم تہا اونہین دنون مین یہہ سننی مین آیا کہ اہالی مملکت آذربیجان کے حرکات ناپسندیدہ سلطان حسین ابن سلطان اویس سی جو کہ بعد اپنی باپ کی وفات کی تخت پر بیٹہا تہا بہت ناراض ہین اور شاہ شجاع کے آنے کی انتظار دیکہہ رہے ہین اسلئے تسخیر آذربیجان کا خیال پیرامون خاطر ہمایون کے ہوا بارہ ہزار سوار کہ ہر ایک اونمین سی روئین تن مثل رستم و اسفندیار کے ہمراہ لیکر کوچ کیا اول جاتے ہی شہر قزوین فتح کیا اور وہان سی بجلدی تمام تبریز پر گیا ادہر سی سلطان حسین تیس ہزار آدمی لیکر مقابلہ پر آیا منزل فرمانفرما ان پر دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا شاہ شجاع نے فتح پائی سلطان حسین جان بچاکر بغداد کو بہاگ گیا اور شاہ شجاع تبریز مین داخل ہوا اوسوقت مشایخ اور سادات اور فضلا اور قضاۃ واسطی دست بوسی کی حاضر ہوئے شاہ جہانمطاع دار السلطنت تبریز مین نزول اجلال فرماکر سپاہ کو متفرق کر دیا اور نواے عیش و شادمانی اور آوازہ بہجت دکامرانی کا ساکنین ہفتم آسمان کی کان تک پہنچا خواجہ سلمان ایک شاعر اوس بلدہ مین جو نامی تہا اوسنی چند قصاید بادشاہ کے مدح کی پڑہے اوسکو انعامات خسروانہ مرحمت ہوئے بعد گذرنی چار مہینی کے شاہ شجاع نی سنا کہ شاہ یحیی مخالفت کا دم بہرتا ہے اور یہہ ارادہ رکہتا ہی کہ شہر شیراز کو اپنی قبضہ مین لاوی اور

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا

۲۸ ساتھ ہی اوسکے یہہ ہی سُنا کہ سلطان حسین ہی پہر اسیجانب کو آیا چاہتا ہی اسلئی
حضرت گیتی ستان نی چارہ سوائی مراجعت کی نہ دیکھہ کر عین حالت سردی مین جانب
شیراز کی مراجعت فرمائی اثناء راہ مین قرہ نیوزن کو جو دم عصیان اور نافرمانی کا بہرتے
تہے سزا اوچی دیکر گوشمالی دیتا ہوا دار السلطنت شیراز مین پہنچا وہان جا کر تہوڑی سی
سپاہ واسطی محاصرہ یزد کی بہیجی شاہ یحیی قلعہ مین محصور ہوا بعد چند روز کے لشکر لیکر
شیرازیون پر آپڑا حسب دلخواہ مہم اونکی سر کر کی شاہ منصور کو حکم دیا اوسنی بموجب
حکم عم بزرگوار اپنی بہائی شاہ یحیی کا محاصرہ کیا مگر شاہ یحیی کی والدہ نے ایسا وسوسہ
اوسکے دل مین جا کر ڈالا کہ وہ بموجب روایت روضۃ الصفا کے استراباد کو چلا گیا بعد چند
ماہ کی سلطانیہ مین جا کر وہان کی حاکم مسمی عادل سارق کو پکڑ کر قید کیا القصہ جب شاہ
شجاع نے مکر و فریب شاہ یحیی پر اطلاع پائے خود لشکر لیکر یزد پر گیا مگر شاہ
یحیی نے اپنی زوجہ کو جو بادشاہ کی بیٹی تہی مع اپنی ہمشیرہ اور اور اقربا کی بادشاہ کے
خدمت مین بہیجکر عذر و معذرت اور استغفار کی بادشاہ ابکی بار ایسا خفا تہا کہ اونکی
کبہی کو نہ مانتا تہا آخرش بیٹے کی رونی اور زاری پر رحم آیا اوسکے جرم کو معاف
فرما کر قسم سخت کہائی اور کہا کہ ابکی بار اگر شاہ یحیی اس طرح کی بغاوت کریگا واللہ باللہ
سر اوسکا اوڑا دونگا

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا جہان بوقلمون سی

روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ شاہ شجاع نی درمیان ۷۸۶ھ ہجری کے واسطی دفع کرنے
فتنہ اور فساد مسمی سارق عادل کی جو کہ جانب سلطان حسین کی سی حاکم سلطانیہ کا تہا
اور وہ خیال مملکت فارس کا بہی اپنی دل مین رکہتا تہا اوسکے تنبیہ کی واسطی کوچ کیا اودہر سی
سارق عادل بہی سپاہ یکدل لیکر مستعد واسطی قتال کی ہوا شہر سلطانیہ کی نواح مین

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا

نواح مین بڑی بہاری لڑائی ہوئی اول شکست شیرازیون کو ہوئی بہر بموجب فحوای اس
آیتہ کریمہ کے کہ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یعنی فتح دینی خدا کی اختیار مین ہے شاہ شجاع
کو فتح نصیب ہوئی سارق عادل میدان معرکہ سی چوتڑ دکہلا کر بہاگا قلعہ سلطانیہ مین جاکر
محصور ہوا آخرش فیصلہ مہم نے صلح پر پایا سارق عادل نے دست بوسی شاہ شجاع کی
کے بعد ازان شجاع نے اپنی دار السلطنت شیراز کا قصد کیا۔ اور ۷۸۴ھ ہجری مین سلطان احمد
بن سلطان اویس نے خروج کرکی اپنی چہوٹے بہائی سلطان حسین کو قتل کیا اور شاہ
منصور قید سارق عادل سی چہٹ کر سلطان احمد سی جا ملا اور منظور نظر اوسکا ہوگیا۔
اور اوایل ۷۸۵ھ ہجری مین شاہ شجاع پہر دوسری دفعہ متوجہ سلطانیہ کا ہوا اور اپنی
بیٹے سلطان شبلی کو بسبب خیل خوری بعض مفسدون کی پکڑکر قلعہ اقلید وسرمق مین بہیجدیا
اور بعد تین روز کے نشہ شراب کی مستی مین حکم دیا کہ اوس لڑکی کی آنکہون مین سلای نیل
کی کہینچدو چنانچہ واسطی تعمیل اس حکم محکم کے امیر رمضان قلعہ مذکور کی طرف راہی ہوا جب
شاہ شجاع خواب مستی سے بیدار ہوا اوسوقت بسبب درخواست خواجہ تورانشاہ وزیر اپنی
کے اس حرکت بد سی باز آیا اور فوراً قاصد امیر رمضان کی پاس بہیجا اوسکو منع کردیا
کہ بادشاہزادے کی آنکہین نہ پہوڑنا مگر افسوس کہ قبل پہنچنے ایلچی کے قضا اپنا کار کر چکے
تہی یعنی اوسکی آنکہون مین سلائی پہر چکے تہی سچ ہے قول استاد سے قضا چون زگردون
فروہشت پر ✤ ہمہ عاقلان کور گشتند و کر ✤ قصہ مختصر جب شاہ شجاع نواحی سلطانیہ
مین پہنچا اوسوقت سارق عادل نے یہہ چالاکی کی کہ سلطان ابویزید بن سلطان اویس کو
جسکو اوسنے بادشاہ نبار کہا تہا بیچ مین ڈالکر خدمت مین حاضر ہوا اسی کی سبب سلطان احمد
سی وہ خلاف رکہتا تہا بادشاہ شجاع نی دوسری دفعہ پہر اوسکے تقصیر معاف کرکے
لطف و احسان اون پر بہت کیا بار سے ایک ایلچی بہی سلطان احمد کے پاس بہیجکر دونو بہائیون
مین صلح کروا دے۔ پہر یہان سی شاہ شجاع آگے گیا وہان جاکر شاہ منصور سی جو اپنی

بیان حوادث گوناگون اور انتقال پانی شاہ شجاع کا

ہوا مخالفت رکہتا تہا صلح کرکی جانب شیراز کی مراجعت کی وہان آکر ایسی خوشی اور نشاط مین مصروف ہوا کہ صبح اور شام دونو وقت شراب خواری بہت کرنے لگا اسلئے کئے بیماریان اوسکی بدن پر مستولی ہوگئین اور تمام قوی ضعیف ہوکر سست ہوگئی جب شاہ شجاع کو موت دکہلائی دی اور جانا کہ مرنی کا زمانہ نزدیک آیا اوسوقت اسباب تجہیز اور تکفین کا اپنے آپ اپنی زندگی مین مرتب کروایا اور دو شخص حافظ قران بلاکر یہہ حکم دیا کہ ہر روز ایک ایک قران ختم کرکے میری روح کو بخشا کرنا اور تم ہمیشہ تنخواہ پایا کروگی اوسکی تنخواہ دوامی لکھہ کر ــ پہر ملک کی تقسیم اسطرح پر کے کہ حکومت کرمان کی اپنے بہائی سلطان عماد الدین احمد کو بخشی اور منصب ولی عہدی کا فرزند رشید سلطان زین العابدین کو دیا اور ایک خط نہایت اخلاص اور ارادت سی حضرت صاحب قران گیتی ستان امیر تیمور گورکان کو نہایت فصاحت اور بلاغت سی اپنی اولاد کی سفارش کی باب مین لکھا وہ خط تبدیر کی امیر تیمور کے نواب کی پاس بہجوا دیا اور آپ شب یکشنبہ بائیسوین ۲۲ ماہ شعبان ۷۸۶ھ ہجری مین خارستان جہان فانی سی گلستان عالم جاودانی کے گلشن مین جا پہنچا یعنی فوت ہوا ــ بر آستان فنا دل منہ کہ جاے وگر + برائے ہمت تو برکشیدہ اند قصور + شاہ شجاع کی عمر بروقت وفات پانے کی ترپن برس کی تہی اوسنے پچیس برس دو مہینے سلطنت کی ــ سب مورخین کا اتفاق اس بات پر ہی کہ شاہ شجاع صاف طبیعت صاحب فضیلت اور جامع مکارم اخلاق اور محاسن اداب کا اور متواضع اور سخی تمام سلاطین اسلام اور خواقین انام سی گذرا ہی اوسنی نو برس کی عمر مین کلام اللہ حفظ کر لیا تہا بعد فراغت حفظ قران مفردات لغات عرب کی حفظ کئے پہر تحصیل فنون مشہورہ اور کسب کمالات و فضایل نفسانی مین مشغول ہوا اور تہوڑے ہی زمانہ مین اپنی سب ہمعصرون اور معصرون سی زیادہ ہوگیا اوسکے شعر لطافت پر مشہور ہین بعضی اشعار اوسکے دولتشاہ تذکرۃ الشعرا اور مآثر الملوک مین نقل ہوئے ہین ہر حد کہ حکایات لطیفہ اور روایات عجیبہ اس بادشاہ

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

بادشاہ عالیجاہ کی بہت منقول ہین لیکن بندہ چونکہ اختصار بہت منظور ہی اسلئی اون حکایات کے لکھنی سی معذور رہی والعذر عند الکرام مقبول

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین فرزند شاہ شجاع کا

واضح ولایح ہو کہ بعد انتقال شاہ شجاع والد مجاہدین کے مسمی مذکور مجاہد الدین وارث ولایت فارس اور تخت وتگین کا ہوا اوسنے تخت پر جلوس فرماکر اکابر اور امراؤن کو دانہ انعام اور احسان سی صید کیا کہتی ہین کہ اوایل ایام سلطنت سلطان زین العابدین مذکور کے مین شاہ نصرت الدین یحیی بسبب استدعا مردمان اصفہان کے اوسی جانب گیا اور اصفہان سی جانب شیراز کی ارادہ جانی کا کیا سلطان زین العابدین ابن شاہ شجاع بہی لشکر کثیر لیکر واسطی استقبال مخالفین کی چلا اثناء راہ مین سی اوسکا چچا سلطان ابویزید مع ایک جماعت امرا کی بہاگ کر شاہ یحیی سی ملگیا دوسری جانب سی بہی ایک فوج امرا اور لشکریون کی بہاگ کر زین العابدین کی خدمت مین آحاضر ہوئی — نی ایلی پر جانبین کا مقابلہ ہوا بدون لڑائی اور غبار جنگ کے صورت مصالحہ کی ہوگئی اور دونون بادشاہون نے ملاقات بغلگیر ہو کر کی سلطان زین العابدین نی بسبب استدعا اور التماس شاہ یحیی کی حکومت ابرقوہ کی اپنی چچا بایزید کو دے بعد ازان دونون نی مراجعت کی اور سلطان ابویزید متوجہ ابرقوہ کے ہوا لیکن راہ مین پہلوان مہذب نامی حاکم اون دیار کا جو حکومت کرتا تہا اوسنے بایزید کو راستہ ندیا اور ہرگز اوسکو عبور نہ کرنی دیا ہر چند کہ اوسنے نشان اور پروانے سلطان زین العابدین کی دکہلائی اوسنے نمانا اسلئی بایزید چچا زین العابدین کا حیران اور لاچار ہو کر بلدہ اصفہان کو مراجعت کر گیا اور سنہ ہجری مین سلطان زین العابدین نے اپنی ماموں محمد الدین مظفر کو عہدہ امیر الامرائی

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

۳۲ سکا دیا اس عہدہ کی دینی سی امیر غیاث الدین منصور شولی بہاگ کر اصفہان مین چلا آیا یہان آکر اوسنی ایسی شیطنت اور حرمزدگی کے کہ باوجود صلح ہو جانے کی شاہ یحیی نی مراسم عہد و پیمان کو طاق نسیان پر رکہہ کر جانب شیراز کی پہر چڑہائی کی جب سلطان زین العابدین نے یہہ خبر سُنی فوراً جانب مخالفین کی کوچ کیا جتنا یہہ اسطرف کو آتا تہا اوتنا ہی شاہ یحیی پیچہی کو ہٹتا تہا غرضیکہ اصفہان مین شاہ یحیی آکر محصور ہوا بعد تین چار روز کے باہر نکلا پہلوانون ہر دو کشور اور مبارزان دونون لشکر کے سئے تیر و خنجر پر ہاتہہ ڈالا لڑائی تیر و خنجر کی رات تک ہوتی رہی جب یہہ حال اسی طرح پر کئی روز رہا اس عرصہ مین برودت ہوا پر غالب ہو گئی اور سردی بہت پڑنی لگی سلطان زین العابدین نے بسبب التماس امرا وروسا جانب دار الملک شیراز کی مراجعت فرمائی مگر اسی سال مین حسن اتفاق سی یہہ ہوا کہ ایک جماعت رعایا اصفہان سے جو بسبب بخل اور کنجوسی اور خست شاہ یحیی کی تنگ ہو رہی تہے اونہون نی آوازہ عدالت و سخاوت سلطان زین العابدین کا سُنکر شاہ یحیی کی محل پر چڑہائی کی اور اوسکا احاطہ کر لیا شاہ یحیی نی آدمی بہیجکر اس جرأت اور قصور کا سبب دریافت کیا اون لوگون نی یہہ کہا کہ بادشاہ بموجب ہماری التماس اور عرض کی اس شہر مین تشریف لائے تہی کیونکہ ہمین نے اونکو بادشاہ اصفہان کا بنایا تہا اب بہی ہمارا کہنا مانین کہ اس شہر سی باہر نکل جائین والا نہ ہم سب باشندہ اصفہان کی ہجرت کرین گے اور زبردستی سی نکالدین گی یہہ بہتر ہے بموجب مثل سے ٹہنڈی ٹہنڈی چلی تو چل نکلی سے والا نہ جو حال ہوگا وہ دیکہہ لین گی ناچار شاہ یحیی سنے اونکی التماس قبول کرکی جانب یزد کی کوچ کیا اس امر کی خبر باشندگان اصفہان سنے شیراز مین بہیجکر سلطان زین العابدین کو طلب کیا فوراً سلطان مذکور اصفہان مین جا پہنچا وہان جا کر امیر مجد الدین مظفر کو اوسکی حاجبی کا کام مقرر کیا اور آپ عازم سفر کا ہوا کیونکہ سلطان بایزید اون دیار مین حکومت کرتا تہا اوسکو مدت سی خیال مملکت فارس کا تہا غرضیکہ وہان پہنچا بایزید

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

بایزید مذکور اوسطرف کردستان کی بہاگ گیا اور پہر سنہ ۷۸۵ ہجری مین اوسجای سی حدود کرمان کو چلا گیا وہان پہنچ کر شہر بابک مین نزول فرمایا سلطان عماد الدین احمد جو بادشاہ اوس ولایت کا تہا اوسنے اپنی بہای مذکور کی ساتہہ اچہا سلوک کیا خبر گیری اوسکی اور اوسکے لشکر کی خوب طرح پر کرتا رہا لیکن سلطان ابو یزید کی لشکر نے شہر بابک مین ظلم اور تعدی بہت کرنی شروع کر دی تہی جب یہہ خبر سلطان احمد نی سنی حکم دیا کہ میرا بہای بایزید حدود کرمان سی چلا جاوے اسلئے سلطان بایزید متوجہ روان کا ہوا وہان سی پہر یزد مین گیا وہان جا کر شاہ یحیی کی تابعداروین منسلک ہوا۔ اسی سالمین حضرت صاحب قران امیر تیمور گورکان نے قصد تسخیر عراق اور آذربیجان کا کرکے ایک ایلچی پاس سلطان زین العابدین کی بہیج کر پیغام دیا کہ تیرے باپ مرحوم نے آخر ایام حیات مین ایک خط ہمکو تیری سفارش مین لکہا تہا وہ ہمسی بہت مقام اخلاص اور دولت خواہی مین دم زنی کرتا تہا اسلئے تجکو مناسب ہی کہ ہماری پاس آکر شامل نظر عنایت اور عاطفت کا ہو سلطان زین العابدین نے بسبب عدم مساعدت بخت کے استدعا حضرت صاحب قران کی سمع رضا سی نہ سنی اور بسبب خیال محال اور اندیشہ بغاوت وضلال کے ایلچی کو توقف کرنیکا حکم دیا اسلئے صاحب قران امیر تیمور گورکان درمیان سنہ ۷۸۹ ہجری مین اردو کو شہر رستے مین چہوڑ کر راہ جرباد قان سی اصفہان مین آیا جمیع اکابر و اشراف ان دیار نے برسم استقبال کی جلدی کی اونہون نے امن پائے اور امیر محمد سلطان شاہ نی سو ایک امیکی واسطی تحصیل خراج کی محصلون کو رعایا پر مقرر کرکے تحصیل زر مین بہت جلدی کی اسلئے اصفہانیون نی بیطاقت ہو کر بہت تحصیلدارونکو قتل کیا اور سب رعایا مخالف ہوگئی۔ اور حضرت صاحبقران دروازہ توقچی کے باہر آپڑا اوس شب مین تمام رات لڑای ہوتی رہی صبح کو شاہ تیمور نے اصفہان فتح کیا اوس روز بموجب حکم امیر تیمور کے ستر ہزار آدمی مارے گئی بعد ازان امیر تیمور نے

بعد مراجعت امیر تیمور کی شاہ منصور نی جو کیا وہ یہہ ہی

۳۲ قصد شیراز کا کیا سلطان زین العابدین سررشتہ وقار وتمکین کا ہاتھہ سی دیکر تستر کی جانب کوچ کیا اوس ولایت مین اوسکے چچا کا بیٹا منصور حکومت کرتا تہا وہ نہایت بیمروتی سی پیش آیا کیونکہ اوسنی سلطان مذکور کو پکڑکر قلعہ سلاسل مین قید کیا جب صاحبقران نے بی روک ٹوک خاطر جمع سی شیراز مین جاکر نزول اجلال فرمایا اوسوقت سلطان عمادالدین احمد کرمان سی ـــــ اور شاہ نصرت الدین یزد سی اور سوا انکی اور بادشاہزادے خاندان مظفری کی درگاہ عالم پناہ امیر تیمور گورکان کی مین حاضر ہوئی اون پر انواع واقسام کے لطف وکرم واحسان شاہ تیمور نے کئی اسی اثنا مین جانب ماوراءالنہر سی خبر پہنچی کہ توقتمش خان نے بغاوت اختیار کی ترددے اور طغیانی پسند کی لاچار حضرت صاحبقران نی عزم مراجعت کا کر کی حکومت شیراز کی شاہ یحیی کو اور سرداری کرمان کے سلطان احمد کو اور ریاست سرجان کی سلطان ابو اسحاق بن سلطان قطب الدین اویس بن شاہ شجاع کو تقسیم کی اور آپ وہان سی مراجعت فرمائے

بعد مراجعت امیر تیمور کی شاہ منصور بن شاہ شرف الدین مظفر نی کیا ہے جو وہ یہہ ہا

کہ جب خبر معاودت ومراجعت امیر تیمور کی شاہ منصور بن شاہ شرف الدین مظفر کو ہوئی درمیان سنہ ۹۰ ہجری کی سپاہ کثیر اپنی ہمراہ لیکر شیراز پر چڑہائی کی شاہ یحیی حاکم اوس شہر کے نی جو تیمور کی جانب سی تہا بسبب عدم شجاعت اور نہ طاقت رکہنی لڑائی کی اوس شہر مذکور کو اپنی چہوٹی بہائی کو دیکر آپ جانب یزد کی چلا گیا اسلئے شاہ منصور برادر شاہ یحیی مذکور نے مین نشاط وسرور مین تختگاہ سلیمانی پر جلوس فرماکر رعایا سی وعدہ کیا کہ مین تیرے نسبت عدل وانصاف کرونگا حضرت خواجہ حافظ رحمت اللہ نے جسکا دیوان بنام دیوان حافظ مشہور ہے شاہ منصور کی آنی کی تہنیت اور مبارکبادی مین

بیان کہنچی سلائی سلطان زین العابدین کی انکہونمین

مین ایک غزل کہی جسکا مطلع یہہ ہی سے بیا کہ نوبت منصور بادشاہ رسید + نوید فتح و ۲۵
بشارت بمہر و ماہ رسید + جب اس حال پر کئی مہینی گذر چکی اوسوقت سلطان زین
العابدین ہی بسبب سعونت محافظین اور سپاہیون قید خانہ کی حبس سی خلاص ہوکر
اصفہان مین آیا پہر اوسکی سلطنت کو رونق اور رواج ہوگیا شاہ منصور نے جب یہہ
حال سنا بہت سپاہ لیکر اصفہان پر لشکرکشی کی اور شہر کا محاصرہ کرلیا مگر بی نیل مراد
اور بدون فتح میسر ہونی کے مراجعت فرمائی — مطلع سعدین مین لکہا ہے کہ جب شاہ
یحیی — شاہ منصور سی ڈر کر بہاگ گیا پہلی وہ ابرقوہ مین گیا وہان جاکر اوسکو لوٹ کر
یزد مین گیا وہان سی بارادہ تسخیر کرمان کو روانہ ہوا سلطان احمد نے مقابل پر آکر لڑائی
کے اسلئے شاہ یحیی وہان سی مغلوب ہوکر پہر یزد کو مراجعت کر آیا — اور درمیان ۷۹۰ سنہ
ہجری کے سلطان زین العابدین نے اپنی چچا سلطان احمد سی ملک قصد چہوڑدانی شیراز
کا کیا اسلئی شاہ منصور ان دونوکی مقابلہ پر آیا موضع چنرک پر لڑائی ہوئی اوسی کوشش کی شاہ منصور نی فتح پائی
سلطان زین العابدین اصفہان کو اور عمادالدین احمد کرمان کو چلی گئی — مگر شاہ منصور نی سلطان زین العابدین کا تعاقب اصفہان تک
کیا وہ بادشاہ بی سروسامان جانب ری کی بہاگ گیا اوس ولایت مین موسی جوکار
جو بڑا پہلوان اور غدار تہا حکومت کرتا تہا اوسنے سلطان زین العابدین کو پکڑ کر شاہ منصور
کے حوالہ کردیا

سلائی کہنچی سلطان زین العابدین کی آنکہونمین

اوس بادشاہ منصور نے جو عاقبت اندیش تہا درمیان ۷۹۲ سنہ ہجری کے اوس شاہزادہ
عالیقدر یعنی سلطان زین العابدین ابن شاہ شجاع کے آنکہونمین سلائی کہنچ دی —
اور اسی سال مین لشکرکشی یزد پر کی اوس شہر کو تاراج کیا آخر کو توسط اور وسیلہ
بعض اقربا اپنی کی شاہ یحیی سی ایک گونہ صلح کرکے مانند بلای ناگہانی کے طرف کرمان کے

۶۳ گیا اور اس نواح مین جاکر اوسیطرح پر لوٹتا کہسوٹتا رہا آخر کو جانب شیراز کی مراجعت کی
ہے اسی سال مین درمیان ماہ شوال کی سلطان ابو یزید بن محمد بن مظفر کرمان مین فوت ہوا
یہہ شعر اوسکی طبع زاد ہی ہے ؎ از واقعہ ترا خبر خواہم کرد * آنرا بدو حرف مختصر خواہم کرد
بعد ان واقعات کی شاہ منصور نے پہر ایک دفعہ جانب یزد کے لشکرکشی کی چنانچہ وہان
جاکر اوس ولایت کو لوٹ کر تاراج کرکے پہر شیراز کو آیا سنہ ۹۵ ہجری مین حضرت صاحبقران
امیر تیمور گورکان نے قصد کشورستانی کا کرکے جانب عراق اور فارس کی کوچ فرمایا
اولًا آتی ہے شاہ منصور کے استیصال کا قصد کیا چنانچہ بعد فتح کرنے قلعہ سفید کے
جانب دارالملک شیراز کی حرکت کی شاہ منصور بہی چار ہزار سوار لڑاک لیکر امیر تیمور کے
مقابلہ پر آیا بروز جمعہ چودہوین جمادالاول سنہ مذکور کو مقابلہ جانبین کا ہوا شاہ منصور
مانند شیر ببر کی بخوف و بیباک ہوکر میدان مین یہہ دو شعر پڑہتا ہوا آیا ؎ برانم کہ گردن
فرازی کنم * بشمشیر با شیر بازی کنم * من امروز کاری کنم بیگمان * کہ نامداران
سراید جہان * اوس روز شاہ منصور نے اسقدر شجاعت اور جوانمردی کو کار
فرمایا کہ جو اوسکے تعریف مین کہا جائی درست ہی کتاب مطلع سعدین مین لکہا ہی کہ شاہ
منصور اوس روز دو دفعہ حضرت صاحب قران کی نزدیک جا جا کر پہنچا بلکہ ایکدفعہ
شاہ منصور کے تلوار امیر تیمور کے خود تک جا لگی مگر سچ ہے جسکو حمایت حق سبحانہ
وتعالے کی ہوتی ہے اوسکو کون مضرت پہنچا سکتا ہے کچہہ گزند نہ پہنچا اور امیر تیمور بچ گیا
سچ ہے ؎ اگر تیغ عالم بجنبد ز جای * نبرد رگی تا نخواہد خدای * المختصر
شاہ منصور مقہور ہوا کیونکہ اثنائے گروفر مین گہوڑے پرسی گرپڑا گرتے ہی اوسکی ایک
لشکری نی جو قشون شاہ رخ سلطان کسی تہا پیادہ ہوکر شاہ منصور کو قتل کیا امیر
علاء الدین نے واقعہ شاہ منصور مین یہہ شعر کہے ہین ؎ شہریار عصر منصور آنکہ او
* در زمین ملک تخم داد کشت * ملک ہستی از وداد دنیا چون برفت * لاجرم تاریخ

بیان خاندان سربداروں کا

تاریخ اوسنے ملک ہشت + جب شاہ منصور پر یہہ معاملہ گذرا باقی اولاد محمد مظفر کی مثل سلطان
عماد الدین احمد اور سلطان مہدی بن شاہ شجاع کے بہاگ بہاگ کر شاہ تیمور کی لشکر مین
آکر ملازمین مین بہرتی ہوگئی اور حضرت صاحبقران نے بہی واسطی مصلحت انتظام مملکت کے
اوس ساری خاندان کو مقید کیا کوئی شخص اوس خاندان سی باقی نچھوڑا — اور خطہ فارس
کو امیرزادہ عمر شیخ بہادر کو مرحمت فرمایا — اور ایدکو برلاس کو جو بہتیجا امیر حاکو کا تہا
واسطی ضبط اور انتظام کرمان کی روانہ کیا — اور تمو کہ تو چین کو واسطی انتظام یزد کے
مامور کیا — اور ابرقوہ کے سرداری والم قورچی کو مرحمت ہوئی — اور شاہ شجاع
کی دو نو بیٹون یعنی سلطان شبلی — اور سلطان زین العابدین کو جو کہ دو نو اندہی تہے
جانب ماوراء النہر کے روانہ کردی اور دسوین تاریخ رجب ۷۹۵ھ ہجری کو تمام اولاد مظفر
کی کہ دمون کو جتنی چہوٹی اور بڑی ہتی سبکو قتل کیا اور آپ دوسری ولایت کی تسخیر
کرنیکا عازم ہوا — بعبرت نظر کن با آل مظفر + شہانی کہ کوی از سلاطین ابوزید
کہ در ہفصد و خمس و تسعین ز ہجرت + دہم شب ز ماہ رجب چون غنودند + چو خربانیان
درزمانہا برستند + چو ترہ باندک زمانے درودند +

بیان خاندان سربداروں کا اور والی ہونا اونکا ولایت سبزوارین

واضح ہو کہ تاریخ سربداروں مین لکہا ہے کہ باشتین ایک گانو جو مضافات بیہق مین
واقع ہے اوس گانو مین ایک خواجہ رہتا تہا اوسکو شہاب الدین فضل اللہ کہتے ہتی
اوس خواجہ کے پانچ بیٹے ہتی — امیر امین الدین — اور امیر عبد الرزاق — اور امیر
وجیہ الدین مسعود — اور امیر نصر اللہ — اور امیر شمس الدین — ان پانچون لڑکون مین
سی امیر امین الدین — اور امیر عبد الرزاق بسبب پہلوانی اور شجاعت اور طاقت ور
ہونی کی منظور نظر تربیت سلطان ابوسعید خان خدابندہ کی تہے جب تلک سلطان مذکور

بیان خاندان سربدارون کا

۳۸ زندہ رہا یہہ دونون اوسکی خدمت مین قایم رہی بعد وفات سلطان مذکور کی امیر عبدالرزاق
نے باشستن گانومین آکر دیکھا کہ فتنہ وفساد برپا ہورہا ہے کیفیت اور حال اس فساد کا یہہ ہے
کہ اون ایام مین ایک ایلچی باشستن مین آیا تھا اوسنی مہان آکر حسن حمزہ سے اور حسین حمزہ سی
جو کہ آپسمین دونو بہائی تہے یہہ کہا کہ شراب پینی کو اور ایک رنڈی رات کو جماع کرنی کو میرے
واسطی بہیجو اونہون نے رنڈی کی دینے مین انکار کیا تہا ایلچی نے اونکا عذر کچہہ نہ سُنا
چاہتا تہا کہ اون کے جورون پر دست درازی کرے اون دونون بہائیون مذکورہ بالا نے
تلوارین کہینچ کر یہہ کہا کہ ما سربداریم وتحمل این رسوائی نداریم یعنی ہم سر اوڑا دینگی اس
رسوائی کی برداشت نہ کرینگے چنانچہ اوس ایلچی کو قتل کیا — خواجہ علاءالدین محمد نے
کہ جو اون ایام مین وزیر خراسان کا تہا اور فرلومد گانومین مقیم ہو رہا تہا فوراً حسین —
اور حسن مذکورین کی طلب کی اونہون نی وہان کی جانے مین لیت ولعل کی اسی اثنا مین
عبدالرزاق مذکور جسکا حال اوپر بیان ہوا اوس گانومین آپہنچا جب اوسنی حقیقت واقعہ پر
اطلاع پائی اوس گانو کے رہنیوالون کو اپنی طرف متفق کرکے اون پیادون کو جو حسن حمزہ
اور حسین حمزہ کو پکڑنے آئے تہی مار جوتی نکلوا دیے جب یہہ حال خواجہ علاءالدین محمد نی
دیکہا پچاس آدمی سی زیادہ پہر اوس گانو پر بہیجا امیر عبدالرزاق نے اونکی بہی اچہی
طرح پر گت کی جب اون کو بہی شکست دی اوسوقت عبدالرزاق نے تمام باشندگان
باشستن کو جمع کرکی یہہ کہا کہ یہہ فتنہ اور فساد کچہہ نہین ہوا ہے سنو اگر ہم اب اسکو ایک
امر سہل تصور کرینگی تو فوراً مقتول ہو جاوینگی مردمی کرکے اور شجاعت بلاکر مرنا اوسی
بہتر ہی کہ نامردی سی مقتول ہون اور اپنی سر دار پر لٹکی ہوئے دیکہین اسیواسطی ایک گروہ
کا لقب سربداران رکہا گیا یہہ وجہ تسمیہ اس گروہ کی تہی — القصہ تہوڑی ہی عرصہ مین
سربدارون نی بہت ترقی پیدا کی چنانچہ سرراہ جاکر خواجہ علاءالدین محمد کو جو جانب
استرآباد کی جاتا تہا پکڑ لاکر تیغ ستم سی قتل کرکی جانب سبزوار کی گئے اور بدون رنج مشقت

بادشاہ ہونا امیر وجیہ الدین مسعود کا

مشفقت کی اوس ولایت پر مستولی ہوگئی اور درمیان ۷۳۸ھ کی امیر عبد الرزاق نی خواجہ علاء الدین محمد ۳۹
کی بیٹی سی اپنی نسبت شادی کی چاہی وہ لڑکی چونکہ یہہ جانتی تھی کہ عوض عبد الرزاق کی اوس
نکاح سی یہہ ہی کہ میرے فرزند سی اختلاط کرے اسلئی وہ راضی نہوئی راتون رات سبزوار
شہر سی باہر نکلکر جانب نیشاپور کی چلی گئی امیر عبد الرزاق نی اپنی بہائی امیر وجیہ الدین
مسعود کو اوسکے تعاقب مین اسواسطی روانہ کیا کہ اوس لڑکی کو لوٹا کر لی آوے چنانچہ امیر
وجیہ الدین نے اوسکو جا پکڑا چاہتا تہا کہ اوس مستورہ کو لے آوی اوسنی فریاد وزاری اور
رونا پیٹنا شروع کیا اور اوسکو قسم دی کہ تو مجکو مت چہیڑ اور لوٹ چلا جا امیر وجیہ الدین
کو اوسکے حال پر رحم آیا اسلئے اوسکو چہوڑ کر تن تنہا چلا آیا جب امیر عبد الرزاق کی پاس
آیا اوسنے کہا کہ میری اوسکی ملاقات ہی نہین ہوئی معلوم نہین کونسی راہ کو چلے گئی مین دور تک
دیکہہ آیا عبد الرزاق نے اوسکو گالیان دین اور بدزبانی بہائی سی کی اسلئے امیر وجیہ الدین
مسعود نی غصہ مین آکر ایک چہری اوسکے پیٹ مین مار کر قتل کیا ۷۳۸ھ ہجری مین امیر عبد الرزاق
مقتول ہوا

بادشاہ ہونا امیر وجیہ الدین مسعود کا سربداران پر اور اوسکا حال

امیر وجیہ الدین مسعود بعد قتل کرنی اپنی بہائی کی سربدارون کے گروہ کا حاکم ہوکر جانب نیشاپور کے
کوچ کیا وہان جا کر ارغون شاہ جولی قربانی کو جو کہ اون ایام مین وہان کا حاکم تہا شکست دیکر
بہگا دیا آپ اوسکی جائے پر مقیم ہوا اور بسبب اغوا کرنے بعض فقہا کے جو کہ دشمن شیخ حسن
جوری کی تہی سی مذکور کو جو کہ سلک مریدون اور خلیفون شیخ خلیفہ کے مین منسلک تہا اور
خلق اللہ اوسکی معتقد اور مرید تہے پکڑ کر قلعہ طاق مین قید کیا بعد ازان سپاہ بہت لیکر جانب
نیشاپور کی توجہ کی نیشاپور فتح کرکی سبزوار کو گیا اور امیر ارغون شاہ نے اپنی فرزند کو
طوس مین چہوڑ کر ملازمت طغا تیمور خان کی مین درمیان استر آباد کی حاضر ہوا۔ اثنا اوس
واقعہ مین شیخ حسن جوری کی سبب سی ایک جماعت مریدان خاص اپنی کے باسبب توجہ امیر وجیہ الدین

بیان حکومت محمد اتیمور کا

۴ مسعود حسب اختلاف دو قولون کی قید سے خلاص ہوا سبزوار مین آکر اوترا اور واسطی استحکام بنیاد دولت اور سلطنت اپنی کی شیخ حسن کا مرید ہوگیا اور اوسکو امیر بادشاہت مین اپنی ساتھ متفق کر لیا چنانچہ ایک یہہ ہی سبب اوسکے پاس بہت لوگون کی جمع ہو جانی کا ہوا اور ۷۴۳ سنہ ہجری مین طغا تیمور خان نے مازندران سے اپنی بہائی امیر شیخ علی کاون کو بہت سپاہ دیکر سربداران کے لڑنی کی واسطی بہیجا — اس جانب سے شیخ حسن اور امیر وجیہ الدین مسعود بہت لشکر لیکر نکلی لڑنی سے لڑائی گئی جب فریقین کا مقابلہ ہوا شیخ علی کاون کا ہاتہہ اوس معرکہ مین کٹ گیا فوراً تمام لشکر بہاگ نکلا لشکر کے بہاگتی ہی سربدارون نی بہت مال اونکا لوٹا چنانچہ گہوڑون کا مال و متاع و مال غنیمت لیکر سبزوار مین آئے — اور اس سال مین یعنی درمیان ۷۴۳ سنہ ہجری کی شیخ حسن جوری اور امیر وجیہ الدین مسعود نی خیال تسخیر دار السلطنت ہرات کا کرکی کوچ کیا اثنا راہ مین شیخ نے امیر مذکور سے کہا کہ اگر مین ملک حسین کی لڑائی مین مارا جاؤن تو تو جانب سبزوار کی مراجعت کرجانا چنانچہ حسب اتفاق شیخ حسن اوس معرکہ مین شہید ہوا وجیہ الدین امیر نے موافق وصیت شیخ کے سبزوار کو مراجعت کی بعد چند روز کی محمد اتیمور کو جو اوسکے باپ کی غلامون سے تہا اپنی نیابت دیکر خود جانب استدار کی گیا جب درمیان جنگل کے پہنچا وہان کے آدمی برسر راہ کمین گیر حملہ لائے ایک لڑائی راہ مین ہوئی بحسب اتفاق سے سربدارون نی شکست کہائی وجیہ الدین مسعود ۷۴۳ سنہ گرفتار ہوا حاکم استدار نے بسبب سے خواجہ علاء الدین محمد کے بیچ کے اوسکو قتل کیا امیر وجیہ الدین ۷۴۳ سنہ ہجری مین مقتول ہوا اور سنہ سلطنت بموجب ایک روایت کی سات برس تک سے

بیان حکومت محمد اتیمور کا

جب امیر وجیہ الدین کی مقتول ہونی کی خبر محمد اتیمور کو پہنچی فوراً بطور استقلال سربدارون کا حاکم محمد تیمور ہوا اور سنی دو برس سلطنت کی بعد دو برس کی بسبب سے خواجہ شمس الدین علی کی جو کہ طایفہ سربداران مین ایک بڑا سردار تہا محمد اتیمور درمیان ۷۴۵ سنہ ہجری کے مقتول ہوا اور اسکی جای کلو اسفندیار حاکم ہوا

خواجہ شمس الدین کی حکومت کا بیان

۱۴۱ اسفندیار حاکم ہوا

بیان حکومت کلو اسفندیار کا

کلو اسفندیار جب مسند ریاست پر بجای محمد تیمور کی بیٹہا اوسنے تکبر اور نخوت اپنا پیشہ مقرر کرکے تمام طایفہ سربرارون کو اپنا دشمن بنا لیا اور بہت آدمیون کو اوسنی بی سبب قتل کیا اسلئے سربرارون نی اوسسی متنفر ہوکر اوسکو بہی قتل کیا اور بجای اوسکی شمس الدین فضل اللہ کو جو کہ امیر وجیہ الدین کو جو کہ مسعود کا بہائی تہا حاکم بنایا اوسنی دو برس سلطنت کی

بیان حکومت امیر شمس الدین فضل اللہ کا

جب امیر شمس الدین فضل اللہ مسند ریاست پر متمکن ہوا اوسنے عیش و عشرت کرنی اور عیاشی اپنا ہنر مقرر کیا اسلئے بعد سات مہینی کی اوسکو بہی طوعاً و کرہاً مسند سی اٹہاکر خواجہ شمس الدین علی کو ریاست سپرد کی

خواجہ شمس الدین علی کی حکومت کا بیان

یہ شخص شجاعت اور فراست اور عقلمندی سی متصف تہا اوسنی بہت اچھی طرح رعایا کا بندوبست کیا اور یہانتک انتظام زناکاری کا کیا کہ ایکدفعہ پانسو عورت فاحشہ یعنی پانسو کسبیون کو کوئی مین زندہ ڈلواکر اوپرسی بند کروادیا اور بہنگ نوشی اور شراب خواری کیقلم اپنی قلمرو سلطنت سسی موقوف کروادی اور رات کو تن تنہا پاسبانی خلق کی کرتا کوچہ گردی تمام شب اکیلا کرتا پہرتا اخبار ہر ایک طرح کی اوسکے پاس پہنچی اور مجرمون کی خبر بہت جلد سنتا بعد تحقیق کے انصاف کرتا سے کہتی ہین کہ خواجہ شمس الدین علی مذکور کا ایک ملازم موسوم حیدر قصاب تہا اوسسی عہدہ تمغا کا متعلق تہا جب اوسکا حساب پیش ہوا ایک روپیہ اوسکے ذمہ پر بیت المال کا نکلا خواجہ مذکور نی محصلان سرکاری کو اوسپر متعین کرکے حکم دیا کہ جو کچھ لوسکے پاس ہو جلد

بیان حکومت خواجہ یحیی کرادی کا

۴۲ہ القصہ جب حیدر قصاب کی پاس کچھ باقی نرہا اور مصلحون نے تشد داوسپر بہت کیا اوسوقت بموجب استصواب خواجہ یحیی کردی کی فرصت غنیمت جانکر بوقت نماز شام کی بطور دادخواہون کے خواجہ شمس الدین علی کی خدمت مین دوڑکر آیا آتے ہی ایک خنجر اوسکے سینہ پر مارا وہ فوت ہوا یہہ واقعہ درمیان اوایل ۷۵۳ ہجری کی ہوا خواجہ شمس الدین علے نی چار سال نو مہینی سلطنت کی

بیان حکومت خواجہ یحیی بن خواجہ احمد کرادے کا

خواجہ یحیی مذکور بعد مقتول ہونی خواجہ شمس الدین علی کی باتفاق جمیع سرداروں کی مسند فرمان دہی پر بیٹھا اوسنی تقویت شریعت اور تربیت علماء اور اصحاب فضیلت کی پرورش پر کمر سعی کی باندہ کر خوب اہتمام کیا — مطلع سعدین مین لکھاہے کہ جب حکومت سرداروں کی خواجہ یحیی کرادی کو پہنچی طغا تیمور خان بادشاہ تاتار نے ایلچی بہیجکر اوسکو اپنی لشکر مین طلب کیا پہلے خواجہ مذکور نے اس التماس کو قبول نکیا آخرالامر تین سو سوار مرد بہادر اپنی ہمراہ لیکر لشکر خان مذکور مین گیا — بعد وہان پہنچنے کے ہمراہ حافظ شغانی اور تین چار پہلوانان قوم سربدار کے ہتیار باندہ کر بادشاہ مذکور کے بارگاہ مین گیا اوسوقت سوای خواجہ غیاث الدین بخارادی — اور ایک دو طالب علمون کے پاس طغا تیمور خان کے اور کوئی نتہا خواجہ یحیی نے گفت وگو بادشاہ سی شروع کی ناگاہ اسی اثنا مین حافظ شغانی نے ایک تیر کمان کہینچ کر بادشاہ کے ہاتہی پر ایسا تیر مارا کہ دو سار ہوگیا بادشاہ گر پڑا خواجہ یحیی نے سر اوسکا تن سی جدا کر ڈالا یہہ حال گذرتے ہی لشکر مین روز محشر برپا ہوگیا اور مضمون اس آیت کا یوم یفر المرء من اخیه وامه وابیه ظاہر ہوا — ترجمہ آیت کا یہہ ہے کہ اوسدن یعنی قیامت کی روز کوئی کسیکا نہوگا مرد اپنی بہائی سی اور ماں سی اور باپ سی بہاگے گا اپنی جان کی اوسکو پڑ جائی گی نفسی نفسی ہر ایک شخص پکاری گا

بیان حکومت حیدر قصاب کا

پکاری گا — یہی حال طغا تیمور خان کی لشکر مین برپا ہوا کہ تمام لشکر تتر بتر ہو گیا اور ۴۳

سربدارون نی مغلون کا سب مال لوٹ لیا بہت مال غنیمت لیکر خراسان مین آئی — روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ طغا تیمور خان چوتہی روز بعد یحیی سربدارون کی مقتول ہوا ہر تقدیر جب خواجہ یحیی کی سلطنت کو چار سال اور آٹہہ مہینی گذر چکی اور مملکت اوسکی معمور و آباد ان ہو گئی اوسوقت اوسکی سالی یعنی اوسکی زوجہ کے بہائی علاء الدین نے فرصت پاکر خنجر اوسکی پہلو مین ایسا مارا کہ کام تمام ہو گیا — مگر خواجہ یحیی نے زخم کہاکر اوسکو بہی زندہ نچہوڑا اوسنی زخم کی گرمی مین علاء الدین کی بہی ایک خنجر ایسا مارا کہ اپنی ساتہہ اوسکو بہی دار البقا کو لیگیا دونو ایک ساعت مین مقتول ہو کر مر گئے وہ درمیان ۷۵۹ھ ہجری کے مقتول ہوا تہا

بیان حکومت ظہیر الدین کرادے کا

واضح ہو کہ ظہیر الدین کرادی بسبب سعی حیدر قصاب کی بعد مقتول ہونی خواجہ یحیی کر کے والی ریاست سربدارون کا ہوا لیکن یہہ شخص چونکہ اکثر اوقات لہو و لعب اور عیاشی مین مشغول رہتا تہا اور بندوبست ملک کا اچہی طرح پر نہ کرتا تہا اسلئے حیدر قصاب نے بعد چالیس روز کی درمیان ۷۵۹ھ ہجری کی اوسکو مسند پر سی اوٹہا کر آپ سلطنت کرنی شروع کی اور خود مسند پر بیٹہہ گیا

بیان حکومت حیدر پہلوان قصاب کا

بعد بندوبست کرنی حیدر قصاب کی جب اوسنی خوب طرح پر رعایا کا انتظام کر لیا درمیان ماہ ربیع الاخر کی ۷۶۱ھ ہجری کی بعد چار مہینی کے مسمی قتلق تو قانے جو کہ غلام پہلوان حسن دامغانی کا تہا حیدر قصاب کو قتل کیا

پہلوان حسن دامغانی کا حاکم ہونا

امیر لطف اللہ بن امیر وجیہ الدین مسعود کی حکومت کا بیان

واضح ہو کہ امیر لطف اللہ جسکو قوم سربداروں مرزا لطف اللہ کہا کرتے تہی بسبب اہتمام اور سعی پہلوان حسن دامغانی کی جو کہ اتابک اوسکا تہا بعد مقتول ہونی حیدر قصاب کے حاکم سربداروں کا ہوا جب ایکسال تین مہینی اوسکے سلطنت کو گذر چکے درمیان اوسکے اور پہلوان حسن دامغانی مذکور کے بر سر اکہاڑہ کچہہ رنجش ہوگئی پہلوان مذکور نی امیر لطف اللہ کو پکڑ کر قلعہ سنجر دان مین بہیجا کر حکم اوسکے قتل کر ڈالنی کا دیدیا اوسنی ایک برس تین مہینی سلطنت کی سنہ ۷۶۲ ہجری کے درمیان مقتول ہوا

پہلوان حسن دامغانی کا حاکم ہونا

درمیان سنہ ۷۶۲ ہجری کی پہلوان حسن مذکور نی مسند سرداری سربداروں پر جلوس فرمایا اوسکے ایام حکومت مین ایک شخص مریدان شیخ حسن جوری درویش سی ایک شخص درویش عزیز نام مشہد مقدس علی رضی مین ظاہر ہوا تہا اوسنی مشہد مقدس مین نماز و روزہ اور بندگی اور طاعات ایسی ظاہر کین کہ خلق کثیر اوسکے پاس جمع ہوگئی اور لوگون کو بڑا عقیدہ اوسکا ہوگیا جب اوسنی دیکہا کہ میرے چیلی چانٹی بہت جمع ہو چکی ہین دفعتہ خروج کر کے قلعہ طوس اپنی قبضہ مین لایا حسن دامغانی نے یہہ حال سنکر اوس جانب لشکرکشی کے آخرش اوس درویش کو قید کیا اور چند کونین ابریشم کی اوسکو دیکر کہا کہ خراسان سی نکلجا درویش مذکور عراق مین آکر درمیان اصفہان کی ساکن ہوا — یہہ بات ثابت ہوئی ہے کہ آخر ایام دولت پہلوان حسن دامغانی کے مین خواجہ علی موئد نے درمیان مین خروج کر کی واسطی طلب درویش مسمی عزیز مذکور کی چند آدمی اصفہان مین بہیجی وہ درویش بوالفضول دامغان مین گیا اوسکے آنی کے سبب خواجہ علی موئد کے پاس

بیان حکومت خواجہ علی موید کا

پاس بہت لوگ جمع ہوگئی تہی ۔ اسی اثنا مین یہہ خبر دامغان مین آپہنچی کہ ایک جماعت ۴۵
قلعہ سنغان مین پہلوان حسن دامغانی سی مخالف ہوگئی ہی وہ سبزوار کو خالی چہوڑ کر اون مخالفین
کی تنبیہ اور محاصرہ مین مشغول ہو رہا ہی یہہ خبر سنکر درویش مذکور اور خواجہ علی موید سبزوار پر
چڑہ گئی جاتے ہی بی محنت و مشقت اپنا عمل و دخل سبزوار مین کرلیا ۔ پہلوان حسن چونکہ
طاقت مقابلہ کے اونسی نرکہتا تہا اسلئی وہ یہہ خبر سنکر باین خیال کہ درویش عزیز کی مریدون
مین اور خواجہ علی موید کے نوکرونمین منسلک ہو جانب سبزوار کی آیا لیکن خواجہ موید نی خفیہ
مکتوبات پہلوان مذکور کی لشکریون کے پاس اسمضمون سے بہیجی تہی کہ اول حسن دامغانی کو قتل
کرین جب اسجانب کو آدین بسبب اسکی کہ اون لوگون کی اہل و عیال سبزوار مین تہی اونکو
یہہ خیال ہوا کہ اگر ہم خواجہ علی موید کا کہنا نہ مانینگی وہ ہماری عیال و اطفال کو تباہ کر ڈالیگا
اسلئی پہلوان حسن دامغانی کا سر اونہون نی کاٹ ڈالا اس پہلوان نے چار برس اور چار مہینے
سلطنت کی درمیان ۷۶۶ ہجری کے مقتول ہوا

بیان حکومت خواجہ علی موید کا

بعد ماری جانی پہلوان حسن کی بطور استقلال خواجہ علی موید مسند آرای حکومت سبزوار کا ہوا جب
نو مہینے اوسکی سلطنت کو گذر چکے ایک لشکر واسطی مقابلہ ملک حسین کرت کی نامزد کر کی اوس
اوس درویش عزیز نامی کو اوسکا سپہ سالار بنا کر واسطی لڑائی کی روانہ کیا جب وہ درویش
نیشاپور مین پہنچ گیا اوسوقت خواجہ علی موید نے اپنا عقیدہ اوسی برگشتہ کر کی سپاہ کے
سرداردن کو نامہ لکہا کہ درویش مسمی عزیز کو تنہا چہوڑ کر تم مراجعت کر کے چلی آؤ ان لشکریون
کو یہہ امر بہت پسند آیا کیونکہ وہ لڑنے سی بچے درویش مذکور کو اکیلا چہوڑ کر سبزوار کو
مراجعت کر آئے درویش نی اپنی مریدون کی فوج لیکر عراق کی جانب قصد کیا خواجہ مذکور
نے ایک اور فوج اون پر متعین کر کے اوس فوج مریدون کو معہ اونکے پیر کے قتل کروا دیا

بیان سلطنت غوریون کا

۷۶ھ اور درمیان ۷۷۲ھ ہجری مین ملک غیاث الدین پیر علی کی نیشاپور کو جو تحت تصرف خواجہ علی موید کی تہا اپنی قبضہ مین لاکر اوس شہر کی امارت سکندر شیخی کو سپرد کردی — اور درمیان ۷۷۸ھ ہجری کی درویش رکن الدین نی جوکہ درویش عزیز اور شیخ حسن جوزی کی مریدون مین سی تہا شاہ شجاع سی مدد طلب کرکی بہت لشکر فارس کا لیکر خراسان پر چڑہائی کی امیر اسکندر شیخی بہی اوسکا مرید ہوگیا تہا دونو متفق ہوکر متوجہ جانب سبزوار کی ہوئے خواجہ علی نے جب دیکہا کہ مجہین طاقت اونکی مقابلہ کرنی کی نہین ہے اسلئے وہ جانب مازندران کے بہاگ گیا درویش رکن الدین نے آتی ہی سبزوار فتح کی خطبہ اور سکہ اپنی نام کا جاری کروادیا — اور درمیان ۷۸۱ھ ہجری کی امیر علی نے جوکہ حاکم مازندران کا تہا بمعیت خواجہ علی موید کے لشکر کشی سبزوار پر کی یہان آکر درویش رکن الدین کو وہانسی بہگاکر خواجہ علی کو پہر دوسری دفعہ مسند ریاست پر بٹہلاکر آپ جانب استراباد کی مراجعت کی — اور درمیان ۷۸۳ھ ہجری کی صاحب قران نے جوکہ اکثر ولایات قرب وجوار خراسان کی فتح کرلین تہین اسلئے متوجہ سبزوار کا ہوا خواجہ علی موید یہہ خبر سنتی ہی برسم استقبال نواحی نیشاپور مین صاحبقران خدمت مین جاکر حاضر ہوا صاحب قران نے اوسپر الطاف اور عنایت فرمائی اسلئے باقی ایام حیات کو اوسنی رفاہیت اور فراغت سی گذارے یہہ بات صحیح ہے کہ خواجہ علی موید مذہب تشیع مین بہت غلو رکہتا تہا چنانچہ ہرایک صبح کو بامید ظہور صاحب الزمان امام مہدی کے گہوڑا کسواکر کہڑا کروادیتا تہا اور سادات کی بہت تعظیم کرتا تہا اوسنے ہرگز بنگ نوشی اور شراب خواری نہین کے

اسجائی سی بیان کیا جاتا ہی احوال غوریون کا

بیان سلطنت غوریون کا

ناقلان اخبار وصیرفیان جوہر آثار سطور پر نقل کرتے اور یون کہتی مین کہ جس زمانہ مین فریدون نے

بیان سلطنت غوریون کا

ہم ۷ اولاد جماعت ایک آئی ہاتہہ اوسکے کی فارس ملک حکومت اور پائی فتح پر تازی ضحاک نے
ضحاک کی بہاگ کر جان بچاکر کوہستان غور مین چلے آئی تہی اس ولایت پر یہہ لوگ اگر مسلط
ہوئے اور پشت در پشت سلطنت کرتی چلی آہی — راوی لوگ یہہ بیان کرتی ہین کہ سلطان
محمود غزنوی کی زمانہ مین سلطنت غور کی ایک شخص مسمی سوری کو پہنچی تہی وہ اس سلطان کے
ہاتہہ گرفتار ہوکر عالم بقا کو روانہ ہوا پوتا سوری کا سلطان محمود غزنوی کے خوف سی
ہندوستان کی جانب بہاگ گیا اوسکے ایک بیٹا مسمی سام تہا وہ آخر ایام حیات مین
ہندوستان سی معہ اہل و عیال کی ایک کشتی مین بیٹہہ کر جانب غور کی چلا نا گاہ باد مخالف
جو چلی سب سوار کشتی کے سوا حسین ابن سام کی غرق ہوگئی وہ ایک تختہ پر بہتا اور چہلتا
تین روز اور تین دن مین کنارہ پر پہنچا جب وہ مصیبت زدہ کنارہ سی اوٹہہ کر شہر مین
گہسا بسبب ماندگی سفر راہ دریا کی کسی دوکان کے روبرو پڑکر سو رہا وہان کی کوتوال نے
اوسکو چور تصور کر کی قید خانہ مین قید کیا جب سات برس اوس حبس مین مقید رہ چکا بعد
اس عرصہ کی یہہ ہوا کہ اوس شہر کا حاکم بہلو بیمار ہوا اسلئے اوسنے تمام قیدیون کو جو
محبس مین مقید تہے رہائی دی حسین نی جب قید سی مخلصی پائی جانب غزنین کی سفر کیا راہ
مین ایک جماعت رہزنون سی ملاقی ہوا چورون نی جو اوسی لٹا کٹا بہنڈیا یا اوسکا حصہ بہی
اوس دزدی کے مال مین لگایا چنانچہ ہتیار اور ایک گہوڑا اوسکو دیکر کہا کہ ہم سب تمہارے
رفاقت مین رہا کرینگی آپ چین سی ہماری ساتہہ عمر بسر کیجئی اتفاقاً اوسی رات کو ایک
فوج سپاہ سلطان ابراہیم غزنوی کی اون چورون کے سر پر جا پہنچی اونہون نے فوراً
اونکی مشکین باندہ کر شہر غزنین مین تمام چورون کو معہ حسین مذکور کے حاضر کیا بادشاہ نے
چورون کی قتل کا حکم دیا چنانچہ اون رہزنون کے سر مثل بہٹی کے اوڑنی لگے جب نوبت
قتل حسین کی آئی اوسنے دہوم مچائی جلاد چاہتا کہ اوسکی آنکہین بند کرکے وار کری کہ اوسنی
باواز بلند یہہ کہا کہ یا الہی مین جانتا ہون کہ تیری درگاہ مین ظلم نہین ہو سکتا اور تو جہوٹ اور

بیان سلطان علاؤالدین حسین جہانسوز کا

غلط کو روا نہین رکہہ سکتا اب دیکہہ لے کہ یہہ لوگ مجکو بیگناہ قتل کرتے ہین ان الفاظون نے جلادو کے دلمین رحم ڈالا اوس جلاد نے ایک مقرب سلطان کی خدمت مین جو الفاظ سنی تہے سب کہہ کر بادشاہ کی خدمت مین عرض کی کہ یہہ شخص بیگناہ معلوم ہوتا ہی سلطان ابراہیم نے حسین کو اپنی روبرو طلب کرکی حقیقت حال دریافت کی اوسنی سب اپنی سرگذشت بیان کی بادشاہ نے اوسکا جرم معاف فرماکر اوسکو دربانی کی نوکری دی — جب سلطان مسعود بن ابراہیم تخت سلطنت غزنین پر جلوہ آرا ہوا اوسنے حسین مذکور کو حکومت غور کی مرحمت فرمائے بعد انتقال پانے حسین کی اوسکے اولادنی سلطان بہرام شاہ غزنوی سے عصیان اور بغاوت اختیار کی چند نوبت جانبین مین لڑائے ہوئی آخرکار ایک دفعہ علاؤالدین جہانسوز جو حسین کے اولاد مین سی فرزند رشید تہا بہرام شاہ پر غالب آیا اوسنے اپنی بہائی سیف سوری کو حکومت غزنی پر متعین کرکی آپ جانب فیروزکوہ کی مراجعت کی — اثنا راہ مین اوسکا دوسرا بہائی جوکہ موسوم بسام تہا فوت ہوا — اور موسم جاڑے مین بہرام شاہ نے بہت فوج جمع کرکی غزنین پر چڑہائی کی شہر کو فتح کرکی اوسکی بہائی سوری کو قتل کیا

حال سلطان علاؤالدین حسین جہانسوز کا

جب سلطان علاؤالدین نے اپنی بہائی سوری کی مقتول ہونی کی خبر سنی ایک فوج عظیم لیکر غزنین پر چڑہائی کی ایک روایت اسباب مین یہہ ہے کہ قبل پہنچنی علاؤالدین کی بہرام شاہ مرگیا تہا — اور ایک قول یہہ ہے کہ نہین بلکہ جانبین سی کئی لڑائیان سخت ظہور مین آئین بہر تقدیر علاؤالدین نے دارالسلطنت غزنین کو فتح کیا اور اوسپر استیلا پاکر سات روز اور سات رات تک حکم قتل اور غارت کا فوج کو دیا تمام رعایا وہان کی سات شبانہ روز تک خوب لٹا کی بعد سات دن کی حکم دیا عمارتین اور گہر ان لوگون کی جڑ سی اوکھاڑ ڈالو

بیان حکومت ملک سیف الدین محمد کا

ڈالوا اور جلا کر خاک سیاہ کردوا اور آل سبکتگین کی قبرین کہودوا کر اون بادشاہون کی ہڈیان ۴۹
نکلوا کر آگ سی جلوائین مگر سلطان محمود کی قبر نہ اکہڑوائی تہی پہر وہان سی مراجعت کر کی
بہت مکانات کار خیر اور ثواب سمجہ کر جو لوگون نے بنوار کہی تہی سبکو جلا کر خاک سیاہ
اوسنے کردی اسلئے اوسکا لقب جہانسوز مقرر ہوا جب اتنا کچہہ ظلم اور تعدی وہان کے
رعایا پر سلطان جہانسوز کر چکا اور اب تک بہی اوسکا تبختر اور نخوت نہ گیا اوسوقت
سلطان سنجر نی بہت لشکر لیکر اوسپر چڑہائی کی علاء الدین نے بہی اوسکا سامنا بہت جلد
کیا دونون کا مقابلہ مقام مرورود پر ہوا ایک بہاری لڑائی ہوئی اس لڑائی مین سلطان
حسین جہانسوز قید ہوا لیکن سلطان سنجر نے بسبب اسکی کہ وہ جہانسوز صاف ذہن اور لطیف
الطبع آدمی تہا اوسکا گناہ معاف کر کے اوسکو اپنی ندیمون مین بہرتی کیا کہتی ہین کہ ایکروز
حسین جہانسوز نے خاک کف پائی سلطان سنجر کو چوم کر یہہ رباعی تصنیف کر کی ثنائی کی

اے خاک کف پائی سم مرکب افسر من وے حلقۂ بندگے تو زیور من
تا خاک کف پائے ترا بوسہ زدم اقبال ہمی بوسہ زند بر سر من

بعد ازان سلطان سنجر نے علاء الدین جہانسوز پر نظر عنایت اور تربیت کی فرما کر پہر کر
سلطنت غور کی مرحمت کی مگر افسوس کہ علاء الدین جب اپنی مملکت مین پہنچا مبتلا ہوا
فوت ہوا

حال حکومت ملک سیف الدین محمد بن علاء الدین جہانسوز کا

بعد وفات اپنی باپ کی سیف الدین غور کا حاکم ہوا کچہہ کم ایک برس وہ بہی سلطنت کر کے
آخر حیات مین غزنویون کے لڑائی مین گیا تہا ایک امیر مسمی ابو العباس نے جسکی بہائی کو
ملک سیف الدین نی قتل کیا تہا نیزہ کے زخم سی اوسکو گہوڑے پر سی اولٹ کر زمین پر
ڈالدیا کام اوسکا تمام ہو گیا کہتی ہین کہ سیف الدین خوبصورت نیک سیرت تہا
اپنی ایام حکومت مین وہ طرفداری انصاف اور دین کے مرعی رکہتا تہا

بیان حکومت سلطان شہاب الدین کا

۵ حال حکومت سلطان ابو الفتح غیاث الدین محمد بن سام کا

بعد شہید ہونی اپنی چچا کے بیٹی ملک سیف الدین کی ابو الفتح غیاث الدین محمد بن سام مالک تاج و تخت کا ہوا اور باتفاق اپنے بہائی معز الدین سے جو درمیان مورخون کے بنام سلطان شہاب الدین کی مشہور ہی ابو العباس غوری قاتل ملک سیف الدین کو قتل کیا دن بدن دولت واقبال سلطان غیاث الدین کا زیادہ ہوتا جاتا تہا چنانچہ تہوڑسے ہی عرصہ مین زمین داور — اور گرمسیر — اور بادغیس کو اوسنے اپنے سلطنت مین ملالی یہہ ملک بضرب شمشیر فتح کئے تہی — اور درمیان سنہ ۵۷۱ ہجری کے دار السلطنت ہراۃ کو فتح کیا اور درمیان سنہ ۵۷۳ ہجری کی شہر قوشنج کو اپنی تحت وتصرف مین لایا اور درمیان سنہ ۵۹۷ ہجری کے شادیاخ پر لشکرکشی کی علی شاہ ابن تکش خان جو اون ایام مین درمیان اوس ولایت کی حکومت کرتا تہا وہ برج مین جا کر چہپا بحسب اتفاق سلطان غیاث الدین نی برابر اوس برج کی آکر اپنی خواصون سی کہا کہ بسبب پتہر کوبن کے اس برج مین رخنہ ہو سکتا ہے اوسکی اقبال سی فوراً جسقدر اوسنی دیوار ڈہانی کا حکم دیا تہا ڈہا سے گئی اور شہر فتح ہوا بادشاہ نے وہان سی مراجعت کر کے دوسری سال پہر بلدہ مرورود کو فتح کیا درمیان سنہ ۵۹۹ ہجری کی یہہ بادشاہ بہی فوت ہوا اوسنے ترسیٹہہ ۶۳ برس کی عمر پائی تینتالیس ۴۳ برس حکومت کی اوس سر دہ مین مدفون ہوا جو اوسنی اپنی حیات مین درمیان مسجد جامع ہرات کی بنایا تہا — سلطان غیاث الدین مذہب امام شافعی کا رکہتا تہا اسیواسطی امامت اور خطبہ خوانی مسجد مذکور کی اوسی مذہب کی لوگون کو دی

حال سلطان شہاب الدین کی حکومت کا

واضح ہو کہ سلطان شہاب الدین درمیان سنہ ۵ ہجری کی بموجب حکم اپنی بہائی سلطان

بیان حکومت سلطان محمود کا

سلطان غیاث الدین کی تخت سلطنت پر بیٹھا اور درمیان ۵۹۹ ہجری کی بعد وفات اپنی بہائی غیاث الدین کی ہندوستان کی طرف لشکرکشی جیسا کہ اوپر درمیان کتاب ابو الفدا کی مذکور ہوا ہی ہندوستان مین آکر شہر ملتان فتح کیا بعد ازان بتدریج دیار ہندوستان مین پیا کو لیگیا اور شہر فتح کرتا ہوا دار السلطنت دہلی مین پہنچا اس شہر کو بہی اپنی قبضہ مین لاکر قطب الدین ایبک کو جو اوسکا غلام تہا سپرد کیا — جس زمانہ مین کہ سلطان غیاث الدین فوت ہوا تہا سلطان شہاب الدین درمیان شہر طوس کی اور سرخس کے تہا بعد سننے اس خبر وحشت اثر کے بادغیس مین گیا اور اس جاسے جاکر اپنی بہائی کی ماتم داری کرکی جانب غزنین کی گیا وہان لشکر جمع کرکی قصد چڑہائی اور لڑائی سلطان محمد خوارزم شاہ کا کرکی جانب خوارزم کے گیا — اور معرکہ سلطان محمد سے شکست کہا کر غزنین مین آکر حکم دیا کہ باقی لشکر تین برس تک ترکستان مین لڑائی کرتا رہی اسی اثنا مین یہہ سنا کہ ایک طایفہ ساکنین کوہ جودسے کا پہر گیا ہی سلطان شہاب الدین نی اونکی تنبہ اور تادیب دینی مہمات عظیمہ سے سمجہ کر ادہر جاکر بہت دشمنون کو قتل کیا بوقت مراجعت منزل دہ یک پر پہنچ کر ایک خنجر دشمنون کا کہا کر فوت ہوا تاریخ اوسکی شہادت کی یہہ ہے ع ملک بحر و بر معز الدین ✣ کز ابتدای جہان مثل او نیامد یک ✣ سیم ز غرہ شعبان بسال ششصد و دو ✣ فتادہ در رہ غزنین بمنزل دمیک ✣

بیان سلطان محمود بن غیاث الدین محمد بن سام کا تخت پر جلوس کرنیکا

واضح ہو کہ بعد شہید ہونی سلطان شہاب الدین غوری کی سلطان محمد بن غیاث الدین محمد بن سام جو کہ بہتیجا شہاب الدین کا تہا فیروزکوہ مین غور کی تخت پر جلوس فرمایا اور تمام ممالک غور اور غزنین اور ہندوستان اور بلکہ بعض ولایت خراسان مین بہی خطبہ اور سکہ اوسکے نام کا جاری ہو گیا اسی سلطان محمود نے وہ مسجد جامع جو شہر ہرات مین اسکے

بیان اون لوگونکا جو غوریون مین سی حکومت کرگذری ہین

۵۲ باپ نی نیوائی تہی پوری تعمیر اوسکی کروائی — روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ درمیان ایام دولت
سلطان محمود کی علیشاہ بن تکش خان اپنی بہائی سلطان محمد سی رو گردان ہوکر فیروزکوہ کو
چلا گیا تہا سلطان محمود نے بموجب فرمان خوارزم شاہ کی اور بسبب اوس عہد کی جو اون
دونون مین ہوگیا تہا علیشاہ کو پکڑ کر محل مین مقید کیا ایک جماعت ملازمین علی شاہ نے
جو باشندہ خراسان و عراق کے تہی منگل کی رات تیسری تاریخ ماہ صفر ۶۰۷ ہجری مین
چورون کی مانند سلطان محمود کی محل مین جاکر اوسکو قتل کیا اور پہر اوسیطرح چہپ کر محل سے
پیچہی کو اوتر کر چلے آئی کسی نے نہ جانا کہ یہہ حرکت شنیع کس سی صادر ہوئی ہے سرداران غور نے
بوقت صبح سلطان محمود کو اوسی محل مین دفن کیا پہر ہرات مین لیجاکر درمیان کازرگاہ کے
مدفون کیا — بعد اس واقعہ کے سام بن سلطان محمود اور اتسیز بن علاء الدین جہانسوزنی
گردن فرازی کی لیکن چونکہ دولت اس طبقہ کی آخر ہو چکی تہی اور سلطان محمد خوارزم شاہ نے اکثر بلاد پر
قبضہ پا لیا تہا کچہہ فایدہ اونکے گردن فرازی سی مترتب نہوا سلطان محمود پر غوریون کی بہی سلطنت آخر ہوئی

بیان اون لوگون کا جو غوریون مین سی ولایت بامیان اور طخارستان پر حکومت کرگذرے ہین

اول اس طبقہ مین کا ملک فخرالدین مسعود ہی یہہ سلطان غیاث الدین ابوالفتح محمد بن سام کا
چچا تہا بعد اوسکے ملک شمس الدین محمد بن فخرالدین مسعود گذرا اس شخص نے کچہہ ولایت
بدخشان اور چغانیان کو بہی اپنی قبضہ مین لاکر مملکت موروثی اپنی مین منضم کرلی تہی تیسرا
بادشاہ بہاء الدین سام بن شمس الدین محمد نہایت عادل اور عالم دوست گذرا امام
فخرالدین رازی نی ایک رسالہ بہائیہ اوسیکے نام پر لکہا ہے — اور ایک بادشاہ جلال الدین
علی گذرا ہے اسنی سات برس حکومت بامیان کی کی تہی پہر وہ ملک اوسکے قبضہ مین سی
نکلکر خوارزم شاہیون کے زیر حکومت ہوگیا تہا

بیان آرام شاہ کا

بیان اون غلامون کا جو سلاطین غور کی غلام تھی اور مرتبہ سلطنت کو وہ پہنچی

واضح ہو کہ سلطان شہاب الدین کو غلامون کی خریداری اور تربیت کا بہت شوق تہا اسکا بیان بہت طویل ہی حاجت شرح کی نہین رکہتا ایک غلام اوسکا تاج الدین یلدز تہا جو حکومت کرمان اور سوران کی جو توابع دریا رسند کی ہی کرتا تہا یہی غلام مسمی تاج الدین یلدز بعد مقتول ہونے سلطان شہاب الدین کی تخت غزنین پر بیٹھا تہا مدت تک کامران اور حکمران رہا سلطان شمس الدین التمش والی دہلی کی لڑائی مین وہ گرفتار ہو کر مارا گیا — قطب الدین ایبک بہی ایک غلام سلطان شہاب الدین غوری کا تہا وہ بڑا شجاع اور سخی آدمی تہا اسیکو حکومت دہلی کی بادشاہ نی دیگر ہندوستان مین جہاد کئے تہی جیساکہ تاج المآثر مین مذکور ہی — قطب الدین ایبک نی بیس برس بادشاہت کی جسکی تفصیل یہہ ہی کہ چھہ برس شہاب الدین غوری کی تابع رہا اور چودہ برس خود مستقل ہو کر اپنی نام کا خطبہ ہندوستان کے منبرون پر پڑہوایا

بیان آرام شاہ بن قطب الدین ایبک کا

بعد فوت ہونے اپنی باپ کی آرام شاہ ابن قطب الدین ایبک تخت سلطنت پر بیٹھا اور بسبب عدم قابلیت اور بی لیاقتی کے تخت سی اوٹہایا گیا سلطان شمس الدین التمش بجای اوسکے تخت پر بیٹھا یہہ شخص شریف النسب اور خاندانی عالی سی تہا اوسی کوئی شخص چھوٹی عمر مین قطب الدین کی ہاتھہ بیچ گیا تہا جسنے اوسکی خصایل پسندیدہ دیکھہ کر اپنی بیٹی سی نکاح کر دیا اور اوسکے بڑی قدر و منزلت کی التمش نے سنہ ۱۲۱۱ عیسوی مین تخت سلطنت پر جلوس کیا اور چھبیس برس تک وہ بادشاہت کرتا رہا — اور آرام ابن قطب الدین ایبک نے قریب ایک برس کی سلطنت کی — التمش درمیان سنہ ۱۲۳۶

بیان رضیہ الدین بنت شمس الدین کا

۵۴ ہجری کی فوت ہوا کتاب جامع الحکایات جو کہ بنام نظام الملک محمد ابو سعید وزیر کی
ہی یہہ اوسیکے زمانہ مین تحریر کے گئی ہے

بیان سلطان ناصر الدین قباچ کا

بعد مقتول ہونی اپنی مالک اور آقا سلطان شہاب الدین کے یہہ غلام ملتان اور قصبات دیار سندہ پر مستولی ہوا۔ جب چنگیز خان نے مملکت ایران مین قتل اور غارت بہت کی اوسوقت بہت آدمی خراسان کی ناصر الدین کے پناہ مین آگئے اونہون نے انواع وانواع اور اقسام اقسام کے انعام واکرام پائی آخر ایام دولت اپنی مین ناصر الدین مذکور نے سلطان شمس الدین التمش سی مخالفت پیدا کرکے لشکر باجہ اور ملتان کا اوسپر چڑہا کر لگیا آخر کو ناصر الدین بہاگ کر قلعہ بہکر مین پہنچا جب سنا کہ وزیر شمس الدین التمش کا مسمی نظام الملک محمد بن ابو سعید قصد انحصار کا رکہتا ہے میان سی کشتی مین سوار ہوکر بارادہ جان بچانے کی گرداب موت مین پہنس کر ڈوب گیا شمس الدین التمش نے بہت قلعہ اور مندر مسخر کئے اور درمیان ۶۳۳ سنہ ہجری کی فوت ہوا

بیان سلطان رکن الدین فیروز شاہ ابن التمش کا

بعد التمش کے اوسکا بیٹا فیروز شاہ سلطنت دہلی پر تخت نشین ہوا اوسنے تخت پر بیٹہہ کر شراب نوشی اور حسین اوڑانا اور عیاشی اور انعام و احسان لوگون کو بے سبب دینی شروع کئے سات مہینے کے بعد اوسکو ارکین سلطنت نے تخت سی اوتار دیا کیونکہ وہ لیاقت سلطنت کی نہ رکہتا تہا

بیان سلطان رضیۃ الدین بنت شمس الدین التمش

بیان معزالدین بہرام شاہ کا

بعد اوتارنے فیروز شاہ کی تخت سی سلطان رضیہ بیٹی التمش کو تخت پر ٹھہلایا وہ ایک بڑی
سلیقہ مند اور ذی شعور عورت تھی بیچ ایام سلطنت اپنی باپ کے سرانجام امور مملکت سی
وہ عورت خوب واقف ہوگئی تھی اسنی ابتدا مین نظم و نسق سلطنت کا بہت استقلال سی کیا
اوسنی اپنی حسن تدبیر اور ضرب شمشیر سی مخالفون کو اپنا مطیع و منقاد کیا علماء اور فضلاء
کی وہ عورت بہت خاطر کرتی تھی اور فقرا اور ضعفاء کی داد رسی اور اہتمام نالش وغیرہ
مین بہت سعی رکھتی تھی اپنے ایام سلطنت مین وہ سر پر تاج شاہی رکھتی اور قبا مثل مردون کے
پہن کر روز روشن مین تخت پر جلوس فرماتی تمام دربار کے مرد اوسکو دیکھا کرتے تھی پردا نہین
کرتی آخر سنہ ۶۳۷ ہجری مین اوسنے ملک التونیہ پر لشکرکشی کی تھی مگر اثنا راہ مین ترک اوسی
باغی ہوگئی اسلئے اوسکو قلعہ سرہند مین مقید کیا جب بادشاہ التونیہ نے یہہ حال سنا اوس
قلعہ مین جا کر ملکہ مذکور سی اپنا نکاح کرکے دہلی کی طرف چڑہائی کی دوبار اوسنی اپنی خاوند کی
زیر حکم لشکر تیار کرکے چڑہائی کی دونو دفعہ شکست کہائی آخر لڑائی مین وہ مع اپنی شوہر کے
گرفتار ہوئی اور ماری گئی اوسنی تین برس چھہ مہینی سلطنت کی

بیان سلطان معزالدین بہرام شاہ بن التمش کا

بہرام شاہ بعد کوچ کرنی ملکہ رضیہ کے برضا و رغبت اعیان دہلی کے تخت نشین ہوا جب
اوسنے اپنی بہن اور ملک التونیہ کے آنی کی خبر سنی بہت لشکر لیکر اوسکے مقابلہ کو نکلا
بعد وقوع جنگ کی ملک التونیہ اور ملکہ رضیہ بہاگے اثنا راہ مین ایک جماعت کفار
ہند کی اونکو ملے اونہونے دونون کو پکڑ کر درجہ شہادت کو پہنچایا اور آخر ایام حیات
معزالدین بہرام شاہ کے یہہ ہوا کہ اسی خواجہ مہذب اوسکے وزیر نے جو اوسکے
طرف سی متوہم اور وسواس شیطانی مین گرفتار تھا امراء ترک کو سمجھا کر بادشاہ سی
مخالفت پیدا کروائی یہہ سمجھایا کہ بادشاہ کو قتل کرو چنانچہ اونہون نے بہرام شاہ کو

۵۶ قتل کیا اوسنے دو برس پچیس روز سلطنت کی وہ درمیان سنہ ۶۳۹ ہجری کی شہید ہوا تہا

بیان سلطان علاوالدین مسعود شاہ بن رکن الدین فیروز شاہ کا

آٹھوین تاریخ سنہ ۶۳۹ ہجری مین تخت سلطنت دہلی پر علاءالدین مسعود شاہ جلوہ آرا ہوا اوسنے تخت پر جلوس فرماتے ہی پیشہ عدالت اور نصفت اور جہاد کفار اور شریرون اور مفسدون سی شروع کیا مگر آخر کو وہ بہی عیاشی اور آرام مین ایسا پڑا کہ کوئی وقت بدون قدح شراب کے اور رنڈے کی نگذرتا تہا اسلئے امرا اور اعیان دہلی اوسی دل برداشتہ ہوکر مخالفت مین اوسکی سعی کی چنانچہ اون امیرون نے اوسکے بہائی ملک ناصرالدین محمود کو جو بہرایچ کا حاکم تہا بلوایا اور لکہا کہ ہم تمہارے خانہ زاد غلام ہین آپ یہان تشریف لاکر عدل و انصاف کیجئے لاچار ملک ناصرالدین درمیان سنہ ۶۴۴ ہجری کے لشکر لیکر دہلی پر آیا سلطان علاؤالدین کو پکڑ کر قید کیا سلطان رکن الدین محمود بن شمس الدین التمش جو تخت حکومت پر بیٹہا اوسنے ایسی تلوارکشی کی کہ کئی ہزار کافر قتل کئے اور بہت ممالک ہندوستان کے فتح وزیر کئے تفصیل حالات اوس مہر سپہر سروری کی درمیان کتاب طبقات ناصری کے جو منہاج سراج جرجانی کی تصنیف ہے اوسنی اسی بادشاہ کے نام پر اس کتاب کا نام رکہا ہے بہت مشرح اور مفصل مذکور ہے مجکو چونکہ اختصار بموجب فحوائے اس قول کے کہ خذ ما صفا یعنے جو اچہی چیز منتخب ہی وہ اختیار کر منظور خاطر ہے اسلئے مفصل حال لکہنی سی معذور رہون واضح ہو کہ اسجائی تک یعنی کتاب روضۃ الصفا سی لکہا ہی مگر یہہ روایت تاریخ وصاف اور تاریخ ساکتی کے بالکل مخالف ہی کیونکہ اوسمین یہہ لکہا ہی کہ ملکہ سلطان رضیہ کو ولانغ خان نامی ایک امیر نے جو اون ایام مین امیرالامراے کا عہدہ رکہتا تہا قتل کیا اور اوسکے بہائی ناصرالدین کو اوسکا قایم مقام کیا بعد چند روز کے اوسکو بہی تیغ کین سی ہلاک کیا بعد اوسکے باستقلال تمام آپ بادشاہ بن بیٹہا اور لقب اپنا سلطان

بیان حضرت امیر خسرو دہلوی کا

سلطان غیاث الدین مقرر کیا — بعد ازان غیاث الدین مذکور جب مرگیا اوسوقت ۵۷
اوسکا بیٹا قایم مقام ہوا — مگر ملک فیروز جوکہ پیشوا ر قوم خلجیون کا تہا اوسی مخالفت کرنی لگا
انتراوسکا یہہ ہوا کہ کمر ہمت باندہ کرلشکرکشی اوسنی دہلی پر کی یہان آکر اوسکو قتل کرکی اوسکے
بہایٔ ناصر الدین کو قایم مقام کیا بعد چند روز کے اوسکو بہی قتل کیا اور آپ تخت پر بیٹہا
اور اپنی بہتیجی علاء الدین کو حکومت عوض اور بدود کی دی علاء الدین نی اوس سرزمین مین
جاکر تہوڑے ہی عرصہ مین استعداد اور طاقت بڑی پیدا کرکی دہلی کی تسخیر ارادہ کیا — فیروز
برگشتہ روز بہی اوسکے مقابلہ پر آیا چچا کو قتل کرکی ۶۹۵ ہجری تک سلطنت دہلی مین کرتا رہا
واللہ اعلم بالصواب آگی کا حال آگے ذکر ہوگا

بیان حال بدایت اور نہایت امیر خسرو دہلوی کا

پوشیدہ نرہی کہ اصل خواجہ امیر خسرو کی ترک ہی کہتی ہین امیر خسرو شہر کش کے تہی آباو اجداد اونکی ایام عہد چنگیز خان مین ماورار النہر سی بہاگ کر ہندوستان مین آگئے تہے باپ امیر خسرو کی یعنی امیر محمود چودہری قوم ہزارہ لاجین کی تہی درمیان عہد سلطان محمود تغلق شاہ کے محمود لاجین امیر ہویٔ چونکہ سلطان محمد تغلق شاہ والی دہلی امیر محمود پر بہت احسان کرتا اور نظر شفقت کی رکہتا تہا اسلئے امیر محمود نے درجہ عالی پایا ایک لڑایٔ مین جو کفار ہندسی ہویٔ تہی امیر محمود شہید ہوئے بعد اونکی وفات کے امیر خسرو بجایٔ اپنی باپ کی امیر ہویٔ اونہو نے سلطان محمد تغلق کی مدح مین بہت قصیدی کہی مگر امیر خسرو کو جب یہہ یقین حاصل ہوا کہ دنیا معہ ما فیہا سب ہیچ اور سب بے فایدہ ہے اوسوقت یہہ ارادہ کیا کہ بادشاہ کی ملازمت سی استعفا دینا چاہیئے ہر چند کئ دفعہ درخواست استعفا کی گذرانی سلطان محمد تغلق نی منظور نہ کی آخر الامر لاچار ہوکر آپ ہی ملازمت مخلوق سی بیزار ہوکر خدمت فقرا مین مشغول ہوئے اور شیخ العارف السالک المحقق قدوۃ الواصلین

بیان حضرت امیر خسرو دہلوی کا

٥٨ نظام الحق والدین قدس سرہ سے بیعت کی رتبہ کشف اور درک حقایق اور معرفت مین وہ
رتبہ پایا کہ شیخ کو بہی اس اپنی مرید پر ناز پیدا ہوا اور بارہا شیخ نظام الدین اولیا نے اپنی زبان
سے یہہ فرمایا کہ مین بروز حشر کے امیدوار اسبات کا ہون کہ مجکو بسبب سوز سینہ اس ترک کے
بخشین اور خواجہ خسرو نے تمام اپنا مال و اسباب شیخ کے قدمون پر ڈالکر قربان کردیا یہہ دو
شعر خسرو نے تعظیم شیخ کے حق مین کہی ہین سے جدار خانقاہ او تقدیم + حطیم کعبہ را
مانند ز تعظیم + فلک گردید نقش آشیانہ + چو اندر سقفہا کنجشک خانہ + کتاب جواہر
الاسرار مین شیخ آذری علیہ الرحمۃ جو کہ معتقد شیخ سعدی کا بہت ہی لکھتا ہی کہ شیخ مصلح الدین
سعدی شیرازی قدس سرہ نہایت پیری اور بڑہاپی مین امیر خسرو کی دیکھنی کی واسطی ہندوستان
مین آئے چونکہ خواجہ امیر خسرو شیخ سعدی سی اعتقاد عظیم رکہتی تہی اس شعر مین اپنا اعتقاد بیان
کرتے ہین سے خسرو سرمست اندر ساغر معنی بریخت + شیرا ز خمخانہ سعدی کہ در شیراز بود
اور ایک جاے امیر خسرو یہہ فرماتے ہین سے مصرعہ — جلد سخنم دارد شیرازہ شیرازی
بہرحال ارادت اوسی نسبت شیخ کی ظاہر ہی — دیوان خواجہ خسرو کو فضلا جمع نہین کرسکی
کیونکہ انصاف کی بات یہہ ہے کہ دریا ظرف مین نہین سماتا — تاریخ خلاصۃ الاخبار کا مصنف
غیاث الدین ابن ہمام الدین ملقب بخواندامیر کہتا ہی کہ ہمارے بادشاہ نے بہی تمام بیس ہزار
شعر خواجہ امیر خسرو کی جمع کرے تہے بعد ایک مدت کے دو ہزار شعر خسرو کے ایک اور جا سے
ایسی پائی کہ اونمین سی ایک بہی اوسکے دیوان مین نہ تہا غرضیکہ امیر خسرو کے تمام اشعار
مدون نہین ہوئے خسرو ایک اپنی رسالہ مین تخمیناً لکھتا ہے کہ میری شعر پانچ لاکہہ شعر سی کم ہین
اور چار لاکہہ سی بیشک زیادہ ہین — امیر خسرو کی تصنیف سی ایک خمسہ اٹہارہ ہزار
شعر کا ہے — اور خمسہ شیخ نظامی مین اٹہائیس ۲۸ ہزار شعر ہین ایک امیرزادہ نے خمسہ
خواجہ خسرو کو خمسہ نظامی پر فضیلت دی ہی اور خاقان فغفور الغ بیگ مرزا یہہ بات نہین
مانتا اوسکو خمسہ نظامی کا بہت اعتقاد ہی — خسرو باوجود فضایل صوری و معنوی کی علم

بیان خواجہ حسن دہلوی کا

۵۹ علم موسیقی مین بڑی دست قدرت رکہتی تہی — اونکی تصنیف سی ایک راگ مالا ہی جسمین راگ
اور موسیقی بہرا ہوا ہے ایکسو ننانوین ۱۹۹ کتابین خسرو کی تصنیف سی ہین عمر بہی خسرو نی بڑی پائے
سال اوسکی عمر کے معلوم نہین مگر یہہ معلوم ہے کہ درمیان ۷۲۵ ہجری مین خسرو نے
وفات پائی اونکا مرقد روبرو شیخ نظام الدین اولیا کے واقع ہے

بیان خواجہ حسن دہلوی کا

واضح ہو کہ خواجہ حسن دہلوی بہی مریدون اور اصحاب شیخ الاولیا سی تہا یہہ رہنیوالے دہلی کے خواجہ زادہ ہین وہ شعر مین بہی تتبع خواجہ میر خسرو کا بہت کرتے ہین مگر شیرین کلام ہین شعر اونکا درویشانہ اور بہت مناسب حال فقرا اور باعث جذب دل کا ہوتا ہے کہتے ہین کہ خواجہ حسن ایک نانبائی کے دکان پر بیٹہی ہوئی تہی کہ شیخ نظام الدین اولیا معہ اپنی اصحاب کی بازار مین کو جاتے تہی خواجہ خسرو بہی ہمراہ شیخ کی تہی خسرو نی جب حسن مذکور کو دیکہا فوراً حرکات موزون اور قابلیت اوسمین مشاہدہ کرکی سوال کیا کہ روٹی کسطرح بیچتی ہو حسن نی جواب دیا کہ ایک پلڑے مین ترازو کی روٹی چڑہاتا ہون اور خریدار سی کہتا ہون کہ دوسرے پلڑے مین سونا چڑہا دی جب سونا بہاری ہو جاتا ہی خریدار کو کہتا ہون کہ اب چلدو امیر خسرو نی فرمایا کہ اگر خریدار مفلس ہو تو پہر کسطرح سودا بنی اوسنے جواب دیا کہ درد او رنیاز اوسی عوض قیمت کے لے لیتا ہون خسرو اس کلام سی حیران و متعجب ہو گئے اور شیخ نظام سی سب حال عرض کیا خواجہ حسن کو درد طلب کا دامنگیر ہوا خانقاہ شیخ مین آکر دنیا ترک کرکی دوکانداری چہوڑ بیٹہا سچ ہے ؎ اوراکہ براہیم کہ او قابل عشق است * رمزی نمایم و دلش رابربائیم * دیوان خواجہ حسن کی بہت لوگ معتقد ہین یہہ شعر خواجہ حسن کا ہے ؎ ساقیا می دہ کہ ابری خواست از خاور سفید * سر و سر سبز شد صدبرگ را جا در سفید * اکثر شعرا اور فضلا رنے اس غزل پر غزلین

بیان تاج الدین کی حکومت کا

۶۰ بہی ہین مگر کوئی اسکو لطافت مین نہین پہنچتی تاریخ وفات خواجہ حسن کی معلوم نہین ہوئے

بیان بعض حکام سیستان کا

واضح ہو کہ بعد انقضائے ایام دولت خلف بن احمد کے ملک نیم روز زیر حکم گماشتون بادشاہان غزنویون کے رہا اور جب اس خاندان کے سلطنت سلجوقیون مین آئی اس خاندان مین میان زمانہ سلطان سنجر طاہر بن محمد — اور ایک روایت مین اولاد طاہر بن خلف بن احمد کے زمانہ مین یا بموجب قول بعض کی درمیان سلک اخفا اور ملوک عجم کے انتظام رکہتا تہا غرضیکہ اوس ولایت مین سنجر بادشاہ ہوا بعد اوسکے بیٹا اوسکا ابو الفضل قایم مقام ہوا

بیان ابو الفضل کی حکومت کا

بعد اپنی باپ کے ابو الفضل حاکم ملک نیمروز کا ہوا جب ہاتہ قضا نے اوسکا بچھونا عیش کا بہی لپیٹ کی تہ کرر رکہا اوسوقت اوسکا بیٹا ملک شمس الدین محمد حاکم ہوا

بیان ملک شمس الدین محمد کی حکومت کا

بعد وفات اپنی باپ ابو الفضل کی شمس الدین محمد حاکم ہوا اوسنے عدل وانصاف چہوڑکر بسبب ظلم وتعدی کی چوپٹ نگری اندہیر راج کر دکہلایا اسواسطے سیستان کی سردار ون نے اوسکا سر تلوار سے اوڑا دیا اوسکے بہائی تاج الدین کو تخت پر بٹہلایا

بیان تاج الدین حرب کی حکومت کا

تاج الدین بعد مقتول ہونی اپنی بہائی شمس الدین محمد کی حاکم سیستان کا ہوا اسنی ساٹہہ برس ۶۰ حکومت کی درمیان سنہ ۶۱۲ ہجری کی عالم جاودانی کو چلدیا

بیان حکومت تاج الدین کا

61

بیان حکومت یمین الدین بن تاج الدین حرب کا

بجای اپنی باپ کی بعد فوت ہونی اوسکے کی حاکم ہوا — ابو نصر فراہی جسکی تصنیف سی ایک نصاب بنام نصاب الصبیان مشہور ہی اور اب ہماری زمانہ مین درمیان لکھنو کی چھپ کر مشہور معروف ہوگئی ہی اوسی بادشاہ کی مداحین مین سی تہا چونکہ بہرام شاہ مذکور سنے اپنی ایام حکومت مین چند مرتبہ قہستان پر لشکرکشی کرکی بہت ملحدون اور کافرون کو تیغ کین سی ہلاک کیا تہا اسواسطی اونہون نے بہی ایک دفعہ فتح پاکر اوسکو شہید کیا

بیان حکومت نصرت الدین ابن بھرام شاہ کی

بعد مقتول ہونی اپنی باپ کی تخت نشین سیستان کا ہوا اوسنے اپنی وقت مین کفار تتار سی بہت جہاد کئی چنانچہ اوسی جہاد مین عالم آخرت کو سدہارا

بیان حکومت رکن الدین بن بھرام شاہ کی

یہہ اپنی بہای کی زمانہ مین خروج کرکی چند روز سیستان پر مستولی ہوگیا مگر پہر مغلون نے اوسپر بہی آکر ہجوم کیا وہ بہی شہید ہوا

بیان حکومت شہاب الدین محمود بن حرب کی

بعد مراجعت لشکر چنگیز خان کی یہہ شخص سیستان مین بادشاہ ہوا ایک اوسکی اقربا مین سی شاہ عثمان تہا اوسنی بعد تاج الدین نیالتگین کی تیغ خلاف کو غلاف سی نکالکر اوسکو قتل کیا

بیان حکومت تاج الدین نیالتگین کے

بیان حکومت عزالدین عمر مرغینی کا

۶۲ یہہ شخص چچا زادون سلطان محمد خوارزم شاہ سی تہا مدت تک اطراف عالم مین ملازمت سلطان جلال الدین مین ترقی حاصل کرتا رہا بعد مقتول ہونے شہاب الدین محمود شاہ کی عنان کو بے اختیار کر کے ملک سیستان مین آپ حاکم ہوگیا اور درمیان ۶۲۴ سنہ ہجرے مین قلعہ اسفزار اور نولک کو بہی تحت حکم اپنی اوسنی کرلیا اور درمیان سنہ ۶۲۵ ہجری کی مغلون کے سپاہ نی دوسری دفعہ پہر سیستان پر جاکر تاج الدین کا قلعہ ارک پر محاصرہ کیا جب دو برس ایام محاصرہ کو کہنچ گئی اوسوقت ترکون نے اوسمین گہس کر تاج الدین مذکور کو پکڑکر ہلاک کیا کہتی ہین کہ بعد اس واقعہ کے بہی چند لوگون نے اولاد تاج الدین سی قصبہ نسراہ مین نوبت بنوبت بادشاہی کی ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

بیان مجمل احوال ملوک کرت کا

بعضی مورخ کہتی ہین کہ سلاطین کرت کا سلسلہ سلطان سنجر ابن ملکشاہ تک پہنچتا ہی چنانچہ موید اس قول کا ایک شعر ربیع ابن قاضی توشیح کا ہے جو کہ ملک فخرالدین کی مدح مین کہتا ہے

سہ قاعدہ دودہ سنجر توئی ✢ واسطہ ملک سکندر توئی ✢ اور سوا اوسکے اور فضلا و علمار نے بہی اوسکی شان مین نظم جو لکہی ہی اوسی بہی یہی ثابت ہوتا ہی کہ سلسلہ ملوک کرت کا سلطان سنجر پر منتہی ہوتا ہی ــــ روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ سلطان شمس الدین محمد بن ابے بکر کرت نواسہ ملک رکن الدین کا ہے اور وہ اولاد عمر مرغینی سی ہے اور دادا اوسکا چچا زادون سلطان غیاث الدین محمد بن سام سی تہا

بیان عزالدین عمر مرغینی کے سلطنت کا

واضح ہو کہ درمیان زمانہ سلطان غیاث الدین کے ابوالفتح محمد بن سام اختیار تمام رکہتا تہا جب اوسنی مہمات ملکی اور فوجی پر اقتدار پایا دارالسلطنت ہرات کو اپنی زیر کیا اور آپ

بیان حکومت شمس الدین محمد کا

اور آپ وہان رہنی لگا — قلعہ حیار اپنی چھوٹی بہای تاج الدین عثمان کو مرحمت کیا اور بعض ۶۴۳
بلاد غور ملک رکن الدین کو دیدئے تہی

بیان حکومت ملک رکن الدین کا

جن ایام مین کہ چنگیز خان نی ملکون پر ہجوم اور فتور مچایا ان ایام مین ملک رکن الدین نے
ولایت ایران مین چنگیز خان سے کے اطاعت منظور کر کی خدمت واجبی ادا کی جب یہہ خبر چنگیز خان
نے پائی ایک نامہ طلب اتقیا اور تابعداری کے باب مین اوسکو بہیج کر سابق دستور حکومت
غور کی اوسکو دیدی کہتی ہین کہ ملک رکن الدین جب بادشاہ مذکور کی لشکر مین جاتا ملک شمس الدین محمد
بن ابی کرت کو ہمراہ اپنی ضرور لیجایا کرتا چونکہ شمس الدین مذکور صاحب فضل اور اہل علم
اور ادیب تہا اسواسطی امرار چنگیز خانیہ کے نزدیک اوسنی بڑا رتبہ پایا تہا حاصل کلام کا
یہہ ہے کہ ملک رکن الدین نے درمیان ۶۴۳ھ ہجری کے اپنی جای پر ملک شمس الدین کو ولیعہد
کر کے فوت ہوا

بیان حکومت ملک شمس الدین محمد بن ابی بکر کرت کا

واضح ہو کہ بسبب خلل واقع ہونی کے درمیان خراسان کی سلطنت منگو خان کی زمانہ مین ملک
شمس الدین مذکور جانب ترکستان کی گیا وہان جا کر ایک معرکہ مین آثار شجاعت اور مردانگی
کے اوسسی ظہور مین آئی بادشاہ نی شجاع اور بہادر اوسکو دیکہہ کر جانا کہ دل چلا آدمی ہے
خوراً التفات اوسکی حال پر فرما کر اوسکو حاکم ہرات — اور غور — غرجستان —
اور اسفرار — اور فراہ — اور سیستان کا کردیا ان ملکونمین وہ حکومت اور بادشاہت
بہت اچھی طرح پر کرتا رہا بعد وفات ہلاکو خان کے وہ ایران مین آیا یہان آکر اباقا خان
کی خدمت مین جا کر اوسکی ملازمت مین رہا اباقا خان نی بہی اوسکے حال پر نظر عنایت فرما کر

بیان حکومت شمس الدین محمد کا

۶۴ سے طبل اور نقارہ اور علم کی جانب ہرات کی روانہ کیا۔ درمیان سنہ ۶۶۷ ہجری کی شاہزادہ
براق نے بارادہ رزم اور جنگ کی اباقا خان پر چڑہائی کی دریا جیحون سے اسپار آکر مملکت خراسان
تک پہنچ گیا تہا اوسکے مقابلہ کو شمس الدین بہی بطور اعانت اور کمک دینی کی پاس اباقا خان
کے گیا مورد الطاف اور عنایت اور عطا کا ہوا۔ مگر بعد چند روز کے جب اوسنی اطوار
براقیون کے بی طور دیکہی قلعہ خیار کیطرف شمس الدین مذکور چلا آیا اور اباقا خان نے جب براق کو
شکست دی اوسوقت ملک شمس الدین محمد کو موقوف کرکی ایک اور شخص حاکم ہرات کا اباقا خان
نے مقرر کیا اور آپ جانب آذربیجان کی مراجعت فرمائی اسی اثنا میں خواجہ شمس الدین محمد
میر منشی نی ایک نامہ ملک شمس الدین کو لکہا اور یہہ قطعہ اوسمین مندرج کیا۔ فروغ ملک
ملک شمس الدین محمد کرت * توئی کہ ہمچو ملک سر بسر ہمہ جانی * مشفقی کہ ز ہجرت رسید بردل من
نکتہ آن نرسد فہم انسی و جانی * بچشم من کہ دران ہر دو کون نیاید در * غبار مرکب تو ہست
کحل انسانی * ز رای روشنی باریک بین تری الحق * چنان سزد کہ چو این شرح نامہ برخوانی *
زباد پای برانگیز آتش عزمت * باب عزم غباری کہ ہست نفسانی * چہ رنجہا کہ رسد
بردل غمین وضعیف * اگر تو ہیچ مبین سو قدم نرنجانی * چہ فتنہا کہ ز روی زمانہ برخیزد
نعوذ باللہ اگر عزم رہ نگردانی * جب یہہ نامہ ملک شمس الدین کے پاس پہنچا اوسکے
جواب مین کلمات مناسب لکہہ کر اس رباعی کو اوس خط مین لکہہ کر بہجوا دیا وہ یہہ ہی۔
رباعی۔ با دشمن من چو دست بسیار نشست * با دوست نشاید دم دیگر بار نشست
پرہیز از ان عسل کہ با زہر آمیخت * بگریز از ان مگس کہ بر مار نشست * درمیان
سنہ ۶۷۴ ہجری کے اباقا خان نے پہر دوسری دفعہ ایک فرمان ملک شمس الدین کے پاس
اسمضمون کا بہیجا کہ سابق دستور ہرات پر تم حکومت کرتی رہو اور مجکو اپنا دوست تصور
کرو قسم ہی خدا کی اب مجکو تمہاری کوئی مضرت یا کسی طرح کی تکلیف منظور نہین تم شوق سی
حکومت ملک ہرات کی کرو چنانچہ سلطان شمس الدین مذکور قلعہ خیار سی باہر نکلکر دار السلطنت ہرات

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

ہرات مین گیا اور حکومت کرنے لگا بعد چند مدت کی بسبب استدعار امرا و ارکان دولت ٦۵
کے اباقا خان اذربیجان کی طرف گیا جب تبریز مین پہنچا ساقی اجل کے ہاتہہ سی شراب
موت کی پیکر فوت ہوا مولانا نجم الدین نسفی نی اوسکے تاریخ وفات کی لکہی ہی وہ یہہ ہے

بسال ششصد و نفهاد و شش از مه شعبان — قضا ز مصحف دوران چو نگریست بفال
بنام صفدر ایران محمد کرت — برآمد آیه و الشمس کورت فی الحال

بیان حکومت ملک رکن الدین بن ملک شمس الدین کا

بعد وفات پانی اپنی باپ کی ملک رکن الدین درمیان اردوی اباقا خان کے ایام زندگانی
بسر کرتا تہا درمیان سنه ٦٧٦ ہجری کے بسبب سعی ارکین کی اباقا خان نے اوسپر نظر
عاطفت فرماکر با نقاره و طبل و علم جانب دار السلطنت ہرات کی وہان کا حاکم بناکر بہیجا
اور حکم دیا کہ اسکو اسکی باپ کا لقب دینا چاہئی چنانچہ اسیواسطی شمس الدین کہین
اوسکا خطاب مقرر ہوا شمس الدین کہین نے جب انتظام مملکت اور بندوبست رعایا سے
فراغت پائی درمیان سنه ٦٨٠ ہجری کے جانب قندہار کی جاکر اوس ولایت کو مسخر
کیا بعد وفات اباقا خان کے ملک شمس الدین کہین بسبب چغل خوری اور بدطینتی بعض
ساعدون اور دشمنون کے ارغون خان سی ڈر کر قلعہ خیسار مین چلا گیا پہر باہر اوس
قلعہ کے نہ نکلا یہانتک کہ اوسی ہی مین فوت ہوا وہ درمیان سنه ٧٠۵ ہجری کی فوت
ہوا مولانا حکیم الدین غوری نی اوسکی تاریخ وفات مین یہہ شعر کہی ہین سے

روز پنجشنبه از صفر ده و دو + سال ہجرت رسیده ہفتصد و پنج + شمس دین
کرت خسرو آفاق + شد بفردوس ازین سرای سپنج +

بیان حکومت ملک فخر الدین بن شمس الدین کہین کا

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

۶۷ جن ایام مین کہ اوسکے والد نے قلعہ نشینی اختیار کی بسبب ترک ادب کی فخر الدین محبوس
اور مقید ہوا بعد سات برس کی درمیان سنہ ۶۹۳ ہجری کے بہاگ کر قلعہ بالا مین متحصن ہوا
آخر الامر ملک شمس الدین کہین نے بسبب التماس امیر نوروز غازی کی بیٹی کو اپنی طرف سی
مامور کیا اور امن دی ملک فخر الدین امیر نوروز کی خدمت جا کر رہا اوس شخص نے اوسکو اپنی
سایہ عاطفت اور عنایت مین تربیت کر کی نشان اور علم حکومت ہراۃ کا مع اوسکی مضافات
کے اوسکی واسطی حاصل کیا چنانچہ اوستے دار السلطنت ہرات مین آکر انتظام امور مملکت کا
کیا اور حکومت کرنی لگا اسطرح اوسکی ابتدا ہوئی اتفاقاً تسی درمیان سنہ ۶۹۹ ہجری کے
درمیان غازان خان اور نوروز غازی خان کی مخالفت ہوگئی امیر نوروز کا چونکہ ملک فخر الدین پر
بڑا اعتماد تہا اسلئے وہ قلعہ اختیار الدین مین بہاگ کر آ چہپا مگر اس سلطان بی مروت
نے اوسکی حقوق بالکل نہ پہچانی فوراً اوسکو قید کر کی تعلقشاہ لوبین کے حوالہ کر دیا
اوسکے پکڑ دینی کی سبب غازان خان نے نظر عنایت اور الطاف کے زیادہ ملک
فخر الدین کی حال پر کی اور وہ تکلیف جو اوسکو لشکر خان مذکور مین حاضر ہونی کی رہتی تہی
وہ بہی زایل کر دی یعنی اوسکو حکم دیا کہ تمہاری حاضر ہونی کی بہی اب کچھ حاجت نہین تکلیف
نہ کیا کرو اس سبب اور بہی زیادہ نخوت اور تکبر ملک فخر الدین کو ہوگیا اوس تکبر کا
ثمرہ یہہ ہوا کہ جب سلطان محمد خدابندہ تخت سلطنت خانیت پر جلوہ آرا ہوا فخر الدین
بسبب غرور کی اوسکی تہنیت اور مبارکبادی کے واسطی حاضر نہوا بلکہ کوئی قاصد بہی نہ بہیجا
اسواسطی الجایتو سلطان نے امیر سمی دانشمند بہادر کو لشکر فراوان دیکر بارادہ تسخیر دار السلطنت
ہرات کی مامور کر کی روانہ کیا دانشمند بہادر تی بعد قطع منازل اور مراحل سفر کی ہرات پر آ کر
شہر کا محاصرہ کیا بعد چند روز کی بسبب بیچ مین پڑنے شیخ الاسلام کے اس شرط پر صلح
ہوئی کہ ملک مذکور شہر ہرات دانشمند کے حوالہ کر کے ایک قلعہ امان کوہ مین جسکو شکیچہ
بہی کہتی ہین جا رہے چنانچہ ایسا ہی کیا کہ امیر دانشمند شہر کے اندر آیا اور ملک فخر الدین کے

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

کے لواحقون مین جو لوگ تہی اونسی کچھہ بدی کی اوسوقت ملک فخر الدین نی قلعہ اختیار الدین ۶۷
کا مسمی جلال الدین محمد سام کو جو کہ اوسکا اعتماد تمام تہا سپرد کیا اور دو سو پچاس سوار
نامدار اپنی ہمراہ لیکر قلعہ شکنجہ مین چلا گیا ـــ دوسری روز امیر دانشمند بہادر نی دار السلطنت
ہرات مین جاکر جلال الدین محمد سام کو یہہ پیغام بہیجا کہ بے دغدغہ اور بے عذر قلعہ کو
میرے گماشتون کے سپرد کر دی اور ملازمت مین آکر حاضر ہو محمد سام نے مقابل مین اوسکے
کلمات سخت لکہہ کر بہیج دئے امیر دانشمند نے چاہا کہ مین قلعہ کا جاکر محاصرہ کرون لیکن بسبب
استصواب بعض عقلا کی خواجہ قطب الدین کی ہمراہ دو شخص امیر معتبر کی ملک فخر الدین
کے پاس بہیجے اونہون نے جاکر یہہ صلاح دی کہ مناسب وقت یہہ معلوم ہوتا ہی کہ محمد سام
مذکور امیر دانشمند کو تہوڑے آدمیون کو ہمراہ قلعہ مین جانے دے اور بلکہ شرط ضیافت
اور مہمانداری کی بجا لاوے تا کہ وہ اپنی بیٹے مسمی لاغری کو خدمت مین شاہ الجایتو کے
بہیج کر صورت اخلاص اور اطاعت کی نظر مبارک بادشاہ مذکور سی گذارے ـــ
ملک فخر الدین نے اول انکار کیا مگر آخر کار ایک رقعہ جلال الدین محمد سام کے نام
اس مضمون کا لکہا کہ امیر دانشمند بہادر قلعہ کی سیر دیکہنی کو آیا چاہتا ہی اوسکی خدمت
خوب طرح پر کرنا جب یہہ رقعہ محمد بن سام کے پاس پہنچا وہ دیکہہ کر خوش ہوا اور کہا
کہ اب بسر و چشم وہ تشریف لائین اور دانشمند نے یہان یہہ تجویز کی کہ جسطرح بنی
محمد سام کو پکڑ لاون اس خیال محال کو دمین جگہہ دیکر ایک فوج خادمون اور غلامون کے
ہمراہ لیکر قلعہ مین گیا مگر یہہ جانتا تہا کہ قضا سر پر کہڑی ہوئی ہنس رہی ہے کیونکہ
محمد سام نے ایک جماعت سپاہ کی زینہ قلعہ مین کہڑی کر دی تہی اور یہہ کہہ دیا تہا کہ جب
دانشمند اوپر چڑہنی کا ارادہ کرے اوسکی اچھی طرح پر گت کر دینا القصہ اوس روز
امیر دانشمند مع اپنی فرزند مسمی لاغری کی اور بہت نوکر اوسکے قلعہ اختیار الدین مین طعمہ تیغ
بے دریغ ہوئے اونکی تاریخ مین ایک فاضل کہتا ہی ـــ بسال ہفتصد و شش در صفر

بیان حکومت ملک فخرالدین کا

٦٨ شہر ہرات * بحکم لم یزل کردگار بی مانند * ز دست برد قضا از کف محمد سام *
چشید جام شہادت امیر دانشمند * جب یہہ خبر مقتول ہونی امیر دانشمند کی ملک فخرالدین کو
پہنچی ظاہر برا مانا مگر باطن مین خوشدل اور مسرور ہوا بلکہ ایک نوازشنامہ بہی خفیہ محمد سام
کو لکہا اور شہر اور قلعہ کے محافظت کے باب مین وصیت کی جب سلطان محمد خدابندہ نے
جرات محمد سام کی اطلاع اور ماری جانے دانشمند کے خبر سنی فرمان وحکم دیا کہ اسمی بوجای
فرزند دانشمند بہادر کا خراسان کی جانب جاوی جب بوجای مذکور دار السلطنت ہرات
کے نزدیک پہنچا ایک قاصد پاس ملک فخرالدین کی بہیجکر یہہ پیغام دیا کہ اگر میرے باپ
کے قتل ہونی مین تو بہی شریک تہا تو مجکو اطلاع کر دالا نہ باشندگان ہرات کو لکہہ کر یہہ
بہیجدے کہ میری باپ کی قاتلون کو میرے سپرد کر دین ملک مذکور نی در جواب اسکی
یہہ لکہا کہ تمہارے باپ کو محمد سام نے قتل کروایا اور مجکو خدا کی قسم ہی مین اس امر مین
ہرگز شریک نہ تہا بدون حکم واجازت میری کے اوسنے قتل کیا ہی اور اوسکو کوئی پکڑکر
تمہارے حوالہ بہی نہین کر سکتا کیونکہ دو ہزار بہادر اوسکے پاس ہر وقت جان دینی کے
واسطی مستعد رہتی ہین یہہ خبر بوجای ابن دانشمند نی سنکر ارادہ لڑائی اور جنگ کا دلمین ٹہانکر
غرہ شعبان سنہ ٧٠٦ ہجری مین نواحی ہرات پر ڈیرا کر کی شہر کا محاصرہ کیا اسی اثنا مین
ملک فخرالدین درمیان قلعہ اسکلجہ کے فوت ہوگیا اور بعد محاربہ شدید کی جب شہر کی آدمی
بسبب محاصرہ کی تنگ آگئے اور قحط پڑگیا اور بوجای بہی بسبب بہت قیام اور مدت
گذر جانی کے تنگ آگیا تہا اسواسطی جانبین مین صلح ہوگئی محمد سام نی شہر ہرات بوجای
کے سپرد کر کی جمعیت دو سو جوانون سے قلعہ اختیار الدین مین قیام کیا دوسرے روز
مع دس آدمیون کی ملازمت بوجای مین حاضر ہو کر التفات اور نوازش سی مختص ہوا
تیرہ روز تک جانبین سے کے آدمی آتے جاتی رہی بعد اس عرصہ کی امیر یسا دل جو کہ امیر الامرا
خراسان کا تہا پانچہزار سوار لشکر سواد ہرات مین آیا اور ایک ایلچی محمد سام کے پاس

بیان حکومت ملک غیاث الدین کا

پاس بھیجکر یہہ پیغام بہیجا کہ بی خوف اور بی وسواس تم میری پاس چلی آؤ بوجای کو ہم تم دونو ملکر یہان سی نکالدین تا کہ تم پہر اپنی ملک مین حکومت باستقلال کرو محمد سام نی فوت نے دلاوران غور کو ہمراہ لیکر اوسکی خدمت مین حاضر ہونی مین بہت جلدی کی اور یہ سمجہا کہ یہہ فریب ہی چنانچہ اوسنی ملک مذکور کو پکڑکر بوجای کے سپرد کیا اور کہا کہ سلطان اولجایتو شاہ کا حکم یہہ ہی کہ اپنی باپ کی قاتون کو مار کر ہرات سی آگے جاؤ بوجای نے بموجب حکم بادشاہ کی تعمیل کرکی امیر یساول کو دار السلطنت ہرات مین چہوڑکر اون مقیدین کو قتل کرکی آگے کی راہ لی ملک فخر الدین سنہ ۷۰۶ ہجری مین مقتول ہوا اور حکومت اوس شہر کی اوسکا بہائی غیاث الدین کرنے لگا

بیان حکومت غیاث الدین بن ملک شمس الدین کہین کا

واضح ہو کہ درمیان سنہ ۷۰۷ ہجری کی ملک غیاث الدین بہائی ملک فخر الدین کا بسبب منظور نظر ہونی اولجایتو سلطان کے حاکم ہرات — اور اسفزار — اور فراہ — اور غور اور گرجستان کا ہوا اوسنے دار السلطنت ہرات مین آکر رعیت کی حال کو بہت نظر انصاف اور عدالت سی دیکہا لیکن امرار ہرات کو اوسکا حاکم ہونا چونکہ بہت گران گذرا تہا اسواسطی اون لوگون نے بادشاہ کی خدمت مین عرضیان اس مضمون کی بہیجین کہ غیاث الدین آپسی باغی اور طاغی ہوگیا ہی چنانچہ اولجایتو سلطان نے ملک غیاث الدین کو طلب کرکی کئی برس اپنی لشکر سی رخصت نہ دی آخرکار درمیان سنہ ۷۱۵ ہجری کی رخصت لیکر ہرات مین آیا اور شریعت محمدی کی پہیلانے اور تعمیر مکانات خیر مثل مسجد اور سرای وغیرہ کی کوشش کے اور درمیان سنہ ۷۲۰ ہجری کے قلعہ زرہ باخرز کو فتح کیا اونہین ایام قلعہ ... کو بہی اپنی تحت تصرف مین لایا اور درمیان سنہ ۷۲۱ ہجری کے دو سو مرد بہادر اپنے ہمراہ لیکر واسطی حج کعبۃ اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کی گیا اور درمیان سنہ ۷۲۲ ہجری کے امیر چوبان

بیان حکومت ملک حافظ کا

 سلطان ابوسعید بہادر خان سی روگردان ہوکر ملک غیاث الدین کے پاس بہاگ آیا تہا اوسکی پیچہی ہی ایک فرمان بادشاہ کا درباب پکڑنے امیر چوبان کی ہرات مین آیا ملک مذکور نے قواعد عہد وپیمان سے طاق نسیان پر رکہہ کر چوبان کو قتل کیا اور بموجب اوسکے وصیت کی ایک اونگلی اوسکے جو زیادہ تہی کیونکہ وہ چہہ اونگلی ایک ہاتہہ مین رکہتا تہا اوسمین کی ایک اونگلی کاٹ کی سلطان ابوسعید بہادر خان کے پاس بہیجدی اور درمیان سنہ ۷۲۸ ہجری کے ملک غیاث الدین سلطان ابوسعید بہادر خان کی خدمت مین حاضر ہوا بسبب استیلا پانے مسماۃ بغداد بنت امیر چوبان کی جو اون ایام مین بہت محبوبہ مرغوبہ اور حاجتی بیوی بادشاہ کے تہی کچہہ التفات بادشاہ کے اپنی حال پر نہ پاسے کیونکہ وہ اپنی باپ کی ماری جانی سی اوسسی بہت ناراض تہے حسب دار السلطنت ہرات مین پہر کر آیا سنہ ۷۲۹ ہجری مین فوت ہوا ملک غیاث الدین نے اپنی ایام دولت مین ایک جامع مسجد جو ہرات مین خراب اور ویران پڑی تہی پہر نئی سرسی اوسکی تعمیر کی تہی اسلئے اوسیجا سے تبرک مین سلطان غیاث الدین نے محمد بن سام کے پہلو کی پاس اپنی قبر کی جای پاے

بیان حکومت شمس الدین بن ملک غیاث الدین کا

ملک شمس الدین بجاے اپنی والد کی حاکم ہرات کا ہوا چونکہ وہ اکثر اوقات شراب خواری اور محبوبان بازاری سی رغبت رکہتا تہا اسلئے اوسنی اپنی عمر و زندگانی سی برخورداری نہ پائی اوسکے جلوس کی تاریخ خلد ملکہ تہی مگر افسوس کہ ملک اوسکا بعد دو ماہ جلوس سے کے حاکم رہا دو مہینی سلطنت کرکے سنہ ۷۲۹ مین فوت ہوا

بیان حکومت ملک حافظ بن ملک غیاث الدین کا

بعد فوت ہونی شمس الدین کی اوسکا بہائی ملک حافظ بن ملک غیاث الدین قایم مقام ہوا

بیان حکومت معز الدین حسین کا

مقام ہوا مگر اوسکے زمانہ مین غوریون نے اوسکی سلطنت پر جو نکہ استیلا پایا تہا اسلئے موافق ۷۱
اپنی رای کی وہ لوگ حکومت کرتے تہے اوسکو درمیان ۷۳۲ھ ہجری کی قتل کیا

بیان حکومت معز الدین حسین بن ملک غیاث الدین کا

بعد ماری جانی اپنی بہائی کی باتفاق امراء غور کی سریر جہانبانی پر بیٹہا اور حسن تدبیر سی
سب چہوٹی اور بڑون کو مطیع و منقاد اپنا کر لیا اور رعایا کی حال پر نظر انصاف و عدل
اوسنے توجہ کرکی ظلم یکسر موقوف کر دیا بعد وفات پانی سلطان ابوسعید خدا بندہ کے
اوسکی دولت اور اقبال نے ترقی پائی چنانچہ خطبہ بہی اوسکے نام کا پڑہا گیا اور سکہ
اوسکی لقب کا جاری ہوا اوایل ۷۴۲ھ مین امیر وجیہ الدین مسعود سربداری باتفاق
شیخ حسن جوزی کی قصد دار السلطنت ہرات کا کرکے آیا تہا ملک حسین مذکور بہی اوسکی
مقابلہ کے واسطی نکلا جانبین کا مقابلہ ہرات سی دو فرسخ پر ہوا پہلے شکست غوریون
کو ہوئی اسی اثنا مین ایک سربداری نی امیر وجیہ الدین مسعود کی اشارہ کی موجب شیخ
حسن کو قتل کیا سپاہ ملک حسین نی دوسری دفعہ حملہ سخت کیا وجیہ الدین مسعود اوسکی
حملہ کی طاقت نہ پاکر بہاگ نکلا اوسکے بہاگنی ہی کوکب عظمت اور شوکت ملک حسین
کا ذروہ عز و شرف پر چمکا ایک فاضل اوس واقعہ کے بیان مین کہتا ہے ؎

گر حشر و کرت بر دلیران نزدے ۔۔ وز تیغ بیلے گردن شیران نزدے
از بیم سنان سربداران تا حشر ۔۔ یک ترک دگر خیمہ بایران نزدے

بعد اس فتح کی معز الدین نی چند بار لشکر کشی کی اوس ولایت مین کرکی بہت لوٹ
اور تاراج اور غارت کی امرا ارلات اور یزدنی اس سبب سی تنگ ہوکر ملک حسین
کا تہوڑا سا حال ظلم اور زیادتی کا امیر قزغن کے روبرو پیش کیا یہہ شخص اون ایام مین
امیر الامرا الوس چغتائی خان کا تہا ۔ درمیان ۷۵۲ھ ہجری کے امیر قزغن

بیان حکومت ملک معزالدین حسین کا

۲، بتیس ہزار مرد صف شکن اپنے ہمراہ لیکر متوجہ دارالسلطنت ہرات کا ہوا — اصحاب ملک
حسین نے بعد مشورت ارباب جنگ کی ایک گانو بوی مرغ سی النگ کوہستان تک
ایک دیوار کہنچوائے اور اوس مقام پر چار ہزار سوار اور پندرہ ہزار پیادے لیکر مستعد
حرب ہوکر مقیم ہوا امیر قزغن درہ باشتان کی راہ سے جنگل مین آکر گاذرگاہ مین پڑا جانبین
کا مقابلہ اوسی میدان مین ہوا لڑائی ایسی بہاری ہوئی کہ بسبب غبار معرکہ جنگ کی آسمان
نہ دکہلائی دیتا تہا اور زمین بسبب بہنی خون مقتولون کی برنگ لعل بدخشان ہوگئی انجام کار
یہہ ہوا کہ غوریون نی شکست کہائی درمیان اوس دیوار کی آ چہپی اور دوسری دفعہ ایسی مستعد
ہوکر مقابلہ پر آئی کہ ترکون کو شہر مین گہسنی ندیا — بدین گونہ جل روز پیکار بود * زمین پر
ز خون و ہوا تار بود * بعد ازان جانبین سے قاصد ایک دوسری طرف آئی گئی طرفین
کے صلح اس طور پر ٹہیرے کہ امیر قزغن ماوراءالنہر کو مراجعت کر جاوے دوسری سال
ملک مذکور امیر قزغن کے ملازمت مین حاضر ہوویگا اس پر عہد و پیمان جانبین سی جب
ہوگئی اوسوقت ملک حسین نی تبرکات لایقہ امیر قزغن کے پاس بہیجی اور امیر مذکور نے
ماوراءالنہر کو مراجعت کی بعد اس واقعہ کی شان و شوکت ملک مذکور کی کم ہوگئی غوریون نے
اس ملک پر استیلا پاکر یہہ ارادہ کیا کہ ملک حسین کو پکڑ کر اوسکے بہائی باقر کو تخت پر بٹہلاوین
جب راز ملک پر کہل گیا فرصت پاکر پہاڑ پر بہاگ گیا اور بموجب وعدہ کی امیر قزغن
کے پاس درمیان ۷۵۳ھ سات سو ترپن ہجری کے جانب ماوراءالنہر کے گیا بعد پہنچنی
کے مشمول نظر شفقت و مرحمت امیر مذکور کا ہوا — ہرچند کہ بعض امرا نے جو کینہ ملک
حسین کا دلمین رکہتی تہے امیر قزغن کو ملک حسین مذکور کے پکڑنے اور قتل کرنی پر برانگیختہ کیا
لیکن اوسنی نہ مانا اوسوقت اون امرا نے یہہ تجویز کی کہ بوقت فرصت ملک حسین کو ہم
لوگ قتل کرین امیر قزغن نے یہہ حال اون امرا کا اور ارادہ بد نیتی سب ملک حسین سی کہکر
اطلاع کردی اور کہا کہ جسطرح بنی تم ہرات کی جانب چلے جاؤ اوسی شب کو ملک حسین

بیان حکومت ملک غیاث الدین پیر علی کا

ملک حسین اسپ تازی پر سوار ہوکر ہرات مین آداخل ہوا اور بی دغدغہ قلعہ مین جاکر حکومت [illegible] کرنے لگا اور حاجی بیگ اپنی بہائی باقر کو پکڑکر ایک قلعہ مین حبس کیا القصہ دوسری دفعہ پہر ملک حسین نے بندوبست اور انتظام جیسا چاہیے قرار واقعی اپنا کرلیا — اور درمیان سنہ ۷۵۹ ہجری مین امیر سلیمش بیگ بن عبداللہ — اور امیر محمد خواجہ ایزدی دونو متفق ہوکر بقصد جنگ ملک حسین پر چڑہائی کرآئی ملک مذکور بہی سپاہ جمع کرکی دشمنونکی استقبال کی واسطی باہر آیا دره باخرزان کی جنگل مین دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا جب میمنہ اور میسرہ لشکر مخالفین کا آراستہ ہوچکا اوسوقت امیر سلیمش بیگ اور امیر خواجہ معرکہ جنگ مین تلوارین ہاتہہ مین لیکر باین خیال آئی کہ جبتک ملک حسین کو قتل نکرلین میدان ایسی نہ پہرین جب درمیان قلب سپاہ بادشاہ ہرات کی آپہنچی اوسوقت بحسب تقدیر آسمانی دو تیر اون دونو امیرون کی ایسی آکرلگی کہ گہوڑے کی زین پر سی زمین مین گرپڑے اور کوئی لشکر جانبین کا ہلاک نہوا — نہ خاکی بخون کس آغشتہ شد ✤ نہ یک مور درزیر پا گشتہ شد ✤ ایک شاعر اوس واقعہ کی تاریخ مین کہتا ہی — ز ہجرت ہفصد و پنجاہ و نہ بود ✤ ربیع الاول از ماہ خجستہ ✤ کہ شد روز دوشنبہ نیم ماہ سلیمش با محمد خواجہ کشتہ ✤ اور ملک حسین معزالدین درمیان سنہ ہجری سات سو اکہتر ہجری کے مرض صعب مین گرفتار ہوکر فوت ہوا ملک غیاث الدین پیر علی جو اوسکا بڑا پیارا بیٹا تہا ولیعہد اوسکا تہا وہ اوسکی جای قایم مقام ہوا ملک حسین منبری ماہ ذیقعدہ سنہ ہجری مین فوت ہوا جامع مسجد ہرات کی گنبد مین اپنی باپ کی پہلو مین مدفون ہوا — توگفتی کہ از شاہ والا نژاد ✤ خود از ما درو دہر ہرگز نہ زاد ✤

بیان حکومت ملک غیاث الدین ببر علی کا

وہ بعد فوت ہونی اپنی باپ ملک حسین کی حاکم ہرات کا ہوا اوسنی اپنی ایام حکومت مین

بیان اولاد یافث بن نوح ع کا اور نکلنا چنگیز خان کا

۷۸۷ تین دفعہ لشکرکشی نیشاپور پر جوکہ تحت حکومت خواجہ علی موید سربداری کی تہی کی اور ہردفعہ بے نیل مقصد مراجعت کر آیا تہا چوتہی دفعہ وہ شہر فتح کیا اور حکومت وہان کی امیر اسکندر شیخی کو سپرد کر کی دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی اور درمیان ۷۷۸ھ ستہ سات سو اٹہتر ہجری سے ایک ایلچی صاحب قران گیتی ستان امیر تیمور گورکان کا ہرات مین آیا اوسنی اپنی بادشاہ کیطرف سے بخنان محبت انگیز اور کلمات مودت آمیز ملک غیاث الدین کو سنائے غیاث الدین مذکور نے بہی اخلاص اور انقیاد جتلایا اور ایک لڑکی مخدرات سراپردہ سلطنت سی اپنے بیٹی کے نسبت چاہی امیر تیمور نی اوسکی التماس قبول کی چنانچہ مسماۃ سونج قتلق آغا بیٹی شیرین بیگ آغا کی نسبت بادشاہزادی سی کردی اور پیر محمد نے سمرقند کو جاکر بعد چند روز کی بسبب اسکے کہ منظور نظر حضرت امیر تیمور کا تہا رخصت پائے مراجعت کر کی جب آیا اوسوقت حضرت صاحب قران نے سونج قتلق آغا کو بتجمل تمام اور حشمت تمام کے ہمراہ ایک جماعت امرار عظام کے پیچہی بادشاہزادی کی روانہ کے ملک غیاث الدین پیر علی نی بسبب اوسکی زیادہ ترقی پائی بعد چند روز کے اون امرار اور سرداروں کو جنکو امیر تیمور نے اوس لڑکی کی ساتہہ بہیجی تہی خوشدل اور مسرور کر کے روانہ کئے — انشاء اللہ تعالی اب سب حال ملک غیاث الدین پیر علی کا اور اوسکے اولاد کا درمیان ذکر صاحب قران امیر تیمور کے بیان کرونگا فقط

فصل

اس فصل مین ذکر اولاد یافث بن نوح ع کا اور نکلنا چنگیز خان کا اور سلطنت کرنی اوسکی اولاد کی اطراف و اقطار مین بیان کیجاتی ہی

مخبران تاریخ اور دانندگان حال سلاطین و خواقین یون بیان کرتے ہین کہ جب کشتی

بیان اولاد یافث بن نوح عم کا اور نکلنا چنگیز خان کا

۸۵ کشتی حضرت نوح عم کی پہاڑ جودی پر آکر ٹہری اور زمین پہر کر آباد ہوئی اوسوقت حضرت
نوح عم نی اپنی بڑے فرزند لائق کو جسکو یافث کہتی ہین اور بموجب روایت صحیح کے وہ بہی
پیغمبر مرسل تہا ملک ترکستان کا سپرد کیا اور اسم اعظم اوسکو تبلادیا بلکہ اسم اعظم ایک
پتہر پر کہود کر یافث کو دیدیا یافث مذکور اوس پتہر کی برکت سی جب چاہتا مینہہ برسوا
لیتا چنانچہ پتہر آجکے زمانہ تک ترکون مین موجود ہی جو باعث مینہہ کے برسنی کا حالت قحط
مین ہوتا ہی اوس پتہر کو ترک لوگ سنگ یدہ جدہ تاش کہتے ہین یہہ نام اوس پتہر کا
مشہور ہی المختصر یافث مذکور مثل صحرا نشینون کی ولایت مشرقیہ مین جاکر رہا اور اچہی
خصایل ورسوم استعمال مین لاتا رہا یہانتک کہ اوسکی اجل آئی بقضاے الہی فوت ہوا
اوسکے گیارہ فرزند تہی اونکے نام یہہ ہین — ترک[۱] — خذر[۲] — سقلاب[۳] — روس[۴]
— منشیخ[۵] — چین[۶] — کمارئی[۷] اسکو کیمال ہی کہتی ہین — بارخ[۸] — خلج[۹] — غز[۱۰] —
سدسان[۱۱] — بعد وفات یافث کی اوسکا بیٹا ترک بن یافث قایم مقام اور جانشین
اپنی باپ کا ہوا ترکون نے اوسکا خطاب یافث اعلان رکہا تہا یہی شخص دیار شرقیہ کا
اول بادشاہ ہوا ہی جسطرح کہ کیومرث اول بادشاہ فارس کا دنیا مین ہوا اسی طرح یہہ
یہہ دیار مشرق کا اول ہی اول بادشاہ شمار کیا گیا اسی شخص نے رسمین خاندان خانی
کے اور آئین جہانبانی کی ایجاد کئے اور دوسو چالیس برس وہ زندہ رہا اوسکے پانچ بیٹے
تہے جنکے یہہ نام ہین — الخنہ[۱] — توتک[۲] — چگل[۳] — برسخار[۴] ایلاق[۵] — بعد وفات
یافث اعلان کے اوسکے بیٹے الخنہ نے سلطنت کی جب الخنہ ہی فوت ہوا اوسکا جانشین
اوسکا بیٹا دیب باقوی خان ہوا بعد اوسکے وفات کی اوسکا بیٹا کیوک خان تخت سلطنت پر
بیٹہا اسنی اپنی آخر عمر مین النجہ خان کو اپنا ولیعہد کر دیا تہا بعد اوسکی وفات کی النجہ خان
تخت نشین ہوا جب النجہ خان تخت نشین ہوا اوسنے رسمین عدل اور انصاف کی زندہ
کین اوسکی ایام سلطنت مین ترکون کو جب بہت عیش وعشرت نصیب ہوا تو وہ لوگ

بیان حکومت قرا خان کا

مغرور ہوگئی اور انہون نے کفر اور ضلالت کی راہ اختیار کرلی کہتی ہین کہ النجہ خان کے دو بیٹے
اوسکی بیگم سے ایکدفعہ ہی پیدا ہوئی تھے اون لڑکون مین سے ایک کا نام تاتار رکہا
دوسری کا مغول — بعد وفات النجہ خان کی وہ دونون لڑکے اپنی اپنی ولایت مین حکومت
کرنی لگی طبقہ تاتار سے آٹھہ نفر تھی جنکی یہہ نام ہین — تاتار خان — بوقا خان — النجہ خان
— آتسیز خان — اردو خان — ایدو خان — سونج خان — ایل خان —
اور مغول کی اولاد سے نو نفر گذری جنکا حال مفصل لکھتا ہون اول مغول خان یہہ شخص
جب تخت پر بیٹھا اوسنی مراسم عدل اور انصاف کی قایم کین اور چار بیٹے اوسکی ہوئی
جنکی یہہ نام ہین — قرا خان — اوز خان — کر خان — اور خان

بیان حکومت حال قرا خان کا

بعد وفات مغول خان کی اوسکا بیٹا قرا خان تخت سلطنت پر بیٹھا اوسنی اپنی رہنی کے جاے
مقام قراقرم مین جسکو ازناق بھی کہتی ہین اور وہ درمیان دو پہاڑون کے واقع ہی اختیار کی
خدا کی عنایت سے ایک فرزند دلبند قرا خان کے جانہ کیسی صورت نہایت حسین اور نیک سیرت
پیدا ہوا حسن اوسکا ایسا تہا سے بحسن زرخش ہر کہ کردی نگہہ بہ شدی خوار در چشم او
مہ و مہر + کہتی ہین کہ یہہ لڑکا جب پیدا ہوا اوسنی تین رات اور تین دن تک اپنی والدہ کا
دودہ نہ پیا اور ہر شب کو اوسکی والدہ خواب مین یہہ دیکہا کرتی کہ یہہ لڑکا مجسی یہہ کہتا ہی
کہ اے مادر مہربان اگر تو خدا پر ایمان نہ لاوے گی تو مین تیرا دودہ ہرگز نہ پیون گا مگر وہ عورت
بسبب خوف اپنی خاوند قرا خان کی ایمان نہ لا سکتے تہی جب محبت مادری نے جوش زنی
کی اور دیکہا کہ بدون اس ترکیب کی چارہ نہین چھپی چھپی راہ خدا پر مشغول ہوئی اور خاوند سی
خفیہ ایمان لائی اوسوقت اس لڑکی نے اوسکی چہاتیان دونہہ مین لین — اون ایام
مین ایک رسم مغلون مین یہہ تہی کہ جبتک ایک برسکا لڑکا نہ ہولیتا نام اوسکا نرکہتی جب ایک

بیان حکومت قراخان کا

ایک برس اس لڑکی کی ولادت پر گذر چکا اوسوقت اوسکی باپ قراخان نی ایک ۷۷
مجلس عام آراستہ کر کی سب اشرافون اور اعیان سلطنت کو بسبیل مشورہ جمع کر کے یہہ پوچہا
کہ اس لڑکی کا کیا نام رکہون کیونکہ اب ایک برس کا ہو چکا ہی — لڑکے نی فی الحال بزبان
فصیح مقال یہہ کہا کہ میرا نام اغوز ہی حاضرین مجلس یہہ گفتگو اوس ایک برس کی بچے
کی سُنکر بہت متعجب ہوئی اسواسطی سبنی وہی نام جو اوس لڑکے نی آپ تبلایا تہا رکہا
اغوز خان اوسکو کہنی لگی جب وہ لڑکا حد بلوغت کو پہنچا اور بالغ ہو گیا اوسوقت قراخان
نے اپنی بہائی کرخان کے بیٹی سی اوسکا نکاح کر دیا چونکہ وہ لڑکی مثل اپنی ماں باپ کی
کافر تہی نور ایمان سی اوسکا دل روشن نہ تہا اسواسطی اغوز خان نے کبہی اوسکی طرف
آنکہہ بہی اوٹہا کر نہ دیکہا — قراخان نے جب یہہ دیکہا اوسنی ایک اور لڑکی اپنی اور خان
کی بیٹی سی جو اوسکا دوسرا بہائی تہا اپنی بیٹی سی منسوب کر دی چونکہ یہہ لڑکی بہی کافر
تہی اسلئے اوسی بہی متوجہ ہو کر کبہی نہ بولا اس امر سی اوسکا باپ بہی نہایت حیران تہا
اسی اثنا مین ایک روز اغوز خان شکار کہیل کر مراجعت کرتی ہوئی آتا تہا راہ مین اپنی
چچا اور خان کی گہر گیا اور اسکے بیٹی کو دیکہہ کر اوس لڑکی سی یہہ کہا کہ اگر تو ایمان وحدانیت
خدا سبحانہ وتعالی پر لاوے تو مین تجہسی اپنا نکاح کرلون اور جان سی زیادہ تجہکو دوست
رکہون اوس لڑکی نی کہا کہ مجہکو تمہاری اطاعت اور فرمان برداری سب طرح سی منظور ہے
بعد اجازت اپنی والد کی اغوز خان نے اوسکو حرم سرای مین بلوالیا اور نکاح ہو گیا
اون دونون مین بڑی محبت اور الفت ہو گئی اس محبت کو اور بیگمون نے دیکہہ کر رشک
کہا کر اوس لڑکی سی پوچہا کہ تجہسی زیادہ محبت کرنیکا کیا باعث ہی اوسنے بیان کیا
کہ مین وحدانیت خدا پر ایمان لائے ہون اسواسطی میرا خاوند مجہکو زیادہ پیار کرتا ہی
تم کافر ہو تمہکو اسواسطی مونہہ نہین لگاتا اسواسطی بسبب حسد کی اون بیگمون نے بادشاہ کو
اس امر کی اطلاع دی اور کہا کہ اغوز خان سی اور خدا پر سوا تمہاری بتون کی ایمان

بیان حکومت کور خان کا

۷۸ لایا ہی قرا خان یہہ بات سنتی ہی بیٹی کی قتل کرنی کی واسطی لشکر لیکر اوسکی شکارگاہ پر جا چڑہا وہ شکار کہیلتا پہر رہا تہا اوسکی بیوی مومنہ نی جو خدا پر ایمان لائی تہی اور بہت اوسکی پیارے تہی ایک آدمی کی زبانی بہت جلد اغور خان کو خبر کرہیجی کہ تمہاری والد نے تمہاری مار ڈالنی کا قصد کرکی تمہارے اوپر چڑہائی کی ہی اغور خان بہی معہ اپنی مردمان شکاریون کی باپ سی بہڑہ گیا دونون کا مقابلہ سخت ہوا ســـ دو لشکر خیابان در ہم آمیختند + کہ از آہن آتش فرد ریختند + اس لڑائی مین قرا خان مارا گیا تمام اعیان دولت اور امراء سلطنت نی متفق ہوکر اغور خان کو تخت پر بٹہلایا

بیان حکومت اغور خان کا

جب اغور خان تخت سلطنت پر متمکن ہوا اوسنے تہتر برس کی عرصہ مین تمام ولایت ترکستان سرحد بخارا تک مسخر اور مفتوح کیا ایک روایت مین یہہ ہی کہ دریاء جیحون سی عبور کرکے بعض مملکت ایران کی بہی اوسنے اپنی حکومت مین ملالی تہی اوسکے چہہ بیٹے تہی جنکے یہ نام مین ــ کور خان ــ ای خان ــ ملدز خان ــ کرک خان ــ ماق خان ــ تنکر خان ایکر وزان لڑکون نی شکارگاہ مین ایک کمان زرین اور تین تیر پڑی ہوئی پاکر اپنی باپ کے پاس اٹہا کر لائے اغور خان نے کمان سب سی بڑی بیٹی کو دیدے اور تینون تیر سب سی چہوٹی بیٹی کو دے اسواسطی جو اولاد اس بڑے فرزند سی پیدا ہوے اوسکا نام بوزوق رکہا گیا ــ اور چہوٹے لڑکے سی جو اولاد پیدا ہوئے اوسکو اوجوق کہنی لگی مغلون مین بوزوقی خانہ آن برا ہے کیونکہ کمان کو اونہون نے تشبیہ بادشاہت سی دی ہے جو اونکی حد کو ملی تہی ــ اور تیر کو مشابہت ایلچی سی دی گئے حاصل کلام جب اغور خان مرگیا بڑا بیٹا اوسکا کور خان بجائے اپنی باپ کی تخت نشین ہوا

بیان حکومت کور خان کا

بیان حکومت منگلی خان کا

کور خان بعد وفات اپنی والد اغور خان کے تخت حکومت پر بیٹھا اسنے ستتر برس تک ۷۹
حکومت کی

بیان حکومت ای خان کا

ای خان بعد وفات اپنی بہائی کور خان کے تخت سلطنت پر بیٹھا اور ابہی وہ فوت نہوا تہا
کہ اوسکا بیٹا یدز خان اوسکا جانشین ہوگیا

بیان حکومت یدز خان کا

یدز خان اپنی باپ کی قایم مقام اوسکی عین حالت حیات مین ہوا جب وہ مرگیا اوسوقت
اوسکا بیٹا منگلی خان بادشاہ ہوا

بیان حکومت منگلی خان کا

منگلی خان بعد وفات اپنی باپ یدز خان کی تخت پر بیٹھا اور وقت وفات تنگز خان کو
اپنا ولی عہد کر گذرا تہا منگلی خان نے ایکسو دو برس بادشاہت کی اور عالت ضعیفی مین
وہ منصب اپنی بیٹی ایلخان کے سپرد کیا — ایلخان کی زمانہ مین تور بن فریدون نے
جسی سلطنت دیار ما وراء النہر کی متعلق تہی باتفاق سونج خان کے جو کہ پہلا بادشاہ ملوک
تاتار کا تہا قصد ایلخان کی استیصال کا دمین مصمم کرکی چڑہ آیا خدا تعالی کی شان سے تور نے
غلبہ پاکر اکثر مغلون کو قتل کیا ملکہ سوا ی قیان ابن ایلخان کے اور اوسکی ماموں کی بیٹی نکوز خان
کے اور دو لڑکیان جو اونکی بہنین تہین کسیکو قوم مغل سے زندہ نہ چہوڑا ایسے چار شخص بہی اسلئے
پر بچی تہے کہ اونہون نے مردون مین اپنی تئین چہپا کر تمام روز میدان جنگ مین مثل مردون کے
بیحس و حرکت ڈالے رکہا رات کو گہوڑون پر سوار ہوکر تمام شب بہاگی صبح کے وقت
ایک ایسی پہاڑ کے نیچی پہنچی جہان بڑا سلسلہ پہاڑون کا ملا ہوا تہا اور آنے جانیکا راہ ا

بیان حکومت الانقوہ عورت کا

۸۰ پہر ایک کو معلوم نہ تہا ان چارون نفرون نے بشفقت تمام ایک ٹیلہ پر چڑہ کر آرام کیا وہان ایک مرغزار بہت سبز اور مقام خوش پاکر اقامت اختیار کی غرضیکہ اوسیجای پہاڑ پر رہنا اور بسنا شروع کیا یہانتک کہ اون دونون سی بچی پیدا ہوئے اور بہت قبیلی تہوڑی عرصہ مین اونکی اولاد کی پہیل گئی جو اولاد قیان ابن ایلخان سی پیدا ہوئی اوس قبیلہ کا نام قیات رکہا گیا اور جو نکوز خان سی پیدا ہوئی اونکو درلیکن کہنی لگی — اور اوس پہاڑ کا نام جہان یہہ بستی تہی ارگنہ قون رکہا گیا المختصر جبکہ قوم درلیکن کی بہت پہیل گئی اور گنجایش اونکی رہنی کی اوس پہاڑ مین نرہی اوسوقت وہ لوگ اوس پہاڑ سی اوترکر مغلون کے شہرون مین سگے اون لوگون سی جو ناحق اونکے ملک پر متصرف ہوگئی تہی لڑائی کرکے اپنا ملک پہر کر فتح کیا اور بادشاہ مغلون کا یولدوز بن منگلی خواجہ بن تیمور تاشی جو کہ نسل قیان سی تہا مقرر ہوا اس یولدوز خان کے ایک بیٹا تہا اوسکا نام جونیہ ہے اوس جونیہ سی ایک لڑکی حور خصلت پری تمثال پیدا ہوئی اوسکا نام الانقواہ رکہا گیا ع نہ دختر اختری از برج شاہی + گرامی گوہری از درج شاہی

بیان حکومت الانقوہ عورت کا

یہہ عفیفہ خاتون الانقواہ ابتدا حال مین اپنی چچا کی بیٹی کی نکاح مین تہی اور اوسکے خاوند کا نام دویون بیان تہا یہہ شخص اون ایام مین حاکم مغلون کا تہا اوسکی پشت سی اور اس عورت کی بیٹ سی دو بیٹی پیدا ہوئے ایک نام بلکدی — دوسری کا بکجدی تہا — جب دویون بیان مرگیا الانقوہ بجای اپنی خاوند کی سردار ہوئی اور اپنی بچون کی پرورش مین مصروف رہنی لگی اسی اثنا مین ایک روز وہ عورت پہلوی استراحت پر پڑی ہوئی سوتی تہی کہ دفعتہً خانہ تاریک اوسکا اسطرح پر روشن ہوگیا جسطرح اچہی روشنی کی چمک ہوتی ہے وہ یہہ حال دیکہہ کر متحیر ہوئی کہ ناگاہ وہ روشنی اوسکی حلق مین اوتر گئی اوس روشنی کے اوترتی ہی حمل نمودار ہوا اس مقام پر خلاصۃ الاخبار مین یہہ شعر لکہتا ہی ع حکایات مریم اگر بشنوی + بالانقواہ بجدان

بیان حکومت بوقا خان کا

پہنچایا ن بکروی ۔ جب لوگون کو اس ملکہ کی حمل کی خبر ہوئی صاف ثابت ہوا کہ اوسنی زنا ۸۱
کروایا ہی سبنی طعن اور تشنیع اور سخنان سخت ملکہ سی کہی اور کہا کہ ہمکو یقین کامل ہوا کہ آپ نے
زنا کروایا ہی ملکہ نے اپنی بریت اور عفت کی باب مین بہت فہمایش کی جب کسیکو یقین اوسکے
پاک ہونیکا نہوا اوسوقت ملکہ نے کہا کہ اجکی شب تم میرے مکان مین رہو بچشم خود ملاحظہ
کرو اگر مین سچی ہون تو تمکو وہ نور معلوم ہوگا اور خدا مجکو سچی کریگا سبکو یہہ بات پسند آئی
چنانچہ اشراف اور اعیان اوس سرزمین کے رات کو ملکہ کی پاس رہی اونہونی بچشم خود
دیکھا کہ ایک لپٹ نور کی آسمان سی اوترکر ملکہ کی خیمہ مین جاتی ہی اور پہر ایک شعلہ وہان
سی نکلکر آسمان کو چلا جاتا ہی سبنی آمنا صدقنا کی تمام بدگویون کی زبانین بند ہوئی
اوسوقت سبکو یقین ہوا کہ ملکہ روح قدس سی حاملہ پائی گئی ۔ کہتی ہین کہ ملکہ الانقواہ کی
پیٹ سی بسبب برکت اوس نور کی تین بچی پیدا ہوئے ۔ ایک لڑکے کا نام بوقون
قبقی رکہا گیا قوم قبقین اسی بچہ سی پیدا ہوئی ہی ۔ دوسری بچی کا نام بوسین
سالجی رکہا گیا قوم سالجیون کی اوسکی طرف منسوب ہی ۔ تیسری بچی کا نام بوزنجر قاآن
رکہا گیا تمام خان ترکستان کی اس بوزنجر کی نسل سی ہین اونکو مغل بہی کہتی ہین

بیان حکومت بوزنجر قاآن کا

جب بوزنجر قاآن حد بلوغ کو پہنچا باتفاق جمیع اعیان اور اشراف ولایت کی تخت سلطنت پر
اوسنی جلوس کیا اوسیکی وقت مین ابومسلم مروزی تہا ۔ مدت مدید تک وہ داد اور
عدل کرتا رہا جب اوسنی وفات پائی بعد اوسکے دو لڑکے اوسکی نسل سی رہے تہی
ایک کا نام بوقا خان تہا اسکے آٹہوین پشت مین چنگیز خان اور قراچار نویان ہے
۔ دوسرا لڑکا بوقیا خان تہا اوسی ایک بیٹیا پیدا ہوا تہا جسکا نام ما چین تہا

بیان حکومت بوقا خان کا

بیان حکومت قایدو خان کا

۸۲ بعد وفات اپنی والد کی برقا خان تخت سلطنت پر بیٹھا اوسنی وقت وفات اپنی بیٹے
دوتومنن کو ولی عہد اپنا کردیا تہا

بیان حکومت دوتومنن خان کا

جب بجای اپنی باپ کی تخت شاہی پر بیٹھا داد عدل اوسنی خوب کیا اوسکی ایک بیوی
بہت بڑی عقلمند ذی شعور تہی اوسکو منولون کہتی تہے اس عورت کی پیٹ سی نو بچی پیدا
ہوئے بعد وفات دوتومنن کی وہ عورت اپنی بچون کی پرورش اور سیاست ملک مین
مصروف ہوی اسی اثنا مین قوم جلایر نزدیک تورت منولون کے جاکر مقیم ہوئے اور
اپنی قوت زمین کندہ کرکی پیدا کرنی لگی اس قوم کی اقامت سی منولون مانع آئے قوم جلایر کو
یہہ بات ناگوار گذری ایکروز وقت فرصت کا پاکر اونہون نی منولون کو قتل کیا اور آٹہہ
لڑکے بہی اوسکی مارڈالے ایک بچہ نوان یعنی قایدو خان جو اوسوقت وہان موجود نہ تہا
وہ ایک لڑکی کے خواہش کی واسطی اپنی چچا سمی باچین کی پاس گیا تہا وہ بچ رہا اور باقی
لڑکے آٹہون بہای مع اوسکے والدہ منولون کے دارفانی کو کوچ کرگئے جب باچین سنے
یہہ حرکت بد سنی ایک ایلچی قوم جلایر کے پاس اوسنے بہیج کر خون کی خواستگاری کی بزرگ
لوگ جو اوس قوم مین تہی اونہون نے عذر کیا اور کہا کہ یہہ قصہ بدون ہماری رای کی وقوع مین
آیا ہے اب معاف کیجئی اور ستر آدمی جو منولون کی قتل مین شریک تہی قتل کئے گئے

بیان حکومت قایدو خان کا

قایدو خان سبب سی باچین کے سردار ایل اولوس کا ہوا اوسکی تین بیٹے پیدا ہوئے
باسنغر اور جرقہ لنکوم ۔ اور جارجین ۔ قوم سیجوت نسل جارجین سی پیدا ہوئے
اور قبیلہ تاجیوت جرقہ لنکوم کی اولاد سی ہی ۔ جرقہ لنگوم کے ایک بیٹا تہا اوسکو

بیان حکومت نومنہ خان کا

اوسکو سمرقند کہتی تہی سمرقند کی ایک بٹیا تہا اوسکو ہمیقا کہتی تہی یہہ ہمیقا ایام جوانی مین ۸۳
اہل ختا کے پنجہ مین پہنس گیا اوسکو التان خانی نے ایک دیوار مین چنوا دیا

بیان حکومت باسنغر خان کا

باسنغر خان بعد وفات اپنی والد کے مدت تک سلطنت کرتا رہا آخر عمر مین اپنے بیٹے نومنہ کو ولیعہد اپنا بناکر عالم بقا کو راہی ہوا

بیان حکومت نومنہ خان کا

نومنہ خان جب سریر سلطنت پر بیٹہا اوسوقت تہوڑا سا ملک ترکستان کا بہی اوسنے فتح کرکے مملکت موروثہ اپنی مین ملالیا اوسکے دو جوروان تہین ایک کی پیٹ سی سات لڑکے پیدا ہوئے اور ایک سی دو لڑکے جوڑوان ایک ہی دفعہ پیدا ہوئے یہہ دو لڑکی جو توام پیدا ہوئی تہی انمین سی ایک کا نام قبل تہا دوسری کا نام قاجولی ۔ ایک شب کو قاجولی نے خواب مین دیکہا کہ تین ستارہ ایک پیچہی دوسری کی دامن قبل سی نکلکر آسمان پر بلند ہوئے پہر غروب ہو گئے ۔ چوتہی بار ایک ستارہ نہایت چمکتا ہوا اوسکے دامن کی نیچی سی نکلا اوسنے اسطرح کی روشنی دنیا پر کی کہ تمام اطراف و اقطار مین اوسکے چمک پہیل گئی پہر اوس ستارہ مین سی کئی ستارہ اور نکلی ہر ایک اونمین سی ایک ایک ولایت پر روشن تہا بعد غروب ہونے اوس ستارہ کی اطراف جہان کی اوسیطرح پر روشن تہے یہہ خواب دیکہکر چونک پڑا ایک لحظہ اوسکے تعبیر مین رہا پہر آنکہہ جہپک گئی اوسوقت ایک اور خواب یہہ دیکہا کہ اوسکی گریبان سی سات ستارے چمکدار طالع ہوئی ایک پیچہی دوسری کی غروب ہا گئی آٹہوین دفعہ ایک بہت تابندہ ستارہ نکلا اوسنے تمام اطراف جہان پر اپنی روشنی ڈالی پہر اوسمین

بیان حکومت قبل خان کا

۸۴ سی گئے ستارہ پہوٹ کر پہیلی ہر ایک ستارہ ایک ایک ملک پر روشن تہا بعد غروب ہونے اوس بڑے ستارہ کی اون چہوٹی ستاروں کی اوسیطرح پر روشنی باقی ہی جیسی اوسین روشن تہے یہہ خواب دیکہہ کر قاجولی بیدار ہوا اور باپ کی خدمت مین آکر حاضر ہوا سب حال خواب کا بیان کیا تومنہ خان نے فرمایا کہ بیٹا دوسری بہای کو بہی اپنی بلالاؤ جب قبل خان حاضر ہوا اوسوقت تعبیر خواب کی بیان کی اور کہا کہ اس خواب کی تعبیر یہہ ہے کہ قبل خان کی پشت سے تین پہی بادشاہون کی ہیں اور اوسکی اولاد سے ایک شخص ایسا بادشاہ ہوگا کہ تمام ملک اور اکثر ملک دنیا کی اوسکے تابع ہونگی اور بہت ملک وہ فتح کرکی اپنے بیٹون کو تقسیم کریگا بعد اوسکے مرنی کی سلطنت اوسکی بیٹے کرتی رہینگی مدت تک اوسکی اولاد سلطنت کریگی — دوسری خواب کی تعبیر یہہ ہی کہ قاجولی کی نسل سی سات نفر سلطنت کرینگے اور ایک شخص آٹہوین اوسکی پشت کا اکثر بلاد دنیا کی فتح کریگا اور بہت ملک اپنی قبضہ مین لاویگا — اور اوسکے اولاد ہر ایک ملک مین ایک ایک بچہ سلطنت حکومت کریگا جب تومنہ خان تعبیر خواب کی کہہ چکا اوسوقت دونو بہای یعنی قبل خان — اور قاجولی خان نے باہر آکر آپسمین عہد کیا اور قول و قرار اس بات کی ہوئے کہ تومنہ خان کی بعد قبل خان بادشاہ ہوکر تخت نشین ہو اور قاجولی سپہ سالار لشکر کا رہی اور یہی عہد و پیمان نسلاً بعد نسل باقی رہی اس واسطی ایک اقرار نامہ دونو بہائیون نے لکہہ کر ایکدوسری کو دیدیا

بیان حکومت قبل خان کا

قبل خان بسبب اوسی عہد اور اقرار نامہ کے بعد تومنہ خان کی وفات باپ کی تخت خانی پر جلوہ فرما ہوا اور اوسکو ترکان النجیک کہتی ہین اسکے چہہ بیٹے تہی تین کے نام یہہ ہین — اوکین برقاق — تولیہ خان — برتان بہادر — اور تین بچون کے نام معلوم نہین ہوئی — کہتی ہین کہ اوکین برقاق صاحب جمال اور خوبصورت تہا ایک روز تن تنہا جنگل مین گہومتا

بیان حکومت بسوکا بہادر کا

گہومتا پہرتا تہا ایک جماعت تاتاریون نے اوسکو پکڑ کر التان خان کی پاس لیجا کر اوسکی ۸۵
حوالہ کیا التان خان نی بسبب عداوت دیرینہ کی ایک دیوار مین کہڑا کرکی چنوا دیا

بیان حکومت قوبلہ خان کا

بعد وفات اپنی باپ کی قوبلہ خان مالک تخت وتاج کا ہوا اوسنے لشکر جمع کرکی التان خان پر اپنی بہائی کے خون کا قصاص لینی کے واسطی چڑہائی کی انجام اسکا یہہ ہوا کہ التان خان شکست کہا کر بہاگا اور اوسنی اوسکے ملک کو خوب لوٹا تمام ملک اوسکا غارت وتاراج کرکی مراجعت کر آیا

بیان حکومت برتان بہادر کا

بعد وفات قوبلہ خان کی اوسکا بہائی برتان بہادر تخت نشین ہوا یہہ شخص مردانگی اور قوت اور شجاعت مین بے مثل تہا بعد وفات اپنی چچا قاجولی کے سرداری لشکر کی اوسنے اپنی بیٹی ایردمجی کو سپرد کی اور خطاب اوسکا ایردمجی برلاس رکہا سب برلاسی قوم اوسکی نسل سی پیدا ہوئے بہائی برتان بہادر کی اولاد بہت ہی مگر بسوکا بہادر اون سب مین شجاع اور دلاور تہا بعد وفات اپنی باپ کی وہ حاکم اور بادشاہ ہوا

بیان حکومت بسوکا بہادر کا

بسوکا بہادر جب تخت خانیت پر جلوہ افروز ہوا ایردمجی برلاس فوت ہوگیا تہا اوسکے انتیس ۲۹ بیٹی تہی سب سی زیادہ دراز اور عقلمند سوغوجیجن تہا اسواسطی بسوکا بہادر نے اوسکو بجای اوسکے باپ کی متعین کیا اور بمقتضای صواب دید کی سوغوجیجن نے لشکرکشی قوم تاتاریہ پر کرکے مال اور ملک اوس قوم کا لوٹ کر تاراج اور غارت کیا پہر وہان سی دیلون بلدق کو گیا بیسوین تاریخ ماہ ذیقعدہ سنہ ۵۴۹ پانسو انچاس ہجری مین مطابق تنکوزیل کے

بیان حکومت چنگیز خان کا

بہ مه سه در ان بو مرت فرخنده خاتون نژاد * بچنگیز خان شاه والا نژاد * مر ان طفل را بہشت اندرون * بقدر یکی کعب افسرده خون * که برکشتن دشمنان بر دلیل شد اندر کفش غیر نیز دان ذلیل * سوغو جیجن نے بیسوکا بہادر کی خدمت مین عرض کی کہ یہہ لڑکا وہ پیدا ہوا ہی جو اکثر ملکون عالم کو فتح کریگا اور بسبب اسکے کہ اوس زمانہ مین دولت تاتار بموچین کی آخر ہو چکی تہی اسواسطی اوس لڑکی کا نام تموچین رکہا گیا جب تیرہ برس کا ہوا اوسوقت ماہ سکوزیل مین درمیان ۵۶۲ سنہ ہجری کے بیسوکا بہادر فوت ہوا اور اوسی زمانہ مین سوغو جیجن عالم بقا کو سدہارا چونکہ اوسکا بیٹا قراچار نویان خورد سال تہا اسواسطی لشکری لوگ اور تمام خدمتگار بیسوکا بہادر کی تموچین سی پہر گئی اور قوم تائجوت سی سب مل گئی

بیان حکومت چنگیز خان کا جسکو تموچین بن بیسوکا بہادر کہتی ہین

واضح ہو کہ چنگیز خان نے بعد وفات اپنی باپ کی واسطی قصد دشمنون اور ملازمت امرار اور ملازمون کی محنت اور مشقت بہت اوٹہائی اور کئی دفعہ اپنی جان پر کہیل گیا اور مہلکات مین واقع ہوا مگر بسبب تقدیر ایزدی کی اوسکی جان کو صدمہ نہ پہنچا آخرالامر باتفاق قراچار نویان بن سوغو جیجن کے بناہ اونگ خان حاکم قوم کریت سی جا ہی یہہ شخص اون ایام مین بڑا حاکم حکام ترکستان کا تہا آٹہہ برس تک اوسکی خدمت مین بسر کے اس عرصہ مین بڑے بڑے کار اور جوہر اوسی ظاہر ہوئین اور بہت دشمن اونگ خان کے اوسی تلوار کی دہار مین کو نکالی اسواسطی اونگ خان نے تموچین کو اپنا منظور نظر عاطفت کا کیا اور فیصلات اور مہمات ملکی اور مالی دونون مین اوسکو اپنا شریک کر لیا انجام کار یہہ ہوا کہ بسبب جہل خوری اپنی بیٹی سنگون دل کے قصد اوسکے پکڑنے کا کیا اور حکم دیا کہ تموچین کو پکڑ کر قتل کر ڈالو یہہ خبر ایک امیرنی رات کو اپنی حورسی بیان کی اوسکا

بیان حکومت چنگیز خان کا

اوسجای دو لڑکی صغیر سن موجود تہی ایک کا نام — باتا — دوسرا قیشلیق لعہ انہونے ۸۷
یہہ ذکر اوس عورت سے سنکر فوراً تیموچین کو جا کہا تیموچین نی بیدیلیی مشورت کے
قراچار نویان سے راتون رات خالی خیمہ ایک جائی پر کہڑے کرکی معہ اپنی توابع
اور لواحق کی ایک پہاڑ کے نیچی جا پڑا دوسرے روز اونگ خان لشکر گران لیکر
چنگیز خان کے لشکر پہ پہنچا حکم دیا کہ تیر باران کرو جب یہہ جانا کہ اون خیمون مین کوئی
بہی نہین شرمندہ ہو کر تیموچین کا تعاقب کیا جب فریقین کا مقابلہ ہوا بڑے بہاری
لڑائی ہوئی شام کی وقت دونو گروہ اپنی اپنی مقام پر فروکش ہوئے رات کو تیموچین
معرکہ سے بہاگ کر چشمہ بالجونہ پر پہنچا اوسجای کے بسبب استصواب قراچار نویان کے
اون لوگون کے نام جو اوسکے ہمراہ تہی دفتر مین لکہی اور ہر ایک کا ایک ایک عہدہ اور منصب
موافق لیاقت کی مقرر کیا اور اون دونون لڑکون کو جنہون نے اونگ خان سے
چڑہائی کی خبر تیموچین کو دی تہی عہدہ ترخانی کا دیا ہے چنین داد فرمان کہ تا نہ نژاد
ہر آنکس کہ از نسل ایشان نژاد * گنہ شان ببخشند ابنائے ما * کزین پس نشینند بر جائے ما
نام ترخانی رہین دونون لڑکون کی اولاد سے مین غرضیکہ تیموچین نے چشمہ بالجونہ سے
سفر کرکی سرحد ختا پر پہنچکر ایک ندی کی کنارہ ڈیرا کرکے سپاہ جمع کی چار ہزار
چہہ سو نفر اوسکے ساتہہ جان دینی پر مہیا ہوگئی اوس سپاہ کو ہمراہ لیکر منزل نادر پر پہنچا
اور اوس مقام سے اونگ خان کی استیصال کا قصد کرکے کوچ کیا ہے چنان تاختن
کرد بر لشکرش * کہ ویران شد آباد بوم و برش * اونگ خان معہ اپنی بیٹے
سنگون کے معرکہ جنگ سے جان بچاکر کاشغر کی جانب بہاگ گیا نگروہ اوسجای مارا
گیا — اور تیموچین بعد فتح پانے کے بہت مغلون کا لشکر لیکر اپنی ملک اصلی پر آیا
ماہ ترکونزیل مین درمیان سنہ ۵۹۹ پانسو ننانوین کے موضع نمان گہرہ مین مسند خانی اور
تخت جہانبانی پر بیٹہا اور درمیان سنہ ۶ چہہ سو ہجری ماہ جمادالاخر کے پندرہوین تاریخ کو

بیان حکومت چنگیز خان کا

۸۸ درمیان تاابانک خان کی کہ حکومت قوم نایمان سے اوسی متعلق تہی اور تیموچین کی لڑائی بسخت
ہوئی تاابانک خان معہ اکثر لشکریون کے اس معرکہ مین مقتول ہوا اور بیٹا اوسکا کوشلک بہاگ کر
اپنے چچا بویروق کے پاس گیا بعد اس فتح نامدار کی تیموجین نے اکثر قوم مغل کو بزور شمشیر
اپنا تابع اور منقاد کیا اور ماہ رجب ۶۰۲ سنہ چہ سو دو ہجری مین تیموچین نے حکم دیا کہ تمام امرا
اکابر اور روسا مغل جمع ہون ایسی جمعیت اور جشن کو ترکی زبان مین قرلتای کہتے ہین جیسا کہ
ایک شاعر اس مقام پر یہہ کہتا ہی ؎ قرلتائی فرمود شاہ جہان ٭ بدرگاہ حاضر کہان
مہان ٭ اور فرمایا کہ توق سفید نُہ پایہ کہڑا کرو بعد منصوب کرنے توق مذکور کی تیموچین
بکرّ و فر نہایت شان و شوکت سے مسند جہانبانی پر بیٹہا حضار مجلس نے زبان دعا اور ثنا
کے کہولی اوس محفل مین ایک عابد و زاہد قوم مغل کا حاضر تہا اوسکو بت تنگری کہتے تہے
اوسنے آگے بڑہ کر تیموچین سے کہا کہ حق سبحانہ و تعالے شانہ نے مجکو فرمایا کہ روے زمین
مینے تیموچین کو دی اسواسطے اب مین تیرا لقب چنگیز خان رکہتا ہون اور یہہ شعر کہی سے ؎ نہادیم
نام تو چنگیز خان ٭ ازین پس تو خود را تموچین مخوان ٭ ہمہ کس ترا اینچنین خوانند ٭ بدان
نام تو آفرین خوانند ٭ از انرو کہ معنی چنگیز خان ٭ بود شاہ شاہان بتوزی زبان ٭
القصہ چنگیز خان نے بعد فراغت قرلتای یعنی جشن کے چڑہائی بویروق پر کی اوسکو
شکارگاہ مین اکیلا پاکر قتل کیا کوشلک ابن اونگ خان نے جب یہہ خبر پائی کہ چنگیز خان
نے چچا کو قتل کیا اوسوقت وہ اپنی جان بچانے کیواسطے ایک حاکم تکریت کی پاس
جسکو توقتابیگی کہتے تہے بہاگ کر گیا چنگیز خان نے بہی اوسی موسم جاڑے مین اوسپر
لشکرکشی کرکے توقتابیگی کا بہی کام تمام کیا — کوشلک وہانسے بہی بہاگ کر
حاکم قراختای کے پاس چلا گیا اوس حاکم کا نام کورخان تہا ؎ ورا کورخان
خواند فرزند خویش ٭ بیفزود جا بخشش پیوند خویش ٭ جب چنگیز خان نے تمام
ولایت مغلستان مسخر اور تابع کرلے اور انتظام ان ممالک سے فراغت پا چکا اوسوقت

بیان متوجہ ہونا چنگیز خان کا جانب ایران کی

اوسوقت اوسنی قراختائی پر لشکرکشی کی اور برس کی عرصہ مین وہ تمام مملکت بہی اپنی زیرحکومت ۸۹
کرکے اثنار اس حال مین یہہ واقع گذرا کہ کوشلک خان نی کورخان سی مخالفت ظاہر کرکے
اوس سی دو دفعہ لڑا اول لڑائی مین بہاگ گیا دوسری دفعہ غالب آکر سلطنت قراختائیون
پر مستولی ہوگیا کوشلک چونکہ کافر تہا اسلئے اہل اسلام سی وہ بہت رنجیدہ خاطر تہا
اور مسلمانون پر طرح طرح کی عذاب روا رکہتا تہا مثنوی سے اساس مسلمانی ازوی خراب
شدہ بت پرستان ہمہ کامیاب * ز جورش جہانی بجان آمدند * زن و مرد ازو
در فغان آمدند * چنگیز خان نے یہہ حال سنکر ایک لشکر جرار اوسکے استیصال کی
واسطی بہیجا وہ تاب مقابلہ کی نہ لاکر بہاگ گیا چندمدت جنگل جنگل پہرا کیا آخرالامر لشکریون
کے ہاتہہ آیا فوراً مقتول ہوا

بیان متوجہ ہونی چنگیز خان کا جانب ممالک ایران سے

واضح ہو کہ درمیان سنہ ۶۱۵ ہجری کی چنگیز خان نے بادستور اوسی سو لشکر فراوان سے
جانب ایران کی کوچ کر نواحی اترار پر پہنچ گیا اوکدائی اور چغتائی کو واسطی محاصرہ
اوس شہر کے مامور کیا اور جوجی کو جانب جند کے روانہ فرمایا اور اولاق نویان کو جانب
بناکیہ اور خجند کے بہیجا اور آپ بنفس نفیس خود ہمراہ تولی خان کی متوجہ جانب بخارا
کے ہوا درمیان سنہ ۶۱۷ چہ سو سترہ ہجری کی مطابق ماہ ییلان ییل مین باہر اوس شہر کے
جاکر خیمہ ڈالا اول ہی روز ایک جماعت امراء سلطان محمد خوارزمشاہ کی جو اوس شہر مین
رہتی تہی بارادہ شبخون لشکر چنگیز خان پر آئے مغلون نے اونکو تہ تیغ کر کی مہم حسب
دلخواہ تمام کی دوسری روز تمام علماء بخارا کی چنگیز خان کی خدمت مین جاکر حاضر
ہوئے اور سب نی انقیاد اور فرمانبرداری ظاہر کی چنگیز خان درمیان شہر کی آیا
سپاہیون نے شہر خوب لوٹا جو کچہہ جسکے ہاتہہ آیا وہ لیگیا ارباب تمول اور مالدارون

بیان جوچی خان کا

۹۰ نے اپنی جان بچانے کے عوض ہزارہا روپیہ دیا سے بانبار مال بخروار زر ÷ بداد
واز جان خریدند سر ÷ اسی اثنا مین جب چنگیز خان نے سنا کہ لشکری آدمی
خوارزم شاہ کے اس شہر مین آچہپی ہین فوراً حکم دیا کہ تمام شہر کے رہنی والی قتل
کئے جاوین سے بیک روز شد سوختہ خشک وتر ÷ نہ بیجان بجا ماند نے جانور ÷
بعد ازان قلعہ بخارا کا فتح کرکے ڈہاکر زمین کے برابر کردیا اور قلعہ کے رہنیوالون کو قتل
کرکے دوسری جہان کو بہیجدیا

بیان اوکدائی اور چغتائی دونو شہزادون کا

اوکدائی اور چغتائی کو جو واسطی محاصرہ اترار کے حکم دیا تہا بعد پانچ مہینے کی اونہون نے
یہہ شہر فتح کیا غایر خان جو کہ حاکم آنجا کا اور باعث اس فتنہ اور غوغا کا تہا قلعہ شہر
مین متحصن ہوا اون دونو شہزادون نے پہلی وہان کی باشندون کو قتل کیا پہر قلعہ کا محاصرہ
کیا تہوڑے عرصہ مین وہ قلعہ بہی فتح کیا غایر خان کو پکڑ کر قید کیا قلعہ کی رہنیوالون کو
تلوار کے دہار کا مزا چکہایا اون ایام مین چنگیز خان درمیان سمرقند کے تہا اوسکی خدمت مین
جاکر حاضر ہوئی اور بموجب حکم اپنی باپ چنگیز خان مذکور کے غایر خان کو بہی شربت
موت کا پلایا

اب حال جوچی خان کا سنو

جوچی خان جب جند کی پاس پہنچا امیر قتلق جو وہان کا حاکم تہا وہ بہاگ گیا پہلی ہی
روز وہ شہر فتح ہوا مغلون نے شہر مین گہس کر وہان کی باشندون کو طرف جنگل کے
نکالدیا اور سب مال اور دولت لوگون کی لوٹ کر شہر کو غارت کرکی اور ڈہاکر زمین کے
برابر کردیا اب شہر جند مین کوئے گہر رہنا کا نا ہیت نرہا بعد اس فتح کی جوچی خان سمرقند کو
روانہ ہوا

بیان مسخر ہونی سمرقند کا

حال اولاق نویان کا یہہ ہی

کہ اولاق نویان نی جب باہر تباکتہ کی ڈیرا کیا حاکم وہان کا ایلنکو ملک اور قتلیان قلعہ مین متحصن ہوا — نظم — بہ پیکار شش روز برخاستند + بروز چہارم امان خواستند
زشہر قباکت برون آمدند + ہمہ غرق در موج خون آمدند + بعد اوس لڑائی کے اولاق نویان شہر خجند کی جانب گیا وہان کا والی تیمور ملک کا وہ اوس قلعہ مین جو درمیان آب خجند کی بنا ہوا تہا جا چہپا مدت تک لڑائی ہوتی رہی جب بہت تنگ آگیا اپنی خواص اور متعلقون کی ایک کشتی مین سوار ہوکر جسکا سر اوپر سی پوشیدہ تہا اور باہر اوسکے سرکہ اور مٹی لیتہڑی ہوئی تہی بیٹہہ کر مثل ہوا کے پانی پر روانہ ہوا مغلون نی بہی خبر پاکر کناری کناری دریا کے لڑتی ہوئی چلے جاتی تہے اور تیمور ملک تیرباران کرتا ہوا کنارہ نجات پر پہنچا کشتی سی اوترکر زمین پر آیا مغلون نے اوسکا تعاقب کیا اوسکا یہہ حال تہا کہ ہر ساعت کہڑا ہو جاتا تہا ایک لڑائی لڑتا تہا پہر بہاگتا تہا آخرالامر اکثر اوسکی آدمی مقتول ہوئی اور مال اوسکا سب دشمنون نے چہین لیا وہ تن تنہا تین تیر ہاتہہ مین لئے ہوئی جنمین سی ایک بی پیکان تہا چلا تین مغل تنگا نشی اوسکی پیچہی دوڑی تیمور ملک نے وہ ایک تیر بے پیکان کا ایک مغل کی آنکہہ پر مارا وہ اندہا ہوگیا باقی دو تیر اون دونون کے ماری اور آپ بہاگ کر خالی ہاتہہ خوارزم مین پہنچا پہر وہان سی جانب عراق کی چلا گیا تمام حال اوسکا روضۃ الصفا مین لکہا ہے اسہی سبب خوف تطویل اسی پر انحصار کیا جاتا ہی بعد ازان اولاق نویان بعد فتح خجند کی سمرقند مین پاس چنگیز خان کے حاضر ہوا

بیان مسخر ہونی سمرقند کا اور پہنچنا جبہ اور سوبدائی کا جانب خوارزم کی

بیان لڑائی خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا

٩٢ پوشیدہ نرہی کہ جب چنگیز خان نی جانب بخارا سی فراغت پائی مانند بلائی ناگہان کے
جانب سمرقند کی گیا باوجود اسکی کہ ایک لاکھہ دس ہزار مرد نامدار اور لڑاک اوس شہر مین
تہی کسی سی کچہہ نہوا تین روز تک لڑائی رہی آخر کار اختلاف رائی مین ہو گیا بعضی مایل
طرف صلح کی ہوئے اور بعضون نے بادشاہ کا حق جانکر لڑنا مناسب جانا مگر قاضی شہر کا
اور شیخ الاسلام ہمراہ ایک فوج اعیان اور اشراف شہر کی شہر کے باہر نکلکر چنگیز خان
کے خدمت مین واسطی طلب امن کی حاضر ہوا چنگیز خان نے اوسکو معہ اوسکے تابعین کے
پناہ دیکر رخصت کیا ان لوگون نے سمرقند مین جاکر دروازہ نمازگاہ کو کہولدیا مغلون کا
لشکر اوس راہ کو شہر مین جاگہسا قاضی اور شیخ الاسلام کو معہ اوسکی متعلقین کے شہر کی باہر
نکالکر شہر کو خوب طرح پر لوٹ کر غارت کیا دوسری روز قلعہ کو بہی مسخر کرکی جسکو وہان
پایا تہ تیغ کیا اسی اثنا مین جب چنگیز خان نے حال ضعف اور عجز سلطان محمد خوارزمشاہ
کا سنا فوراً جبہ نویان سے اور سبدائی بہادر کو معہ تیس ہزار سواران نگاہبانی کی جانب
خوارزم کے روانہ کیا وہ دونون کافر بداختر معہ اوس لشکر قیامت اثر کے جس شہر مین
پہنچی تہے وہان کی باشندون کو تہ تیغ کرتے ہوئی چلے جاتی تہی اور جس دیار مین پہنچی تہے
کوئی اثر اوسکا چہوڑتے تہی معہ اسکی کہ بعض ولایات خراسان اور اکثر بلاد عراق اور
آذربیجان اور سبزوار کو لکدکوب محنت و مشقت اور بربادی کا کر چکی اوس وقت راہ دربندی
مراجعت کرکے تورت اصلی مین پاس چنگیز خان کے آئی

بیان لڑائی خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا جانب ترمذ اور بلخ کی

جب چنگیز خان نی تسخیر ولایت ماوراالنہر سی فراغت پائی جوجی سے اور چغتائی اور
اوکتائی کو معہ فوج گران کی جانب خوارزم کی روانہ کیا اون ایام مین درمیان خوارزم کے
خمارتگین جو کہ ایک اعیان خوارزمشاہ سی تہا حکومت کرتا تہا اور بہت لشکر اوس بلدہ مین

بیان لڑای خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا

اوس بلدہ مین خود رہتا تہا اور بہت عالم و فاضل اوس شہر مین رہتی ہتی حاصل کلام کا ۹۳
یہہ ہی کہ جب یہہ شاہزادی اوس شہر کی نواح مین پہنچی محاصرہ اور محاربہ شروع کیا
مگر بسبب کسی اختلاف کی جو درمیان جوچی اور چغتای کے ہوگیا تہا سات مہینی محاصرہ
کو گذر گئے خوارزم فتح نہوی جب چنگیز خان کو اس امر کی اطلاع ہوئی کہ درمیان
دونون بہایون کے اختلاف ہو رہا ہی اوسوقت ایک ایلچی بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ لشکری
لوگ مطیع اور منقاد اوکدائی کی ہون اور جوچی اور چغتای کا کوئی کہنا نہ مانی اوسوقت
بسبب سعی اوکدائی کی درمیان دونون بہائیون کی صلح اور صفائی ہوئی جب یکتن ہوکر
خوارزم کی فتح کرنی پر مہیا ہوئی سے چو کردند گرم آتش رزم را * فکندند بازوی
خوارزم را * بعد فتح شہر کے وہان کے باشندون کو جنگل مین لیجا کر ایک لاکہہ آدمی
اہل حرفہ اور ہنرمند علیحدہ کئی اور جوان جوان عورتین خوبصورتین علیحدہ کرکے مع لڑکون
صغر سنون کی حالت اسیری مین قید کین اور باقی آدمیون کو لشکریون کے حوالہ
کئے اور حکم دیا کہ سب لشکری اپنی اپنی حصہ مین لگا کر ان مردون کو قتل کرو کہتی ہین
کہ ایک ایک قاتل کے حصہ مین چوبیس چوبیس آدمی آئے تہے یعنی ایک ایک
لشکری نی چوبیس چوبیس آدمی قتل کئے اور وہ قاتل ایک لاکہہ ایکہزار آدمی سی
زیادہ تہے اس پر شمار کرنا چاہئی کہ چوبیس لاکہہ سی زیادہ آدمی مقتول ہوئے
اونہین مقتولونمین شیخ نجم الدین کبری بہی مارا گیا ــــ مگر چنگیز خان بعد بہیجنی بادشاہ
زادون کے جانب خوارزم کے آپ جانب نخشب کے چلا گیا تہا پہر وہان سی
جانب ترمذ کی گیا اور لشکری لوگ آتش جدل و جنگ کی بہڑکانے مین مشغول ہوئی
سے بہ روزی کردند ترمذ خراب * فکندند بازوی ترمذ بآب * اور دس روز مین
ترمذ کو فتح کیا تمام ساکنین اوس شہر کو تلوار کی دہار مین نکالدیا کیا بڑا اور صغیر سنی
اور فقیر سبکو قتل کیا کوئے نہ بچا جب شہر کی گلیان مردون کی لاشون سی بہر گئین اور

کوئی زندہ نہ بچا اوسوقت ترمذ سی نکلکر بلخ مین آیا باوجودیکہ وہان کی سب امیرون نے بطور رسم استقبال کے چنگیزخان کا استقبال کیا اور سب نی عرض کی کہ ہم لوگ خواہان امن ہین اور آپکی اطاعت اور فرمانبرداری سی کسی طرحکا قصور نکرینگی مگر اوس مردم کش اور سفاک بے رحم نے کسیکا کہنا نہ مانا متوطنان قبۃ الاسلام کو دریاے خون مین غرق کیا اون کو بہی جب قتل کرچکا اوسوقت تولی خان کو جانب خراسان کی روانہ کیا اور بنفس نفیس خود عازم قلعہ طالقان کا ہوا اوس قلعہ کے باشندہ برسر مقابلہ پیش آئے لڑائی ہوئی پہر قلعہ مین محصور ہوئے سات مہینے تک محاصرہ کئی ہوئی چنگیزخان پڑا رہا جب تولی خان خراسان سی مراجعت کرکی حاضر ہوا اور لشکر وافر جمع ہوگیا اوسوقت اوس قلعہ کو فتح کیا اور اوس قلعہ کے رہنیوالون کو بہی قتل کیا کسی کو نہ چہوڑا — اسی اثنا مین یہہ خبر پائی کہ سلطان جلال الدین منکبرنی موضع بارانی پر اوس سپاہ پر جو اوسکے مقابلہ پر بہیجی تہی فتحیاب ہوگیا ہی فوراً یہہ خبر سنتی ہی چنگیزخان بذات خود طرف غزنین کی آیا راہ مین جس شہر پر کو گذرتا تہا باشندون کو وہان کی قتل کرتا تہا اور شہر کو ڈہاکر نیست و نابود کرتا جاتا تہا جب سلطان جلال الدین کی مہم سی بہی فراغت پا چکا اوسوقت بلا تراتان کو لشکر کثیر دیکر جانب ہندوستان کے روانہ کیا وہ مثل بلای ناگہان کے مضافات لاہور اور ملتان مین پہنچا یہان کے لوگون اور باشندون کو نیست و نابود کرکے پہر چنگیزخان کی خدمت مین جا حاضر ہوا

بیان آنی تولیخان کا جانب ایران کی

اون ایام مین کہ جب چنگیزخان نے مہم بلخ سی فراغت پائی تولی خان بموجب اشارہ اپنی باپ کی اسّی ہزار سوار ہمراہ لیکر کہ دسوان حصہ لشکر مغل کا تہا جانب خراسان کے گیا پہلے اوسنی شہر مرو پر ہیم سے جب باہر اوس شہر کے خیمہ ڈالکر علم تسلط اور اقتدار کا بلند کیا مجیر الملک جو اون ایام مین اوس بلدہ کے حکومت کرتا رہا تہا اوسنے دست بردگی مخالفون

بیان آنی تولیخان کا جانب ایران کی

مخالفون کی خبر سن رکھی تھی اور وہ جانتا تہا کہ اگرمین انقیاد اور فرمانبرداری کرونگا پر سے
جان پر بھی وہ ہی بنی گی جو اورون پر گذری اسواسطے وہ بطور عجز اور اضطرار کی شہر کے باہر
نکل آیا اور مغلون نے شہر مین گہس کر چاردیواری شہر کی اور تمام مکانات لوگون کے
گرا کر زمین کی برابر کردی اور سوای چار سو پیشہ ور مردون اور دختران ماہ پیکر کی کسیکو
زندہ نہ چھوڑا سبکو قتل کیا کہتی ہین کہ بعد مراجعت لشکر مغل کی سید عزالدین نسابہ ہمراہ ان
چند لوگون کے جنکی اجل ابہی نہ آئے تہی زندہ تہا اوسنی شمار مقتولون کی کی صرف باشندگان
شہر کی جو مقتول ہوئی وہ کچھ اوپر تیرہ لاکھ آدمی تہی بعد اس واقعہ کی بہی مغلون کو چین
نہ آئی یعنی تین چار دفعہ نوبت بنوبت اوس بلدہ مین جا کر جسکو باقی قتل کرآتے چنانچہ تین
یا چار آدمی باشندگان اوس شہر سی باقی رہی تہے بعد فتح مرو کی تولی خان نے قصد
نیشاپور کا کیا ایک ہفتہ کے عرصہ مین اوس شہر کو بہی فتح کرکی کوئی جاندار وہان زندہ نچھوڑا
بسبب اس انتقام کی جو طغاچار جب تسخیر نیشاپور پر مامور ہوا تہا اور وہ وہان کی مہم مین
مارا گیا تہا اوسنی کسیکو زندہ نہ چھوڑا — اور برج — و بارہ — اور تمام عمارات
اوس بلدہ کی جلا کر خاک سیاہ کردی — تاریخ خراسان مین لکہا ہی کہ بارہ روز تک
مقتولین نیشاپور کی شمار کئی گئی سوای عورتون اور بچون کی دس لاکہ اور سات سو سینتالیس ہزار
مرد مقتول شمار کئی گئی بعد فراغت مہم نیشاپور کی وہ لشکر فراوان گردون شکوہ کی جانب
ہرات کی گیا ان ایام مین ملک شمس الدین محمد جرجانی سلطان جلال الدین منکبرنی کے
طرف سی فرمانروائے اوس ملک کا تہا اور قریب ایک لاکہ سپاہ کی اوسکے زیر حکم تہی
المختصر تولی خان نی ہرات پر پہنچکر سات روز تک لڑائی رکھی ان ایام مین بڑے بڑے
لڑائیان ہوئین آٹھوین روز ملک شمس الدین کے ایک تیر ایسا آ کر لگا کہ روح اوسکی قفس
جسم سی پرواز کرگئی اس سبب سی بعض آدمی ہرات کی مایل بصلح ہوئی اس اثناء مین
تولی خان نے معہ دو سو سوار کے نزدیک دروازہ فیروزآباد کی جا کر لوگون کو کہا کہ تم

بیان آنی تولیخان کا جانب ایران کی

۹۶ میری اطاعت منظور کرو اور قسم کہائی کہ ہرات کی باشندہ میری تابعداری کرین سے اور بر سر فساد نہوین گے تو مین اونکی جان و مال بخشی کرون گا اور کسی کچھہ تعرض نہ کرون گا اور جو کچھہ مال آمدنی ہر سال سلطان جلال الدین کا ہوگا نصف اوس سی زیادہ نہ لونگا باشندگان شہر نے جب یہہ باتین بگوش خود سنین اوسوقت دروازہ کہولدیا سب سردارون سی اول امیر عز الدین چودہری جولاہون کا سو تہان بیش قیمت واسطی نذر تولی خان کے لیکر گیا بعد اوسکی اکابر اور اشراف شہر کی اوسکی خدمت مین آکر حاضر ہوئی سب پر نظر رحمت فرمائی مگر بارہ [۱۲] نفر تابعین سلطان جلال الدین کو تولی خان سنے قتل کیا اور کسی آدمی سے ساتھہ تعرض نہین کیا اور ملک ابوبکر کو عہدہ کوتوالی کا دیا بعد ازان جانب طالقان سے لشکر چنگیز خان مین حاضر ہوا مگر چونکہ قلم تقدیر کا اوس ولایت کی بربادی پر جاری ہو چکا تہا اسلئے بعد گذرنے چند روز کی یہہ خبر پہنچی کہ سلطان جلال الدین سنے نواحی غزنین مین بعض امراء چنگیز خان کو شکست دی اور مردمان ہرات نی ملک ابوبکر اور منکیتائی کو معہ اونکی توابعین اور لواحقین کی قتل کر ڈالا ہی اور ملک مبارز الدین کو اپنا والی بنا لیا ہی جب خبر چنگیز خان نے سنی تولی خان پر عتاب صادر ہوا کہ تمسی اچہا بندوبست نہو سکا اگر تم وہانکی ساکنین کو یکقلم قتل کر ڈالتی تو یہہ فتنہ نہ اوٹہتا بعد ازان چنگیز خان نے ایلجیکدای نویان کو اسی ہزار سوار جرار دیگر ہرات پر بہیجا اوسنے چہہ مہینی تک اوس شہر کا محاصرہ کرکی فتح کیا اور سات روز تک بعد فتح ہونی شہر سوائی قتل عام اور جلانی اور گہر ڈہوانی اور کہدوانی کی اور کام نکرتا تہا سات روز مین سبکو تہ تیغ کرکی برباد کرکی نیست و نابود وہانکی لوگونکو کر دیا یہہ واقع درمیان سنہ [۶۱۹] چہہ سو انیس ہجری کی ہوا سولہ [۱۶۰۰۰۰۰] لاکہہ آدمی قتل ہوئے اور جب وہان سی اوسنی مراجعت کی تو کوئی آدمی شہری زندہ نہ تہا مگر بلحاظ احتیاط کی یہہ حکم دیا کہ جنگلون مین بہی جاکر تلاش کرو کوئی چلتا پہرتا اس نواح مین بہی اگر پاؤ تو اوسکو بہی قتل کرو روایت ہی کہ سوائی مولانا شرف الدین خطیب جو باقی اور پندرہ نفر کی ہرات مین کوئی

بیان مراجعت کرنی چنگیز خان کا جانب ترکستان کی

کوئی زندہ نہ بچا تہا بعد مدت چار شخص اور کسی ملک کی غریب لوگ بلوکات کی رہنی والی ۹۷
اونسی آکر ملی جب وہ سب ملک ہرات مین رہنے لگی

بیان مراجعت کرنی چنگیز خان کا جانب مملکت ترکستان کی اور وفات پانا اوس موذی کُشندہ عالم کا

جب چنگیز خان نی سلطان محمد خوارزم کی طرف سسی فراغت پائی بعد لینی مشورہ کی عازم تورت اصلی کا ہوا ماہ ذالحجہ سنہ ۶۲۱ ہجری مین اپنی تخگاہ مین نزول فرمایا اسی اثنا مین یہہ خبر سنی کہ حاکم شید اقو نی جو قاشین پر حکومت کرتا تہا گردن اطاعت کی پہیر کر مخالفت اختیار کی ہے اسلئی بہت لشکر لیکر اوس جانب روانہ ہوا اور شید اقو بہی پانچ لاکہہ آدمی لیکر مقابلہ پر آیا سے بران ہر دو لشکر زمین تنگ بود + کہ پہنا رشان پست زسنگ بود + بعد مقاتلہ اور جنگ عظیم کے شید اقو کو شکست ہوئے وہ بہاگ گیا بعد انہزام شید اقو کے چنگیز خان نی قصد جورجہ اور سکتاش کا کیا وہان کے بادشاہ نی تضرع اور زاری کی راہ لایق بادشاہون کے پیشکس بہجی اسی اثنا مین شید اقو نی جو درمیان اونکی کیا کے متحصن ہو گیا تہا ایلچی بہیجکر عہد و پیمان چنگیز خان سسی چاہی تاکہ بعد امین ہونے کی حاضر خدمت مین ہو چنگیز خان نے سوگند اور قسم اوسکی واسطی کہائی اور کہا کہ کبہی اوسکو کسیطرح کی تکلیف نہ پہنچی گی جب چنگیز خان کی اجل قریب آئی اور حالت نزع کی ہو گئی اوسوقت تمام اپنی اولاد کو یعنی چغتائی سے اور اوکدائی اور تولی خان سے اور اولاد جوجی خان کو حاضر کیا کسواسطی کہ جوجی خان اون ایام مین دشت قبچاق مین فوت ہو گیا تہا اور قراچار نویان کو بہی بلایا بعد تقدیم مشورہ کے سے اوکدائی کو سلطنت خانیت پر ممتاز کیا اور بلاد ماوراء النہر اور سوائی اوسکے اور ولایت اولاد کو بخشی اور وہ عہدنامہ قبیل خان اور قاجولی خان کہ وہ تمغا تومنہ خان کا تہا اپنی اولاد کو دیا اس عہدنامہ کا ذکر اوپر درمیان

بیان اولاد چنگیز خان کا

۹۸ ذکر تومنہ خان کی ہو چکا ہی بعد ازان اپنی اولاد کی طرف مونہہ کر اور متوجہ ہو کی یہہ شعر پڑہی
سے چو مدت نماندہ حیات مرا + نہان داشت باید ممات مرا + چو از شہر شیدا
تو آید برون + مرا در اماندم بریزید خون + یہہ کہہ کر آنکہین بند کرلین سے بگفت این
دریدہ بہم بر نہاد + تو گفتی کہ چنگیز خان خود نزاد + یہہ واقعہ درمیان چوتہی تاریخ ماہ
رمضان ۶۲۴ھ سات سو چوبیس ہجری مین گذرا ـــ چنگیز خان نے تہتر ۷۳ برسکی عمر پائی
پچیس برس سلطنت کی اوسکے چار بیٹے مشہور مین ـــ جوجی ـــ چغتای ـــ اوکدای
ـــ تولی ـــ ان چارون کا ذکر عنقریب آگے کرونگا انشاء اللہ تعالے بعد وفات
چنگیز خان سنے تمام امراء اور نوئیون نے بموجب اوسکی وصیت کی یہہ خبر فاش نہونے
دی ـــ جب شاہ شیدا تو باہر نکلا اوسکو قتل کرکے اوسوقت سبنی مرجعت کی جسم چنگیز خان
اوس درخت کی نیچی کہ ایک روز شکار کہیلتا ہوا وہان جا بیٹہا اور یہہ اوسنی کہا تہا
کہ یہہ درخت اور مقام میری مقبرہ کی لایق ہے اوسکے نیچی دفن کیا بعد چند روز کی اوس
مقبرہ پر صدہا درخت بدون بونے کی اُگ آئی اور ایسی بنی ہو گئی کہ ہر ایک شخص وہان کو
گذر نہ سکتا تہا ـــ چنگیز خان بہت غصہ رکہتا تہا مزاج کا بدخو اور قاتل اور سفاک خونریز
آدمی تہا اوسنے لکہا آدمی قتل کئے ہین

اسامی اون بادشاہون کی جنہونی الغ تورت مین مسند خانی اور سریر جہانبانی پر قدم رکہا ہی

واضح ہو کہ دہ بادشاہ جوالغ تورت چنگیز خان مین تہی جنکو کلوران اور قراقرم کہتے ہین
اور نام اردو بالغ بہی مشہور مین اونیس ۱۹ آدمی تہے اونمین سی

اول اوکدا قاآن ابن چنگیز خان ہے

بیان اولاد چنگیز خان کا

٩٩ یہہ بعد وفات اپنی باپ چنگیز خان کی دو برس پیچہی درمیان ۶۲۶ سنہ ہجری مین باتفاق جمیع
بہائیون اور روسا کے تخت نشین ہوا تخت پر بیٹھتی ہی ابواب عدل اور انصاف خلق کی
کہولی اور ظلم بکلم موقوف کیا وہ صفت جود اور سخا سی موصوف تہا اور تمام خلق کو خصوصاً
مسلمانون کی ساتہہ بہت نیکی کرتا رہتا تہا اوکدای قاآن نی اپنی اوایل ایام سلطنت مین
جرماغون نویان کو تین تومان لشکر کی دیکر واسطی دفع سلطان جلال الدین منکبرنی
کی بہیجا اوسکی وسیلہ سی وہ مہم فتح ہوئی نویان مذکور سب بہائیون مین بڑا شجاع اور
بہادر اور دل چلا آدمی تہا منصب لشکرکشی اور ضبط و انتظام تورت اور خزانہ کا اوسکی
باپ کی زمانہ مین متعلق اوسیکی رہتا تہا — اور تولیخان آٹہہ بیٹی تہے جنکی یہہ نام مین
منکو قاآن — قوبلای قاآن — وارتق بوکا باقیون کا نام معلوم نہین درمیان ۶۳۳ سنہ
چہہ سو تینتیس ہجری کی اوکدای قاآن نے ارغون آقا کو حکومت ولایت خراسان سے
دی اور جب یہہ خبر پائی کہ ہرات ہنوز ویران پڑی ہوئی ہی امیر عزالدین ہروی سے
جامہ باف کو حکم تولیخان نی ایک سو آدمی دیکر ترکستان کو بہیجا تہا جانب ہرات کی
واسطی تعمیر ہرات کی روانہ کیا اور قربق نامی کو داروغہ بناکر عزالدین کی ساتہہ کیا
عزالدین نی ہمراہ داروغہ اور اسیران ہرات کی درمیان ۶۳۶ سنہ چہہ سو چہتیس ہجری کے
اپنی وطن مالوف مین پہنچکر امر زراعت اور عمارت مین بہت سعی اور کوشش سے درمیان
۶۳۹ سنہ چہہ سو انتالیس ہجری کی اوکدای قاآن جہان فانی سی رحلت کرگیا اوسکی سلطنت
کی مدت چودہ ۱۴ برس کی تہے

دوسرا کیوک خان ابن اوکدای قاآن ہی

والدہ اوسکی توراکینہ خاتون تہی جسنی بعد وفات اوکدای قاآن یعنی اپنی خاوند کے
ارسچای کی سبب موجود نہونے بیٹے کے انتظام مملکت اور بندوبست سپاہ کا قرار واقعی کیا

بیان اولاد چنگیز خان کا

جب کیوک خان اپنے باپ کی ارد مین پہنچا قرلتای عظیم یعنی جشن بڑا کرکے بموجب رای ۱۰۰
امرا اور نوینان کی ماہ ربیع الاخر سنہ ۶۴۳ چھ سو تینتالیس ہجری مین مطابق ماہ ایت ییل
کی مسند خانی اور سریر جہانبانی پر بیٹھا اوسنے بہی مثل اپنے باپ کی انعام و اکرام لوگون
کو دیے مگر افسوس کہ ایک ہی سال بادشاہت اوسکو نصیب ہوئی تہی کیونکہ درمیان
سنہ ۶۴۵ چھ سو پینتالیس ہجری کے حدود سمرقند مین فوت ہوا

تیسرا منکو قاآن ابن تولیخان ہے

یہہ شخص بعد وفات کیوک خان کی تین برس پیچھے درمیان ماہ ربیع الاول سنہ ۶۴۸ چھ سو
اٹھتالیس ہجری کی مطابق تنگوز ییل کی بسبب سعی اور اہتمام باتو بن جوجیخان کی تخت
جہانبانی پر بیٹھا بعد سات برس کی درمیان سنہ ۶۵۵ چھ سو پچپن ہجری کی وہ بہی فوت ہوا

چوتہا قوبیلا خان بن تولیخان ہے

یہہ وقت وفات منکو قاآن کے ولایت ختا مین تہا جب اوسنے منکو قاآن کی مرنی کی
خبر سنی خنکبد مین اوپر تخت سلطنت اور مسند خانی کے بیٹھا چھوٹا بہائی اوسکا ارتق بوکا
جو درمیان الغ یورت کی تہا اوسنے اوسکی اطاعت نہ منظور کی بلکہ مخالفت سے مقابل
ہوکر لڑا چند نوبت درمیان اونکی لڑائی ہوئی آخر الامر ارتق بوکا کو طوق و زنجیر باندہ کر
لشکر نے حاضر کیا قوبیلا قاآن نے بعد لینے مشورت کی اوس اپنی بہائی ارتق بوکا کو
ایسی چار دیواری مین قید کیا جسکی دیوارین خار مغیلان سے بنائی گئی تہین اور پہرہ سپاہیونکا
اوسکے چوگرد لگا دیا کہ بہاگ نہ جاوے پہر ارتق بوکا ایک سال تک اوس وحشت آباد مین
زندہ رہا بعد ازان نرم بستر لحد پر سویا ۔ اور قوبیلا قاآن پینتیس ۳۵ برس بادشاہت کرکی
سنہ ۶۹۳ چھ سو ترانوین ہجری مین فوت ہوا

بیان اولاد چنگیز خان کا

پانچوان تیمور قاآن بن حکیم بن قوتلای قاآن ہی

اسکو ایام بادشاہی مین اولجایتو کہا کرتی تہی تیمور قاآن نی بارہ[۱۲] برس سلطنت کی وہ صفت نصفت اور عدالت سی متصف تہا —

۶ قوشلای بن خیسک بن ترہہ بن حکیم بن قوبلای قاآن ہے

۷ بوتیای بن قوشیلای

۸ تاییری بن تولک جسکو زبان حکومت مین بیلکتو خان کہتی تہے

۹ انوشیروان بن داری جو اخلاق حمیدہ رکہتا تہا اور اوسکی سبب سے قاآنی مین فتور ہوا تہا

۱۰ توقیمور بن تیمور قاآن تہا

۱۱ بیسور دار

۱۲ انیکہ ابن بیسور دار

۱۳ ایلیک قاآن

۱۴ کیتمور

۱۵ ارکیتمور

۱۶ ایلچی تیمور قاآن جو ملازمت مین صاحب قران امیر تیمور گورکان کی حاضر ہوا تہا اور بعد وفات بانی تیمور کی بانغ تورت مین جاکر مسند خانی پر بیہٹہا

۱۷ والتای خان جو کہ نسل ارتق بوکا سی تہا

۱۸ اوردای بن اردای بن ملک تیمور

۱۹ اودای بن ارکتمور یہہ دو نو شخص بہی نسل ارتق بوکا سی ہین یہان ایسا[۱۹] ان بادشاہون کا تمام ہوا

بیان اولاد چنگیز خان کا

بیان جوجیخان اور اوسکی اولاد کا جنہونی دشت قپچاق مین حکومت کی ہی ۱۰۲

روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ ایک دفعہ قوم ترکیت نی فرصت پاکر اردو چنگیز خان پر چڑہائی کرکے لشکر کو لوٹا بلکہ چنگیز خان کی ایک جورو کو بہی پکڑ کر لیگئی تہی وہ عورت پیٹ سی تہی اوسکو لیجا کر اونگ خان دشمن چنگیز خان کے حوالہ کی خان مذکور نے تہوری عرصہ اوس عورت کو قید رکہا آخر الامر اوسکے خاوند یعنی چنگیز خان کی پاس اوسکو بہجوا دیا جب چنگیز خان کی گہر مین آئے یہان آکر اوس سی ایک بیٹا جنا چنگیز خان نی اوسکا نام جوجیخان رکہا کیونکہ جوجی زبان ترکی مین مہمان کو کہتی ہین تو اوسنے اوس لڑکی کو گویا مہمان سی تشبیہ دیکر یہہ نام رکہا تہا اس سبب سی جغتائی اور اوکدائی جو دو بیٹی چنگیز خان کے تہی جوجیخان کے نسب مین اختلاف کیا کرتے تہی اور اوسکو کہا کرتے تہی کہ تو ہمارے باپ کی پشت سی نہین ہی کیونکہ تیری مان بگڑ گئی تہی خدا جانی کس خان کا تخم ہی اسلئے سب بہائیون مین صفائی نرہتی تہی اور سب لڑکون سی بڑا بیٹا یہی جوجیخان تہا بعد فتح خوارزم کے وہ بموجب وصیت اپنی والد چنگیز خان کے دشت قپچاق مین جا بسا وہ ولایت سب اوسکے زیر حکم تہی اور قبل وفات چنگیز خان کی جوجیخان چہہ مہینی پیشتر مرچکا تہا اور اوسکی اولاد اور احفاد سی اٹہتیس ۳۸ نفر دشت قپچاق کی بادشاہ تہے اور تخت نشین گذرے ہین جنکی تفصیل یہہ ہے

باتوخان ابن جوجیخان جو بعد وفات اپنی پدر بزرگوار کے بموجب حکم چنگیز خان کی تخت شاہی پر بیٹہا یہہ بادشاہ بلاد آلان اور آس اور روس اور بلغار وغیرہ اپنی تحت وتصرف مین لایا اور مقلد کسی دین ومذہب کا وہ نہ تہا سوای یزدان پرستی کی کچہہ نہ مانتا تہا سخاوت اوسکی بی نہایت تہی درمیان سنہ ۶۵۴ چہہ سو چون ہجری کی وہ فوت ہوا

بیان اولاد چنگیز خان کا

۲ برکہ خان بن جوجی یہہ مرد مسلمان تہا ۱۰۴

۳ مولنکا ی تیمور بن طوعان بن باتو یہہ اپنی زمانہ باد شاہی مین ملقب بکلک ہوا

۴ تود منکا بن طوعان

۵ بوقیا خان بن کلک

۶ اوزبک خان بن طغرل بن کلک — الوس ازبک اوسیکی طرف منسوب ہین

۷ جانی بیگ خان عادل بادشاہ اور مسلمان تہا اوسنی جب یہہ خبر سنی کہ اشرف بن تیمور تاش بن جوبان ولایت ایران مین ظلم کررہا ہے راہ دربند سی بہت جلد جاکر اوسکو قتل کیا اور مال اوسکا سب لی آیا ایک شاعر اسباب مین یہہ کہتا ہی سے دانی کہ چہ کرد اشرف خر ÷ او مظلمہ برد جان بیگ زر ÷ بعد مقتول ہونی اشرف کی اپنی بیٹی بیروی بیگ کو تبریز مین چہوڑکر آپ متوجہ جانب دشت کی ہوا بعد تہوڑی عرصہ کے ہلاک ہوا

۸ بردی بیگ ابن جانی بیگ خان جب اوسنی باپ کی مرنی کی خبر سنی تبریز سی جاکر دشت قپچاق کا بادشاہ ہوا

۹ کلیدی بیگ

۱۰ نوروز جو سلک اولاد جانی بیگ سی شمار کیا گیا ہی

۱۱ جرکتس خان اسکو بسبب مصلحت وقت کی جانی بیگ کا فرزند شمار کرتے تہی

۱۲ خضر خان

۱۳ مرود ابن خضر خان

۱۴ بازار جی

بیان اولاد چنگیز خان کا

۱۰۴ ۱۵ توقای بن ساسی

۱۶ تغلق تیمور خان جو برادرزادہ توقای کا تھا اور اپنی ایام دولت مین
فواراسنی عزم تسخیر ماوراالنہر کا کیا

۱۷ مراد خواجہ برادر تغلق تیمور خان کا

۱۸ تغلق خواجہ بھائی بوقاسے کا

۱۹ اروس خان

۲۰ توقیای خان بن اروس خان

۲۱ تیمور ملک

۲۲ توقتمش خان جو بسبب امداد صاحب قران امیر تمور گورکان کی منصب
آبا و اجداد اپنی پر سرفراز ہوا آخرالامر باغی ہوکر امیر تمور سے لڑا

۲۳ تیمور قتلق بن تمور بیگ وہ بھی صاحب قران کی ملازمت مین آیا تھا

۲۴ شادی بیگ

۲۵ پولاد بن شادی بیگ

۲۶ تیمور بن تیمور قتلق

۲۷ جلال الدین بن توقتمش خان

۲۸ کریم بردی بن توقتمش خان

۲۹ کبک خان

۳۰ جکرہ

۳۱ جبار بردی بن توقتمش خان

۳۲ سید احمد

۳۳ درویش بن اینی

۴۴ محمد خان

۴۵ دولت بردی بن تاشش تیمور

۴۶ براق بن قرجق

۴۷ غیاث الدین شادی بیگ

۴۸ محمد بن تیمور خان

بیان ہلاکو خان بن تولیخان بن چنگیز خان کا اور حال اوسکی سلطنت کرنیکا ایران مین

مورخین بیان کرتی ہین کہ جب منگو قاآن نی موضع قراقرم مین تاج بادشاہی کا سرپر رکہا اوسوقت تاجو نویان کو مع سپاہ بیکران واسطی ضبط ولایت ایران کی مامور کیا مقصد کو پہنچ کر اور باوجود اقامت عرصہ درازکی کچہ بند وبست نہ کرسکا ایک عرضی شکایت مستعصم باللہ خلیفہ عباسی کی اور چند ملحدین اسماعیلہ کی شکایت لکہ کر بادشاہ کی خدمت مین بہیجی اسلئے منگو قاآن نے اپنی بہائی ہولاکو خان کو پانچوان حصہ لشکر چنگیز خانی کا دیکر واسطی ضبط اور محافظت مملکت ایران کی روانہ کیا ہلاکو تباریخ دویم ربیع الاول سنہ ۶۵۱ چہ سو اکاون ہجرسے کو قاآن سی رخصت ہوکر اپنی اردو مین آیا اور اسی سال کی ماہ شعبان مین جانب مقصد کی کوچ کیا سنہ ۶۵۳ ہجری مین ایران مین پہنچا اور ماہ ذوالحجہ سنہ مذکور مین دریاء جیحون سی اوترکر ذیقعدہ سنہ ۶۵۴ ہجری مین اسماعیلون کو قتل کیا انہین ایام مین خواجہ نصیر الدین طوسی بسبب اوس سبب کی جو تواریخون مین لکہا ہے قلعہ میمون مین رہتا تہا ملازمت ایلخان مین جاکر منظور نظر عنایت اور عاطفت کا ہوا اور ہلاکو نے بہی سنہ ۶۵۶ ہجری مین مہم بغداد سی فراغت پاکر ماہ رمضان سنہ ۶۵۷ ہجری مین جانب دیار شام کی گیا اثناء راہ مین اپنے بیٹی اشمت کو واسطی محاصرہ میافارقین کی متعین کیا اور آپ بذات خود جانب نصیبین کی چلا گیا بعد تسخیر اوس بلدہ کے

بیان بادشاہزادی شمون کا

۱۰۶ اور لوٹ وغارت کرکی حلب کی جانب گیا وہان جاکر بہی اوسنی کوئی شہر ثابت نچہوڑا جب
یہہ خبر محشر اثر تخریب اور غارت بلاد کی والی دمشق کو پہنچی وہان کی سب باشندون نی ایلچی
بہیجکر اظہار اطاعت اور انقیاد کیا ہلاکو خان نی بطور امتحان کی کیتبو قاآن کو اوس ولایت مین
روانہ کیا اکابر اور اشراف اوس بلدہ کی برسم استقبال پیش آئی اور اوسکو معزز اور محترم
کرکے شہر مین لیگئی اسی اثنا مین ہلاکو خان کو یہہ خبر پہنچی کہ منگو قاآن فوت ہوا یہہ خبر سنتی
بے پریشان و مضطرب ہوکر انتظام مملکت شام کا کیتبو قا نویان کو سپرد کرکی آپ مراجعت
کر آیا اور کیتبو قا وہان حکومت کرنے لگا بعد تہوڑی عرصہ کی سیف الدین قیز بادشاہ مصر نی
معہ لشکر فراوان حدود بعلبک مین پہنچکر اوسکو معہ اکثر مغلون کے جہنم واصل کیا جب ایلخان
نے اس واقعہ کی خبر پائی فوراً عازم شام کا ہوا مگر بسبب مخالفت بعض خویشون اور اقارب
کے جلدی کی اس مقصد کو حیز تاخیر مین ڈالدیا

حال بادشاہزادی شمون کا جو جانب میافارقین کی گیا تہا

اور شاہزادہ شمون جو جانب میافارقین کی گیا تہا اوسنی وہان جاکر دو برس تک اس قلعہ کا
محاصرہ کرکے اپنی تحت و تصرف مین لاکر وہان کی حاکم ملک کامل کو اردوی ایلخان مین بہیجدیا
اور تمام رسوم قتل اور غارت اور تاراج کے ادا کین اور ملک کامل اردوی ہلاکو مین بزشتی
عذاب سی مارا گیا اور شمون میافارقین سی فراغت پاکر ماردین مین پہنچا ملک سعید جو حاکم
اوس سرزمین کا تہا وہ ملازمت اس شاہزادی کی مین حاضر ہوا شمون نی اوسکو دوسری
جہان کو چلتا کیا اور اوسکے بیٹی ملک مظفر کو اوسکا قایم مقام کیا اوسوقت اردوی ہلاکو خان
کے جانب مراجعت کرکے آیا — ہلاکو خان نی آثار رشد اور نجابت کے ناصیہ حال
فرزند بزرگ اپنی کی مین جو اباقا خان تہا مشاہدہ کرکے ولایت عراق اور مازندران اور خراسان
کی اوسکو سپرد کی اور مملکت دیار بکر اور دیار ربیعہ کی توران نویان کو دی اور مملکت روم کے

کے معین الدین پروانہ کو سپرد کی — اور سیف الدین تبکچی کو جو کہ منصب وزارت کا رکہتا تہا

بیان حکومت کرنے اباقا خان کا

شہید کر کی خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو بجای اوسکی مقرر کیا اور حکومت بغداد کی اوسکی بہای علاء الدین عطا ملک کو جسکی تاریخ جہانگشای ہے سپرد کی — ہلاکو خان شب یکشنبہ انیسوین ربیع الاخر سنہ ۶۶۳ ہجری مین فوت ہوا اٹہتالیس ۴۸ سال شمسی زندہ رہا — اپنی ایام سلطنت مین آٹہہ سال تک تعمیر تہخانون اور محلون کی اوسنی کی اور اہل علم اور حکمت کی صحبت کی بہت رغبت رکہتا تہا اوسکے آثارات سی ایک رصد شہر تبریز مین ہے جو خواجہ نصیر الدین طوسی نی مراغہ تبریز مین بنائی ہے

بیان حکومت کرنی اباقا خان بن ہلاکو خان کا

بعد وفات اپنی باپ کی باتفاق تمام امرا اور نوئینون کے درمیان رمضان سنہ ۶۶۳ چہ سو ترسٹہہ ہجری مین مسند خانی اور سریر جہانبانی پر بیٹہا اور دربند شیروان کی بندوبست کی واسطی اپنی بہای یشموت کو مقرر کیا — اور دوسری بہای تمشکین غل کو خراسان کی جانب بہیجا — اور سونجاق نوئین کو نیابت حکومت اور مملکت کی سپرد کی اور منصب وزارت پر بدستور سابق صاحب عادل خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو بحال رکہا — اور اصفہان کی ولایت کی سرداری خواجہ بہاء الدین محمد ولد خواجہ شمس الدین محمد کو سپرد کی — اور خواجہ عطاء الدین عطا ملک بموجب حکم کے دار السلام بغداد کی تسخیر کی در پی ہوا یہہ صحت کو پہنچا ہی کہ خواجہ شمس الدین محمد عادل اور منصف اور سخی تہا ہمیشہ طبیعت اپنی متوجہ انتظام امور دین اور دنیا پر رکہتا تہا اباقا خان کے وقت مین مشایخ اور سادات اور علما اور فضلاء کے بہت بڑی قدر تہی اور رعیت بہی بہت رفاہیت اور آسودگی سی گذران کرتے تہی خواجہ علاء الدین عطا ملک نی بہی شہر بغداد مین طریق اچہا اور اہتمام کا عمدہ رکہہ کر تہوڑی ہی زمانہ مین دار السلام کو آباد اور معمور کر دیا اور ساکنین

بیان حکومت کرنی اباقاخان کا

اوس سرزمین کو طرح طرح کی انعام اور احسان سی مالامال کیا — مگر خواجہ بہاء الدین محمد نے
اصفہان مین جاکر بہت ظلم کئے اور سیاست بی نہایت خارج از اندازہ ایسی کرنی شروع
کی کہ صدہا غریبون اور بیگناہون کی جان پر آبنی اور صدہا بیگناہ مار ڈالے ہرچند کہ
خواجہ شمس الدین محمد نی مکتوبات مشفقانہ ولد اعز اپنی کو بہیجکر خونریزی سی ممانعت کے
مگر اوسپر کچہہ فایدہ مترتب نہوا آخر کار مظلومون کی آہ کے تیر نی اوسکا کار تمام کیا یعنی
وہ بہی اپنی جوانی سی بے بہرہ گیا — کہتی ہین کہ اوایل سلطنت اباقاخان کے مین نوقا کو
سپاہ بی انتہا کی راہ دربند سی جانب آذربیجان کی گیا تہا اور بیسوین صفر سنہ ۶۶۴ ہجری
مین لڑائی ہوئی لشکر قپچاق کو شکست ہوئی جب یہہ خبر برکہ خان کو پہنچی تین لاکہہ سوار ساتہہ
لیکر تسخیر ایران کے واسطی گیا اور اباقاخان بہی سپاہ لیکر اس جانب کی ہوئی پڑا تہا
بعد چند روز کے برکہ خان نے جانب تفلیس کی کوچ کیا چاہتا تہا کہ ایل سی اوترکر گذرے
کہ ناگاہ صیاد اجل نے کمین گاہ سی کودکر اوسکی روح کی مرغ کو گرفتار کیا اسلئے اوسکی لشکری
تتر بتر ہوگئے سب اپنی اپنی مکانون کو چلے گئی اور درمیان سنہ ۶۶۶ ہجری کے براق اغلان
جو کہ اون ایام مین الوس چغتائی خان کا بادشاہ تہا اوسنی مسعود بیگ بن محمود براج کو
خدمت اباقاخان مین واسطی اظہار دوستی اور اتحاد کی بہیجا اور غرض اصلی اوسکے یہہ ہے
کہ لشکر اور کثرت مردمان جنگی کا اخبار اور سب کیفیت سی وہان کی مطلع ہوکر چلا آوے
جب مسعود بیگ اباقاخان کے اردو مین پہنچا خواجہ شمس الدین محمد صاحب دیوان نی شرط
استقبال کی بجالایا بوقت ملاقات نہایت ادب اور انسانیت سی وہ پیادہ ہوگیا
اور مسعود بیگ بسبب کمال نخوت کے اوسیطرح سوار رہا حالت سواری ہی پر خواجہ کو
سی ہمکنار ہوا یہہ بات گرچہ صاحب دیوان پر گران گذری مگر بسبب اسکی کہ وہ مقام
اوسکی اظہار کا نہ تہا چپ ہو رہا جب مسعود بیگ ایلچی ان کے دربار مین پہنچا تمام امرا
سی اول رتبہ اور صدر کی مقام پر جا بیٹہا اور کلمات خوب اور عبارات مرغوب سی

بیان سلطنت نکودار ان کا

مرعوب سی نبا نبا کر بتکلف تمام اورا رسالت کرنی لگا بعد دو تین روز کی جب بیتور سبکی بہری ۱۰۹
ہوئے پائی جسطرح ہوسکا بلطایف الحیل رخصت لیکر بہاگا ایک گہوڑی تیزرفتار پرسوار ہوکر
ماوراالنہر کی جانب چلا دوسری روز اباقاخان نی یہہ سنا کہ مسعود بیگ بتقریب میری
شکر کی خبرسننی اور حال دیکہنی بطور جاسوسی کی آیا تہا اور مخالفین یورش ایران پر مستعد ہین
اسلئے چند ایلچی پیچہی مسعود بیگ کی بہیجی کہ جہان اوسکو پاؤ پکڑکر لاؤ مگر مسعود بیگ نے وقت جانے
آذربیجان کی بسبب رعایت اور محافظت اپنی جان کی گہوڑون کی ڈاک اول بٹہلادی تہے
ہرایک منزل پر ایک گہوڑا چہوڑتا ہوا چلا گیا تہا اسلئے وہ ایلچیون کی ہاتہہ نہ آیا غرضیکہ جب
مسعود بیگ ملازمت براق مین حاضر ہوا اور جوکچہہ دیکہا یا سنا تہا بیان کیا براق نے ایک
لاکہہ سوار جمع کرکی درمیان سنہ ۶۶۷ چہہ سو سڑسٹہہ ہجری مین اموریہ سی گذر کر مقابلہ کیا تمام مملکت
خراسان کی حدود آذربیجان تک پر فتنہ اور آشوب سی ہوگئی تہی اور دوسری جانب سی اباقاخان
نے بہی مع سپاہ فراوان کی جانب خراسان کی کوچ کیا ماہ ذی الحجہ سنہ ۶۶۸ ہجری مین پانچ
فرسخ پر ہرات کے باہر جانبین کا مقابلہ ہوا براق شکست کہاکر بہاگا اباقاخان نی سب
اسباب اوسکا اپنی تحت تصرف مین لاکر جانب آذربیجان کی مراجعت کی — بعدازان درمیان
ملوک مصر اور اباقاخان کے لڑائیان بہت ہوئین اونکو ہم اسواسطی چہوڑ دیتی ہین کہ ابوالفدا
نے کچہہ کچہہ حال اونکا لکہا ہی — اباقاخان بیسوین ماہ ذالحجہ سنہ ۶۶۰ ہجری کو
درمیان ہمدان کی فوت ہوا اٹہارہ برس اوسنی سلطنت کی

بیان سلطنت کرنے نکودار ان بن ہلاکو خان کا

باتفاق اشراف اور اعیان سلطنت کی بروز یکشنبہ تیرہوین تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ ۶۸۱
ہجری کو موضع الاماق مین تخت بادشاہی پر نکودار ان جلوہ آرا ہوا اوسنی باب عدل اور
انصاف کا ساکنین ولایت آذربیجان اور عراق پر کہولا لقب اس بادشاہ کا سلطان احمد

بیان سلطنت کرنی تکوداران کا

۱۱۰ رکہا گیا سلطان نی وزارت اپنی سلطنت کی خواجہ شمس الدین محمد کو دی اور عطاء الدین عطا ملک کو بہی منظور نظر تربیت اور عنایت کا کیا اور مجد الملک کو پکڑ کر اوسکی سپرد اوسنی اوسکو قتل کر ڈالا اور خواجہ علاء الدین نے بہی چوتہی تاریخ ذی الحجہ مذکور کو انتقال پایا اِس بادشاہ کے حسن سعی اور اہتمام خواجہ شمس الدین محمد کی سی اہل اسلام کو قوت پیدا ہوئے یہہ حال دیکہہ کر اور بادشاہزادے جو بی ایمان تہے اور مسلمان نہ تہی رشک کرنے لگی از انجملہ ارغون خان نے ولایت خراسان مین جا کر ترتیب اسباب سلطنت کی اور تمہید بساط مخالفت کی اور لڑائی کرنی شروع کی سنہ ۶۸۳ چہہ سو تراسی ہجری مین جانب دامغان کی گیا وہان ایک لڑائی بہاری ہوئی وہان بہی شکست کہائی پہر سلطان احمد نے طرف خراسان کی کوچ کیا شاہزادہ ارغون خان قلعہ کلات مین جا چہپا اور لشکر اتیاف نے اوسکا تعاقب کیا غرضیکہ اتیاف نے وہان جا کر بادشاہزادے کو کلمات فریبندہ کہہ کر امین اور بے خوف کر کے اردو احمد خان مین بہیجدیا بادشاہ اہل اسلام نے اوسکو ایک خیمہ مین قید کیا اور مسمی اروق برادر بوقا کو معہ چار ہزار آدمی کی اوسکے محافظت کی واسطی مقرر کیا اور آپ بخواہش عشرت و عیش تن تنہا جانب عراق کے قصد کیا اور حکم دیگیا کہ تم لوگ بعد ایک ہفتہ کے ارغون کو یاسا مین پہنچا دینا مگر بعد جانی سلطان احمد کے ایک جماعت اون امرا سے جو بادشاہ کیا اسلام نرکہتی تہے اور موافق مزاج سلطان احمد کی نہی اونہون نے باہم متفق ہو کر اوسی رات کو ارغون خان کو قید سی خلاصی دی ارغون خان نے اوسی شب کو مثل بلائے ناگہانی کے تاخت لاکر اتیاف کو معہ چند مقربان سلطان احمد کی جان سی قتل کیا دوسری روز بوقا نے سانڈنی سوار ایلچی قراؤتاتی کے پاس بہیجا تاکہ وہ سلطان احمد کے راہ بند کرین اور چند روز مین ارغون خان نی بہی سلطان احمد کا تعاقب کیا سلطان احمد نے درمیان نواحی اسفراین کے ارغون خان کی خلاصی کی خبر پا کر اپنی والدہ مسماۃ قوتی خاتون کے لشکر مین جا کر پناہ لی وہ لوگ جو اوسکے مطیع اور خادم تہی راہ سی کہین کہین کو بہاگ گئے

بیان سلطنت ارغون خان کا

لگے جب سلطان احمد سرآب پر پہنچا توم قراد تاشس نی لشکر پر ہاتھ غارت اور لوٹ کا بڑھایا اسی اثنا رمین ارغون خان بہی اوس نواح مین آپہنچا — بوقا اور سنکور جو ملازمان قدیمی مادر سلطان احمد کے تہی اوسکی والدہ سی ملکر اور حیلہ کرکے سلطان احمد کو ارغون خان کے پاس لیگئی سچ ہے ؎ بیک ساعت بیک لحظہ بیک دم ✣ دگرگون میشود احوال عالم ✣ ارغون خان نے بی توقف سلطان احمد کو قنغرتای کی بیٹون کے حوالہ کیا جنکا باپ سلطان احمد کے ہاتہہ سی مقتول ہوا تہا اونہون نے اپنی باپ کی قصاص مین سلطان احمد کو قتل کیا ؎ چنین است رسم سرای درشت ✣ گہی پشت زین و گہی زین بہ پشت ✣ سلطان احمد نے دو برس تین مہینی سلطنت کی

بیان سلطنت ارغون خان بن اباقا خان کا

واضح ہو کہ ساتوین جمادالاخر ۶۸۳ سنہ چہ سو تراسی ہجری باتفاق خوانین اور امرا اور شاہزادگان والا تبار کے تاج سلطنت ارغون خان کے سرپر رکہا گیا ارغون خان نی تمام مقدمات کلیات اور جزیات ملکی اور مالی بوقا کے سپرد کی صاحب سعید خواجہ شمس الدین محمد وقت بادشاہ ہونی ارغون خان کے بارادہ فرار جانب اصفہان کی آیا اور یہہ ارادہ رکہتا تہا کہ اسجای سی دریا کی راہ ہندوستان کو بہاگ جاون مگر پہر توکل اور صبر کرکی لشکر ایلخان کی جانب گیا اثنا رراہ مین ایک استمالت نامہ بادشاہ کا اوسکے نام پہنچا اسلیئے وہ بسبیل تعجیل بادشاہ کی خدمت مین بہاگ کر چلا گیا اور ماہ رجب سال مذکور مین مجلس ارغون خان مین پہنچا ۶۸۶ سنہ چہ سو چہیاسی ہجری مین مارا گیا اسی سال مین ایک یہودی سعد الدولہ نامی طبیب ندیم بادشاہ کا ہوا روز بروز اوسکو ترقی ہوتی گئی اور اوسکو تمام انتظام ملک اور مال مین ایسا اقتدار ہوا کہ اوسنی سب امرا اور اعیان کو بے اختیار کر دیا اور اوسکی قوم کی یہودی لوگ بہت اچھی رتبہ اور مسند عزت مین متمکن ہوگئے تھے اسلئے

بیان سلطنت کیخاتو خان کا

۱۱۲ اکثر یہودیون نے مسلمانون کی شریعت پر طعن اور تشنیع کرنی شروع کی بلکہ اونکی بہکانی سے ارغون خان نے بہی یہہ حکم دیدیا تہا کہ کوئی مسلمان کسی عہدہ جلیلہ پر ممتاز نہو اور اردوے اعلی مین بہی مسلمان لوگ نہ آنے پاوین بلکہ اون لوگون نے ارغون خان کو یہہ صلاح دی کہ کسی تجویز سے یہہ کرنا چاہیے کہ کعبۃ اللہ مین بہی بت رکہوا دو اور کوئی شخص نماز مسلمانون کے طور کی نہ پڑہے بجائے عبادت رحمان کی پرستش بتون کی جاری ہو جاوے تو سب سے بہتر ہے اسی عزم کی پورا کرنے کی ارادہ مین تہا کہ خدا نے مسلمانون کی دعا سن لی یعنی ارغون خان بیمار سخت ہوا غرضیکہ اوسکی بیماری کے دفعیہ مین بہت تدبیرین کیجاتی تہین جو جو علاج کرتے تہے مرض زیادہ ہوتا جاتا تہا اور سعد الدولہ یہودی کو یہہ خیال بہت تہا کہ اگر بادشاہ مرجاوے گا تو میرا کوئی حامی اور مددگار نہوگا اور یہہ جو مینے تشدد اور تعصب کی راہ سے مسلمانون پر زیادتے کئے خدا جانے بعد مرنے بادشاہ کے میری جان پر کیا بنے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ابہی بادشاہ نزع کی حالت مین تہا کہ طغاجار نویان اور بعض امرا مسلمانون نے بادشاہ سے ناامید ہو کر بسبب اوس کینہ دیرینہ اور عداوت مذہبی کے سعد الدولہ کو سلخ صفر سنہ ۶۹۰ چہہ سو نوے ہجری مین پکڑ کر قتل کیا ارغون خان نے وقت نزع یہہ حال سنا تیسری تاریخ ربیع الاول سال مذکور مین ارغون خان بہی سعد الدولہ کے پیچہے پیچہے جہنم واصل ہوا اس بادشاہ کے مرتے ہی مسلمانون کے چہرہ حال پر بشاشت اور تازگی پیدا ہوئی

بیان سلطنت کیخاتو خان بن اباقا خان کا

کیخاتو ایام سلطنت ارغون خان مین درمیان روم کی روزگار بسر کرتا تہا جب اوسنے ارغون کے مرنے کی خبر سنی بسبب طلب امرا سلطنت کی متوجہ اردو کا ہوا اور ماہ رجب سنہ ۶۹۰ ہجری مین اوسجا سے پہنچا جاتے ہی تخت نشین ہوا اونہین ایام مین جانب روم سے اخبار پریشان کنخاتون کے سننے مین آئے اسواسطے جانب روم کی کوچ کیا ماہ جمادی الاخر سنہ ۶۹۱ چہہ سو اکانوے ہجری

بیان سلطنت کیخاتو خان کا

ہجری مین روم سی مظفر اور منصور ہوکر مراجعت کی پہر اپنی سلطنت کی انتظام اور ضبط کے درپی ہوا چنانچہ منصب امیر الامرائی کا تغوقا کو دیا اور عہدہ وزارت پر صدر الدین خالد زنجانی کو سرفراز کیا خلاصہ اس بادشاہ کی حال کا یہہ ہی کہ کیخاتو خان مذکور اکثر اوقات شراب خواری اور صحبت بتان سیم اندام مین گذارتا تہا یعنی رات دن اوسکو یہہ خیال رہتا تہا کہ اشرافون اور اعیان سلطنت کی بیٹیون کی چہرہ شکنی کیجی چنانچہ دو تین لڑکیون پری چہرہ کی چہرے اوسنی توڑے اور تمام ہمت اسی کام پر مصروف ہو گیا اوسکو سلطنت کی کار سی کچہہ ہی خبر نہ تہی اسلئی طغاجار نویان — اور طولادای اور بعض اور امرا اوسی دل برداشتہ ہوگئے اور سبنی یہہ ارادہ کیا کہ اس بادشاہ چہرہ شکن کو تخت سی اوتار د بایدو خان کو تخت پر بٹہلاوی بایدو خان اون ایام مین حاکم بغداد کا تہا جب کیخاتو خان نے اس امر کی اطلاع پائی قبچوق مال اور طولادی کو معہ بعض امرا کے بندیخانہ مین قید کئے — طغاجار نے یہہ حال دیکہہ کر ایک ایلچی خفیہ بغداد کو بہیجکر بایدو خان بادشاہزادی کو پیغام یہہ کہلا بہیجا کہ جتنی تم سی جلدی ہوسکے اس جانب چڑہ آؤ ہم کیخاتو خان کو پکڑکر تمہارے حوالہ کردینگے اور آپ بادشاہی کیجی اسلئی بایدو خان لشکر ذواتہ ہمراہ لیکر بغداد سی آیا — کیخاتو خان ہی واسطی مقابلہ دشمن کی آقبوقا — اور طغاجار نویان کو اپنی سی اول بہیجا اور آپ ہی بروز ۲۳ سہ شنبہ جماد الاول سنہ ۶۹۴ چہہ سو چورانوین ہجری مین دشمن کی طرف چڑہ کر گیا — اثنائ راہ مین طغاجار آقبوقا سی جدا ہوگیا اور کیخاتو خان کی مخالفت اوسنی ظاہر کی اور لشکری بہی اکثر اوسکے ساتہہ ہوکر بایدو خان سی مل گئی آقبوقا تہوڑے سی آدمی ساتہہ لیکر کیخاتو خان کی لشکر مین آیا کیخاتو خان نے جب یہہ حال دیکہا بادل غمناک و دیدہ نمناک کی موغان کی جانب بہاگ گیا اسی اثنا مین قبچوق مال — اور طولادی معہ اون امیرون کے جو بندیخانہ مین قید ہوئے تہے بایدو خان نے چہوڑ دئے ہ

بیان سلطنت بایدو خان کا

۱۱۴ لوگ قتل بلائی ناگہانی سے کی سوغان مین پہنچی وہان جاکر کنجاتو خان چہرہ شکن کا چہرہ حیات کا توڑا یعنی قتل کیا — کیجاتو خان تمام اولاد ہلاکو خان مین سبسی بڑا تہا اور ایام دولت مین عدالت اور انصاف کرتا رہتا تہا بیگناہ کے قتل کو اوسنے کبہی حکم نہین کیا کیجاتو کا نام عنقاتو بہی لکہتی ہین

بیان سلطنت بایدو خان بن ہلاکو خان کا

بایدو خان نے آخر ماہ جمادالاول سنہ ۶۹۴ چہہ سو چورانوین ہجری مین درمیان حدود ہمدان کے باتفاق امرا اور اعیان کی سریر خانیت پر جلوہ افروز ہوا اوسنی منصب امیرالامرائی کا طغاجار نویان کو جو اوسکی سلطنت کا بانی اور اساس رکہنی والا تہا دیا اور کار مہمات وزارت اور امور دیوانی کا کفایت جمال کو مرحمت ہوا جب خبر مقتول ہونے کیجاتو خان کی اور بادشاہ ہونی بایدو خان شاہزادہ غازان کو جو کہ اون ایام مین اپنی باپ ارغون خان کے وقت سی حاکم خراسان کا تہا پہنچی اوسنی ارادہ انتقام لینے کا مصمم کرکے امیر نوروز غازی سی مشورت لی یہہ امیر نوروز ارغون آغا کا بیٹا تہا جو کہ زمانہ چنگیز خان سی بتیس ۳۲ برس تک خراسان کی حکومت کرتا رہا بعد وفات اپنی باپ کی ملازمت ارغون خان مین بسر کرتا تہا کہ جب کہ ارغون خان نے برقا کو باساق مین بہیجدیا تہا یہہ بہاگ کر طرف دیار مشرق کے چلاگیا تہا چونکہ وہ مقلد دین اسلام کا تہا اسلئے اوسنے جہاد کرنے پر کمر باندہ کر بہت مشرکون کو قتل کیا اور مدت تک درمیان امیر نوروز غازی اور شاہزادی غازان سے لڑائی اور خصومت قایم رہی آخرالامر درمیان سنہ ۶۹۴ چہہ سو چورانوین ہجری کی صلح ہوگئی امیر نوروز شاہزادی کی خدمت مین واسطی پابوسی کے حاضر ہوا اور رتبہ تقرب اور ندیمی کا پایا القصہ جب شاہزادے نے قصد یعنی عراق اور آذربیجان کا کیا اسباب مین نوروز غازی سی صلاح لی نوروز غازی نے جواب دیا کہ مین آپ کو مسند سلطنت اور بادشاہی

بیان سلطنت بایدو خان کا

115 بادشاہی کی تخت پر بٹہلاونگا اور بایدو کو اوسکی بدعملی کی سزا دونگا مگر ایک شرط
یہہ ہی کہ تم ہماری پیغمبر خدا یعنی محمد مصطفی پر ایمان لاؤ اور کفر اور بت پرستی سی ہاتہہ اوٹہاؤ
شاہزادی نی اقرار مسلمان ہونیکا کیا اور مقام فیروزکوہ پر کلمہ جاکر پڑہا اوسی روز صدہا آدمی
اوسکے ساتہہ کی مسلمان ہوگئی بعد ازان غازان خان متوجہ جانب آذربیجان کی ہوا جب حدود
آذربیجان پر جا پہنچا اوسوقت ایک ایلچی سخن دان کو بایدو خان کے پاس بہیجکر یہہ کہلا بہیجا
کہ کنجاتو خان کے قاتلون کو ہمارے حوالہ کردو وہان سی قاصد بے مراد پہرا آیا غازان نے
باتفاق امیر نوروز کی مخالفت ظاہر کی دوسری طرف سی بہی بہت لشکر مقابلہ پر آیا قاصد
جانبین کے ایکدوسرے کی پاس پہنچی اور لڑائی شروع ہوگئی شاہزادے غازان نے
قراول بایدو خان کو شکست دیکر ایک اور ایلچی پاس بایدو خان کے بہیجکر سخنان محبت آمیز
کہلا بہیجین اور کہا کہ جنگ قراولان بسبب بیوقوف قراولون کے ہوگیا والا نہ ہمکو تمسی محبت اور
دوستی ہے لڑائی ہونی کی کیا معنی جواب مین اوسکے اوسنی بہی کلمات مشفقانہ زبان پر لاکر
مقرر ہوا کہ بالمشافہ ہماری تمہاری ملاقات ہو جو بات ولمین ہو وہ بے وسیلہ غیر کے آپسین کہہ سن
لین بعد ازان ایکروز معین مین دونون بادشاہ مع لشکر کے وعدہ گاہ پر گئے اور دونو بادشاہ
تہوڑے تہوڑے آدمی لیکر باعزاز و احترام تمام ملے بعد ملاقات غازان نی التماس فارس
اور عراق کی جو ارغون خان سی متعلق تہی کے بایدو خان نے یہہ التماس اچہی طرح پر قبول
فرمائی اور یہ بات پر قرار ٹہرا کہ کلکی روز دونو بادشاہ اپنی اپنی اردو کو کوچ کر جاوین لیکن
چونکہ بایدو خان کے امیرون کے دلمین یہہ خیال تہا کہ کلکی روز وقت مراجعت کی مہم غازان
کی منقطع کرنے چاہئی یعنے غازان کو مار ڈالئے اس امر کی اطلاع شاہزادے کو اونلوگون
کی تیور پہرے ہوئی دیکہہ کر ہوگئی فوراً اوسنی زمانہ کی تیرہ و تار دلمین عبار بجہد تمام جانب
خراسان کی کوچ کر گیا دوسرے روز بایدو خان نے جب یہہ خبر سنی بہت افسوس کیا
دوسری روز غازان نی ایک ایلچی بایدو کے پاس بہیجکر یہہ اطلاع کی کہ مین آغاسی خیالی

بیان سلطنت بایدو خان کا

۱۱۶ دوستی کا رکھتا تہا لیکن جناب کے امیرون کی دلونمین زنگ عصیان پاکر بلی رخصت مراجعت
کرآیا ہون بایدو نے حسب ظاہر تملق اور چاپلوسی کی اور حکم دیا کہ ملک اسلام جمال الدین محصولات
انجو اور فارس کو غازان خان کی گماشتون کے حوالہ کردیوے بعد ازان شاہزادے کے
نوکرون نی وہ فرمان شاہی فارس مین پہنچایا جمال الدین نے اوسپر کچہہ عمل نکیا ملازمان غازان
بے مراد پہر آئے اسی اثنا رمین امیر نوروز واسطی اطلاع ضمایر اور اسرار لکرار آذربیجان اور عراق
بطور ایلچی گری کے پاس بایدو خان کی گیا مگر خفیہ امیر طغاجار سی عہد وپیمان اس مضمون کے کرلی
کہ تم معاونت غازان کے کرنا اور بایدو کو تخت سی اوٹہا دو اور غازان کو تخت پر بٹہلا دو ور
بایدو خان نے امیر نوروز کو چند روز قید رکہا آخرکار نوروز نے قسم کہائی اور کہا کہ اگر تم مجکو
خراسان مین جانی دو تو مین غازان کو باندہ کر آپکی ملازمت مین حاضر کرونگا اس فریب سی
خلاص پاکر نوروز نے خدمت شاہزادے مین حاضر ہوا اور یہان آکر ایک ہانڈی باندہ کر
بہیجدی تا کہ قسم سی بری ہو جاوی کیونکہ غازان ہانڈی کو کہتی ہین جیسا کہ ابو الفدا نے لکہا ہے
اس مقام سی تا مسلط ہونی تیمور لنگ کی ہم سب بادشاہون چنگیز خانیون کے ذکر چہوڑ دیتا
ہین کس واسطی کہ ابو الفدا نی علی سبیل الاختصار سبکا حال لکہا ہے مگر بہت اختصار کی کہتے ہین
کہ بعد بایدو کے سلطان محمود غازان خان بن ارغون خان درمیان ماہ ذالحجہ سنہ ۶۹۴ چہ سو
چورانوین ہجری مین تخت خانی پر بیٹہا اسنی بنیاد کفر کی مغلونمین سی یکقلم موقوف کرکے
شریعت محمدی کی بنیاد ڈالی اور ملوک مصر کا حال ابو الفدا مین مع اس ذکر کی کہ غازان
خان سی ملک ناصر بادشاہ مصر کی لڑائی ہوئی گذر چکا وقت وفات اپنی چہوٹی بہائی الجایتو
کو اوسنی اپنا ولی عہد کردیا تہا روز یکشنبہ دسوین ماہ شوال سنہ ۷۰۳ سات سو تین ہجری مین
فوت ہوا۔ اولجایتو سلطان بعد اوسکے تخت پر بیٹہا یہہ محب علما اور سادات اور بزرگون کا
تہا ائمہ اثنا عشر سی اعتقاد کامل رکہتا تہا سنہ ۷۱۷ سات سو سترہ ہجری مین فوت ہوا
سنہ ۷۱۷ ہجری مین سلطان ابو سعید بن اولجایتو ماہ صفر مین تخت خانیت پر بیٹہا اسکے ایام سلطنت

سلطنت کا حال چونکہ ابو الفدا لکھہ چکا اور جوبان کا حال بہی اوسمین مندرج ہی اسلئے چہوڑا ۱۱۷
جاتا ہی

بیان نکاح بغداد خاتون کا

جب امیر جوبان نویان مارا گیا اوسوقت بادشاہ سلطان ابوسعید نے قاضی مبارک شاہ کو طلب کرکے کہا کہ امیر حسن کے پاس جاکر جسطرح ہوسکے مسماۃ بغداد خاتون کو طلاق دلوادی یہہ عورت چونکہ خوبصورت تہی بادشاہ اوسپر بہت مفتون تہا قاضی نے یہہ بات شیخ حسن سی جاکر کہی شیخ حسن نے بسبب خوف بادشاہ کی اپنی جورو بغداد خاتون سی مفارقت اختیار کے بعد گذرنی ایام عدت کی بادشاہ نی اوس سی اپنا نکاح کیا اور اس عورت کو امور ملکی اور مالی مین دخیل کرلیا درمیان ۷۳۲ھ سات سو بتیس ہجری کی چند لوگون نی بادشاہ سی یہہ کہدیا کہ درمیان شیخ حسن اور بغداد خاتون کے مراسلات خفیہ جاری ہوگئی مین اسواسطی بادشاہ نے شیخ حسن کو جانب قلعہ کاخ کی روانہ کردیا اور بغداد خاتون سی وہ محبت جاتی رہے اوسکا رتبہ بہی کم کرکی دل سی اوسکو اوتار دیا جب بعد تحقیق یہہ ثابت ہوا مفسدون نی یہہ مضمون بناکر اوڑا دیا تہا اور اصلمین یہہ جہوٹ تہا اوسوقت منظور نظر عنایت کی مسماۃ بغداد خاتون ہوئے — اور امیر شیخ حسن سلطنت روم کا بادشاہ ہوا اور آخر سال ۷۳۵ھ سات سو پینتیس ہجری مین بادشاہ اوزبک نے قصد اران اور آذربیجان کا کیا — اسلئے بادشاہ اوایل ۷۳۶ھ سات سو چہتیس ہجری مین عازم اران کا ہوا جب حدود شیروان مین پہنچا اوسکا ہوائے بسبب حرارت اور عفونت ہوا کی مرض سخت مین مبتلا ہوا بعد پندرہ روز کے جب کچہہ تخفیف ہوئے حمام کیا وہ بہی مرض پہر عود کر آیا تیرہوین تاریخ سال مذکور مین فوت ہوا — گرگہر بدنج تخت تا بکی باشد بعید * بر زوال دولت سلطان اعظم بوسعید * اوسکا تابوت سلطانیہ مین لاکر جانب غرب دفن کیا جن ایام مین کہ مرزا امیر شاہ بن امیر تیمور نے واسطی خراب اور برباد کرنے اوس گنبد کی حکم دیا اوسوقت وان سی اوسکے تابوت کو نکالکر اوب لیگئے

بیان حکومت ارپہ خان کا

۱۱۸ اوسکے باپ کے پاس دفن کیا بتیس ۳۲ برس وہ زندہ رہا اور انیس ۱۹ برس اوسنی سلطنت کے
ظفرنامہ مین لکہاہے کہ سلطان ابوسعید نے اخر ایام حیات اپنی مین مسماۃ دلشاد خاتون
بنت دمشق خواجہ بن چوپان سی نکاح کر لیا تہا بسبب اوس نئی دولہن کی محبت کی بغداد خاتون
سی کم التفاتی کرنے لگا تہا اسواسطی اوس خاتون بیمروت نی یعنی بغداد خاتون نی اوسکو
زہر کہلایا ابن یمین نے تاریخ اوسکے وفات کی یہہ کہی ہی ــ چون گذشت از سال ہجرت
ہفتصد و باسی وشش + وز ربیع الاخرین ہم سیزدہ بگذشتہ بود + در قراباغ از سر
سلطان اعظم بوسعید + دست تقدیر الہی افسر شاہی ببرد +

بیان سلطنت کرنی ارپہ خان کا

واضح ہو کہ ارپہ خان نسل ارتق بوکا بن تولیخان سی ہے وہ بعد وفات سلطان ابوسعید کی
بسبب سعی خواجہ غیاث الدین محمد وزیر کے سریر سلطنت خانیت پر بیٹہا اوسنے بغداد خاتون
کو جو بری نظر سی اوسکو دیکہتی تہے اور برا جانتی بسبب زہر دینی سلطان ابوسعید کی قتل کیا
بعد ازان لب آب پر پہنچ کر اوزبکون کو شکست دی اور چونکہ امیر علی بادشاہ نی جو کہ ماموں سلطان
ابوسعید کا تہا اور اون ایام مین حکومت دیار بکر کے اوستی متعلق ہتی سلطنت ارپہ خان
سی مطلع ہو کر علم خلاف کا بلند کیا تہا اور موسی خان بن علی خان بن بایدو خان کو
بادشاہ بنالیا تہا اسواسطی بسبب حسن اہتمام کے خواجہ غیاث الدین محمد نے لشکر بیحد
جمع کر کے جانب دشمنون کی کوچ کر کے روز چارشنبہ سترہوین ۱۷ رمضان سنہ ۷۳۶ سات سو
چہتیس ۳۶ ہجری کو نواحی تغہو پر دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا تلوار اور خنجر کی لڑائی رہی
آخرکار ارپہ خان کو شکست ہوئی خواجہ غیاث الدین محمد ایک لحظہ ثابت قدم رہا جب
اوسنی دیکہا کہ میدان ہاتہہ سی جاتا رہا وہ بہی جنگل کی جانب بہاگا امیر علی نے لوگونکو
اوسکی تعاقب مین بہیجکر اوسکو پکڑا اکیسوین ۲۱ رمضان کو خواجہ فاضل نیکو اخلاق نہ کو کرکے ثبت

بیان حکومت محمد خان کا

شربت شہادت پلایا اونہین ایام مین اڑیہ خان بہی امیر علی بادشاہ کے ہاتہہ آگیا معہ 119
اپنی لشکریون کی مارا گیا

بیان سلطنت کرنی موسی خان کا

موسی خان نی ماہ شوال سنہ مذکور مین مقام اوجان مین تاج خوانی کا سر پر رکہا اور مہات ملکی اور مالی کا اختیار امیر علی بادشاہ کی سپرد کیا — امیر شیخ حسن بن امیر امبو قار جلایر جو سلطان ابو سعید کا چچی زاد بہائی تہا اون ایام مین دیار روم پر حکومت کرتا تہا اوسنی جب اس واقعہ کی خبر سنی فوراً محمد خان بن یولقتیغ بن ایس تیمور بن انبارجی مونکا تیمور بن ہلاکو خان کو تخت بادشاہی پر بہلایا اور اوسکو بادشاہ قرار دیکر جانب تبریز کی آیا موسی خان اور علی بادشاہ دونو برسم استقبال اوسکے پاس گئے چودہوین ذوالحجہ سنہ مذکور مین مقام بو شہیر پر تلاقی طرفین ہوئے — علی بادشاہ نی امیر شیخ حسن کے پاس ایک قاصد کی زبانی یہہ کہلا بہیجا کہ دو بادشاہ ایک تخت سلطنت پر نہین بیٹہہ سکتی ان دونو کو آپسمین لڑنی دو ہمین اور تمہین کیا ضرورت پڑی ہی جو درمیان مین سر پہٹول کرین اب مصلحت یہہ ہے کہ اپنی اپنی منتخبین کو لیکر ہم تم چلدین ان دونون کو سر پہوڑنے دو — امیر شیخ حسن نی اس بات کو مان لی دو ہزار آدمی لیکر چلا گیا اور دونون بادشاہون مین لڑائی ہونی شروع ہوگئے اسی اثنا مین امیر علی بادشاہ ایک جای چشمہ پر بفراغ خاطر بیٹہا ہوا وضو کر رہا تہا امیر شیخ حسن نی اوسکو دیکہہ کر معہ سواران جرار کی وہان آپہنچا اور فوراً اوسکو قتل کیا موسی خان نے جب یہہ خبر سنی کہ امیر علی بادشاہ مر گیا اوسکے پیر بہی اوکہڑ گئے فوراً بہاگ گیا

بیان سلطنت محمد خان کا

بعد شکست دینی موسی خان کی محمد خان باتفاق شیخ حسن نویان کے اوجان مین گیا وہان پہنچکر

بیان سلطنت امیر شیخ حسن کا

۱۲۰ تخت سلطنت پر بیٹہا اور امیر شیخ حسن امور مملکت کی بند وبست اور استمالت سپاہ اور رعیت مین مشغول ہوا وہ لوگ جو خواجہ غیاث الدین محمد وزیر کی بچی ہوی تہی اونکو پناہ شفقت اور رعایت مین جای دی — مساۃ دلشاد خاتون بنت امیر دمشق خواجہ بن جوبان کو جو سلطان ابوسعید کی جورو تہی اپنی نکاح مین لایا

حال سلطنت طغاتیمور خان کا

واضح ہو کہ طغاتیمور خان چنگیز خان کی بہائی کی نسل سی تہا درمیان ۷۳۷ھ سات سو سینتیس ہجری کی بسبب سی امیر شیخ علی قوشچی جو بعضی بلاد خراسان کا حاکم تہا اور بسبب تحریک امیر علی جعفر کی جو شیخ حسن سی بہاگ کر چلا گیا تہا تخت سلطنت پر بیٹہا بعد ازان تسخیر عراق کا قصد کر کی جب حدود آذربیجان مین پہنچا موسی خان معہ اپنی تابعین کی اوسپر تاخت لایا — اور محمد خان اور شیخ حسن نویان بہی مخالفین کی استقبال کو بڑہی درمیان پندرہوین ماہ ذیقعدہ سنہ مذکور کی صحرای کرہ رود مین دونو لشکرون کا مقابلہ ہوا — طغاتیمور نی قبل لڑنے اور جنگ کرنی سے ملک سی ہاتہہ اوٹہالیا تہا اور خراسان کی جانب چلا گیا تہا اسلئی موسی خان ایک لحظہ لڑتا رہا آخر کو وہ بہی منہزم ہوا بعد چند روز کی شیخ حسن نویان کی آدمیون کی ہاتہہ لگ گیا پکڑا آیا بروز عید یاسا کو روانہ ہوا

حال سلطنت امیر شیخ حسن بن تیمور تاش کا

واضح ہو کہ شیخ حسن کو چک اسی کو کہتی ہین یہہ شخص ولایت روم مین رہتا تہا ۷۳۸ھ ہجری مین بخواہش حکومت اور بادشاہ کی اسنی ایک فریب یہہ بنایا کہ ایک غلام ترکی نژاد کو جسکا نام قراجری تہا اپنی باپ کی شکل کا ڈہونڈ کر اپنی پاس لایا اور یہہ آوازہ تمام ملکون مین پہیلا دیا کہ میرا باپ تیمور تاش جو بعد قتل کرنی امیر جوبان کی مصر کو چلا گیا تہا اب آگیا ہی سب لوگون کو یقین

بیان شاہزادی ساتی بنت اولجاتیو کا

یقین ہوگیا کہ تیمور تاش زندہ ہی اور اپنی والدہ بہی اوس غلام کی حوالہ کی کہ یہہ آپ کی جورو ۱۲۱
ہی اور یہان تک اوسکی عزت کی کہ اوسکی گہوڑی کی رکاب پکڑکی پیدل اوسکی ساتہہ چلا کرتا
جب یہہ حال سب لشکریون اور ساکنین بلاد نی شناسب منقاد ہوگئی — اوسوقت شیخ حسن کوچک
نے اسباب لڑائی اور آلات حرب مہیا کرکی جانب آذربیجان کی کوچ کیا — اور محمد خان
اور امیر شیخ حسن بزرگ مخالفین کی دفعہ کی واسطی متوجہ ہوئی بیسوین تاریخ ماہ ذالحجہ کو حدود
الاتاق مین لشکر روم اور لشکر عراق کا مقابلہ ہوا شیخ حسن کوچک نی فتح پائی شیخ حسن ایلخانی
جانب تبریز کی چلا گیا اور محمد خان دشمنون کے ہاتہہ مین گرفتار ہوکر مارا گیا — اب اوس غلام
زاجری کی قسمت کہل گئی مفت مین شیخ حسن کوچک کی والدہ زوجیت مین لی اور بادشاہت
اور حکومت کرنی کی قدرت خدانی دی اوسوقت اوس غلام کی نیت مین فرق آگیا شیخ حسن
کوچک جسنی کہ یہہ تدبیرین کرکی سلطنت کی بنیاد اپنی واسطی ڈالی تہی اوسکے ایک چہری ماری
گروہ کارگر نہوئی اسلئی وہ بچ کر جانب گرجستان کی بہاگ گیا اوسوقت اوسنی وہان جاکر بیان
کیا کہ وہ میرا باپ نہین ہی بلکہ صرف ملک اور حکومت لینی کے واسطی ایک غلام ترکی اپنی باپ
کی شکل کا ڈہونڈہکر یہہ کہدیا تہا کہ میرا باپ ہی اور اسواسطی یقین لوگون کی اپنی والدہ کو بہی اوسکی
حوالہ کردیا تہا مین نہ جانتا تہا کہ وہ غلام بدذات میری ساتہہ یہہ سلوک کریگا شیخ حسن کوچک
شاہزادی ساتی بیگ بنت اولجاتیو سلطان کی خدمت مین رہنی لگا اور تیمور تاش جبکی بقصد
جنگ شیخ حسن ایلکانی کے متوجہ جانب تبریز کی ہوا بعد تلاقی جانبین کے شکست کہاکر بہاگا تہا اتفاقاً
ترمرہ ہرات کی جانب بغداد کی گیا اور امیر شیخ حسن جانب سلطانیہ کی چلا آیا

حال شاہزادی ساتی بیگ بنت اولجاتیو سلطان کا

دریافت ہو کہ درمیان ۷۳۹ سنہ سات سو انتالیس ہجری مین امیر شیخ حسن جوبانی مسند جہانبانی پر
بیٹہا جب وہ سلطانیہ مین پہنچا امیر شیخ حسن ایلکانی یہہ خبر سنکر جانب قزوین کی چلا گیا قبل قدوم

بیان حکومت جہان تیمور خان کا

۱۲۲ جنگ کی ایک گونہ صلح ہوگئی تہی اور شاہزادی مسماۃ ساتی بیگ اور امیر شیخ حسن کوچک اران
اور آذربیجان کو چلی گئی — اور امیر شیخ حسن بزرگ درمیان سلطانیہ کی مقیم ہوا — ماہ رجب
سنہ مذکور مین طغا تیمور خان نی دوسری دفعہ قصد چھوڑ دانی عراق اور آذربیجان کا کیا
جب وہ ساوہ مین پہنچا امیر شیخ حسن بزرگ اوسکے دفعیہ کی واسطی نکلا اور شاہزادی
مسماۃ ساتی بیگ معہ امیر سیورغان اور شیخ حسن کوچک کی اران سی اوجان مین آئی اسی
اثنا مین قوم اوبران نے اوس غلام قراچری تیمور تاش مجہول کو قید کرکی اس شاہزادی کے
لشکر مین بہیجدیا مسماۃ ساتی بیگ بادشاہزادی نی حکم دیا کہ اس کا سر تن سی جدا کرڈالو چنانچہ
وہ مارا گیا — بعد ازان امیر شیخ حسن جوبانی نے پہر مکر اور فریب کرنا شروع کیا یعنی طغا تیمور
خان کو یہہ کہلا بہیجا کہ اگر قصد بادشاہ کا امیر شیخ حسن ایلکانی کے پکڑنے کا ہو تو چاہئی کہ مجہسی
ملجائے مین مسماۃ ساتی بیگ بادشاہزادی سی اوسکا نکاح کروا دونگا اور مثل غلامون
کی اوسکی خدمت کرتا رہونگا طغا تیمور نے اس فریب مین آکر ایک خط مشتمل اوپر موافقت بادشاہزادے
ساتی بیگ اور شیخ حسن جوبانی کے اور مخالفت اور قصد شیخ حسن ایلکانی کے لکہہ کر پاس
امیر شیخ حسن کوچک کی بہیجدیا — جب امیر شیخ حسن بزرگ نی یہہ باتین سنی بہت متحیر اور
پریشان خاطر ہوکر ایک شخص کو جو طغا تیمور کا مقرب اور مخصوص تہا بلاکر وہ عہدنامہ کہ اوسکی
درمیان ہوگیا تہا دکہلایا وہ شخص بہت خجل ہوکر بادشاہ کے پاس گیا اور کیفیت تمام واقعہ کے
بیان کی طغا تیمور نے شیخ حسن جوبان کی حیلہ پر مطلع ہوکر انگشت تعجب کی دانتون سی کاٹی
اور نہایت شرمندہ ہوکر اوسی شب کو جانب خراسان کی چلا گیا

بیان حکومت جہان تیمور خان بن افرنگ بن کنجاتو خان کا

بعد رحلت طغا تیمور کے امیر حسن ایلکانی نی جہان تیمور خان کو تخت پر بٹہلایا وہ جانب بغداد
کی آیا اور اکثر ولایت عراق اور عرب کی اپنی تصرف مین لاکر خطبہ اوسکے اوسنی اپنے نام کا

بیان سلطنت سلیمان خان کا

نام کا جاری کروادیا

بیان سلطنت سلیمان خان کا

واضح ہو کہ سلیمان خان منسوب ابن ہلاکو خان کی نواسون مین سی ایک شخص تہا آخر سنہ ۷۳۹
سات سو انتالیس ہجری مین بسبب سعی شیخ حسن جوبانی کے شاہزادی ساتی بیگ سی اوسکا نکاح
ہوا اور تخت سلطنت پر بیٹہا اور ماہ شوال سنہ ۷۴۰ سات سو چالیس ہجری مین باتفاق امیر شیخ
حسن کے اوجان مین گیا او سجائے بہت خلق اللہ اوسکی جہنڈی کی نیچی جمع ہوگئی — اسی اثنا
مین امیر شیخ حسن بزرگ نی ہمراہ جہان تیمور خان کے قصد آذربیجان کا کرکی گیا اور سلیمان خان
اور امیر شیخ حسن اوسکی مقابلہ پر آئی لڑائی بہاری ہوئی لشکر بغداد کو شکست ہوئی امیر شیخ حسن
ایلکانی جب دار السلام مین پہنچا تیمور خان کو جو نہایت ناقابل تہا موقوف کیا اور درمیان سنہ ۷۴۱
سات سو اکتالیس ہجری کی امیر شیخ حسن علی کاون بموجب حکم اپنی بہائی طغا تیمور خان کے
متوجہ تسخیر عراق اور آذربیجان کا ہوا اور سجانب سی ملک اشرف بن تیمور تاش بن جوبان بموجب
اشارہ اپنی بہائی شیخ حسن کی مقابلہ پر آیا شیخ علی کاون کو شکست ہوئی بہاگ گیا بعد اپنی بہائی
کی خدمت مین پہنچنی کی سرداروں سی لڑنے گیا وہان مارا گیا — اور سنہ ۷۵۴ ہجری مین طغا تیمور خان
بہی خواجہ یحیی سربدار کی ہاتہہ مقتول ہوا القصہ امیر شیخ حسن جوبانی بعد شکست دینی شیخ علی کی جانب
دیار بکر اور بلاد روم کی گیا وہان جاکر قتل اور غارت اور شہروں کو بہت خراب اور ویران کیا اور
صحیح و سالم وہان سی مراجعت کی — اور درمیان سنہ ۷۴۴ سات سو چوالیس ہجری کی سلیمان
اور امیر یعقوب شاہ کو معہ ایک جماعت امرا کی جانب روم کی بہیجا وہ لوگ وہان سی شکست کہاکر
آئے اسلئے امیر شیخ حسن یعقوب کو بسبب اوس تقصیر کے جو اوسنی لڑائی مین کی تہی مقید کیا
— امیر شیخ حسن کی جورو جسکو خاتون عزت ملک کہتی ہین یعقوب شاہ سی محبت رکہتی تہی
اوس عورت نی یہہ خیال کرکے کہ میری خاوند کو اس موذی نی بسبب اسبابت کی کہ مجہسی وہ محبت
رکہتا ہی مقید کیا ہی دو تین عورتوں سی ملکر سگل کی رات ستائیسوین رجب کو شیخ حسن کی پاس

بیان حکومت ملک اشرف کا بن تیمور تاش کا

 گئی اور اسکی خصیہ پکڑکر ایسی کہینچی کہ وہ تڑپنی لگا آخر کار خصیہ پکڑے رہی بہت اوسنی زور اور فکر چہڑائی کا کیا ہرگز خصیہ نچہوڑے یہانتک کہ وہ مرگیا خواجہ سلیمان نے اس مقام پر یہہ تاریخ لکہی ہے ؎ ز ہجرت نبوی رفتہ ہفصد و چہل و چار + در آخر رجب افتادہ اتفاق حسن زنی چگونہ زنی فرفراست حسان ∴ بزور بازوی خود خصیتین شیخ حسن + گرفت محکم و میداشت تامرد و برفت + زہی خجستہ زنی خایہ دار مرد افکن ∴ دوسری روز وہ قحبہ نابکار معہ اپنی اعوان اور انصار کی چہپ کر محل سے نکلکر بہاگی دو دن تک یہہ حال کسی پر نہ کہلا تیسری روز تمام امیروں کو اس امر کی خبر پہنچی بعد جستجو کے اوس رنگایو کی عزت ملک اور تمام قاتلین بادشاہ کو پکڑکر ہلاک کیا

بیان حکومت ملک اشرف بن تیمور تاش کا

واضح ہو کہ وقت مقتول ہونے اپنی بہائی کے ملک اشرف اپنے چچا یاغی باستی کی ساتہہ حدود شیراز میں تہا جب اوسنے یہہ خبر سنی تبریز میں آیا — اسی اثنا میں امیر سیورغان نے جو کہ درمیان قراحصار روم کے محبوس تہا نکلکر شہر کی کوتوال کو قتل کرکی ملک اشرف اور یاغی باستی سی جا ملا — او سلیمان خان نے جب جمعیت امرا اور مردان سپاہ کی دیکہی جانب دیار بکر کے چلا گیا چند روز درمیان اونکی طریق اتفاق کا جاری رہا آخر الامر اون میں بہی اختلاف ہوگیا ایک رات کو یاغی باستی اور سیورغان تبریز سے نکلکر جانب خوی کی گئے ملک اشرف نے بہی اونکی پیچہے تعاقب میں حرکت کی صحرای اغناباد میں جاکر دونو لشکرون کا مقابلہ ہوا سیورغان اور یاغی باستی کو شکست ہوئی اوسوقت ملک اشرف نے موضع تادیل پر نزول کرکی ایک شخص مسمی نوشیروان کو تخت پر بٹہلایا اور حکم دیا کہ اسکو نوشیروان عادل کہا کرو یہہ منادی پہروا دی جب گنجہ میں پہنچی قاضی محی الدین بردعی واسطے صلح کروانی کی یاغی باستی کی طرف سی اوسکے پاس آیا ملک اشرف نے صلح مان لی سیورغان کو یقین نہ آیا امیر ایلکان ولد امیر شیخ حسن بزرگ کی ہاتہہ سی مارا گیا — اور یاغی باستی اپنی چہوٹی بہائی کے پاس گیا وہان سی دونو جانب تبریز کے

بیان حکومت ملک اشرف کا

۱۲۵ تبریز کی متوجہ ہوئی جب تبریز مین آئی ملک اشرف نی اپنی چچا بزرگوار کو ایسی طرح پر
قتل کیا کہ کسی کو اطلاع اس امر کی نہوئی کہ کسطرح مارا بعد اوسکے قتل کرنی کی مستقل ہوکر حکومت
کرنے لگا اور ظلم اور بی انصافی ایسی کی کہ جس کسی سی ہوسکا اران سی اور آذربیجان سی
بہاگ کر جہان امن پایا وہان جا بسا — اول موسم بہار ۷۴۸ھ سات سو اٹہتالیس ہجری
مین ملک اشرف نے قصد جنگ شیخ ایلکانی کا دمین کرکے جانب بغداد کی کوچ کیا —
امیر شیخ حسن شہر مین محصور ہوا ملک نی محاصرہ چند روز کی ہراسان ہوکر جانب تبریز کی مراجعت
کی اور محرم ۷۵۱ھ سات سو اکیاون ہجری مین اصفہان پر گیا پچاس روز تک اصفہانسے
لوگ لڑتے رہی آخر کار خطبہ نوشیروان عادل کی نام کا پڑہا اور دو ہزار دینار نقد زر سرخ
مع اخراجات ایک لاکہ دینار کی ملک اشرف کی خدمت مین اصفہانیون نے بہیجی اوسوقت
مراجعت کی اور ظلم اوسنے بیشمار کئی ہین چنانچہ اوسکی ظلم دیکہہ کر شیخ صدرالدین صفدسے
جانب گیلان کی — اور خواجہ شیخ کحجی شام مین گی اور قاضی محی الدین بردعی دشت قبچاق
مین گیا اوس شہر کے سرای مین جاکر ٹہرا — اور جانی بیگ خان حافظ اوس بادشاہ کی وعظ
کرنے کو حاضر ہوا تہا اثنار وعظ مین شرح ظلم ملک اشرف کی اسطرح پر تقریر کی کہ بادشاہ
اور اہل مجلس کو طاقت کچہہ پوچہنی کی نہ تہی ظلم سُن سُنکر سُن ہوگی تہی بعد ازان جانی بیگ
خان نے دو مہینی کے عرصہ مین لشکر جمع کرکے ۷۵۸ھ ہجری مین وہ عادل مسلمان ملک
اشرف کی ظلم کی خبر سنکر دشت قبچاق سی متوجہ جانب آذربیجان کی ہوا بعد یہان پہنچی کے
ملک اشرف خربر ظفر پائی اوسکو قتل کیا چارسو قطار اونٹون کی جو لدی ہوئی جواہر اور زر
اور اخراجات سے تہی ملک اشرف کی خزانہ سی جانی بیگ خان کی نصیب کی تہی جو اوسکو ملے
— پہر دس ہزار آدمی لیکر تبریز مین آیا لشکری اوسکے راہ مین جو فرد کش ہوتے ہوئے
اور رسد پاتی ہوئی آتی تہے کسی کی مجال اتنی نہ تہی کہ ایک مٹہی گہاس کی بے دینی قیمت کے
کسی کسان سی لیوے ایسا عادل بادشاہ بعد چند روز کی اپنی بیٹی بزری بیگ کو مع بچاس

بیان وفات پانی شیخ حسن ایلکانی کا

۱۲۶ ہزار سوار کی تبریز مین چھوڑکر آپ بنفس نفیس خود مراجعت کر گیا بعد تہوڑے زمانہ کی بزرگی
دفتر نے آکر خبر دی کہ باپ مرض الموت مین گرفتار ہی اسلئی واخی حق کو اپنا نائب بناکر
خود متوجہ دشت قبچاق کا ہوا اور اخی حق اوس ولایت پر مستولی ہوکر ملک اشرف کے
طریقہ پر چلنے لگا یعنی وہی ظلم جاری کیا

بیان وفات پانی شیخ حسن ایلکانی کا اور بیٹھنا تخت سلطنت پر اوسکی بیٹی سلطان اویس کا

واضح ہو کہ ۷۵۷ سات سو ستاون ہجری مین امیر شیخ حسن بزرگ درمیان بغداد کی فوت ہوا
اوسکا بیٹیا سلطان اویس مسند سلطنت اور جہانگیری پر درمیان سنہ مذکور کی بیٹھا اور درمیان
۷۵۹ سات سو اونسٹھہ ہجری کے اوسنی قصد تسخیر آذربیجان کا فرمایا اخی جوق اوسکے
مقابلہ پر آیا لیکن شکست کہاکر تبریز کو چلا گیا سلطان اویس بہی اوسکے تعاقب مین اوسی شہر پر
پہنچا پہر وہان سی اخی جوق نخجوان کو چلا گیا اور سلطان عمارت رشیدی مین داخل ہوا ماہ رمضان
۷۶۷ سات سو سنتالیس ہجری مین چند امرا کو جو برسر خلاف تہی پا سا مین مقید کیا اسلئی ایک
جماعت امرا اور اعیان اوسجا سے کی اخی جوق سی ملگئی سلطان نی امیر علی کو اونکی دفع کے
واسطی روانہ کیا امیر علی بسبب اوس کینہ دیرینہ کی جو سلطان سی رکہتا تہا اخی جوق سی
آپ جان کر شکست کہاکر بہاگ آیا اور بادشاہ نے جانب بغداد کی مراجعت فرمائی ۷۶۰
سات سو ساٹھہ ہجری موسم بہار مین امیر محمد مظفر نے لشکر لیکر آذربیجان پر چڑہائی کرکے
اخی جوق کو شکست دی چندروز تبریز مین مقیم ہوا اسکے بعد آوازہ سلطان اویس کا سنکر پہر
اخی جوق نی مراجعت کی اب کی دفعہ اخی جوق کو بادشاہ نی قتل کیا — اور ۷۶۵ سات سو
پینسٹھہ ہجری مین خواجہ مرجان نے جو کہ جانب سلطان اویس سی حاکم بغداد کا تہا راہ مخالفت
اور عصیان کی اختیار کی اسلئے سلطان جانب دارالسلام کی گیا خواجہ مرجان شکست کہاکر

بیان سلطنت حسین بن سلطان اویس کا

کہا کہ محصور ہوا پہر بطور عجز و انکسار کی ہیئتیں آکر دروازہ بغداد کی کہول دئے سلطان اویس نے
اوسکا گناہ معاف کیا بعد گیارہ مہینی کے دیار بکر کی راہ جاکر موصل کو فتح کیا پہر جانب
ماردین کی گیا وہان سے تبریز کو مراجعت کی اور ۷۷۲ھ سات سو بہتر ہجری مین سلطان اویس
نے امیر ولی کی مہم پر توجہ کی یہہ امیر ولی بعد قتل کرنے طغا تیمور خان کی ولایت مازندران پر
مستولی ہوگیا تہا غرضیکہ جانبین سے مقابلہ سخت ہوا آخرکار شکست امیر ولی کو ہوئی اور
سلطان نی سمنان تک دشمنون کا تعاقب کرکے مراجعت کی آخر ماہ ربیع الاول ۷۷۶ھ سات سو
چہتر ہجری مین سلطان اویس کو بیماری صعب پیدا ہوئی تمام امرا اور ارکان ولایت اور
قاضی شیخ علی کہجانی نے بادشاہ کی سرہانی بیٹھکر وصیت طلب کی اوسنی کہا کہ سلطنت
حسین کری اور حکومت بغداد کی شیخ حسن سے متعلق رہے اون لوگون نی عرض کی کہ شیخ
حسن شیخ حسین سے بڑا ہے ایسا نہو کہ امین جنگ و جدال آپکی بعد قائم رہی بادشاہ نے
نزع کی حالت مین یہہ کہدیا کہ تمہین اختیار ہے اس لفظ کو سنی اجازت تصور کرکی شیخ حسن
کو قید کیا پہر سلطان اویس کو بولنی کے تاب و طاقت نرہی تہی کیونکہ جاڑی بند ہوگئی تہے
دوسری تاریخ جمادالاول کو فوت ہوا اوسی رات کو شیخ حسن کو بہی عمارت دمشقیہ مین
لیجاکر زمین مین گاڑ ائی اور سلطان اویس کو سرداران مین دفن کیا

بیان سلطنت حسین بن سلطان اویس کا

واضح ہو کہ سلطان حسین بن سلطان اویس دوسری روز بعد انتقال شاہ اویس کی باتفاق
جمیع امرا اور ارکان سلطنت کی تخت نشین ہوا حسین نی اوایل بہار ۷۷۹ھ سات سو اناسی
ہجری مین جانب قلعہ ارجیس کی جو تحت تصرف قرا محمد ترکمان کے تہا لشکر کشی کی انجام
مہم کا صلح پر منتہی ہوا قرا محمد بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوکر مشمول نظر عاطفت کا ہوا اور
درمیان ۷۸۰ھ سات سو اسی ہجری کے ایک جماعت امرا کی سلطان حسین سے پہر گئی ہی

بیان سلطنت حسین بن سلطان اویس کا

۱۲۸ ا وہ لوگ مثل سرائیل — اور عبدالقادر حجان شاہ کی تہے غرض ان باغیون کی یہہ تہی کہ عادل آغا کے حکومت اور استیلا جاتا رہی اسلئے وہ بغداد کو چلے آئے عادل آغا حسب الامر بادشاہ کے سلطانیہ سی جانب مخالفین کے گیا اب کرکان کی نواح مین سی ادن لوگون کو پکڑ کر یا سائین مقید کیا اور اسی سال مین درمیان بغداد کے ایک جماعت امرا نے امیر اسماعیل بن امیر زکریا کو جو کہ جانب سلطان حسین کی سی وہان کا حاکم تہا قتل کیا اور شیخ علی بن شیخ حسن کو تخت حکومت پر بٹہلایا جب یہہ خبر سلطان حسین کو پہنچی بموجب صلاح وقت کی ایک فرمان اوسکے نام بہیجکر اوسکو اوس عہدہ پر بحال کیا — اور پیر علی نے بغداد مین آکر تمام امور ملکی اور جنگی مین بطور استقلال کی اپنا دخل کرکی اکثر ولایت عرب کو تحت و تصرف اپنی مین لایا — جب سلطان حسین اور عادل آغا نی پیر علی کی استیلا اور بغاوت کی خبر پائی سپاہ کثیر لیکر دارالسلام کے جانب گئے — اور شاہزادہ شیخ علی اور پیر علی بسبب نرکہنی طاقت جنگ کی جانب تستر کے بہاگ گئی عادل آغا نی اونکا تعاقب کیا بعد محاصرہ قلعہ تستر کے شاہزادی شیخ علی سی صلح اسبات پر کی کہ اضلاع تستر مین حکومت وہ کرتا ہے دارالسلام بغداد سی کچہہ تعرض نکرے بعد ازان بغداد کو مراجعت کی وہان سی لشکر بہت سا لیکر سلطانیہ کو گیا اور عین موسم جاڑے مین شیخ علے اور پیر علے نی بسبب استدعای بعضی مردمان بغداد کی اوس جانب کو کوچ کیا سلطان حسین نے بہی محمود دواتی اور عمر قپچاقی کو اونکی مقابلہ کے واسطے روانہ کیا وہ دونو امیر علے کے پنجہ مین قید ہوئے اور خلق کثیر بادشاہ کی لشکر سی ماری گئی سلطان حسین یہہ خبر سنکر جانب تبریز کی بہاگ گیا راہ مین بہت صدمہ اوٹہاکر بہزار خرابی بلدہ تبریز مین داخل ہوا اور ۷۸۴ھ سات سو چوراسی ہجری مین عادل آغا قلاع رے کی فتح کرنے پر تمام ہمت مصروف تہا اور سلطان حسین نے بہت لشکر اوسکے مدد کو بہیج دیا تہا اسلئے فرصت غنیمت جانکر سلطان احمد بن سلطان اویس نے جسکی برابر کوئی شخص روئی زمین پر سفاک بیباک نہ تہا بخیال مخالفت اپنی بہائی کے تبریز سی جانب اردبیل کی گیا ہرچند

بیان سلطنت سلطان احمد کا

ہرچند کہ سلطان حسین نی اوسکی پاس کئی قاصد بہیجکر مراجعت کرنی کی خواہش کی اوسنی ہرگز ١٢٩
منظور نکیا بلکہ اوسنے وہان جاکر لشکر فراہم کرکی مثل بلائی ناگہان کی تبریز پر چڑہائی کے سلطان حسین
متحیر اور سراسیمہ ہوکر کسی گوشہ مین جان بچاکر چھپگیا لیکن قضا نی چھپنی ندیا اوسکی ات کو
اوسکی لشکری کہین سی ڈھونڈکر پکڑ لائی اوسنے فوراً قتل کرڈالا کہتی ہین کہ سلطان حسین
ایک جوان صاحب جمال عشرت دوست آدمی تہا گاہی گاہی وہ افعال جو لایق مردون کی نہین
ہے کیا کرتا تہا

بیان سلطنت سلطان احمد بن سلطان اویس کا

بعد قتل کرنی اپنی بہائی سلطان حسین کی احمد مذکور تخت پر بیٹہا مگر دوسرا بہائی اوسکا سلطان
بایزید بہاگ کر عادل آغا کی پاس چلاگیا اوسنی سلطان بایزید کو بادشاہ بنایا پہر دل آغا
تبریز مین آیا اور سلطان احمد بسبب اسکی کہ ابہی اوسنی کچہہ مضبوطی اور تمکین اور قوت پیدا
نکی تہی جنگل کی جانب بہاگ کر تزمذ مین چلاگیا پہر عادل آغا جانب سلطان احمد کی گیا اثنار
راہ مین بعضی امرا نے بسبب ہواخواہی سلطان احمد کی عادل آغا سی خلاف جب پیدا کیا
اوسوقت اوسنی صلاح وقت تعاقب کرنا جانکر سلطانیہ کی طرف مراجعت کی اور سلطان احمد
دوسری دفعہ پہر تبریز مین آیا اسی اثنا مین سلطان احمد نی یہہ خبر پائی کہ شاہزادہ شیخ
علی اور پیر علی بادوک بارادہ جنگ جانب تبریز کی آتے ہین اسلئی سلطان احمد نے اوسکی
لڑائی کا قصد کرکی اونکی طرف کوچ کیا نوح سفت رود مین دونون لشکروکا مقابلہ ہوا
عمر قبچاقی جو سلطان احمد سی کینہ رکہتا تہا شاہزادہ علی سی ملگیا اسلئی سلطان احمد معرکہ سی بہاگ
کر راہ جوی سی نخجوان کو چلاگیا وہان جاکر قرا محمد ترکمان سی جاملا قرا محمد وا سطی معاونت
سلطان احمد کے پانچ ہزار مرد لیکر جانب شاہزادہ شیخ علی اور پیر علی بادوک کی آیا سلطان
احمد کو ابکی دفعہ فتح نصیب ہوئی اور شاہزادہ شیخ علی اور پیر علی بادوک مقتول ہوئی ترکمان
لوگ بہت مال اور دولت لیکر اپنی وطن کو مراجعت کرگئی اور سلطان احمد تبریز کو چلاگیا

بیان اولاد چنگیز خان کا

۱۳۰ بعد ازان درمیان سلطان احمد اور عادل آغا کی بہت لڑائیان اور وقایع ہوئے ہنوز لڑائی ان دونوںین ہو رہی تہی کہ تیمور صاحب قران عراق اور آذربیجان مین پہنچا پہر اونکی مہم کی اور ہی شکل ہو گئے کچہہ اور حال سلطان احمد کا اور کیفیت اوسکے مقتول ہونے سکے انشاء اللہ تعالی آگی بیان کرونگا اب دل یہہ چاہتا ہی طایر قلم کو ایران سی جانب توران کے اوڑاون یعنی حال چغتائی خان کا معہ اوسکے اولاد کی جو چہوٹ گیا ہے بہت مختصر کرکے لکہون تاکہ کتاب نہ بڑہ جائے اور مطلب بہی نرہ جائے

ذکر سلطان چغتائی خان معہ اوسکی اولاد اور اقربای اوسکی کی جو مملکت توران مین تہی

واضح ہو کہ چغتائی خان چنگیز خان کا دوسرا بیٹا تہا وہ بسبب عقلمندی کے تمام اپنی بہائیون پر شرف و امتیاز رکہتا تہا چنگیز خان نی وقت تقسیم کرنی اپنی سلطنت کی حکومت دیار ما وراء النہر — اور بلاد غور — اور کاشغر — اور بدخشان — اور بلخ کی اوسکو دی تہی اور اس لڑکی کو قراچار نویان بن سوغو جیجن کو جسکی پانچوین پشت مین حضرت صاحبقران تیمور ہین سپرد کیا تہا جب چنگیز خان فوت ہوگیا چغتائی مذکور اکثر اوقات ملازمت مین اپنے بہائی اوکدائی قاآن کی مشغول رہتا اور حتی الوسع اوسکی تعظیم اور تکریم مین مبالغہ کرتا رہتا اور بدون مشورت اور بے استصواب قراچار کی کسی کار مین دخل نہ دیتا نادرات وقایع اوس زمانہ کے سی ایک یہہ ہی کہ درمیان سنہ ۶۳۰ ہجری کی موضع تاراب مین جو کہ ایک گانو تین فرسخ پر بخارا سی واقع ہے ایک شخص محمود تارابی نام شقاوت فرجام پیدا ہوا اوسنے چند شعبدی لوگون کو دکہلا کر بہت خلق اللہ کو اپنا مرید کرکے بخارا اور ما وراء النہر کے اور شہریون کو حلقہ بگوش اپنا کر لیا جب اتنی بہیڑ بہاڑ مریدون کے اوسکی پاس ہو گئی اوسوقت داروغہ چغتائی خان کو معہ اوسکی انصار اور اعوان کے بخارا سی نکالکر آپ بخارا کا حاکم

بیان اولاد چنگیز خان کا

حاکم ہو بیٹھا اوسنی تارابی کی نام کا خطبہ بہی بخارا مین پڑہا گیا بعض اکابر اور علما اور امرا کو ۱۳۱
اوسنی قتل کیا اوسکی ستولی ہونی سی اوباشون کی بن آئی چوریان اور لوٹ بہت ہوئی
روز روشن مین متمول لوگ لٹ گئی اوباشون اور بدمعاشون کی یہہ حالت تہی کہ جس دولتمند
کے گہر مین جا گہسی جو چاہا سو لیا بادشاہ کی طرف سی کچہہ مانعت اسبات کی نہ تہی — وہ
داروغہ اور امرا چغتائی کی جو بہاگ گئی تہے اونہون نے سپاہ جمع کرکے پہر بخارا پر چڑہائی
کی جب جانبین کا مقابلہ ہوا اوسوقت مغلون سے دیں اوسکی کرامات کی باتین سنکر جنگ
کرنی کا ارادہ نہ تہا بلکہ سپاہ کا پاؤن نہ پڑتا تہا کہ اوسی لڑے اتفاقًا اسی اثنا مین ایک
تیر غیبی اوس شیخ تارابی کی ماتہی مین کسی مخالف کا آکر لگا اوسکا تو فورًا کام تمام ہوا مگر بسبب
کثرت غبار کی کسی نے نہ جانا کہ پیرجی کی جان پر کیا بیتی اور مغلون کے دلمین جو ہیبت اوسکی
کرامات کی چہاگئی تہی وہ بہی شکست کہائی ہی بہاگے شیخ تارابی کے مریدون نی اونکا
تعاقب کرکی قریب دس ہزار مغل کی قتل کئے جب اپنی لشکر کو مراجعت کرکی پہرے محمود
تارابی کی لاش کہین لاشون مین ملگئی تہی کسیتی اوسکو تلاش نہ کیا سب مریدون نے یہہ تجویز
کی کہ شیخ غایب ہوگیا ہے اسلئے سب نی متفق ہوکر اوسکا محمد علی کو قایم مقام کیا القصہ جب
یہہ خبر بادشاہ قراچار کو پہنچی اوسنے ایلدر نویان — اور حکمن قورچی کو اس فتنہ کی دفع کرنی
کے واسطی نامزد کیا وہ لشکر فراوان لیکر طرف بخارا کی گئے مہم حسب دلخواہ اونہون نی انکے
کرکی قتل اور لوٹ کا ارادہ کیا اکابر اور اشراف بخارا نی یہہ عرض کی کہ ابہی قتل اور غارت
کرین ہم ایک عرضی قراچار نویان کے پاس بہیجتی ہین بعد اوسکے جسطرحکا حکم صادر ہوگا
وہ آپ کیجیگا اونہونی منظور کیا قراچار نے عرضی پڑہ کر حکم عفو جرایم کا دیا چغتائی خان
ماہ ذیقعدہ سنہ ۶۳۸ ہجری مین فوت ہوا تیس آدمی اوسکے اولاد سی تخت سلطنت توران پر
راج کر گذرے ہین جنکی تفصیل یہہ ہے

اول بیسو منکا بن چغتائی خان

بیان اولاد چنگیز خان کا

۱۳۲ ۲ قرا ہلاکو بن منوکا بن جغتائی خان بعد فوت ہونی ہسوکا کی بسبب
سی قرا چار نویان کی وہ بادشاہ ہوا تہا نویان مشار الیہ نے
اوسکی ایام دولت مین درمیان سنہ ۶۵۲ چہ سو باون ہجری کے
عالم جاودانی سی رحلت کی عمر اوسکی نواسی ۸۹ برس کی ہوئے

۳ ارغنہ خاتون بنت تورالچی گورکان منکوحہ قرا ہلاکو کی اوسکی ایک
بیٹا قرا ہلاکو کی نسل سی مبارکشاہ تہا چونکہ وہ بچہ تہا اسلئی وہ عورت
بعد فوت اپنی خاوند کی خود سلطنت کا بندوبست کرتے تہی

۴ بایتو بن نامدار ابن جغتائی خان مورخ لوگ اسکو بائنو کہتی ہین

۵ مبارک شاہ بن قرا ہلاکو بعد وفات بائنو کی تخت کا وارث ہوا

۶ براق خان بن ییسو ستوار بن میتوکان اسنی اپنی ایام دولت
مین خراسان پر لشکر کشی کی تہی جب اباقا خان بن ہلاکو سی شکست
کہا کر بہاگا تو بخارا مین جاکر مسلمان ہوگیا تہا بعد مسلمان ہونی کی سلطان
غیاث الدین اوسکا نام رکہا گیا آخر سنہ ۶۶۸ چہ سو اٹہسٹہ ہجری مین
فوت ہوا

۷ بیگی ابن سارہان بن جغتائی خان

۸ بوقا تیمور بن قلاعی بن بوری بن موکان

۹ دوا سیحان بن براق خان یہہ عادل اور بلند مرتبہ بادشاہ تہا

۱۰ کوجک خان بن دوا سیحان

۱۱ بائنو بن قلاعی بوری بن میتوکان

۱۲ السیبوقا خان بن دوا سیحان

۱۳ کبک خان بن دوا سیحان کہ بادشاہ نیک خلق اور عادل تہا بلخ مین

بیان اولاد چنگیز خان کا

بلخ مین بلخ مین قتیبہ الاسلام اوسنی نبوایا ہی ۱۳۳

۱۴ ایمجنکدای خان بن دواسجان

۱۵ دواتیمور بن دواسجان

۱۶ سرین دواسجان ہندوستان پر بہی اوسنی لشکر
کشی کے ہتی

۱۷ خبکتی بن ابوکان بن دواسجان

۱۸ مسیو بن تیمور بن ابوکان اسنی اپنی بہائی پر خروج
کرکے اوسکو قتل کیا اور اپنی والدہ کی دونون چوچیان
کٹوا ڈالین تہین یہہ پاگل اور دیوانہ تہا وہ بی قصور تہے
کیونکہ والدہ کو یہہ کہا کہ تو نی مجکو باغی ہونی کی صلاح دے
تہی اسیواسطی تیری چوچیان کٹوا ڈالین

۱۹ علی سلطان جوکہ نسل اوکدائی قاآن سی تہا

۲۰ محمد خان بن بولاد بن کوبجک خان

۲۱ قزان سلطان بن مسیور بن اورکتیمور بن بوقا بن تیمور بن
بوری بن مشوکان جو درمیان ۷۳۳ سنہ ہجری کی تخت نشین ہوا

۲۲ دانشمند جہ خان اوسکا نسب بہی اوکدائی قاآن تک پہنچا ای
بعد مقتول ہونی قزان سلطان کی امیر قزغن نی اوسکو بادشاہ
بنایا بعد گذرنے دو سال کی اوسکو بہی قتل کیا

۲۳ بیان قلیتان بن سورعدو بن دواسجان سے امیر قزغن سنے
دانشمند جہ کو قتل کرکی بیان قلی کو بادشاہ بنایا اوسنی
اچہا سند ولنبت اور عدل کیا درمیان ۷۶۰ سنہ ہجری کی قتلق

بیان اولاد چنگیز خان کا

تیمور نامی ایک مغل نے جسکی نکاح مین امیر قزغن کی بہن تہی ۱۲۳
بسبب کینہ دیرینہ کی فرصت پاکر شکارگاہ مین اوس امیر
مملکت پناہ کو شہید کیا اور آپ جانب قندز کی بہاگ گیا
مغلون سنے بہی اوسکا تعاقب کرکی قندز مین جاکر اوسکو پکڑکر
پرزے پرزے کیا بعد ازان امیر قزغن کی بیٹی امیرزادہ عبد اللہ کو
اوسکی قایم مقام کیا اوسنے سمرقند کو دار السلطنت بنایا اور
بسبب طمع خاتون بیان قلی کی جو بیہ حرکت کی تہی اوسی
نامراد ہی گیا

تیمور شاہ بن بیسور تیمور بن ابوکان بن دواسجان امیرزادہ ۲۴
عبد اللہ نے بعد قتل کرنے بیان قلیخان کی اوسکو بادشاہ
بنایا — اور امیر بیان سلدز نے طریق اطاعت سے انحراف
کرکی باتفاق امیر حاجی برلاس کی جوکہ اولاد بیسو منکا بن
قراچار نویان سے تہا جانب امیرزادہ عبد اللہ کی خروج کیا
جانبین سے لڑائی ہوئی امیر بیان سلدز نے فتح پائی تیمور شاہ
اور امیرزادہ عبد اللہ کو قتل کیا — اور دیار ماوراء النہر مین
چہندا بادشاہی کا بلند کیا وہ شخص سلیم النفس کم آزار آدمی
تہا اور اکثر اوقات شراب خواری مین رہتا تہا اسلئی خلل
توران مین بیز آگیا تہا

تولغلقمون خان بن المواجہ بن دواسجان — بعد شہادت ۲۵
امیر قزغن کی الوس جتہ مین وہ حاکم ہوگیا تہا جب اوسنی
خبر پریشانی ماوراء النہر کی سنی درمیان ۷۶۱ھ ہجری کے

بیان اولاد چنگیز خان کا

۱۳۵ ہجری کی وہان گیا اکثر امرار کو اپنا مطیع و منقاد کرکی مراجعت
کر آیا اوسکی آنے کی بعد جب امیرون مین پہر نزاع اور اختلاف
پڑا اسلئی درمیان ۷۶۳ھ سات سو ترسیٹھ ہجری کے پہر
لشکر کشی کی امیر بایزید جلایر اور امیر بیان سلدز کو قتل کیا
اور اپنی بیٹی خواجہ خان کو حکومت ماوراء النہر پر مقرر کرکے
مراجعت کر آیا

الیاس خواجہ بن توقلقیمور خان ہی کہ بعد مراجعت اپنی باپ
کے ماوراء النہر مین بادشاہ ہوا اور درمیان ۷۶۵ھ سات سو
پینسٹھ ہجری کے مقتول ہوا

عادل سلطان بن محمد بولادن کو بجل خان اسکو پانی مین اوسکی
وزیر نی ڈبو کر مار ڈالا تہا

قبول سلطان بن دورجی بن ایلجکدای
سیور غتمش خان بن دانشمند جہ خان جسکو حضرت صاحبقران
امیر تیمور گورکان نے تخت خانی پر بحال رکہا

سلطان محمود خان بن سیور غتمش خان کہ امیر تیمور نی بعد فوت
ہونے اوسکے باپ کی بسبب مواثیق اور عہود کی حکم دیا کہ
اوسکا نام فرمانون کے سر پر لکہا جایا کرے — واضح ہو
کہ اسجای تک مرزا الغ بیگ گورکان کی رسالہ سی لکہا گیا یہہ
رسالہ اوسنے خانان الوس اربعہ کی ذکر مین تصنیف کیا ہے
— اب ہم اسجای سی حال امیر تیمور گورکان صاحبقران کا لکہتی ہیں
اور اوسکی اولاد کا بہی حال مختصر اپنی وقت تک لکہینگے فقط

بیان امیر تیمور کا

فصل

اسمین ذکر فرمانفرمائی اور کشور کشائی امیر تیمور صاحب قران اور اوسکی اولاد کا آجکی زمانہ تک لکھا جاتا ہی

بیان نسب امیر تیمور گورکان کا

واضح ہو کہ مورخون نے نسب امیر تیمور گورکان کا اسطور پر لکھا ہی کہ امیر تیمور بن امیر تراغان — بن امیر برکل — بن امیر ایلنگر — بن ایجل — بن قراچار نویان — بن سوجیجن — بن امیر دمجی برلاس — بن قاجولی بہادر — بن تومنہ خان — بن باسنقر خان — بن قایدو خان — بن دوتومنین خان — بن بوقا خان — بن بوزنجر قاآن — بن الانقوا ہی جو کہ نسل قیان سی تہی اور قیان کی نسل حضرت آدم ؑ تک اوپر لکھہ چکا ہون اوسکی بیان کرنی کی کچہہ حاجت نہین

بیان ابتدا، حال امیر تیمور کا مرتبہ سلطنت کی پہنچنی تک

امیر تیمور صاحبقران ایام صبا مین اور اوان جوانی مین اچہی طرح پر ایام بسر کرتے تہی درمیان سنہ ۷۶۱ سات سو اکسٹہہ ہجری کی کہ تو قلقتیمور خان نے جب قصد تسخیر ماوراءالنہر کا کیا اور جب آب خجند سی لشکر عبور کر کیا اور صلح ہو چکی اوسوقت امیر تیمور نی بسبب مصلحت کی اون ہان اجازت مراجعت کی لیکر اردوی امرار خان مذکور مین آکر تقریر کلمات دلپذیر کی اوسکو مقام مست نستر و کین سی عبور کروایا امرار مذکور نے آثار رشد اور نجابت کی اوسکے ناصیہ مین پاکر حکومت تومانون قصبہ کش سکے امیر تیمور کو دے امیر تیمور نی اوس ولایت مین جا کر تہوڑے عرصہ مین بہت سا لشکر جمع کر لیا اسی اثنا مین امرا، تو قلقتیمور خان سکے اوس سی پہر گئے اور بادشاہی شکست کہا کر بہاگ گیا بعد ازان امرا ماوراءالنہر سی امیر تیمور لڑا اکثر اوقات شکست مخالفون کو

بیان امیر تیمور کا

مخالفون کو ہوتی رہی ان لڑائیون کا حال تاریخون مبسوطہ مین لکہا ہوا ہی اختصاراً چہوڑا جاتا ہی ۱۳۷
غرضیکہ درمیان ۷۶۳ سات سو ترسیٹہہ ہجری کی دوسری دفعہ پہر متوجہ جانب ماوراءالنہر کی
ہوا — امیر حاجی برلاس جو جانب خراسان سے آیا تہا وہ بہی باتفاق امیر تیمور کی ماوراءالنہر پر
گیا جب تو تغلقتیمور نے امیر بایزید جلایر کو قتل کر ڈالا امیر حاجی نے خوف کرکی جانب
خراسان کی بہاگنا اختیار کیا گانو خوراتشا پر وہ بہی مقتول ہوا — اور امیر تیمور صاحب قران
بسبب سعی امیر حمید مقرب تو تغلقاتیمور خان کے منظور نظر بادشاہ کا ہوا بدستور سابق بادشاہ
نے حکومت تومانات شہر سبز کی امیر تیمور کو مرحمت کی — اور عین قلب موسم زمستان مین
خان مذکور بارادہ عزم استیصال امیر حسین کی چونکہ خوش ہورہا تہا حکم دیا کہ اوسپر چڑہائے
گئے وہی ناگاہ کیخسرو ختلانی امیر حسین سے باغی ہوکر مخالفین سے آملا اسی امیر حسین نے ارادہ
بہاگنی کا کیا اسواسطے تو تغلق تیمور خان نے بہی قصد مراجعت کا کرکے اپنی بیٹی الیاس خواجہ
خان کو حکومت ماوراءالنہر پر مقرر کیا اور ایک جماعت امرا اور کچہہ سپاہ اوسکی نگاہبانی
کی واسطے چہوڑ کر چلا آیا اور یہہ حکم دیا کہ امیر تیمور گورکان ہمیشہ الیاس خواجہ خان کی لشکر
مین رہی اور بیکجنگ ساری لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا — بعد جانی تو تغلقتیمور خان کی بیکجنگ
نے ہاتہہ ظلم اور بیدادی کا بلند کیا یہہ امر سب امرا پر گران گذرا خصوصاً امیر فرخندہ ماثر پر
بہت شاق ہوا اوسلئے عنان عزیمت واسطی طلب شیخ امیر حسین کے منعطف فرماکر بیابان جتوق پر
اوپر ایک کوئی سانج کی ملاقات ہوئی ۷۶۵ سات سو پینسٹہہ ہجری مین الیاس خان سے لڑنے
کا ارادہ کیا موضع تبا مین دونو لشکر کا مقابلہ ہوا اور لڑائے ہونی لگی انجام کار
فتح و نصرت امیر حسین اور امیر تیمور نے فتح پائی اور مخالفین کی آدمی بہت مارے گئے
اور الیاس خواجہ اور امیر بیکجنگ نی بہاگ جانا اور بعضی امرا جو مقید ہوئے اور امیر حسین
اور صاحب قران کامیاب ہوکر اپنی مقام کو مراجعت فرما آئے — آخر فصل بہار مین
الیاس خواجہ بعزم انتقام ماوراءالنہر پر پہر چڑہہ کر گیا امیر حسین اور امیر تیمور پہر مقابلہ پر آئی

بیان امیر تیمور کا

۱۳۸ نواح آب مین لڑائی ہوئی یہہ لڑائی بنام جنگ لائی مشہور ہی اس لڑائی مین چند حرکات
امیر حسین سی مخالف طبع امیر تیمور کی سرزد ہوئین اسواسطی امیر تیمور نے اوسکی سپاہ کو قتل
کرنا شروع کیا قریب دس ہزار آدمی کی سپاہ امیر حسین سی مارا گیا اور وہ بھاگ کر موضع
سبز نو بہار جا پڑا صاحب قران نے بہی اوسکا تعاقب کرکے قبۃ الاسلام بلخ پر جا کر ڈیرا کیا
بعد ازان لشکر جتہ جانب سمرقند کی گیا مگر بسبب ممانعت مولانا زادہ سمرقندی — اور مولانا
خوردک بخاری کے اور بسبب موافقت رعایا اون دونون کی کی اوس شہر مین کو لشکر کو
راہ نہ دی بعد ازان درمیان چار پایون لشکریون کے وبا پہیل گئی اسلئے لشکر (ی) جانب جتہ
کی مراجعت کی — اور امیر حسین اور امیر تیمور نی یہہ خبر بہجت اثر سنکر حدود نخلان پر باہم ملاقات
کرکی مراجعت کی امیر حسین سالی سرائی کو چلا گیا اور امیر تیمور شہر سبز کو مراجعت کر آیا اور درمیان
۷۶۷ھ ساتسو سرسٹہہ ہجری کی بسبب چغل خوری بعض مفسدین کی درمیان امیر حسین اور
صاحب قران کی پہر مخالفت اور نزاع قایم ہوئی قریب دو برس تک لڑائی ہوتی رہے اکثر
معرکون مین امیر تیمور گورگان کو فتح ہوتی رہی درمیان ۷۶۹ھ ساتسو انہتر ہجری کے اتفاق
صلح کا ہوا صاحب قران خطہ کش کو چلے آئی اور امیر حسین قبۃ الاسلام بلخ کو چلا گیا اور اس
شہر کو دار الملک بنایا درمیان آخر ۷۷۰ھ ساتسو ستر ہجری کی امیر حسین نے امیر تیمور
کو لکہا کہ اپنی لشکر کا کوچ کروا کی بہت جلد خدمت مین حاضر ہووی کیونکہ بعضی مہمات کا سرانجام
کرنا بہت ضرور ہے اور لکہا کہ تمہاری ہمشیرہ شیرین بیگ آغا کا خاوند مسمی امیر مؤید ارلات
کسیکو مار کر بہاگ کر بلخ مین چلا گیا ہے اوسکو بہی سزا دینی ہی سوای اسکی اور افعال ناہنجار
امیر حسین سی اسطرح کی سرزد ہوئی کہ امیر تیمور کو پہر کر مخالفت کرنی اور لڑنا اوسی مناسب معلوم ہوا
امیر تیمور نے شہرت اور آوازہ چڑہائی اور علم کوچ کا جانب قبۃ الاسلام بلخ کے دیا
اکثر امرا اور لشکری الوس جغتائی کی جو بسبب خیانت امیر حسین کی اوسکے اتباع سی متنفر
تہی صاحب قران کی جہنڈی کی نیچی آجمع ہوئے امیر تیمور درمیان ۷۷۱ھ ساتسو اکہتر ہجری کی

بیان امیر تیمور کا

ہجری کی سپاہ موفور لیکر شہر سبز سی نکلکر جانب قبۃ الاسلام بلخ کی روانہ ہوا جب موضع بالکہ ۱۳۹
پر جو نو فرسخ ترمذ سی واقع ہے وہان امیر سید برکت سی ملاقات ہوئی جو کہ واسطی موقوفات
حرمین شریفین کی امیر حسین کی پاس گیا تہا اور اوسنی اوسکے حال پر کچہہ التفات نہ کی تہی
وہ بہی امیر تیمور سی ملگیا اور اس باکمال نے یہہ فرمایا (توجه حيث ماشئت فانك منصور
امیر تیمور نی بسبب برکت بیی اوس جناب کی اور نیک فال پانی کی تمام اوقاف حرمین کے
وقف کر دیے اور سب چہوڑ دیے اور اوسکی بہت عزت اور تعظیم کی غرضیکہ باہر بلخ کے
لڑائی بڑی ہوئی امیر حسین کو شکست ہوئی اسی اثنا مین صاحب قران نی سیورغتمش اغلان کو
تخت خانی پر بٹہلایا اور بلخ کی باہر چہاونی ڈالدی اور آپ مہمات جنگ و جدل اور حرب
و قتال مین مشغول ہوا بعد چند روز کی امیر حسین نی ایلچیون کے زبانی یہہ پیغام دیا کہ آپ میری
یہہ عرض ہی کہ میری جان بچ جاوی تاکہ مین بیت اللہ کی زیارت کو جاؤن امیر تیمور گورکان نے
اس عرض کو قبول فرما کر حکم دیا کہ کوئی آفریدہ متعرض امیر حسین کا نہو جدہر اوسکے دل مین
آوے جاوے لیکن امیر حسین کو صاحب قران کی عہد و پیمان کا یقین نہوا اسلئے صبح کی وقت
شہر بلخ سی باہر نکلکر پرانی شہر مین ور کہندرات کی چلاگیا اور قریب طلوع صبح کی ایک
مینار مین چہپ گیا اتفاقاً اوسی جس رات کو امیر حسین نکلا اوسی دن کسی شخص کا ایک گہوڑا
جاتا رہا تہا اوسنی یہہ تصور کیا کہ اوس مینار پر جسمین امیر حسین چہپ رہا تہا چڑہ کر دیکہون شاید
کہین جنگل مین میرے نظر چڑہ جاوی اوسنی امیر حسین کو دیکہہ لیا امیر حسین نے بسبب خیال جان
بچانے کی ایک مٹہی مروارید کی بہرکر اوسکو دی اور کہا کہ کسی سی میرے حال کی اطلاع نکرنا
اوس شخص نے یہہ بدی کی کہ اوسکی خاطر سی ظاہرا قسم کہا کر اطمینان اوسکے کرکی فوراً امیر
تیمور کی خدمت مین حاضر ہوکر سب حال کہدیا حسب الحکم ایک فوجی جانب مینار کے روانہ
ہوئی امیر حسین نے گہوڑون کی سمون کی آواز سنکر وہان سی نکلکر ایک اور غار مین چہپ
گیا جب لشکریون نی مینار مین اوسکو نہ پایا اوس غار تک کہوج لگا کر اوسکو پکڑا اشکلین

بیان امیر تیمور کا

۱۴۰ باندہ کر امیر تیمور کی خدمت مین حاضر کیا صاحب قران نی فرمایا کہ مینی اوسکی جان بخشی کا حکم دیدیا ہی اپنی بات سی مین ہرگز نہ پہرونگا تجاوز کرنا اپنی بات سی مروت کی بات نہین ہی — جب امیر حسین کو مجلس امیر تیمور سی باہر لائے امیر کیخسرو ختلانی نی صاحب قران سی عرض کی کہ امیر حسین نی میری بہائی کیقباد کو بیجرم قتل کیا تہا اوسکو آپ میرے سپرد کر دیجے تاکہ اپنی بہائی کا قصاص لون امیر تیمور نے امیر کیخسرو کو سخنان نصیحت آمیز فرماکر یہہ کہا کہ امیر حسین کی مصاحبت کی تیرے اوپر بہت حق ہین اون حقوق کو یاد کرنا چاہئے اور یہہ کہکر امیر تیمور اوسکی بیکسی پر بہت رویا امیر الچا تیوا بردی نی امیر کیخسرو کی طرف آنکہہ سی اشارا کیا کہ اب باہر جاکر امیر حسین کو قتل کر ڈال اوسنی بدون اجازت امیر تیمور کی اوسکو قتل کیا بلکہ اوسکے دونو بیٹون کو بہی اوسکے ساتہہ قتل کیا — اس مقام پر اگرچہ بعض مورخ اوسکی قاتلین مین امیر تیمور کو نہین شمار کرتی مگر اور تاریخون معتبر سی امیر تیمور کا شریک ہونا قتل امیر حسین مین ثابت ہی سچ ہی — صدای خطبہ درین گنبد است بر بغتہ ✤ بنام شاہ دگر گوش کن چہ داری ہوش ✤

بیان جلوس فرمانی صاحبقران امیر تیمور گورگان کا اور تسخیر کرنی بعض ممالک اور امصار کا

واضح ہو کہ بعد فوت ہونے امیر حسین کی — امیر تیمور صاحب قران باتفاق اکابر امرا مثل امیر شیخ محمد بیان سلدز — اور امرا اولجا تیوا بردی اور امیر کیخسرو ختلانی اور امیر جاکو برلاس وغیرہ اور باتفاق اعاظم سادات مثل سید برکت اور خانزادہ ابوالمعالی اور خانزادہ علی اکبر کی بارہوین تاریخ ماہ رمضان ۷۷۱ سات سو اکہتر ہجری کو تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہوا — امیر تیمور نے تمام امرا اور ارکان دولت کو بہت انعام دئی اور لایق ہر ایک ہر ایک کی روزینہ اور منصب مقرر کیا اور حکومت بلخ کی مرادین سر جو عام برلاس کو دیکر جانب سمرقند کی گیا وہان جاکر عدل اور احسان تشنہ گان سمرقند پر کیا اسیطرح پر چند

بیان امیر تیمور کا

چند دفعہ جانب خوارزم کی نہضت فرما کر اون دیار کو بھی بضرب شمشیر آبدار کی تسخیر فرما کر اوایل
سنہ ۷۷۹ سات سو اناسی ہجری مین جہانگیر ابن امیر تیمور گورگان نے وفات پائی ۱۴ چودہوین
ربیع الآخر سنہ مذکور مین مرزا شاہرخ پیدا ہوا آخر سنہ ۷۸۲ سات سو بیاسی ہجری مین
صاحب قران نے بارادہ خراسان کی جیحون سے عبور کیا بعد قطع منازل کی ماہ ذالحجہ سنہ مذکور
مین باہر قصبہ فوشنج کی نزول اجلال فرمایا تین روز کی عرصہ مین سپاہیون نے قلعہ کو تسخیر کیا
اور حسب الحکم اہل فتنہ اور غوغا پکڑ کر یاسا کو پہنچائے گئے بعد ازان صاحب قران نے نواحی
ہرات پر چھاونی فوج کے ڈالی اور ملک غیاث الدین پیر علی شہر مین محصور ہوا تین
چار روز لڑائی رہی آخر کار ماہ محرم سنہ ۷۸۳ مین ازراہ عجز و نیاز کی حاضر ہوا باغ زاغان مین
خدمت امیر تیمور مین آکر حاضر ہوا لشکریون نے ہرات کی تمام برج اور شہر کے اندر گھس کر
تمام لوگون کے گہر مسمار کر ڈالی اور آدمیون کو قتل کیا پھر وہان سے کوچ فرما کر النگ
کوہستان کی نیچے اوتر کر حکم دیا کہ جتنی خزانے سلاطین غور و ملوک کرت کی ہین سب نکال
لاؤ بعد ازان جانب ولایت جرجان کی کوچ فرمایا نواحی نیشاپور مین خواجہ علی موید سربدار
اور علی بیگ جونی خدمت عالم پناہ مین حاضر ہوئے مشمول نظر عنایت ہوئے پھر حضرت
صاحب قران نے ایک ایلچی امیر ولی حاکم مازندران کے پاس بھیجکر حکم فرمانبرداری
اور انقیاد کا دیا اوس نے وعدہ کیا کہ عنقریب ملازمت حضور مین حاضر ہونگا اسلئے صاحبقران
نے جانب سمرقند کی مراجعت فرمائی اور ملک غیاث الدین پیر علی اور تمام حکام خراسان
کو اونکی ولایت کی جانب بھیجدئے اور درمیان سنہ ۷۸۴ سات سو چوراسی ہجری کی حضرت
صاحب قران نے بسبب مخالفت علی بیگ جونی کی دوسرے دفعہ پھر خراسان پر لشکرکشی
کئے اور قلعہ ترشیز اور حصار کلات کو بعد محاصرہ اور محاربہ کی تسخیر فرما کر چونکہ ملک غیاث الدین
سے حرکات نالایق سرزد ہوئین تہین اسلئے اوسکو مع اوسکے اولاد کی اور علی بیگ
جونی قربانی کو قید کرکی ہمراہ اپنی ماوراء النہر مین لے آیا اور درمیان سنہ ۷۸۵ سات سو پچاسی

بیان امیر تیمور کا

۱۴۲ ہجری کی جب دارو غہ ہرات نی وفات پائی بعضی غوریون سنے فتنہ و فساد وہان برپا
کر کے بہت مغلون کو قتل کیا اسلئے لاچار امیرزادہ میران شاہ گورکان نی کہ اون ایام مین
کنارہ آب مرغاب پر تہا ہرات مین آکر بہت خلق اللہ کو قتل کیا ـــ اور حضرت
صاحبقران نی بہی سمرقند مین جاکر جانب ملک غیاث الدین پیر علی اور تمام ملوک
کرت سی جو اون دیار مین محبوس تہی خاطر جمع فرماکر آب اموبہ سی عبور کرکی ماہ رمضان
مین درمیان ہرات کی پہنچکر وہان جانب فراہ ـــ اور سیستان ـــ اور قندہار اور
افغانستان کی لشکرکشی سے اور تمام اوس ولایت کو بضرب تیغ اور سنان کی مسخر کے
اور شاہ قطب الدین حاکم سیستان کو مقید کرکی سمرقند مین بہجدیا اور شاہ شاہان کو
وہان کا حاکم بنایا یہہ موسم جاڑے کی قندہار مین تمام کرکی فصل بہار مین اپنی دارالسلطنت کو
مراجعت فرمائی ـــ اور درمیان سنہ ۷۸۶ سات سو چہیاسی ہجرے کی صاحب قران ولایت
مازندران پر لشکرکشی فرمائی جب قریب استرآباد کی ڈیرا کیا امیر ولی بادشاہ مازندران
کا مقابلہ پر آیا قریب ایک مہینی کی لڑائی ہوتی رہی آخرالامر امیر ولی عاجز اور سراسیمہ ہوکر
جانب ری کی بہاگ گیا پہر وہان سی جانب استندار کی چلاگیا اور حضرت صاحبقران نے
حکومت مازندران کی لقمان بادشاہ پسر طغا تیمور خان کو مرحمت فرمائی اور آپ
جانب ری اور سلطانیہ کی آیا اوس مقام کو بہی اپنی تحت و تصرف مین لاکر عادل آقا اور
محمد سلطان شاہ کی سپرد کی پہر راہ مازندران سی سمرقند کو مراجعت کی اور درمیان سنہ ۷۸۸
سات سو اٹہاسی ہجری سے کے جانب فارس اور آذربیجان اور عراق کی کوچ فرمایا اس
یورش مین کہ قریب دو سال کی مدت ہوگئی تہی تمام وہ ولایت مسخر اور مفتوح سے
اور امیر شیخ ابراہیم والی شیروان ازراہ عاجزی درگاہ عالم پناہ مین حاضر ہوا انواع
الطاف سی مخصوص ہوا اور درمیان سنہ ۷۸۹ سات سو نواسی ہجری کی کہ شیراز مین امیر تیمور
کی جو نکہ چہاونی پڑے ہوئی تہی ایک ایلچی نے جانب ماوراءالنہر سی آکر یہہ خبر دی کہ توقتمش خان

بیان امیر تیمور کا

توقتمش خان بہت لشکر لیکر جانب شیراز کی آیا چاہتا ہی اسلئی صاحب قران نی اوسکا مقابلہ ١٤٣
اہمیات سی شمار کرکی جانب دار السلطنت شیراز کی لشکرکشی کی — بات یہہ ہی کہ توقتمش خان
کا نسب جوجی خان بن چنگیز خان تک پہنچتا ہی وہ اوایل سلطنت امیر تیمور کے مین اروس سی
بہاگ کر امیر تیمور کی ملازمت مین حاضر ہوا تہا اور سکی مدت اور عنایت سی دشت قبچاق
کی تخت پر وہ بیٹہا جن ایام مین کہ امیر تیمور بلاد فارس وعراق مین جہانگیری اور کشورکشائی
مین مشغول تہا توقتمش خان سنے اوسکی حقوق اور عنایات کو نابود تصور کرکی لشکر کثیر ماوراالنہر
پر روانہ کیا اور امیر سلیمان شاہ بن امیر داود اور امیر عباس برلاس کہ جانب حضرت صاحبقران
کی سی واسطی ضبط اور انتظام سمرقند کی مامور تہی یہہ خبر سنکر امیرزادہ عمر شیخ بہادر ہی مگر
مخالف کی لشکر پر گئی لیکن بسبب سستی بعضی امرا کے مخالفون کو فتح ہوئی امیرزادہ عمر شیخ
حصار اندکان مین محصور ہوا — اور امیر سلیمان شاہ اور امیر عباس جانب سمرقند کی بہاگ گئے
وہان جاکر اونہون نی شہر کی محافظت کی تدبیر کی — اور لشکر قبچاق سنے ماوراالنہر مین
آکر غارت اور لوٹ اور قتل شروع کیا القصہ جب یہہ خبر بلدہ شیراز مین امیر تیمور صاحب قران
کو پہنچی حکومت فارس اور عراق کی آل مظفر کو مرحمت فرماکر آپ دار الملک کی طرف مراجعت
فرمائی اور داروغگی قم اور کاشان اور قزوین کے پیر محمد سادہ کو دی — اور حکومت
ری کی موسی پسر حسن جوکار کو مرحمت کی — اور امیر جمشید قارن کو مملکت دامغان پر مقرر کیا
— اور امارت استرآباد کی پیر بادشاہ نواسہ طغا تیمور کو سپرد کی — بعد ازان قطع منازل
اور مراحل کرتا ہوا آپ جانب مخالفون کی کوچ فرمایا اثنا راہ مین سنا کہ مخالفین
اپنی ولایت کو مراجعت کر گئی ہین سمرقند مین پہنچکر اوس جماعت امرا کی جو جنگ جوکلاک مین
مقصر رہی تہی باز خواست کی اور جن لوگون سے آثار مردانگی ظہور مین آئے تہی بہت خوش ہوا
— اسی سال مین سیورغتمش خان روضہ رضوان کو راہی ہوا حضرت صاحب قران نی اوسکی
اوسکے بیٹی سلطان محمود خان کو بجائے اوسکی منصوب کیا اور اوایل سنہ ۷۹۱ سات سو اکانون

بیان امیر تیمور کا

۱۴۴ ہجری مین توقتمش خان نے پہر آب جخند سی عبور کیا یہانتک کہ مقدمہ الجیش اوسکا ادیر زرنوق کے پہنچا اور صاحب قران عین موسم زمستان مین متوجہ جانب مخالفین کے ہوا ایک ہی حملہ مین اون سبکو شکست دی وہ لوگ بہاگ کر لشکر توقتمش خان مین حاضر ہوئی سب حال عرض کیا فوراً وہ بہاگ گیا اسی اثنا رمین حاجی بیگ جونی ترمانی نے جوکہ بموجب حکم حضرت صاحب قران کے حاکم ولایت طوس کا تہا علم مخالفت کا بلند کیا اور امیرزادہ میران شاہ حسب فرمان جانب ولایت خراسان کی باتفاق واردعہ ہرات امیر اقتوقا کی جاکر بہت لوگون کو قتل کیا اور چند روز دار السلطنت ہرات مین بعیش وعشرت تمام گذران کر ماہ شوال سنہ مذکور مین متوجہ جانب سمرقند کی ہوا اور ماہ ذی قعدہ مین اپنی باپ نامدار کی ملازمت مین حاضر ہوا

بیان جانی صاحب قران کا دشت قپچاق مین اور محاربہ فرمانا سات توقتمش خان اور لشکر لقمان کی

جب توقتمش خان نی ذکر احسانات امیر تیمور کو طاق نسیان پر رکہہ کر مخالفت ظاہر کر کی چند نوبت ممالک محروسہ امیر پر لشکر کشی کی صاحب قران حسب عادہ نی بعد جمع ہونی سپاہ ظفر پناہ کے بارہوین ماہ صفر سنہ ۷۹۳ سات سو ترانوین ہجری کو جانب دشت قپچاق کی نہضت فرمائے بعد قطع مسافت پنج ماہ کی درمیان لشکر امیر تیمور کے قحط بہت پڑ گیا یہانتک کہ ایک گوسپند کی قیمت سو دینار ہوگئی اور ایک من اناج سمرقند کی من کے برابر سو دینار کو بکتی تہا اس مصیبت سی قطع مسافت کر کی جب آپ ایک سی عبور کر چکا اوایل ماہ رجب سال مذکور مین قراولان امیر نے تین شخص مخالفین کی گرفتار کئے صاحب قران نی اونسی حال توقتمش خان کا دریافت کیا اونہون نے بیان کیا کہ خان مذکور نے ایلچی آنی کی خبر سنکر سپاہ جمع بہت کی ہے امیر تیمور نی اس شب کو اوسی موضع پر توقف فرما کر حکم دیا کہ ایک خندق لشکر کی گرد اسی مقام پر کہودا اور دوسرے روز آپ وہان سی جانب دشت کی چلا گیا پہر قراولون نے ایک اور خون گرفتہ کو پکڑ کر حاضر کیا

بیان امیر تیمور کا

حاضر کیا اوس شخص نی بیان کیا کہ توقتمش خان نے یہہ سنا ہی کہ آپکی لشکر مین قحط ہو گیا ہی ۱۴۵
تاخت کرنیکا ارادہ رکہتا ہی صاحب قران نی اوسکو قتل کروا ڈالا مبشر بہادر نے معہ
جمعیت سپاہ کی مخالفین پر حسب الامر چڑہائی کی ایک جماعت لشکر لقمان کی جنگل مین
مل گئی چالیس آدمی اونمین کی پکڑ کر امیر تیمور کے سامنی حاضر کئے امیر نے اوس جماعت
سی حال توقتمش خان کا پوچہا اونہون نے یہہ بیان کیا کہ خان مذکور نی ہمکو یہہ حکم دیا
تہا کہ سب لشکری لوگ کول پر جمع ہووین ہم اوسجائے گئی تہی وہان کسی کو نہین پایا
معلوم نہین بسبب خلاف وعدہ کا کیا ہوا صاحب قران نے اون اسیرون کو یاسا مین
روانہ کیا ــ اور ہندلہ ترخان ــ اور جلال پسر امیر حمید ــ اور صوفی اور صاین تمور
کو معہ ایک جماعت پہلوانون کے واسطی قراولی بہیجا اونہون نے قراولان سپاہ توقتمش خان
کو دیکہا صوفی نے بازگشت کرکے امیر تیمور سی خبر کی کہ دشمن قریب آ گئی ہین اوسوقت
صاحب قران ظفر پناہ نی امیر ایکو تیمور برلاس کو معہ چند نفر بہادرون کے واسطی قراولی کے
متعین کیا ــ امیر ایکو تیمور امیر جلال الدین سی ملکر دونو آگے بڑہے ایک ٹیلہ پر چند آدمی
مخالفین کی اونہون نے دیکہی جب اوس ٹیلہ پر چڑہے وہان جاکر دیکہا کہ چند قشون لشکر
کے آراستہ ہوئی پڑے ہین امیر ایکو تیمور نے مراجعت کرنا مصلحت جانا مگر بسبب ازدحام
قراولان مخالفین کے اوسکو مراجعت میسر آئی دشمنون نے اون تک پہنچ کر آتش
قتال کے بہڑکا دی امیر ایکو تیمور نے شربت شہادت پیا مگر بعد پہنچنے چند امرا باقیہ کی
لشکر امیر تیمور مین ہر ایک چہوٹی اور بڑے کی دل پر دہشت غالب آگئی کیونکہ چہہ مہینی سی
لشکر قیامت اثر باغی کی تعاقب مین تہا اور توقتمش خان کہین ایک مقام خاص پر نہ ٹہرتا تہا
جو مہم انجام کو پہنچی غرضیکہ صاحب قران نے یہہ چالاکی کی کہ امیرزادہ شیخ عمر بہادر کو
بیس ہزار سوار جرار دیکر حکم دیا کہ بہت جلد گہوڑی اٹہائی ہوئی توقتمش خان پر چلی جاو
تاکہ توقتمش خان ٹہر جاوی شاہزادہ حسب الحکم متوجہ جانب دشمنون کی ہوا دوسری روز

بیان امیر تیمور کا

۱۴۶ اردو اعلی مین یہہ خبر پہنچی کہ قراولان جانبین نے اوسپاہ دیکہی ہی صاحب قران سے روز دوشنبہ پندرہوین ماہ رجب سنہ ۷۹۳ھ سات سو ترانوین ہجری کو موضع قندزچہ مین لشکر کی آراستہ کرنی کی واسطی قیام کیا کہ ناگاہ اثر لشکر لقمان کا نمودار ہوا اور توقمتش خان نے بہی بہت لشکر لیکر برابر صاحب قران کے صف کہینچی اسی اثنا مین امیر صاحب تدبیر نے حکم دیا کہ سپاہ ظفر پناہ ٹیلہ سی نیچی اوترآوی خیمی کہڑے کرنی اور کہانا پکانی کہانے مین مشغول ہون اوسوقت توقمتش خان کو بہی امیر تیمور کی بہادری پر نہایت تعجب آیا کہ اسی مقابلہ پر کچہہ خوف یا گہبراہٹ اسکی مزاج پر نہین بلکہ لشکر کو حکم کیا کہ کہانا پکاؤ کہاؤ بعد ازان جانبین کے بہادر میدان جنگ مین ظاہر ہوئے تیر بارانی اور تیغ زنی کے لڑائی ہونی لگی اوس روز بہت بہاری لڑائی ہوئی ٭ ز تیر و ز پیکان ہوا تیرہ گشت ٭ ہمان چشم خورشید ازان خیرہ گشت ٭ پر از نالہ کوس شد گوش میغ ٭ پر از آب شنگرف شد جوی تیغ ٭ نہ گرد سیہ روشنائی نماند ٭ زخورشید شب را جدائی نماند آخرالامر فتح اور ظفر پرچم امیر تیمور پر نمودار ہوئے اور توقمتش خان نی معرکہ کو پشت دکہلائے تمام اوس جوجیخان کا متفرق و پریشان سر صحرا بیابان ہوکر پراگندہ ہوگیا اور صاحبقران ظفرقرین نے باصد حشمت وآئین اوسی سرزمین پر نزول اجلال رکہہ کر شاہزادگان نوئنان کو بلکہ تمام بہادران اوس معرکہ کی آثار شجاعت کی دیکہہ کر انعام و اکرام مرحمت فرمائے بعد ازان لشکری لوگ مال غنیمت کے لینی کی واسطی اطراف اوس ولایت مین پہیل گئی اور حضرت صاحبقران نے کنار آب آمل پر پہنچ کر درمیان مرغزار دو نوبہ سے چہبیس روز چین اور مزے اوڑائی کہتی ہین کہ اسسفر مین امیر تیمور اوس مقام پر گیا تہا کہ ان ملکون مین ایک سال مین چالیس روز قبل غایب ہونی شفق کی اثر طلوع صبح صادق کا ظاہر ہوتا ہے اور باتفاق تمام ایمہ اہل اسلام کی نباو پر عدم وقت کے اوس مقام مین عشا کی نماز کی ذمہ نہین ہی القصہ بعد جمع ہونے تمام لشکروں اور مال غنیمت کی صاحب قران مظفر اور

بیان امیر تیمور گورکان کا

اور منصور ہوکر اوس مقام سی اپنی دار السلطنت کو آیا ۷۹۳ سات سو ترانوی ہجری مین درمیان ماہ ذیقعدہ کی سمرقند مین داخل ہوا بعد مراسم جشن وغیرہ کی امیرزادہ میران شاہ بموجب فرمان کی جانب خراسان کی متوجہ ہوا اور اوایل ۷۹۴ سات سو چورانوی ہجری مین صاحب قران نے مملکت کابل اور غزنین کی امیرزادہ پیر محمد بن جہانگیر کو عنایت کی شاہزادی سنے مع امرا اور لشکریون کی اوسجانب کوچ کیا

بیان اوس یورش امیر تیمور کا جو پانچ برس تک رہی تہی

جب امیر کشورستانی یورش قبچاق سی فراغت پاکر دار السلطنت مصر کو مراجعت کی اوسوقت سنی مین آیا کہ بعد غیبوبت امیر نیکوسیر کے بعض حکام ولایت ایران کی وادی خلاف اور طغیان مین چلنی لگی ہین اسلئی دوسری دفعہ پہران ملکون پر چڑہائی کرنی کا ارادہ ہوا چنانچہ پندرہوین رجب ۷۹۴ سات سو چورانوی ہجری کو طرف ایران کی روان ہوا اور راہ استراباد کی جانب آمل کی جاکر ساتہہ قوت بازو جلادت آئین کی قلعہ ماہانہ سر کو فتح کیا وہان کی حاکم سید کمال الدین اور سید رضی الدین کو قلعہ ساری مین مقید کیا اور اوس قلعہ کی داروغگی جمشید قارن کو عنایت کی ـــ اور حکومت آمل کی سکندر شیخی پسر افراسیاب جلادی کو تفویض کی جاڑی کی موسم گذار کر اوایل فصل بہار مین عنان عزیمت جانب ولایت فارس اور عراق کی منعطف کی جب شیراز مین پہنچا اکثر آل مظفر کی واقعات امیر تیمور سی واقف ہوکر ارادی ہمایون مین آملی اور اوسنی اونکی مملکت لیکر اونکو یاسا مین پہونچادیا ـــ اور بخیال تسخیر بغداد کی سلطان احمد جلایر سی لڑنے کی واسطے مستعد ہوا ۷۹۵ ہجری کے نوین تاریخ شوال کو نواح بغداد پر پہنچا سلطان احمد نے تمام اسباب اور احمال اور اثقال اور خزاین راہ دجلہ سی روانہ کرکے آپ بہی ہزیمت کہاکر بہاگا لشکر تیمور نے بہی اوس پانی ہی مین اوسکا تعاقب کیا دشت کربلا مین جاکر لڑائی ہوئے سلطان احمد نی ملتجا بلطیف الکلی

بیان امیر تیمور کا

۱۴۸ اپنی جان مفر کرسی بچائی لشکر ملی منصور و مظفر ہوکر مراجعت کی پہر صاحب قرانی نے چوبیسوین
تاریخ ماہ ذی الحجہ کو قصد تسخیر قلعہ تکریت کا کرکے بغداد سے کوچ فرمایا اوایل محرم سنہ ۷۹۶ سات سو
چہیانوی ہجری مین وہان پہنچکر بعد جد و جہد کے اوس قلعہ کو فتح کیا اور امیر حسن حاکم اوس
سرزمین کو یاسا مین پہنچوادیا ــ اور غرہ صفر مین جانب دیار بکر کی کوچ کرکے تہوڑی ہی عرصہ
مین دیار بکر اور ماردین کو بہی فتح کیا ــ اسی اثنا مین میرزادہ شیخ عمر بہادر کہ ولایت
فارس سے حسب الحکم متوجہ اردوی ہمایون کی ہوا تہا باہر قلعہ خرماتو کے ایک زخم تیر کا کہاکر
راہی ملک بقا کا ہوا یہہ خبر سنکر مزاج عالی امیر تیمور کا مکدر ہوا اوسکے بڑے بیٹے مرزا پیر محمد کو
حکومت فارس کی مفوض کی ــ اور بروز یکشنبہ انیسوین جمادالاول سنہ مذکور کو خداتعالی
نے امیرزادہ شاہ رخ مرزا کو درمیان قلعہ سلطانیہ کی ایک لڑکا خورشید منظر عطا کیا جب
یہہ خبر صاحب قران کو پہنچی اوس مولود کا نام محمد ترغائی ــ اور لقب الغ بیگ مقرر کیا
ــ بعد ازان بادشاہ ممالک ستان جانب قلعہ حامد کی گیا اوس قلعہ استوار کو تین چار روز کی
عرصہ مین لیکر جانب الاداغ کی کوچ کیا پہر وہان سے قلعہ ایک کو نہضت فرمائی چالیس روز تک
محاصرہ رہا اٹہارہوین ماہ شعبان کو وہ قلعہ بہی فتح کیا ــ اور دوسری تاریخ ماہ شوال کو
اوس قلعہ کا حاکم امیر مصر پسر قرا محمد ترکمان ایک تلوار اور کفن لیکر درگاہ بادشاہ مین حاضر ہوا
صاحب قران نے اوسکو جانب سمرقند کی روانہ کیا پہر اوسکا حال معلوم نہوا کہ کیا گذرا ــ
بعد ازان مہات سے صاحب قران نے ایک جماعت ہمراہ امرا لشکر کے جانب گرجستان کی روانہ
کی اور آپ بہی اونکی پیچہی روانہ ہوا جب صحرای قارس مین نزول اجلال فرمایا روز سہ شنبہ
چہبیسوین ماہ شوال کو امیرزادہ شاہ رخ مرزا کے ایک بیٹا اور پیدا ہوا امیر تیمور نی اوس
بچہ کا نام ابراہیم سلطان رکہا وہ سپاہ جو گرجستان پر گئی تہے منصور و مظفر ہوکر آئی صاحب
قران نے بنفس نفیس خود تفلیس مین جاکر بہت گرجیون کو تیغ کین سے ہلاک کیا پہر جب وہان سی
مراجعت کی امیرزادہ شاہ رخ کو جانب سمرقند کی روانہ فرمایا اور امیر تیمور نے اسی جاڑی

بیان امیر تیمور کا

۱۴۹ جاڑی کی موسم کو علف زار محمود آباد مین بسر کیا وہان یہہ خبر سنی مین آئی کہ سپاہ توقتمش خان
کے راہ دربند سی ولایت شیروان مین آگئی ہے فتنہ وفساد ان لوگون نی برپا کر رکہا
ہی اسلئی صاحب قران نی جمادی الاول ۷۹۷ھ سات سو ستانوی ہجری مین راہ دربند
سی جانب دشت قبچاق کے نہضت فرمائی اس دفعہ بہی توقتمش خان کو بُری طرح
بہگا کر اکثر ولایت جوجیخان کو لوٹ کر برباد کر دیا ۷۹۸ھ سات سو اٹہانوی ہجری مین
اوسی راہ سی گذر کر کی موضع آق نام پر خیمہ ڈالا اور امیر زادہ میران شاہ کو واسطی انتظام
مملکت آذربیجان کی اور دربند سی معہ کوتہ کی بغداد تک اور ہمدان سی سرحد روم تک
مقرر کیا اوسنی کوچ کیا ــــ اور امیر تیمور نے آق نام سی کوچ کر کی جانب ہمدان کی کوچ
کیا وہان پہنچکر لشکریون کو رخصت مراجعت کی دیکر آپ جانب سمرقند کی مراجعت کی
اور بہت جلد کوچ کرتا ہوا اوس شہر مین آیا

بیان سپرد کرنی خراسان کا امیرزادہ شاہ رُخ سلطان کو اور متوجہ ہونا صاحب قران کا جانب ہندوستان کے

واضح ہو کہ درمیان ۷۹۹ھ سات سو ننانوی ہجری کے صاحب قران درمیان سمرقند کی
عیش وعشرت مین مشغول تہا ــــ ولایت خراسان اور سیستان ــــ اور مازندران کی حدود
رَی تک معین الدین والدنیا شاہ رخ بہادر کو مفوض کی ــــ اور امیر سلیمان شاہ ــــ
اور امیر مضراب ولد امیر جاکو برلاس اور سید خواجہ بن شیخ علی بہادر ــــ اور علی ترخان
ــــ اور حسن صوفی ترخان کو جو دونون بیٹی غیاث الدین ترخان کے تہی ان سب امرا کو
ملازمت شاہزادہ شاہرخ مرزا مین متعین کر کے درمیان اسعد ساعات اور اشرف اوقات
کے عازم دارالسلطنت ہراۃ کا ہوا ماہ شعبان مین درمیان عین فرح اور سرور کی آب اموِیہ
سی عبور فرما کر ماہ مبارک رمضان مین النگ کہدستان پر نزول اجلال کیا اسی سال کے

بیان امیر تیمور گورکانکا

۱۵۰ اکیسوین تاریخ ماہ ذی الحجہ کو ولادت مرزا بایسنقر کی ہوئی شاہرخ بہادر کو اسکی سبب سی انواع انواع نشاط اور خورمی ہوئے اور درمیان سنہ ۸۰۰ اٹھ سو ہجری کی صاحب قران نے ارادہ جہاد کفار کا فرماکر ماہ رجب مین جانب ہندوستان کے کوچ کیا اثنا رراہ مین ہزارہا کفار کو قتل کیا جب دیار ہند مین پہنچا ہزارہا کفار کو قتل کرکے خون کی نالہ بہادئے آخر ماہ صفر سنہ ۸۰۱ اٹھ سو ایک ہجری مین باہر شہر نظر کے نزول اجلال فرمایا والی اوس قلعہ کا الدوجین جسکو کہتی ہتی بسبب کثرت اعوان وانصار کی مغرور ہوکر لڑنے کی ارادہ مقابلہ پر آیا لشکر اسلام نے تمام سی محاصرہ اوس قلعہ کا کرکے تہوڑی ہی زمانہ مین قلعہ چہین لیا اور پہونک اور ڈہاکر زمین کی برابر کردیا اور کئی ہزار آدمی بزخم تیغ آبدار کی جہنم واصل کئی بعد ازان غازیان دین جانب دہلی کی روانہ ہوئے جب لشکر باہر شہر دہلی کی جاکر پڑا حاکم اس سرزمین کا یعنی سلطان محمود پوتا سلطان فیروز شاہ کا باتفاق ملوخان کے جو ایک بہادر بہادران ہندوستان سی تہا لڑنے کی واسطی نکلا روز سہ شنبہ ساتوین ربیع الآخر سنہ مذکور مین لڑائے عظیم ہوئی صاحب قران نی فتح پائی سلطان محمود اور ملوخان با اہل کفر اور طغیان بہاگ گئی — بعد فتح کرنی دار السلطنت دہلی کی صاحب قران نی اور بہی غزوات اور فتوحات بہت کین اور بہت جواہر اور اجناس گران بہا اور سونا اور چاندی لشکریون کے ہاتہہ آیا بعد فتح ہندوستان کے بادشاہ جم جاہ نی اپنی دار السلطنت کو مراجعت کی روز سہ شنبہ اکیسوین ماہ شعبان سنہ مذکور کو مظفر اور منصور ہوکر دار السلطنت سمرقند مین پہنچا

بیان تہوڑا سا حال مرزا میرانشاہ گورکان کا
اور یورش ہفت سالہ صاحب قران کا

درمیان سنہ ۷۹۸ سات سو اٹہانوی ہجری کی شاہزادہ جہجاہ مرزا میران شاہ کہ دربیان انتظام مملکت ہلاکو خان کی تہا بہ نیت صید و شکار سمند باد رفتار پر سوار ہوکر صحرای ترمذ مین شکار

بیان امیر تیمور گورکان کا

شکار کہیلنی گیا تہا سر کی بل گہوڑے پر سی گر پڑا اوس حالت کی صعوبت سی بیہوش ہو گیا بعد مدت ۱۵۱
کے کچہہ افاقہ اوسکو ہوا مگر بسبب سقطہ کی خلل فاحش دماغ مین پہنچا ہر چند علاج معالجہ کیا گیا
کچہہ فایدہ نہ ہوا اسیواسطی افعال اور اقوال جو لایق عاقلون کے ہوتی ہین اوس سی ظہور مین نہ آتی
تہے — ازانجملہ ایک یہہ ہی کہ اوایل فصل تابستان مین بے تقریب متوجہ جانب بغداد کی
ہوا اور نہایت تعجیل سی دور دور کی راہ کو ایک دن مین طی کیا اور سلطان احمد جلایر نے
جو کہ بعد مراجعت امیر تیمور گورکان کے یورش پنجسالہ سی مدد بادشاہ مصر کی دوسری دفعہ
اون دیار پر استیلا پایا تہا چونکہ وہ جانتا تہا کہ اس فصل مین محاصرہ کرنا بغداد کا بہت
مشکل ہی اسلیے اوسنی کسی طرف حرکت نہ کی اپنی جا پر پڑا رہا جب شاہزادہ مذکور باہر
دار السلام کی پہنچا ایلچیون نے جانب تبریز سی آکر عرض کی کہ ایک جماعت اشراف اور اعیان
آذربیجان کی باہم عہد باندہ کر عذر خواہی کیا چاہتی ہین اسلیے بادشاہ زادہ نے دو روز
بعد نواح بغداد سی مراجعت کر کی تبریز مین جا کر اہل فتنہ اور سرکشون کو پکڑ پکڑ یاسا کو پہونچوا کر
شراب پینی اور رنڈی بازی کرنی شروع کی اسی اثنا مین جب گرجیون کو یہہ خبر پہنچی کہ بادشاہ
زادہ مخبوط العقل ہو گیا ہی اور رات دن عیش و عشرت مین زندگانی کرتا ہے اونہون نے
بہی کمر بہادری کی باندہ کر بعض قریات اور قصبات آذربیجان کی غارت کی جب یہہ خبر درمیان
سمرقند کی امیر تیمور کو پہنچی آٹہوین محرم سنہ ۸۰۲ آٹہہ سو دو ہجری مین عنان عزیمت جانب ایران
کے منعطف کی جب ملک ری سی آگے رایات اونیزے امیر تیمور کی پہنچی شاہزادہ میرانشاہ
تبریز سی باہر آکر اردوی اعلی مین ملحق ہوا پہلے روز امیر تیمور نی بادشاہ زادے کو اپنے
لشکر مین گہسنی کا حکم ندیا دوسرے روز گرچہ مرزا میران شاہ مذکور نے باپ کی پابوسی
حاصل کی مگر پہ توعنایت و التفات صاحب قران بدستور سابق اوسپر نہ پڑا اور بسبب اسکے
صاحب قران کی خدمت مین لوگون نی یہہ عرض کی تہی کہ شاہزادہ عیش و طرب مین بسبب
اغوا ندیمون اور ہم جلیسون اپنے کی گذارتا ہے اسواسطی مولانا محمد کاجلی — اور استاد

بیان امیر تیمور گورکانکا

قطب مانی — اور حبیب غوری — اور عبدالمومن گو بندہ جو سلک خواص مرزا میران شاہ مین منسلک تہی ان سبکو صاحب قران نے شربت شہادت کا پلوایا — اور اعلام ظفر فرجام نوح رنگے سی جانب سلطانیہ کی روان ہوئی وہانسی جانب قرا باغ کی کوچ فرمایا پہر بادشاہ دین پناہ نی بکمرلشکر کشی گرجستان پر کی اور بہت قلعی کفار کی فتح کئے اسی اثنا رمین — سلطان احمد جلایری نی درمیان بغداد کی بعضی امرا مقربین اپنی سی متنفر اور متوہم ہوکر بہت لوگونکو قتل کیا اور عام و خاص سی اختلاط موقوف کرکی سات نفر ہمراہ لیکر آدہی رات کو دجلہ سی پار جاکر قرا یوسف ترکمان سی درمیان دیار بکر کے جا ملا — اور دونون ملکر جانب روم کی متوجہ ہوئے مگر راہ مین ان دونون مین بہی اختلاف ہو گیا اسلئے قرا یوسف سلطان احمد سی جدا ہو گیا اور سلطان احمد روم مین پہنچا ایلدرم بایزید کہ قیصر روم تہا شرط ضیافت کی بجالایا آخر کار قرا یوسف بہی ملک روم کی خدمت مین جاکر مشمول نظر نوازش کا ہوا —

درمیان سنہ ۸۰۳ اٹھ سو تین ہجری کی صاحب قران نی عزم تسخیر سیواس کا فرمایا بعد بعضی کے تہوڑی زمانہ مین اوس قلعہ محکم کو فتح کیا چار ہزار آدمی لشکریان ایلدرم بایزید کے جو کہ اوس قلعہ مین تہی اور اکثر اہل اسلام نہ تہی پکڑ کر یاسا مین پہونچے اور جتنی نصاری تہے اونکو اور اطفال کو بہی مقید کیا پہر جانب ملطیہ اور ابلستان کے گیا اوس موضع کو بہی فتح کرکے پہر تسخیر روم کی موقوف رکہہ کر جانب شام کی مراجعت کی بعد پہنچنی مملکت شام کی قلعہ بہسنی — اور عنتاب — اور حلب — اور حمص — اور حمی — اور بعلبک کو فتح کیا — اور بروز یکشنبہ تیرہوین ۱۳ تاریخ جمادالاول کو سال مذکور مین بقصد رزم حاکم مصر اور شام کا جانب دارالسلطنت دمشق کی حرکت مین آئے اور ملک فرخ بہی کہ بعد وفات اپنی باپ کی منصب سلطنت کے درجہ تک پہونچا تہا سنے خبر ورود صاحب قران کے لشکر کثیر لیکر مملکت مصر سی جانب دارالسلطنت دمشق کی آیا اور برج اور بارہ کو مضبوط کرکی مستحکم کیا اور ارادہ محاصرہ اور محاربہ کا کیا اور صاحب قران درمیان جمادالاول کی وہان پہنچا قراولان جانبین کے ملاقی ہوسے تلوار اور نیزہ

بیان امیر تمور کا

نیزہ کی لڑائی ہوئی لشکر صاحبقران نی دشمنون کو شکست دی سب بہاگ گئی جب رات ہوئی ۱۵۰
ایک امر عجیب وقوع مین آیا تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ امیرزادہ سلطان حسین پسر محمد بیگ ابن امیر
موسی جو کہ نبیرہ دختر صاحبقران کا تہا اور تہا دری مین اپنی امثال واقران سی امتیاز
تمام رکہتا تہا بسبب اغوا کرنے فتنہ پردازون کی اردوی ہمایون سی بہاگ کر دمشق مین
آیا شامیون نے اوسکی آنی کو مقدمہ نصرت اور فتحمندی کا تصور کرکی کوئی دقیقہ دقایق
تعظیم اور تکریم سی فروگذاشت نکیا — دوسری روز اس حادثہ عجیبہ کی خبر حضرت صاحبقران کو
ہوئی اوس منزل سی کوچ کرکی اوس جنگل مین جو طرف کنعان اور مصر کی واقع ہی خیمہ ڈالا
اسی اثنا مین گفتگو صلح کی درمیان آئی بعد چند روز کے جب اوس سرزمین مین گہانس
نہ رہی روز سہ شنبہ انیسوین جمادی الاخر کو صاحبقران نے وہان سی کوچ کرکے جانب شرقی
شہر کی شہر غوطہ پر لشکر کو ڈالا اسی اثنا مین سپاہ مصر اور شام نی پس پشت لشکر سی
آکر لڑائی شروع کی حضرت صاحبقران نی اوپر خیال محال شامیون کی مطلع ہو کر فرمایا
کہ گرد لڑائی ہونی لگی اہل شام بہاگ گئی اسی اثنا مین امیرزادہ سلطان حسین کی گہوڑی کی میسرہ
لشکر دمشقیون کا اوسکے اہتمام مین تہا باگ ایک سی ملازم نی جو ملازمان مرزا شاہرخ
سی تہا پکڑ کر اردوی صاحبقران مین لا حاضر کیا حکم ہوا کہ اسکو قید کرو بعد چند روز کے
اوسکو بید سی مار کر نکالدیا القصہ دوسری روز بادشاہ بحر و بر نی علم نصرت پیکر بلند کرکے
نواح دمشق مین آکر لڑائی شروع کی ملک فرج نی بعد مشورہ لینی اور استخارہ دیکھنی کے
ایک ایلچی حضرت صاحبقران کی پاس بہیج کر یہہ التماس کی کہ آج کی روز جنگ موقوف
رکہو کل سکے دن مین تابعداری اور فرمانبرداری قبول کرونگا یہہ التماس قبول ہوئی جب رات
ہوئی اور اندہیرا ہو گیا ملک فرج نی مع اکثر امرا اور خواص کی آدہی رات کو دار السلطنت سی
نکلکر جانب مصر کی بہاگ گیا دوسری روز حضرت صاحبقران کو اس حال کی اطلاع ہوئی
دمشق سکے باہر آکر ڈیرا کیا — سادات اور علماء شہر نی باہر آکر پناہ اور امن طلب کی

بیان امیر تیمور کا

۱۵۴ اور دروازون کی کنجیان ملازمین امیر تیمور کی سپرد کرین اونہین ایام مین قلعہ دمشق بہی فتح ہوا
یزدار کوتوال کو یاسا مین بہیجدیا اور ہزار آدمی مقتول ہوے بلکہ بعضی بعضی محلہ جلاکر خاک سیاہ
کردئے القصہ بعد فتح کرنے اکثر بلاد کی مال غنیمت بہت ہاتہہ آیا — اور اوایل ماہ شعبان مین
رایات ظفر قرین نی جانب ماردین کی نہضت فرمائی اور صاحب قران مظفر او منصور ہوکر جانب
دارالسلام بغداد کی گیا فرخ نام شقاوت فرجام جو ان ایام مین جانب سلطان احمد جلایر سی
حاکم اوس خطہ کا تہا شہر مین متحصن ہوا اور لڑائی شروع کی چالیس روز محاصرہ رہا ساتوین
تاریخ ماہ ذیقعدہ کو بغداد فتح ہوا امیر تیمور نے حکم قتل عام کا دیا سب باشندہ وہان کے
مقتول ہوئے بلکہ لشکریون نی اکثر عمارات اور باغ جلاکر خاک سیاہ کردئے — ماہ ذالحجہ
سال مذکور مین صاحب قران منصور و مظفر ہوکر جانب آذربیجان کی آیا — اوایل ۸۰۴ سنہ
سات سو چار ہجری مین صاحب قران نے عنان عزیمت جانب بخوان اور قراول تپہ کے
منعطف کی اور وہان سی قراباغ کو جاکر موسم جاڑے کی وہان گذار کر تیرہوین ۱۳ تاریخ ماہ
رجب سال مذکور کو بقصد جنگ ایلدرم بایزید کے جو ایام یورش شام مین بسبب اغوار قرایوسف
ترکمان متعرض بعضی ممالک محروسہ کا ہوا تہا طرف بلاد روم کی کوچ کیا — بعد تسخیر قلعہ ترتوم
اور قلعہ کماخ اور مارد کی براہ قیصریہ اور انگوریہ نے جانب بادشاہ روم کے متوجہ ہوا
اور اوس جانب سی ایلدرم بایزید جو کہ نہایت تجمل اور حشمت اور کثرت لشکر اور بسط مملکت
مین تمام سلاطین روم سی امتیاز تمام رکہتا تہا سپاہ کثیر اور اسباب و آلات حرب بیشمار ہمراہ
لیکر دار السلطنت اپنی سی باہر آیا صاحب قران کے مقابلہ کا ارادہ کیا بروز جمعہ انیسوین ۱۹ تاریخ
ماہ ذالحجہ کو نواح انگوریہ مین دونو سپاہ کا مقابلہ ہوا اور جانبین سی مردان دلیر اور بہادران
صف شکن نے آتش جنگ اور جدال کی روشن سکے سہ زہر سوگشتہ خنجرہای خونریز
بخون چون غمزۂ کافر دلان تیز + خدنگ شیر مردان سینہ خستہ + زقتل سرکشان
درخون نشستہ + اوس روز صبح سی شام تک ملک الموت کو سر کہجانی کی فرصت نہ تہی

بیان امیر تیمور کا

نہ تہی روحین قبض کرتی کرتی تہک گیا تہا قیصر ملک روم نی پاؤن ثبات اور وقار کا استوار ١٥٥
رکہہ کر جتنا ہو سکا حتی الوسع دشمن کی لشکر کی دفعیہ مین مصروف تہا مگر جب شام ہوئی وقت
ایلدرم بایزید نی آثار ضعف اور انکسار کے اپنی زمانہ کے رخسارون پر ہویدا پائی اسکی ارادہ
بہاگنی کا کیا — سلطان محمود خان نے فوج لیکر قیصر مذکور کا تعاقب کیا اور اوسکو پکڑ کر
امیر تیمور کے سامنی لا حاضر کیا امیر تیمور نے پہلی کلمات سخت زبان خجستہ بیان سی فرمائے
پہر لطف اور رحمت بیدریغ کا امیدوار اوسکو کری حکم دیا کہ واسطی قیصر کے بڑا خیمہ بہت اچہا
کہڑا کروا دو — اور حسن برلاس — اور بایزید جغتائی حسب الحکم بادشاہ روم محافظت مین
مشغول ہوئی اور منشیان بلاغت شعار اور دبیران فصاحت آثار نے فتح نامہ ہر دیار و بلاد کو
لکہہ کر روانہ کئے — بعد ازان حضرت صاحب قران نی کیوتامیہ پر ڈیرا کر کی شاہزادون اور
امیرون کو واسطی تاخت مملکت روم کی حکم دیا ایک ماہ وہان ٹہر کر تنک زنغ کے جانب
ارادہ کوچ کرنیکا ٹہان کر اثنار راہ مین نواحی الونن تاشش پر ڈیرا کر کی قیصر روم کو جو قید
تہا طلب کیا چند نصایح مشفقانہ فرماکر اوسکے آئینہ دل سی زنگ کو دور کیا اسی اثنا رمین
سلطان محمود خان فوت ہوا حضرت صاحب قران کو بہت رنج اور الم اوسکے وفات سی
پیدا ہوا اول فصل خریف مین درمیان تنغوزلوق کے نزول اجلال فرماکر پہر وہانسی کوچ
کر کے تیرہ مین جو مشاہیر بلاد روم سی ایک شہر ہی ڈیرا کیا — وہان جاکر یہہ سنی مین
آیا کہ دریا کی کنارے پر ایک قلعہ بہت مضبوط نہایت حصین ہے اوس قلعہ مین فرنگی لوگ
رہتی ہین اہل اسلام سی بغض اور عداوت بہت رکہتی ہین اسلئے مسلمانون کو اکثر ضرر پہنچاتی
رہتی ہین اوسکو قلعہ میرو کہتی ہین اسلئے صاحب قران نے یہہ خبر سنکر تاریخ چہٹی روز شنبہ کو
ماہ جمادی الاول ٨٠٥ ہ آٹہ سو پانچ ہجری مین ارادہ جہاد کا کر کے اوس جانب کو
کوچ کیا اور اوس قلعہ کو دو ہفتہ مین فتح کیا تیمور روم کو سات برس مین بہی وہ فتح نہوا تہا
جسکو امیر تیمور نے دو ہفتہ مین فتح کیا غازیوں نے اندر قلعہ کے گہس کر کسی فرنگی کو زندہ

بیان امیر تیمور کا

۱۵۶ چھوڑا اور اوس قلعہ کو بھی ڈھاکر زمین کے برابر کر دیا — بعدازان واسطی فتح کرنی ذرکشین کے
متوجہ ہوا ایلدرم بایزید کو بسبب اوس مرض کی جو اوسکو ہو گیا تھا جانب آق شہر کی بھیجدیا
جب باکری ذرکشی مین پہنچا اون دونون قلعون کو بھی مسخر کر کی جانب اغراق کی کوچ کیا — روز
پنجشنبہ چودہوین شعبان کو ایلچی نے آق شہر سی آکر عرض کی کہ قیصر سعید ایلدرم بایزید نے بسبب مرض خناق
اور ضیق النفس کے انتقال پایا صاحب قران اوسکی وفات کی خبر سنکر ملول ہوا اور یہہ کلمہ زبان
سی کہا کہ (عرفت الله بفسخ العزایم) یعنی پہچانا مینی خدا کو بسبب فسخ ہونی ارادون کی) —
جب آق شہر مین لشکر امیر تیمور کا آکر پڑا اوسوقت اردوی محمد سلطان بن مرزا جہانگیر سی کہ
بعضی موضع روم پر چڑھائی کرکے گیا تھا یہہ خبر آئی کہ شاہزادہ مذکور مرض صعب مین گرفتار ہے سبب
اسکے کہ حضرت صاحب قران اوسکو اور اولاد سی زیادہ چاہتی اور محبت کرتے تھی کیونکہ وہ چاہتے
تھے کہ میرے بعد منصب ولیعہدی کا اوسکو ہو یہہ خبر سنکر نہایت مشوش اور پریشان خاطر ہوکر
جانب بالین شاہزادہ کی جاکر دیکھا تمام قوی ضعیف ہو گئے تھے اوسیوقت محافہ مین ڈالکر اوس
مقام سی کوچ کیا جب نواحی قراحصار مین پہنچی مرزا محمد سلطان فوت ہوا بادشاہ کو کمال رنج
اور غم ایسا ہوا کہ عنان تحمل اور صبر کی ہاتہہ سی چھوڑکر ماتم داری کی اور نعش اوسکی ہمراہ الیاس
خواجہ بن شیخ علی بہادر کے جانب سلطانیہ کی روانہ کردے تاکہ وہان خاک مین سپرد کردین
پہر وقت فرصت کی سمرقند مین لیجاوین — اسی اثنا مین ملک فرخ سلطان مصر نے خطبہ
اور سکہ امیر تیمور کی نام کا جاری کرداکی قاصدان چرب زبان عالم پناہ کی خدمت مین بھیجکر
اظہار اطاعت اور انقیاد کا کیا اور صاحب قران گیتی ستان نی بعد اسکی کہ اکثر ممالک روم کو
جولانگاہ سپاہ ظفر پناہ کا کر لیا تھا اسلئے جانب آذربیجان کی مراجعت کی — جب حوالے
فارس کی لشکر پڑا میرزادہ مظفر الدین ابابکر بن میرزا میرانشاہ کو واسطی تعمیر بغداد اور سردار
عراق عرب اور واسطی دفع قرا یوسف ترکمان کی کہ اون ایام مین روم سی آکر اون دیار پر مستولی
ہو گیا تھا مامور کیا — درمیان سنہ ۸۰۶ کی حضرت صاحب قران نی دوسری دفعہ بھی گرجستان پر

بیان سفر کرنی صاحبقران کا

گرجستان پر لشکرکشی کرکی بہت قلعی اور جبل اور بلاد گرجیون کو ویران و منہدم کر گئے تہی جو دہوین ۱۵۷
تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکور مین جانب سمرقند کی کوچ فرماکر آب ارس سی گذر کر نواح قریہ
نعمت آباد مین جو کہ ایک گانو قریات نہر برلاس سی ہی نزول اجلال فرماکر اوس مقام مین
بڑا جشن کیا — ممالک آذربیجان مع اوسکی توابع و لواحق کے حدود روم اور شام تک
امیرزادہ عمر بن میرانشاہ کو سپرد کئے — اور حکم دیا کہ تمام بادشاہزادے جو کہ در پے
حکومت فارس اور عراقین کے ہون اوسکے حکم سی تجاوز کبہی نکرین اور امیر جہان شاہ
بن جاکوی برلاس کو شاہزادی کی ملازمت مین چہوڑا اور امور ملک داری مین بہت
نصیحتین کین — بعد ازان صاحب قران سمرقند مین بہت جلد درمیان سنہ ۸۰۷ اٹہہ سو
سات ہجری کی داخل ہوا

بیان سفر کرنی صاحب قران کا جانب ملک ختا کی

جب صاحب قران سعادتمند نی چند روز مشقت سفر سی آرام لے لیا اوس وقت یہ خیال
آیا کہ باشندگان ختا سی جو کافر ہین لڑائی کیجی مگر قبل اس مہم کی بادشاہزادی کی
شادی نکاح کی کرنی منظور تہی اسلئے حکم دیا کہ اشراف و اعیان اطراف اور دلایات
اور بلدون سی موضع سمرقند مین آکر جمع ہون اور ملازمان آستان اقبال نشان کو حکم دیا
کہ تیاری جشن اور شادی کی کرین خلق بسیار سمرقند مین آکر حاضر ہوئی اور فراشان چابک
دست نی مرغزار کان گل مین خیمہ بیشمار کہڑے کئی — روز یکشنبہ غرہ ربیع الاول
سال مذکور کو خسرو منصور نے اوس منزل نزہ کو تشریف لاکر غیرت گلستان ارم کیا
ساعت سعید مین علما اور ائمہ اور سادات اور قضاۃ بلدون کے نی اپنی اپنی عہدہ پر
قیام کیا — امیرزادہ الغ بیگ — اور امیرزادہ ابراہیم سلطان — اور امیرزادہ
امیرزادہ بایقرا پسران امیرزادہ عمر شیخ کا نکاح دختران حور سرشت سی کرکی ہزار روپیہ

بیان سفر کرنی صاحبقران کا

۱۵۸ نثار اون پر کیا بعد ازان حضرت صاحبقران تخت جہان بانی پر جلوہ افروز ہوا اشراف
اور اعیان اور اولاد اور نوئیان اور امرا اور وزرا اور ایلچیان مصر و شام اور فرنگ
اور سواد اونکی اور وہان کی خلقت نی اپنی اپنی مقام مین آرام کیا بعد عیش و عشرت
تین روز کے حسب الحکم یورش خطا اور عزیمت جہاد کا حکم ہوا تیسری جمادی الاول سنہ ۸
اٹھہ سو سات ہجری کو کوچ کر کی اقتولات پر لشکر ظفر پیکر پہنچا شدت برودت کی ہوا پر
ایسی مستولی ہوئی کہ ہاتھہ پیر سپاہیون کے بی حس و حرکت ہو گئی باوجود اس حال کی بھی
صاحب قران نے اتنا توقف نہ کیا کہ شدت سرما کی کم ہو جاوی عین زمستان مین کہ آفتاب
آخر جدی مین تھا عنان عزیمت جانب انزار کی منعطف کی روز چہار شنبہ بارہوین رجب کو
انزار مین پہنچا — نادرات سی یہہ اتفاق ہوا کہ جو سرای واسطی نزول امیر تیمور کے متعین
کی گئی تھی دو روز بعد پہنچی کے ایک بخار آتش سقف خانہ مین لگا تھوڑا سر خیمہ کا جل گیا
یہہ لوگون نے فال بد تصور کی اور اون ایام مین لوگون نے خواب بھی بہت پراگندہ دیکھی
تھی — اسلئے تمام وضیع و شریف سخت حیران اور متفکر تھے کہ کیا واقعہ گذرا چاہتا ہے
اسی اثنا مین قرا خواجہ ایلچی ہو کر توقتمش خان کی پاس سی جو بے سر و سامان قطع بیابان
کرتا پھرتا تھا آیا اور بوسیلہ امرا اور مقربین کی مشرف اندوز ملازمت کا ہو کر توقتمش خان
کی طرف سی یہہ عرض کی کہ اوسنی یہہ کہا ہے کہ مینی بدلا اور جزا کفران نعمت کی دیکھہ لے
مشقت بہت اوٹھا کے اب امیدوار ہون کہ بادشاہ ہفت اقلیم اپنی لطف عمیم سی میرے
دفتر جرایم پر قلم عفو کھینچی تا کہ مدت العمر مقام کی اور نیازمندی مین گذاردن اور پھر کبھی
بدعہد اور بیوفا نہون امیر نے منظور کیا اور فرمایا بعد فراغت اس یورش کے اگر مین صحیح
و سالم مراجعت کرون گا تمام دشت قبچاق اور الوس جوجیان کو خاشاک ملیانی
خیا تغیر سی پاک کر کی اوسکو دونگا امیر تیمور کے دلمین اوس روز یہہ تھا کہ قرا خواجہ
کو رخصت معاودت کی مع تحایف لایقانہ کی توقتمش خان کے پاس جانیکی دون مگر پردہ

پردہ غیب سی تقدیر نی اور ہی کچھہ صورت دکھلائی جسکا بیان یہہ ہی

بیان وفات فرمانا امیر تیمور کا اور بعض وہ وقایع جو بعد اوسکی گذری

واضح ہو کہ مطابق تجربون امم اور حسب تواتر اخبار عالم کے ہر ابتدا کی ایک انتہا ہی اور ہر کمال کی واسطی ایک زوال ہی ــــ وہ کونسا صاحب دولت گذرا ہی جسنے علم کامرانی کا اس عالم فانی مین بلند کیا ہی کہ بعد تہوڑے عرصہ کی قلم تقدیر نی اوسکی نقش وجود کو لوح ہستی سی محو نہین کیا سچ ہی ــ ز رفعت گرنہی بر آسمان پاے ✤ بود زیر زمین عاقبت جاے ــ غرض وارد کرنے ان کلمات سی یہہ ہی کہ روز چارشنبہ دسوین ماہ شعبان ۸۰۷ھ ہجری کو مزاج صاحب قران کا سرحد اعتدال سی نکل گیا اور لحظہ لحظہ صعوبت مرض کی زیادہ ہوتی گئی اور ساعت بساعت شدت حالت بیماری کی بڑہتی جاتی تہی اسلئے لاچار تن بتقدیر دیکر کے اپنی گناہون سی استغفار زبان دل سی کہی اور تمام خواتین عصمت شعار اور امراء رفیع مقدار کو طلب فرماکر کلمات دلپسند اونکی گوش ہوش مین پہنچائے اور بعد وصایای موفور اور نصایح غیر محصور کی امیرزادہ پیر محمد بن جہانگیر کو ولی عہد اور قایم مقام کیا جب وصیت تمام کر چکا حالت نزع کی ہوگئی حکم دیا کہ تمام حفاظ اور موالی جو قرات کلام اللہ مین مشغول ہون دونین سی مولانا ہبۃ اللہ کو اندر بلاو جب وہ اندر آیا حکم ہوا کہ تلاوت قران مجید کی اور کلمہ توحید کا ذکر کرے ستر ہوین ماہ مذکور کو بادشاہ موید و منصور زبان کلمہ توحید سی گویا کرکی جنت اعلی کو انتقال کر گیا ــ دریغ ان شہنشاہ صاحب قران ✤ جم تاج بخش ممالک ستان ✤ دریغ انکہ دیگر نہ بیند سپہر ✤ نظیرش در آئینہ ماہ و مہر ✤ عمر صاحب قران کی اکہتر برس کی ہوئے چہتیس برس بادشاہت کی بعد وقوع اس حادثہ عظیم کی امیر شاہ ملک اور امیر نور الدین نے باتفاق جمیع خواتین کے ایلچیون کو اطراف ممالک محروسہ مین واسطی اطلاع اس واقعہ شاہ جہان کے بہیجا تا کہ سب بادشاہزادون کو خبر ہوجاوے اور محافظت ولایات مین شرط

بیان وفات فرمانا امیر تیمور کا

۱۶۰ مبالغہ کے بجالادین بعد یعنی مشورت اور اداکرنے رسومات تعزیت کی نعش اوس بادشاہ کی
ہمراہ یوسف اور علی قورچین کی جانب سمرقند کی بہیجی وہ بہت جلد شب دوشنبہ بائیسوین ماہ
شعبان کو وہان پہنچی بطریق اہل سنت و جماعت اوس گنبد مین جو اسی واسطے بنایا گیا تہا درمیان
خاک کے سپرد کیا — بعد روانہ کرنے نعش کی امیرزادہ ابراہیم سلطان اور امرا اور تومانیان
نے سپاہ ظفر پناہ کے بہنیت جہاد و غزا کفار ختا کی انزار سے کوچ کیا قریب ایک فرسخ کے
جاکر فروکش ہوئی — مگر امیرزادہ سلطان حسین نے جو سب مین بہادر تصور کیا گیا ہے خبر اس
واقعہ کی سنکر اپنی سپاہ کو پراگندہ کرکی ایک ہزار سوار لیکر جانب سمرقند کی کوچ کیا اوسکا ارادہ
یہہ تہا کہ سمرقند مین جاکر بجائی امیر تیمور کی مین بادشاہت کرون اور تخت پر جا بیٹہون — امرار
ارد و اعلی نے جب یہہ خبر سنی فوراً جانب سمرقند کی اونہون نے بہی مراجعت کی اور ایک ایلچی
مرزا خلیل سلطان کے پاس بہیجکر اس امر کی اطلاع کی کہ اسطرح سے سلطان حسین لشکر سے جدا ہوکر
بارادہ بادشاہت یہان آیا ہے وہ تخت پر نہ بیٹہنی پاوے جب یہہ خبر خلیل سلطان کو ہوئے
خداداد حسینی اور اور امرار نے جو اوسکی ملازمت مین تہی اونہون نے خلیل سلطان ہی کو بادشاہ
بنالیا — جب امیر شاہ ملک اور امیر شیخ نورالدین نے یہہ خبر پائی کہ خلیل سلطان ہی بادشاہ بن گیا
اور وہ ارادہ سمرقند مین جانیکا رکہتا ہے مگر اونہون نے خطوط شاہزادی اور اوسکے متعلقین کو
لکہکر یہہ اطلاع دی کہ حکومت سمرقند کی بموجب وصیت صاحب قران امیرزادہ پیر محمد بن
جہانگیر کو پہنچی ہے مناسب یہہ ہے کہ وصیت پر امیر تیمور کی عمل کرو لیکن اس پر بہی کچہہ فایدہ مترتب
نہوا — جب مرزا الغ بیگ — اور میرزا ابراہیم سلطان سے اور امیر شاہ ملک اور امیر شیخ
نورالدین معہ خواتین حشمت آئین کی موضع برحق پر جاکر اوترے باستصواب تمام امرار اور بادشاہزادون
کے امیر شاہ ملک سب سے پیشتر روانہ ہوکر سمرقند کی قریب آیا دیکہا کہ سمرقند بہت مضبوط
اور مستحکم ہو رہی ہے کیونکہ ارغون شاہ بسبب وعدون میرزا خلیل کے بہت فریفتہ تہا اور بادشاہزادون
کی مخالفت پر مستعد ہو رہا تہا اسلئے اوسنے خوب بندوبست کر رکہا تہا کہ کوئی اوسمین نہ آگہسنی [illegible]

بیان تعداد اولاد اور نواسون کا

غرضیکہ امیرشاہ ملک نی دروازہ چہار راہہ پر جاکر ہرچند ارغون شاہ کو نصیحت کی تاکہ وہ ١٢١
اوسکو شہر مین آنے دی اوستی ہرگز نہ مانا شہر مین بہی ہستی ندیا لاچار ناامید ہوکر پہر گیا اردو
معلی مین پہر مراجعت کر آیا سب صورت حال وہان کی بیگمات کی خدمت مین عرض کی اونہونے
امیر شیخ نورالدین کو بہی اوسکے ساتہہ کرکی پہر دوسری دفعہ روانہ کیا کہ شاید اوسکے جانے
سی شہر کہولدین امیر شیخ نورالدین بہی مایوس ہوکر پہر آیا شہر کا دروازہ نہ کہولا مقارن
اسس حال کی رستم طغا بوغانی اردوی مرزا خلیل سلطان سی آکر عرض کی کہ تمام امرا ر
اور لشکریون مرزا خلیل سلطان کی بیعت کرلی ہی وہ سمرقند کی جانب روانہ ہوگیا ہی
یہہ خبر سنکر اغایون اور خاتونون نی باستصواب امرا سمرقند کی جانب سمرقند کی کوچ
بہت جلد کیا اور امیر شاہ ملک اور امیر شیخ نورالدین ملازمت ابراہیم سلطان اور
مرزا الغ بیگ کی مع اکثر خواص اور مقربان حضرت صاحب قران نسکے جانب بخارا کی
چلی گئی اور ماہ رمضان سال مذکور مین اپنی مقصد کو پہنچکر برج اور بارہ اوس بلدہ کے مضبوط کئے

بیان تعداد اولاد اور نواسون صاحبقران کا

بیٹی یعنی مرد اولاد صاحب قران منصور سی بروز وفات چھتیس ٣٦ بچہ بیٹے اور پوتی اور پڑپوتی
تہے — امیرزادہ جہانگیر کے گیارہ ١١ بچہ موجود تہے — محمد — جہانگیر — سعد —
وقاص — یحی انبار شاہزادہ مرحوم محمد سلطان بن جہانگیر اور مرزا پیر محمد بن جہانگیر
موسات بیٹون کے حیات تہا — قید — خالد — بوزنجر — سعد وقاص —
سنجر — قیصر — جہانگیر — اور اولاد شاہزادہ شہید عمر شیخ بہادر کے سی نو بیٹی
اور پوتے تہی — پیر محمد بن عمر شیخ — بایک بن عمر شیخ — رستم بن شیخ عمر
معہ دو پسر کی یعنی عثمان اور سلطان علی — اسکندر بن عمر شیخ — امیرزادہ بایقرا
بن عمر شیخ — مرزا امیرانشاہ سات بیٹی اور نو ٩ پوتی رکہتا تہا ابابکر معہ دو پسر ایلنگر اور

بیان سلطنت میرزا خلیل سلطان کا

۱۶۲ عثمان عمر بن میران شاہ خلیل سلطان بن میرانشاہ ابجل بن میران شاہ — مرزا شاہرخ کی ساٹ بیٹی تہے الغ بیگ ابراہیم سلطان باسنقر سورغتمش محمد جوکے خان اعلان باردی

بیان سلطنت میرزا خلیل سلطان کا

جب لشکریون نی تاشگندمین مرزا خلیل سلطان کو بادشاہ بناکر اور بادشاہزادون کو نابود تصور کیا اوسوقت وہ کامیاب اور کامران ہوکر جانب سمرقند کی آیا تمام اکابر اور اشراف شہر نے استقبال کیا اور ارغون شاہ نے آب کوہک تک استقبال کرکے کنجیان شہر اور دروازون کی حوالہ کین شاہزادہ نی سولہوین رمضان ۸۰۷ھ اٹھہ سو سات ہجری مین درمیان شہر کے آکی افسر بادشاہی کا سر پر رکہا اور خزانے حضرت صاحب قران کی کہول کر جودوسخا کرنے لگا لیکن وصیت صاحب قران پر بہی کچہہ عمل کیا وہ یہہ میرزا محمد جہانگیر کو جوکہ پسر مرزا محمد سلطان کا اور برادرزادہ میرزا پیر محمد کا اور ولی عہد صاحب قران کا تہا تخت خانی پر بٹہلایا اور حسب رسم فرمانون کے سرون پر اور احکام کی پیشانیون پر اوسکا نام لکہا اور چند روز واسطی ثواب رسانی روح حضرت صاحب قران کی فقرا اور مساکین کو کہانا بہی دیا — اور شعرا اور فضلا کو جنہوں نی اوسکی حقمین قصاید کہی تہے انعامات بیغایات مرحمت کی — پوشیدہ نرہے کہ اوس زمانہ مین خطہ سمرقند بسبب کثرت علما بزرگوار اور فضلا رفیع المقدار اور پیشہ ور اور صنعتیون بی مثل کی تمام عالم کی شہرون سی ممتاز تہا — اور زر نقد اور جواہر زواہر اور نفایس قمشہ اور طرح طرح کے اسلحہ اور خیمہ وخرگاہ اور اسباب بادشاہی سی بہرا ہوا تہا گویا سب سامان بادشاہی معہ زر و دولت کی موجود تہا اور بی شفقت اور بی رحمت مرزا خلیل سلطان کی ہاتہہ وہ ملک بہی آیا اور باوجود اسکی کہ تمام امرا اور باشندگان شہر اوسکے مطیع ومنقاد تہی کوئی باغی بہی نہ تہا مگر چار برس سی زیادہ حکومت نکرسکا پہر اور ولایت کا فتح کرنا اور مسخر کرنے کا تو کیا ذکر ہی — اور بسبب

بیان جلوس فرمانا سلطان سعید مرزا شاہرخ کا

سبب زوال سلطنت مرزا خلیل کا یہہ ہوا — کہ یہہ شاہزادہ ایک عورت فرومایہ شاد ملک ١٦٢ھ
نام پر عاشق تہا جن ایام مین کہ امیر تیمور زندہ تہی اسکو قدرت کہُل کہیلنی کی نہ تہی اب جب کہ وہ
مستقل بادشاہ ہوا ہر ایک طرحکا خوف جاتا رہا کہُل کہیلا یعنی رات دن اوسکی بوس و کنار مین
ایسا مشغول ہوا کہ سلطنت کی سب امور سی کنارہ کرکی اوسکے حوالہ کئے اور عورت شاد ملک
نے اسکو ایسا اپنا تابع کیا کہ جو وہ کہتی تہی اوسپر عمل کرتا تہا چنانچہ اوسی عورت کی اغوار
اور بہکانی سی بعض بیگمات کو جو امیر تیمور کے جو رو مین تہین مردم فرومایہ اور ناجنس سی باکراہ
و زبردستی اون بیویون کی نکاح کر دئے اور مال بہت بے فایدہ صرف کیا اسلئی اکثر اکابر
اور امرا کی طبیعت اوسسی متنفر ہوگئی چنانچہ یہی باعث اون فتنون کا تہا جو ماوراءالنہر میں
برپا ہوئے اوسوقت وہ بیچارہ طوعاً و کرہاً سمرقند سی بہاگ کر مرزا شاہرخ کی خدمت
مین گیا اور ولایت رے مین عالم بقا کو کوچ کر گیا

بیان جلوس فرمانی سلطان سعید مرزا شاہرخ کا تخت بادشاہت پر درمیان ولایت خراسان کے

جب خبر فوت ہونی امیر تیمور کی دارالسلطنت ہراۃ مین پہنچی مرزا شاہرخ بہادر بعد ادای مراسم
ماتم داری کی باستصواب امرا و ارکان دولت کی سریر خلافت پر ماہ رمضان مین بیٹہا —
اور حکام ممالک خراسان اور سیستان اور مازندران نے اوسکا حکم دل و جان سی قبول کرکی
خطبہ اور سکہ لوسکے نام کا جاری کروا دیا — اوسوقت حضرت خاقان سعیدنی امیر
مضراب جاکو — اور امیر حسن صوفی ترخان — اور امیر علیکہ کوکلتاش کو واسطی انتظام
خراسان کے متعین فرمایا اور خود معہ تمام امرا کی جانب ماوراءالنہر کی نہضت فرما ہوا
جب موضع درہ زنگی پر پہنچا اوسوقت امیر سید خواجہ ابن شیخ علی بہادر نے سمرقند سی آکر
خبر جلوس مرزا خلیل سلطان کی عرض کی سلطان مذکور نے بعد لینی مشورت کی امیر جلال الدین

بیان سلطان حسین پوتی صاحبقران کا

۲۴ پیرزور شاہ ابن ارغون شاہ کو واسطی تعمیر برج اور بارہ کی ہرات کو اور امیر سید خواجہ کو واسطی غارت قلعہ طوس کی روانہ فرماکر تن تنہا بذات خود طرف سمرقند کی گیا جب حدود شیخ زادہ بایزید مین پہنچا وہان مرزا سلطان حسین ملازمت مین حاضر ہوا نوازش اور لطف بیکران اوسپر فرمائی — جب مرزا شاہرخ بہادر نے دریا جیحون سی عبور کیا اوسوقت امیرشاہ ملک نے بخارا سی آکر اخبار سلامتی شاہزادون کا عرض کیا اسی اثنا رمین ایک ایلچی مرزا خلیل سلطان کے پاس سی آیا اور عرض کی کہ محکو اطاعت اور انقیاد اپکا بدل منظور ہی اسواسطی خاقان سعید نے مراجعت کی امیر شاہ ملک کو واسطی لانے اولاد امجاد کی درمیان بخارا کی بہیجا جب اوسی حالمین امرا بخارا نی سُنا کہ مرزا خلیل سلطان بہی لشکر لیکر باہر سمرقند کی آپڑا ہے بسبب بیم کی بخارا چہوڑکر مرزا الغ بیگ — اور مرزا ابراہیم سلطان کی سی جا ملے وہ لوگ بہی آب اموسی عبور کرکے اردو اعلی مین ملحق ہوگئی — بعد ازان پیر شیخ نورالدین بموجب فرمانی خاقان گیتی ستان مرزا شاہرخ بہادر کی پاس مرزا خلیل سلطان کے گیا کچہہ خزانی حضرت صاحب قران سے آگئے امیرزادہ پیر محمد ولیعہد کے بہیجی اور اوسی کہا کہ سلطنت ماوراالنہر پر قناعت کرے اسطور پر مرزا شاہرخ بہادر صبح کمر کی عازم دارالسلطنت ہرات کی ہوئے اسی اثنا رمین امیر سلیمان شاہ جو کہ بموجب فرمان صاحب قران کے مملکت رستدار اور فیرزکوہ مین حکومت کرتا تہا بسبب صولت سپاہ مرزا میران شاہ کی بہاگ کر اردو اعلی مین جا ملا مرزا شاہرخ بہادر نی چہبیسوین ۲۶ تاریخ ذی قعدہ کو ہرات مین نزول اجلال فرمایا

بیان آل حال سلطان حسین پوتی صاحب قران کا

اور بیان مخالفت امیر رکن الدین کا

جب مرزا سلطان حسین نہایت بیوقوفی اور جنون کی باعث اردوی ہمایون سی بہاگ کر

بیان لڑائی پیر محمد اور مرزا خلیل کا

۱۶۵ بہاگ کر آب امویہ سی عبور کرکی سلک مخصوصان مرزا خلیل سلطان مین منتظم ہوا بموجب فرمانی
مرزا خلیل سلطان کی سعہ بعضی امرا کی کنارہ جیحون پر پہنچا تا کہ جانب مرزا محمد جہانگیر کے
سی جو کہ اون ایام مین کابل سی درمیان بلخ کے آگیا تہا خبردار رہی وہان جاکر اوسکو
یہہ خیال آیا کہ مین خود مستقل بادشاہ ہوکر سلطنت کرون یہہ سوچکر امیر تیمور خواجہ بن آقبوقا
اور امیر خواجہ یوسف کو شہید کرکی باقی امرا سی عہد و پیمان کرکے دار الملک سمرقند —
کو مراجعت کی — ادہرسی امیرزادہ خلیل سلطان نے سپاہ کثیر ہمراہ لیکر بمقابلہ دشمن
کا کیا آٹہوین محرم ۸۰۸ آٹھہ سو آٹھہ ہجری مین نواح کش پر مقابلہ جانبین کا ہوا —
بسبب غدر اور سفاکی کے بعض امرا اور لشکری مرزا سلطان حسین کی بہاگ کر اندخواور
شبرغان کی جانب بہاگ کر امیر سلطان شاہ سی جا ملے اور جانبین مین محبت و اتحاد ہو گیا
ناگاہ مرزا پیر محمد جہانگیر نے دونون پر تاخت کی دونو بہاگ کر ہرات مین آئی حضرت
خاقان سعید یعنی مرزا شاہرخ بہادر نے امیر سلیمان شاہ کو بسبب بعضی مصالح ملک در میان
طوس کی بہیجا اور مرزا سلطان حسین کو یاسا کو روانہ کیا جب یہہ خبر سلیمان شاہ نی سنی آغاز
مخالفت کرکی حصار کلات مین متحصن ہوا اور حضرت خاقان یعنی مرزا شاہرخ نی اوسکی جانب
نہضت فرمائے ابہی لشکر پہنچنی نہ پایا تہا کہ امیر سلیمان شاہ طرف سمرقند کی بہاگ گیا اور
بادشاہ ظفر پناہ نے صحیح و سالم مراجعت فرمائی ہرات مین آکر مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ
ملک کو واسطی ضبط اندخوا و شبرغان کے روانہ کیا اور فصل بہار مین بنفس نفیس جانب
بادغیس کی لشکر کشی کی

بیان لڑائی مرزا پیر محمد بن جہانگیر اور مرزا خلیل سلطان کا اور کچہہ حال وقایع خراسان کا

واضح ہو کہ جن ایام مین مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک حدود اندخوا و شبرغان مین تہے

بیان لڑائی پیر محمد اور مرزا خلیل کا

۱۶۲ مرزا پیر محمد نی ایک ایلچی بہیجکر امیر شاہ ملک کو بلایا اوسنی بلخ مین جاکر نحالفت مرزا خلیل سلطان
کی اختیار کی اور مرزا الغ بیگ بہی اوس سی مل گیا دونون نی متفق ہوکر آب امویہ سی عبور کیا
دوسری طرف سی مرزا خلیل سلطان بہی دشمنون کے استقبال کو آیا نسف کے پاس فریقین
کی ملاقات ہوئی شکست مرزا پیر محمد کو ہوئی شاہزادہ قبۃ الاسلام بلخ کو چلا گیا اور
مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک بہی آب اموریہ سی عبور کرگئی جب یہہ خبر بادشاہ مرزا شاہرخ
بہادر کو پہنچی متوجہ ماوراء النہر کا ہوا اثنا راہ مین مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک اردوی
ہمایون سی ملحق ہوگئی اونہون نے کیفیت اس لڑائی کی سب مشرح بیان کی اسی اثنا مین
ایک ایلچی مرزا خلیل سلطان کی پاس سی آیا اوسنی بیان کیا کہ بادشاہزادے نی یہہ عرض
کی ہی کہ بسبب اسکی کہ مرزا پیر محمد آب اموریہ سی عبور کرکی ماوراء النہر مین چلا آیا تہا اور میری
ملک مین دہ تعرض کرتا تہا اسلئی مین اوسکے دفع کرنے کی واسطی مقابل ہوا تہا ورنہ مین اوسی
عہد و پیمان پر ثابت ہون جو آپسی کیا تہا شہریار عالیمقدار نی سخنان شفقت آمیز کہکر موضع
ایلدار سی دار السلطنت ہراۃ کو مراجعت کی اسی اثنا مین بعضی ارکان دولت شاہرخ بہادر کے
بلخ کو چلی گئے اور امیر سید خواجہ بن شاہ علی بہادر جو کہ منصب امیر الامرائی کا رکہتا تہا خیال
استقلال کا دہین لاکر ایک جماعت کو اپنی سی متفق کرکے بوقت نماز مغرب غرہ ذی الحجہ کو
... ح ہرات سی عازم جام کا ہوا اوسی شب کو رایات عالیات نی بہی اوسکا تعاقب
تمام شب کیا علی الصباح اونکو جالیا مخالفون نے گہوڑون پرسی اوتر کر زمین عجز پر سجدہ
کیا اور زبان تضرع اور عاجزی کی کہولی حضرت خاقان سعید نی اونکے جرم معاف فرمانے
اور مراجعت جانب ہرات کی کی اور سید خواجہ مع اپنی اتباع کی ملازمت شاہ مین پل سالار
تک گیا جب شہریار عالیمقدار شہر مین آیا سید خواجہ نے دوسری دفعہ پہر نقارہ
مخالفت کا بجایا اور جانب طوس کی جاکر پہر وہانسی قلعہ کلات کی جانب گیا حضرت
خاقان سعید نے بہی تیسوین تاریخ ماہ ذی الحجہ کو تعاقب خواجہ مذکور کا فرمایا جب مشہد

بیان حالات مرزا میران شاہ کا

مشہد مقدس پر خیام بادشاہی پڑے سید خواجہ نی قلعہ کلان سی جانب استرآباد کی کوچ کیا ۱۶۷
— مرزا شاہرخ بہادر نی بہی اوسی جانب حرکت فرمائی جب ملغزمعاج پر پہنچا امیر شاہ
ملک بلخ سی حاضر ہوا منظور نظر التفات کا ہوا اور حضرت خاقان نی وہان سی آگی جاکر
سمنان مین چند روز منزل کی اوس مقام مین مرزا عمر بن مرزا میران شاہ درگاہ عالم پناہ
مین حاضر ہوا بادشاہ نے اوسکے حال پر التفات اور عنایت بہت کی

بیان حالات مرزا میران شاہ اور اوسکی اولاد کا

جو بعد وفات امیر تیمور صاحب قران کی گذرا

واضح ہو کہ جب خبر حادثہ وفات حضرت صاحبقران کی ولایت آذربیجان مین مرزا عمر نے
سنی سکہ اور خطبہ اپنی نام کا جاری کردادیا اور اپنی بہائی اور باپ سی جو درمیان بغداد
کے تہی کچہہ حساب نرکہا — اسی اثنا رمین امیر جہان شاہ جاکو نے بسبب اغوا مفسدون
کے خیال استقلال کا دمین لاکر بائیسوین تاریخ ماہ رمضان کو ایک جماعت نوابون اور مخصوصون
مرزا عمر کو قتل کرکے سراپردہ شاہزادہ پر چڑہائی کی مرزا عمر نے بہی پاون ثبات کا استوار
اور محکم فرماکی مقابلہ کیا آخر کو وہ بہاگا اور مرزا عمر نے ایک جماعت بہادرون سے
ساتہہ لیکر اوسکا تعاقب کیا ظہر کے وقت دوسری روز اوسکو پکڑکی حکم دیا کہ قتل کرو
اسی اثنا رمین مرزا ابوبکر نی بغداد سی قصد چڑہائی کا کیا اور ایک ایلچی واسطی طلب جاثر
کے مرزا عمر کے پاس روانہ کیا اوسنی آکر یہہ بیان کیا کہ اسطرح پر ارادہ بادشاہزادی کا
ہی مرزا عمر نے اوسکی بہت عزت کی اور کہا کہ یہہ کہنا کہ بہائی جان جلد تشریف یہان لائے
تاکہ ہم تم دونو متفق ہوکر انتظام مملکت کا کرین مرزا ابوبکر یہہ بات سنکر دو سو سوار سے لیکے
مرزا عمر کی خدمت مین حاضر ہوا اوسی روز وہ تو گرفتار ہوا کسی ایک قلعہ مین قید کیا گیا
اور جب مرزا میران شاہ نے اپنی ولد اعز کی مقید ہونی کی خبر پائی جانب مازندران کی

بیان تسخیر دارالمرز استراباد کا

۱۶۸ کوچ فرمایا — بعد ازان درمیان مرزا عمر اور امیر شیخ ابراہیم شیروانی کی مخالفت ہوگئے
وہ دونو لب آب پر مقابل ہوئے — اور مرزا ابوبکر نے چند روز قلعہ نندکور مین قید رہکر
وہان کے محافظون اور کوتوال قلعہ سے گٹھہ کر خلاصی پائی باپ کی پیچھے وہ بہی بہاگ گیا دونون
نے کانبوس مین پہنچکر متفق ہو کے قلعہ سلطانیہ مین اپنا قبضہ کرلیا اور تمام عیال اور اموال مرزا
عمر پر متصرف ہوگئی جب یہہ خبر مرزا عمر کی لشکر مین پہنچی اکثر امرا اور لشکری جانب سلطانیہ کی
چلے آئے — اور مرزا عمر نے امیر شیخ ابراہیم سے کچہہ صلح کرکی مراجعت کی — اور یہان
مرزا ابوبکر نے مرزا میرانشاہ کو تخت سلطنت پر بٹہلا دیا تہا آخر یہہ ہوا کہ خطبہ اپنی نام کا
پڑہوا کر جانب تبریز کی گیا — اور مرزا عمر نے شہر کو چہوڑکر اولا مرزا عمر شیخ بہادر کے
خدمت مین التجا لیگیا بعد ازان درمیان بہائیون کی بہت لڑائیان ہوئین آخر الامر جانب
خراسان کے آیا اور پہر درمیان خدمت مرزا شاہرخ بہادر کی پہنچ کے مورد لطف اور
عنایت کا ہوا

بیان تسخیر دارالمرز استرآباد اور بعضے وہ حالات جو اوسکی پیچھے گذری

حضرت خاقان سعید نے بعد پہنچنے مرزا عمر کی جانب استرآباد کی کوچ فرمایا جب بموضع سیاہ بلاریز
نزول فرمایا بادشاہ استراباد کا جو بسبب التفات حضرت صاحب قران کے مدت سے
حکومت مازندران کی کرتا تہا اور کوئی اوسکا مزاحم کبہی نہوا تہا باتفاق امیر خواجہ کے لشکر
فراوان لیکر مقابلہ پر آیا جانبین مین لڑائی سخت ہوئی فتح حضرت خاقان سعید کو ہوئی —
اوسوقت وہ بادشاہ طرف خوارزم کی بہاگ گیا اور سید خواجہ جانب مملکت فارس کی
چلا گیا تمام ولایت مازندران تحت تصرف بندگان مرزا شاہرخ بہادر کی آگئی اور سکہ اور
خطبہ شاہرخی جاری ہوگیا اوسوقت حکومت مازندران کی امیرزادہ عمر کو بادشاہ جہانپناہ نے
مرحمت کی اور آپ مراجعت فرما کر چوتہی تاریخ جمادی الاول سنہ ۸۰۹ ہجری مین نزول اجلال درمیان

بیان تسخیر دار الملک استرآباد کا

سیر علی بہر علی تنغ ظلم جہانگیر محمد پیر مرزا مین رمضان ماہ کی سال اسی اور فرمایا کی ہراۃ بلدہ درمیان ۱۶۹
مارا گیا مرزا سید احمد میرک نی جو کہ ششرغان مین اقامت رکہتا تہا درگاہ عالم پناہ مین حاضر
ہو کے شرح اس حادثہ کی بیان کی حضرت خاقان سعید نی بعد اظہار تحسر اور تاسف کی
امیر مضراب اور امیر حسن صوفی ترخان — اور امیر نوشیروان کو ہمراہ سید احمد میرک کی جانب
بلخ کی روان کیا اور چاہتا تہا کہ خود بہی پیچہی سی کوچ فرماوے لیکن دفعتہً یہہ خبر سننی مین آئے
کہ مرزا عمر نے بخیال استقلال آب گرکان سی عبور کر کی خراسان مین فتنہ و فساد برپا کر رکہا ہے
اسلئے خاقان عالی مقام نی اٹہارویں ماہ شوال کو کوچ فرما کر متوجہ جام کا ہوا روز دوشنبہ
نوین ذیقعدہ کو نواحی بردویہ پر ملاقات لشکرین کی ہوئی لڑائی تیزہ اور تیر کی ہوئی سپاہ
مرزا عمر کی متفرق ہو کر پریشان ہوگئی اور شہزادہ مذکور بسبب بزدلہ ہونے کی بہاگ گیا
اور حضرت خاقان سعید نی دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی لیکن انہین ایام مین امیر مضراب کے
نوکرون نی مرزا عمر کو نواحی آب مرغاب پر پکڑ کر بیڑون مین بیڑیاں اور سر پر ایک زخم
آیا ہوا تہا اس شکل سی لا کر مرزا شاہرخ بہادر کی سامنی حاضر کیا خاقان سعید نی نظر
عنایت کی اوسکے حال پر مبذول فرما کر ایک جراح کو واسطے علاج زخم سر کی مامور فرمایا
جب مقام رباط پر مرزا عمر پہنچا فوت ہو گیا بیسوین ماہ مذکور کو امام فخر الدین رازی کے
قبر کی برابر اوسکو مدفون کیا اور خاقان مؤید منصور ہو کر اوایل ماہ ذالحجہ مین اپنی دار السلطنت
مین آیا درمیان نصف ماہ مذکور کے بادغیس پر چڑہائی کے اور دہان ... اشرفین ماہ محرم
سنہ ۸۱۰ اٹہہ سو دس ہجری کو واسطے انتقام کے پیر علی پر چڑہائی کے جانب قبۃ الاسلام
بلخ کی گیا جب مقام خواجہ دو کہ پر پہنچا وہان سننی مین آیا کہ پیر علی بہاگ گیا وہان کی
مراجعت فرما کر قلعہ ہندوان کی پہر تعمیر فرمائی اور وہ مملکت مرزا قیدو ولد مرزا پیر محمد
کو دی امیر مضراب اور ترکل برلاس کو واسطے استیصال پیر علی کے روانہ کر کی بنفس نفیس
جانب دار السلطنت ہرات کی آیا گیارہوین ربیع الاخر کو خطہ ہرات مین تشریف لا کر ...

بیان تسخیر در المرز استراباد کا

۱۷۸ کوچ فرمایا — بعد ازان درمیان مرزا عمر اور امیر شیخ ابراہیم شیروانی کی مخالفت ہوگئے
وہ دونو لب آب پر مقابل ہوئے — اور مرزا ابوبکر نے چند روز قلعہ مذکور مین قید رہکر
وہان کے محافظون اور کوتوال قلعہ سی گٹھہ کر خلاصی پائی باپ کی پیچھے وہ بھی بھاگ گیا دونون
نے کالبوس مین پہنچکر متفق ہو کے قلعہ سلطانیہ مین اپنا قبضہ کرلیا اور تمام عیال اور اموال مرزا
عمر پر متصرف ہوگئی جب یہہ خبر مرزا عمر کی لشکر مین پہنچی اکثر امرا اور لشکری جانب سلطانیہ کی
چلے آئے — اور مرزا عمر نے امیر شیخ ابراہیم سے کچھہ صلح کرکے مراجعت کی — اور یہان
مرزا ابوبکر نے مرزا میرانشاہ کو تخت سلطنت پر بٹھلا دیا تھا آخر یہہ ہوا کہ خطبہ اپنے نام کا
پڑہوا کر جانب تبریز کی گیا — اور مرزا عمر نے شہر کو چھوڑکر اولا مرزا عمر شیخ بہادر کے
خدمت مین التجا لیگیا بعد ازان درمیان بھائیون کی بہت لڑائیان ہوئین آخر الامر جانب
خراسان کے آیا اور پھر درمیان خدمت مرزا شاہرخ بہادر کی پہنچ کے مورد لطف اور
عنایت کا ہوا

بیان تسخیر در المرز استرآباد اور بعضی وہ حالات جو اوسکی پیچھے گذری

حضرت خاقان سعید نے بعد پہنچنے مرزا عمر کی جانب استرآباد کی کوچ فرمایا جب موضع سیاہ بلاد پر
نزول فرمایا بادشاہ استراباد کا جو بسبب التفات حضرت صاحب قران کے مدت سے
حکومت مازندران کی کرتا تھا اور کوئی اوسکا مزاحم کبھی نہوا تھا باتفاق امیر خواجہ کے لشکر
فراوان لیکر مقابلہ پر آیا جانبین مین لڑائی سخت ہوئی فتح حضرت خاقان سعید کو ہوئی —
اوسوقت وہ بادشاہ طرف خوارزم کی بھاگ گیا اور سید خواجہ جانب مملکت فارس کی
چلا گیا تمام ولایت مازندران تحت و تصرف بندگان مرزا شاہرخ بہادر کی آگئی اور سکہ اور
خطبہ شاہرخی جاری ہوگیا اوسوقت حکومت مازندران کی امیرزادہ عمر کو بادشاہ جہاں پناہ نے
مرحمت کی اور آپ مراجعت فرما کر جو تھی تاریخ جمادالاول سنہ ۸۰۹ ہجری مین نزول اجلال درمیان

بیان تسخیر دار الملک استرآباد کا

درمیان بلده ہرات کی فرمایا اور اسی سالکی ماه رمضان مین مرزا پیر محمد جہانگیر تیغ ظلم پیر علی سی ۱۶۹
مارا گیا مرزا سید احمد میرک نی جو کہ شبرغان مین اقامت رکھتا تها درگاه عالم پناه مین حاضر
ہو کے شرح اس حادثہ کی بیان کی حضرت خاقان سعید نی بعد اظہار تحیر اور تاسف کی
امیر مضراب اور امیر حسن صوفی ترخان — اور امیر نوشیروان کو ہمراه سید احمد میرک کی جانب
بلخ کی روان کیا اور چاہتا تها کہ خود بهی پیچهی سی کوچ فرماوے لیکن دفعتہً یہہ خبر سننی مین آئی
کہ مرزا عمر نے بخیال استقلال آب گرگان سی عبور کرکی خراسان مین فتنہ و فساد برپا کر رکہا ہے
اسلئے خاقان عالی مقام نی اٹہارہوین ماه شوال کو کوچ فرماکر متوجہ جام کا ہوا روز دوشنبہ
نوین ذیقعده کو نواحی بردویہ پر ملاقات لشکرین کی ہوئی لڑی نیزه اور تیر کی ہوئی سپاه
مرزا عمر کی متفرق ہوکر پریشان ہوگئی اور شہزاده مذکور بسبب بزدل ہونے کی بہاگ گیا
اور حضرت خاقان سعید نی دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی انہین ایام مین امیر مضراب کے
نوکرون نی مرزا عمر کو نواحی آب مرغاب پر پکڑ کر پیرون مین بیڑیان اور سر پر ایک زخم
آیا ہوا تہا اس شکل سی لاکر مرزا شاہرخ بہادر کی سامنی حاضر کیا خاقان سعید نی نظر
عنایت کی اوسکے حال پر مبذول فرماکر ایک جراح کو واسطی علاج زخم سر کی مامور فرمایا
جب مقام رباط پر مرزا عمر پہنچا فوت ہوگیا بیسوین ماه مذکور کو امام فخر الدین رازی کے
قبر کی برابر اوسکو مدفون کیا اور خاقان مؤید منصور ہوکر اوایل ماه ذالحجہ مین اپنی دار السلطنت
مین آیا درمیان نصف ماه مذکور کے بادغیس پر چڑہائی کے اور وہان سے اٹہارہوین ماه محرم
سنہ ۸۱۰ آٹہ سو دس ہجری کو واسطی انتقام کے پیر علی پر چڑہائی کے جانب قبۃ الاسلام
بلخ کی گیا جب مقام خواجہ دوکہ پر پہنچا وہان سننی مین آیا کہ پیر علی بہاگ گیا وہان کی
مراجعت فرماکر قلعہ ہندوان کی پہر تعمیر فرمائی اور وه مملکت مرزا قیدو ولد مرزا پیر محمد
کو دی امیر مضراب اور ترکل برلاس کو واسطی استیصال پیر علی کے روانہ کرکی بنفس نفیس
جانب دار السلطنت ہرات کی آیا گیارہوین ربیع الآخر کو خطہ ہرات مین تشریف لاکر

بیان مجمل سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف کا

۱۷۰ وزیت فرمائی وہ امرا جو مہم پیر علی پر نامزد ہوئے تھی اوسکو بنگار لور شکست دیکر صحیح وسلامت
آئی اور پیر علی نے تازہ پھر لشکر جمع کرکی متوجہ بلخ کا ہوا ۔ اور لشکر کے صدمون سے
مرزا قیدو کو بھگا دیا مگر اوسکے نوکرون نی سر اوسکا کاٹ کر جہان پناہ کی خدمت مین بھیجدیا
۔ اسی سال مین حضرت خاقان سعید نے سُنا کہ پیر بادشاہ نے خوارزم مین بہت سپاہ
جمع کرکی ارادہ مازندران کا کیا ہی اسلئے پھر خاقان سعید نی دار السلطنت ہرات سی حرکت
کرکی استرآباد مین پہنچ کر پھر نئے سر سی مازندران کو اپنی تحت مین لاکر مرزا الغ بیگ کورگان
کو کہ حاکم بعضی ولایت خراسان کا تھا ورلے وہان کا کیا اور آپ جانب ہرات کی مراجعت کرآیا

مجمل احوال سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف ترکمان کا
اور مارا جانا مرزا میران شاہ اور مرزا ابو بکر کا

اون ایام مین کہ صاحب قران گیتی ستان نی قصد روم کا کیا تھا سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف
ترکمان جو بیچ سایہ دولت قیصر روم سکے آسودہ تھے بہت خوف اور ہراس کرکی جانب
مصر کی چلے گئے تھے بعد جانے ان دونون کے ولایت مین ملک فرج نی ایک قاصد
حضرت صاحبقران کے پاس بھیجکر اطلاع اونکی آنے کی کردی صاحب قران نے اوسکے
جواب مین یہہ لکھا کہ اگر بادشاہ کو ہماری محبت مین رسوخ ہے تو چاہئے کہ سلطان احمد کو
قید کرسکے ہمارے پاس روانہ کردی اور قرا یوسف کو قتل کری جب یہہ نامہ ملک فرج کی
پاس پہنچا اوسنے دونون کو قید کرلیا اور اون دونون نے حالت قید مین یہہ عہد آپسمین
کرلیا تھا کہ اگر ہم صحیح وسلامت اس مہلکہ سی نجات پاوینگی تو ہمیشہ موافقت اور محبت
مین رہینگے کبھی آپسمین مخالفت نکرینگے اسی اثنا مین جب صاحب قران کی فوت
ہونیکی خبر مصر مین پہنچی ملک فرج نی سلطان احمد اور قرا یوسف کو منظور نظر التفات اور
محبت کا کیا اور تھوڑی ہی عرصہ مین قرا یوسف نی شوکت اور حشمت پیدا کرکی بسبب ضعف بادشاہ

بیان مجمل سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف کا

بادشاہ کی جانب عراق عرب کی کوچ کیا اور جاتی ہی دیار بکر پر استیلا پایا بسبب اسکی حرکت کی ملک فرخ نی سلطان احمد سی ہی محبت کم کردی اور بدگمان اوسکی جانب سی ہی ہوگیا سلطان احمد نی فقیرون کا لباس بدلکر بہت محنت اور مشقت سی اپنی تئین حلہ مین پہنچایا وہان آکر چند اوباشون سی ملکر ایسی خبرین واہیات درمیان بغداد کی اوڑائین کہ دولت خواجہ اباق جو ان ایام مین جانب مرزا عمر کی سی حاکم دار السلطنت بغداد کا تہا متوہم ہوکر شہر چہوڑکر بہاگ گیا بعد ایک ہفتہ کی سلطان احمد نی بغداد مین آکر جہنڈا اپنی سلطنت کا بلند کیا ۔ اور آخر سنہ ۸۰۸ اٹھہ سو آٹھہ ہجری مین کہ مرزا ابوبکر اصفہان کی محاصرہ مین مشغول تہا ۔ اور امیر شیخ ابراہیم شیروان سی جانب تبریز کی چلا گیا تہا سلطان احمد نے ارادہ تسخیر آذربیجان کا کیا ۔ اور امیر شیخ ابراہیم نے سلطان احمد کی خبر آنی کی سنکر شیروان سی جانب تبریز کی کوچ کیا ۔ اور آخر محرم سنہ ۸۰۹ آٹھہ سو نو ہجری مین سلطان احمد نی دولت خانہ تبریز مین آکر شراب خواری اور صحبت امردان سیم تن مین مشغول ہوا جب مرزا ابوبکر نی مہم اصفہان سی فراغت پائی جانب تبریز کی آیا سلطان احمد بسبب خوف اور وہم و ہراس کے جانب بغداد کی چلا گیا اور مرزا ابوبکر آٹھوین ربیع الاول سال مذکور کو دار الملک تبریز مین داخل ہوا اور رعایا تبریز سی وعدہ کیا کہ مین ظلم اور اعتساف بالکل دور کردون گا اور انصاف اور عدل کرون گا ۔ بعد ازان قرا یوسف ترکمان نے قصد مملکت آذربیجان کا کیا درمیان اوسکے اور مرزا ابوبکر کی لڑائیان ہوئین آخر ماہ ذیقعدہ سنہ ۸۱۰ اٹھہ سو دس ہجری مین معز الدین میرانشاہ ہلاک ہوا اور میرزا ابوبکر بہاگ کر متوجہ جانب دار الامان کرمان کے ہوا سلطان اویس ابن رند کو جو اوس کرمان کا حاکم اوس مملکت کا تہا جب اوسنی شاہزادی کے آنیکی خبر سنی بطور استقبال گیا اور مرزا ابوبکر نے کرمان مین آکر خیال استیصال سلطان اویس کا دل مین ٹہرایا اسلئے وہی بادشاہزادہ کے پکڑنی پر مستعد ہوا آخر یہ ہوا کہ نقارہ جنگ کا بجاکر مرزا ابوبکر کے محل کا احاطہ کیا پہر صلح اسطرح پر ہوئی کہ کرمانی لوگ ابوبکر کی پکڑنی کا قصد نکرین و شہر سی نکلکر

بیان تھوڑا سا مرزا پیر محمد اور میرزا رستم اور میرزا اسکندر کا

۱۷۲ کسی اور ولایت مین چلا جاویگا بعد ازان ابوبکر کرمان سی نکلکر سیستان مین آیا درمیان اوسکی اور حاکم سیستان قطب الدین کی محبت اور اتحاد ہوگیا یہی باعث لشکرکشی خاقان سعید کا جانب فراہ اور سیستان کی ہوا چنانچہ خاقان مذکورنی اکثر وہ ولایت مسخر کی اور مرزا ابوبکر نے دوسری دفعہ پہر بہاگ کر کرمان مین جاکر سلطان اویس سی چند لڑائین کین ایک معرکہ مین شہید ہوا — اور قرا یوسف ترکمان بعد بہاگنے مرزا ابوبکر کی اور مارے جانی مرزا میرانشاہ گورکان سکے تمام ولایت آذربیجان کا حاکم ہوگیا اور اپنی بیٹی پر نداف کو حکو سلطان احمد جلایر نے اپنا بیٹا کرلیا تہا تخت سلطنت پر بہلا کر خطبہ اور سکہ اوسکے نام کا جاری کروا دیا

بیان تھوڑا سا میرزا پیر محمد اور میرزا رستم اور میرزا اسکندر کا اور مخالفت واقع ہوسنے درمیان بہائیون کی گردش فلک سی

واضح ہو کہ جن ایام مین صاحب قران گیتی ستان نے وفات پائی مرزا پیر محمد دارالملک شیراز پر مستولی تہا — اور مرزا رستم صفہان مین — اور مرزا اسکندر ہمدان مین جب یہ خبر وحشت اثر یعنی وفات صاحب قران سکے خبر مرزا پیر محمد کو پہنچی بعد لینے مشورہ سبب اسکے کہ اوسکی والدہ ملکہ آغا ملک خواتین حضرت خاقان سعید مرزا شاہرخ بہادر سکے مین منسلک تہی خطبہ اور سکہ بنام مرزا شاہرخ بہادر سکے موشح اور مزین کرکی واسطی اطلاع اس نیک امر کی ایک ایلچی خراسان مین بہیجا اور یہہ شعر اوس نی عرضداشت مین لکہی سے ہم بندہ گانیم شہرخ پرست + من ورستم اسکندر وہر کہ ہست + حضرت خاقان سعید نی اوس ایلچی پر بہت نوازش اور عنایت فرماکر رخصت کیا اور فوراً مرزا عمر نی امیر جہانشاہ کو قتل کیا اور مرزا ابوبکر کو قید کیا مرزا اسکندر اوسی متوہم ہوکر ہمدان سی جانب شیراز کی گیا اور مرزا پیر محمد نے عنایت فرماکر حکومت یزد کی اوسکو سپرد کی مدت تک درمیان بہائیون کی طریق یکجہتی اور اتحاد کا سلوک رہا یہان تک کہ درمیان ۸۰۹ سنہ آٹھ سو نو ہجری سکے بسبب عناد مفسدون

بیان تھوڑا سا مرزا پیر محمد اور میرزا رستم اور مرزا اسکندر کا

مفسدون کی اتفاق مخالفت کا ہوا مرزا پیر محمد نے مرزا اسکندر کو مقید کر کی جانب خراسان کی ۴۳
بہیجا وہ وہان سی چہٹکر اصفہان مین پہنچا میرزا رستم نے اسکندر کی آنی کو فوز عظیم تصور کر کے
ایکدوسری کی موافقت کر کی قصد شیراز کا کیا مرزا پیر محمد نے اونکا سامنا تو کیا مگر شکست کہا کر
مراجعت کی اون دونون بہائیون نے تعاقب اوسکا کر کی چالیس روز شیراز کا محاصرہ کیا جب
دیکہا کہ فتح میسر نہین ہوتی چند دیہات فارس کی لوٹ کر اصفہان مین آئے ـــ اور درمیان ۸۱۰
آٹہ سو دس ہجری کی مرزا پیر محمد نے لشکر کثیر جمع کر کی اصفہان پر چڑہائی کی اودہرسی مرزا رستم
نے کندمان کو لشکرگاہ کے بعد پہنچی مرزا پیر محمد کی جنگ عظیم ہوئی شکست لشکر اصفہان کو
ہوئی مرزا رستم اور مرزا اسکندر جانب خراسان کی بہاگ گئی اور مرزا پیر محمد نے اصفہان بسیر شیخ
مرزا عمر شیخ کو دیکر آپ منصور اور مظفر ہوکر جانب دار الملک شیراز کی مراجعت فرمائی ـــ اور
مرزا رستم نے خراسان مین پہنچکر بسبب عنایت خاقان سعید کے پرتو عاطفت اور مہربانی کا پایا
ـــ اور میرزا اسکندر نے حدود بلخ اور شبرغان مین پہنچکر مرزا قیدو اور سیاہ کو اوسکی استقبال
کے واسطی روانہ کیا شاہزادہ بہاگ کر جانب ولایت اندخو کی گیا وہان کی حاکم سید محمد خان نے
اوسکو مقام مناسب مین اوتار کر کیفیت حال کی اطلاع خاقان سعید کو کی خاقان سعید نے نہایت
لطف اور احسان سی سفارش مرزا اسکندر کی مرزا پیر محمد سی کی اور ایک نامہ سید محمد خان کے
نام بہی اس مضمون کا بہیجا کہ مرزا اسکندر کا مزاحم نہووے جہان چاہی جاوے مرزا اسکندر
بامید شفقت برادر کی عازم فارس کا ہوا اور بوقت مغرب چہبیسوین رمضان سنہ ۸۱۱ آٹہ سو گیارہ
ہجری کو پاپیادہ شیراز مین آیا مرزا پیر محمد نے بہائی کی آنی کی خبر پاکر فوراً اوسکو بلایا اور
طرح طرح کی عنایت اور التفات اوسکے حال پر کی اور درمیان سنہ ۸۱۲ آٹہ سو بارہ ہجری کی
مرزا پیر محمد نے مرزا اسکندر کو اپنی ساتہہ لیکر جانب کرمان کی کوچ کیا جب مقام دہ حامد پر
پہنچی سید حسین شربت دار کی جسکو با دشاہزادی نے مرتبہ ملابت سی درجہ امارت کو پہنچایا
تہا نہایت شقاوت اور بدبختی سی پیش آکر خلیفہ اہل شہر اور مفسدین سی ملکر آدہی رات کو

بیان متوجہ ہونی سلطان احمد جلایر کا جانب آذربیجان کی

۱۰۴ مرزا پیر محمد کی دیری مین جا کر شربت شہادت کا اوسکو پلایا ۔ مرزا اسکندر یہہ خبر سنتی ہی فوراً بہاگ کر جانب شیراز کی چلا گیا امرا اور اعیان سلطنت نے اتفاق کر کی شہر کا بندوبست کر دیا اور برج اور بارہ کا استحکام خوب طرح پر کیا حسین شربت دار نی جب مرزا اسکندر کے بہاگ جانی کی خبر سنی تجمل و حشمت تمام شیراز کی باہر آکر ڈیرا کیا اور دوسری روز صبح سی ظہر کی نماز تک لڑائی رہی اسی اثنا مین امیر صدیق جو کہ ملازم مرزا پیر محمد کا تہا حسین شربت دار گرفتار ہوا امیر صدیق نی اوسکو پکڑ کر شہر مین لا کر شیخ سعدی شیرازی کی روضہ مین بہلا کر مونچہین منڈا ڈاریں اور سکے ترشوا ڈالی اور ایک گدہی پر اوسکو سوار کر کی تمام شہر مین پہرایا بعد ازان اوسکو مرزا اسکندر کی خدمت مین لیگئی تب شاہزادی نے اوس سی پوچہا کہ میرے بہائی کو تونے کیون قتل کیا ۔ اوسنی کہا کہ اوسکی نسبت جو مجہی عذر ہو چاہے اوسکا جواب تجہسی نہی ہوگا مرزا اسکندر یہہ جواب سنکر خفا ہوا اپنی ہاتہہ سی پہلی آنکہہ اوسکی کٹاری سی نکالڈالی اور فرمایا کہ اس بد ذات کو قتل کرو چنانچہ مارا گیا ۔ اسی اثنا مین سلطان معتصم بن زین العابدین بن شاہ شجاع نی درمیان اصفہان کی خروج کیا مرزا اسکندر نے اوسکی دفع کی تدبیر کی بعد تلاقی فریقین کے سلطان معتصم منہزم ہوا بہادرون نے تعاقب کر کی پانی کی کنارہ پر اوسکو مار ڈالا ۔ اور مرزا اسکندر نی مظفر اور منصور ہو کر جانب شیراز کی مراجعت کی بعد ازان مرزا رستم بسبب رخصت خاقان سعید کی جانب اصفہان کی گیا چند نوبت بیچ میان بہائیون کے لڑائی ہوئی آخر الامر دوسری دفعہ پہر مرزا رستم جانب خراسان کی گیا درمیان ۸۱۴ ہشتہ آٹہہ سو چودہ ہجری کی پاسے برس حضرت خاقان سعید کا ہوا ۔ اور مرزا اسکندر نے عراق اور فارس مین استقلال تمام پاکر اصفہان کو تخت گاہ اور دار السلطنت بنایا

بیان متوجہ ہونی سلطان احمد جلایر کا جانب آذربیجان کے

اور مارا جانا اوسکا امیر قرا یوسف ترکمان کی ہاتہہ سی

بیان متوجہ ہونی مرزا شاہرخ بہادر کا جانب بلدہ سمرقند کی

واضح ہو کہ درمیان ۸۱۲ھ آٹھ سو بارہ ہجری کی کہ تمام ملک آذربیجان کا تحت تصرف قرا یوسف
کے تہا بسبب اسکی کہ قرا عثمان نی درمیان ولایت آذربیجان کی کچھ تعرض کیا تہا اور بسبب اسکے
کہ حضرت نی بہی اوسکے آنی کی آہستہ عاکی تہی اسلئی وہ اوس جانب گیا سلطان احمد نی اوسکی غیبت
کو غنیمت جان کر لشکر جمع کرکے درمیان محرم ۸۱۳ھ آٹھ سو تیرہ ہجری کے آذربیجان پر چڑہائی کی
درمیان غرہ ربیع الاول کی تجمل وحشمت بسیار جانب تبریز کی پہنچا امیر قرا یوسف نی جب
یہہ خبر ناخوش سنی فوراً مراجعت کی اور سلطان احمد نی بہی جہنڈا مخالفت کا بلند کیا روز جمعہ تہا سلخ
ربیع الاخر کو اوپر دو فرسخ کی تبریز سی لڑائی ہوئی قرا یوسف غالب آیا شکست لشکر بغداد کو
ہوئی اور سلطان احمد ایک باغ مین جا چہپا کسی رذالی نی قرا یوسف کو اوسکے چہپنی کا خبر دی
ایک جماعت اوسی جانب گئی اوسکو پکڑ کر ترکمان کی سامنی لا حاضر کیا قرا یوسف نی عہد کہلا بہیجا
کہ سند لکہنی کی نشان حکومت آذربیجان کا بنام اغراپنی کی بیٹی بنام پیر بداق خان کی اور ...
سرداری بغداد کا بنام دوسری بیٹی مسمی شاہ محمد کی سلطان سی طلب کی اور وہ
چاہتا تہا کہ اوسکو قتل نکرے لیکن امرار عراق عرب نی درباب قتل کرنے سلطان احمد کی
بہت مبالغہ کیا اسلئی قرا یوسف نی سلطان مذکور کو مع اوسکی اولاد کی قتل کیا اب دولت خاندان
امیر شیخ حسن ایلخانی کی تمام ہوئے

بیان متوجہ ہونی خاقان سعید یعنی مرزا شاہرخ بہادر کا جانب بلدہ سمرقند کی اور سپرد کرنا بعضے ممالک کا شاہزادون کو

واضح ہو کہ حضرت خاقان سعید نی پانچوین تاریخ ماہ ذیقعدہ ۸۱۱ھ آٹھ سو گیارہ ہجری کو بارادہ
قصد بادغیس کے لشکر جمع ہونی کا حکم دیا اوس مقام پر جب یہہ خبر متواتر پہنچی کہ درمیان میرزا
خلیل سلطان اور خداداد کی مخالفت واقع ہوگئی اور خداداد نے فتح و نصرت پائی اور
شاہزادہ کو اپنا مامور و محکوم کرلیا ہے اسلئی خاقان سعید موید و منصور اکیسوین ماہ مذکور کو

بیان متوجہ ہونی مرزا شاہرخ بہادر کا جانب بلدہ سمرقند کی

۱۰۶ جانب ماورا النہر کے نہضت فرما ہوئے جب دریا جیحون سی عبور کیا اوسوقت خبر آئی کہ خداداد نے
مرزا خلیل کو مقید کیا اور آپ بہاگ گیا القصہ خاقان سعید بیسوین ذی الحجہ کو دار السلطنت سمرقند مین
تشریف لائے اور ماہ محرم سنہ ۸۱۲ آٹہ سو بارہ ہجری مین علم ظفر پیکر تعاقب مین خداداد کی جانب
مغولستان کی روانہ کر کے ۔ اور امیر شاہ ملک مع بعض امرا اور فوج کثیر کے متحرک ہوا اسی
اثنا مین ایسی صورت دیکہنی مین آئی کہ کسیکی آئینہ خیال مین متصور نہوئی تہی بیان اسکا یہہ ہے
کہ جن ایام مین کہ خداداد حسینی نے بادشاہ مغولستان سی مدد طلب کی اوسنی اپنی بہائی شمع جہان کو
اس مہم کے واسطی متعین کیا جب خداداد وسی ملا اوسنی اپنی خواص اور مقربین سی کہا کہ خداداد
حسینی مرد ناسپاس اور بیمروت اور کم ذات ہی کیونکہ اوسنی زیر حقوق تربیت صاحب قران کو
طاق نسیان پر رکہہ کے اونکے اولاد امجاد کی نسبت راہ مخالفت اور عصیان کی چلا ایسی شخص
کی موافقت کرنی اور مدد دینی بیوقوفی ہے یہہ سوچکر سر اوسکا تن سی جدا کر کی امیر شاہ ملک کی
پاس بہیجدیا امیر شاہ ملک نے بدون لڑائی اور محاربہ کی بے جوکہون دشمن کا سر لیکر مراجعت کی بعد ازان
حضرت خاقان ممالک ستان نی حکومت خطہ اوزجند کی مرزا میرک احمد بن عمر شیخ کو تفویض کے
اسی اثنا مین امیر شیخ نور الدین رخصت طلب کر کی جانب انزار کی گیا اور اردوی اعلی مین یہہ خبر پہنچی
کہ مرزا خلیل سلطان نی بعد مقتول ہونی امیر خداداد کی محافظین سی متفق ہو کر اوس قلعہ مین متحصن ہو گیا
ہی حضرت خاقان سعید نی امیر شاہ ملک کو اوس جانب روانہ کیا اوسنی جاکر اوس قلعہ کا محاصرہ کیا
جب کئی روز گذر چکے اوسوقت مرزا خلیل سلطان نے پیغام بہیجا کہ مجکو راہ دو تاکہ مین قلعہ کے باہر
آون اور ملازمت حضرت شاہرخ بہادر کی مین حاضر ہون امیر شاہ ملک نی منظور کیا وہان سی
نکلکر امیر شیخ نور الدین کے پاس گیا اوسوقت حضرت خاقان سعید نے آپ واسطی کوچ
کیا اثنا راہ مین جانبین سی قاصد آنے لگی مرزا خلیل سلطان نی بعد لینی عہد و پیمان کی ملازمت
عم بزرگوار مین حاضر ہوا طرح طرح کی مراحم خسروانہ سی معزز و ممتاز ہوا ۔ اور حضرت خاقان
سعید نی جانب خراسان کی مراجعت کی ولایت ترکستان اور ماورا النہر کے مرزا الغ بیگ کو دے

بیان مخالفت کرنی مرزا اسکندر کا نسبت حضرت خاقان سعید کی

کو دی اور مملکت حصار شادمان کی مرزا محمد جہانگیر بن میرزا محمد سلطان کو دیدی — جب سوارے ۱۷۷
ہمایون آب جیحون سی عبور کر چکی اوسوقت حکومت قندہار اور کابل اور غزنین کی مرزا قیدو بن
مرزا پیر محمد ولی عہد کو عنایت ہوئی — اور ابوالفتح مرزا ابراہیم سلطان کو والی ملک بلخ اور
طخارستان کا کیا سولوین شعبان کو دار السلطنت ہرات مین بادشاہ داخل ہوئے — اور
ماہ ذیقعدہ مین مرزا خلیل سلطان نے بموجب حکم اور فرمان شہریار گردون وقار کی دس ہزار
سوار جرار لیکر عراق پر چڑہائی کی جب مملکت ری مین پہنچا چندروز فراغت سی اقامت سے
بعد ازان امیر شیخ نور الدین نے ولایت انزار مین کہ وطن قدیم ابا و اجداد اوسکے کا تہا
جہنڈا مخالفت اور عصیان کا مرتفع کیا اسی واسطہ دردفع خاقان عالی مرتبت نے امرا و اہل
پر لشکرکشی کی درمیان ۸۱۴ ہجری سکے امیر شیخ نور الدین اوپر دروازہ قلعہ صوردن سے
پشت زین سی گر پڑا اگرتی ہی جان بحق ہوا — اور سولوین رجب بحال مذکور کو مرزا خلیل
سلطان ولایت ری مین فوت ہوا حضرت خاقان نے یہہ خبر سنکر بہت رنج کیا

بیان مخالفت کرنی مرزا اسکندر کا نسبت حضرت خاقان سعید کی اور پانا فتح و نصرت اوس حضرت کا حکم و تائید ملک مجید سی

جب قرا یوسف نی مملکت آذربیجان پر استیلا پایا اور حضرت خاقان سعید نی اوسکی استقلال کی
خبر سنی بارادہ تسخیر عراق اور آذربیجان کی بہت لشکر جمع کیا اٹہارہوین رجب ۸۱۶
آٹہہ سو سولہہ ہجری کو کوچ فرمایا جب بلدہ نیشاپور پر خیمہ سیاہ خاقان منصور کے پڑے
اوسوقت ایک مکتوب بدین مضمون مرزا اسکندر کو لکہا کہ رایات عالیات واسطی دفع فتنہ
و فساد قرا یوسف ترکمان کی متوجہ جانب آذربیجان کی ہوئی ہین اوس فرزند کو چاہیے
کہ طریق اتحاد اور موافقت کا مسلوک رکہہ کی فارس اور عراق کی لشکر لیکر نواح ری پر
ہمسے آملے — بعد ازان یہہ خط روانہ فرماکر آپ مازندران مین پہنچا جارسے کی ہم اوس

بیان سپرد کرنی ولایات کا شاہزادون کو

۱۷۸ دیار مین گذاری جب وہ خط مرزا اسکندر کی مطالعہ مین آیا اوسنی یہہ تصور کیا کہ حضرت خاقان سعید قصد ملک فارس کا رکہتی ہین اسلئے جواب باصواب بہیجکر علم مخالفت اور عصیان کا بلند کیا اور جابجا ایلچی بہیجکر صفہان مین لشکر جمع کیا بادشاہ جہانبانی بہی خیال فاسد مرزا اسکندر سی واقف ہوکر یورش آذربیجان کی موقوف رکہکر جانب اصفہان کی چڑہائی کی اور اوایل فصل بہار مین مرزا بایسنقر کو مازندران سی طرف خراسان کی روانہ کیا اور آپ بنفس نفیس چوبیسوین محرم ۸۱۷ھ آٹہہ سو سترہ ہجری کو طرف ری کی گیا جب اوس مملکت مین پہنچا ایک جماعت امرا اسکندر کی شاہزادی سی روگردان ہوکر اردوے اعلی مین آملے اور جب اصفہان کی قریب پہنچا مرزا اسکندر لشکر قیامت اثر لیکر برابر مقابلہ پر آیا بہادران دونو جانب نی تیر و خنجر کی لڑائی مین داد مردانگی دی اور شجاعت اپنی اپنی دکہلائی خاقان سعید نی فتح پائی مرزا اسکندر نی بلطایف الحیل اپنی تئین شہر مین ڈالا اور لشکر نے اصفہان کا محاصرہ کیا اسی اثناء محاصرہ مین اکابر اور اعیان شیراز کی متعلقان مرزا اسکندر کو مقید کرکے خطبہ اور سکہ بنام شاہرخ بہادر کے مزین کرکے اس خبر کی بشارت ایلچی کے زبانی حضرت خاقان کے پاس بہیجی خاقان نے یہہ خبر سنکر خوشی بہت کی اور لطف اللہ بیان تمور کو واسطی ضبط اموال فارس کی متعین فرمایا اور چونکہ محاصرہ اصفہان کو قریب دو مہینی کے ہو چکی تہی دوسری تاریخ ماہ جمادی الاول کو جنگ سخت واقع ہوئی صبح سی شام تک لڑائی ہی اوسی شب کو مرزا اسکندر علامت عجز اور انکسار کی اپنی حال پر ظاہر دیکہکر ارادہ بہاگنی کا کیا ایک فوج نے اوسکا تعاقب کیا پکڑ لایا حضرت خاقان کی خدمت مین حاضر کیا حضرت خاقان نے اوسکا خون معاف فرمایا اور اوسکو مرزا رستم کے سپرد کر دیا اوسنی آنکہون اوسکی تیل کی سلائی پہروادی

سعد بسنگ کشتن و کر بودن آرزومند است + زبان دگر کس کسی کین حدیث گفت و شنید +

بیان سپرد کرنی ولایات کا شاہزادون کو

بیان وقایع خاقان منصور کا

حضرت خاقان عالیمکان نے بعد فتح اصفہان کی سرداری اوس بلدہ کی مرزا رستم کو دی اور حکومت ۱۷۹
ولایت ہمدان اور قلاع رود جرد اور نہاوند کی شاہزادہ سعادت انتما مرزا بایقرا کو دے
اور امارت مملکت ری کی مرزا ایلچل کو سپرد کی اور حکومت دیار قم کی مرزا سعد وقاص کو
عنایت کی اوسوقت اعلام ظفر پناہ جانب شیراز کی آئی بعد وہان کے پہنچنے کے حاکم شیراز کا
مرزا ابراہیم سلطان کو کیا اور آپ جانب خراسان کی مراجعت کی بائیسوین رجب سنہ مذکور مین
بلدہ ہرات مین داخل ہوا اور مرزا بایسنقر نے دیدار والد بزرگوار سے مشرف ہوکر نذر گذرانی
اسی اثنا مین درمیان مرزا الغ بیگ اور مرزا امیرک احمد بن عمر شیخ بہادر کی مخالفت اور منازعت
ہو گئی بعد جنگ وجدال کی مرزا امیرک احمد طرف مغولستان کے چلا گیا

بیان اون وقایع کا جو بعد مراجعت خاقان منصور کی ولایت عراق اور فارس مین ظاہر ہوئی اور حال متوجہ ہونیکا جانب شیراز کی

بعد معاودت خاقان سعید کی ملک شیراز سے جو حالات گذری ایک اونمین سے یہہ ہی کہ مرزا
ایلچل پہلو بستر ناتوانی پر رکھ کر عالم جاودانی کو انتقال کر گیا جب یہہ خبر حضرت خاقان نی سنی
مرزا ایلنگر کو ایک فوج دیگر جانب مملکت ری کی روانہ کیا دوسرا حادثہ یہہ ہوا کہ قرا یوسف
ترکمان نے قصد قلعہ سلطانیہ کا کیا امیر بسطام جاگیر جو اوس قلعہ مین تہا اور دم اخلاص اور ہوا خواہی
کا بہرتا تہا بہاگ کر قم مین چلا گیا وہان جا کر امیرزادہ سعد وقاص کے ملازمت مین حاضر ہوا اوس
شاہزادہ نے امیر بسطام کو مقید کر کی صورت حال واقعہ کے عرض کر بہیجی خاقان روشن ضمیر کو
امیر بسطام کا قید کرنا موافق مزاج کی نہ آیا حکم دیا کہ اوسکو چھوڑ دو لیکن مرزا سعد وقاص نے
اوس حکم کے تعمیل نہ کی بسبب اغوا اور بہکانی بعض مفسدون کی امیر بسطام کو ہمراہ لیکر قرا یوسف
کے پاس گیا اور منظور نظر عنایت اور اعزاز و احترام کا ہوا اور سانحہ یہہ ہوا کہ شاہزادہ
مرزا بایقرا نے بسبب تحریک اپنی بہائی مرزا اسکندر کی جو کہ ظل عاطفت مین بسر کرتا تہا خیال

بیان وقایع خاقان منصور کا

۱۸۰ استقلال کا اپنی دمین ٹہرا کر جانب شیراز کی چڑہائی کی — اور میرزا رستم نے کیفیت اس واقعہ
سے وقوف پاکر ایک جماعت لسبر راہ بہیج کر مانع اوسکا ہوا قضارا مرزا اسکندر مخالفین کی ہاتہہ
آگیا اوسکو صفہان مین لیجا کر قید کیا اسو اسطی تہوڑا سا فتور عزیمت مرزا بالقرا مین بہی پیدا ہوا
چند روز کندمان مین توقف کیا مگر پہر حرص جہانگیری اور کشورکشائی کی اوسکے دلپر غالب آئے
جانب شیراز کی گیا — جب ابراہیم سلطان نے مرزا بالقرا کی آنیکے خبر سنی فوراً سپاہ
آراستہ کرکی مقابلہ پر آیا — مرزا ابراہیم سلطان بعد لڑنے کی جانب ابرقوہ کی بہاگ گیا —
اور مرزا بالقرا آخر ماہ ربیع الاول ۸۱۸ھ ہجری مین مظفر و منصور بلدہ شیراز مین داخل ہوا اور
جہنڈا عیش و عشرت کا بلند کیا اسی اثنا مین مرزا رستم نی درمیان صفہان کی مرزا اسکندر کو جوکہ
مفسد اور بانی اس فتنہ کا تہا عالم آخرت کو روانہ کیا جب یہہ خبر حضرت خاقان نے سنی بعد لینی
مشورہ کے اور جمع کرنے لشکر کی ستروین جمادالآخر سنہ مذکور کو جانب شیراز کی متحرک ہوا
جب رایات عالیات اوس مملکت مین پہنچ گئے اوسوقت مرزا بالقرا کہ خاقان سعید کی متوجہ ہونے
کی خبر کا یقین نکرتا تہا متحیر اور پریشان ہوا — لاچار جب کوئی صورت نہ بن پڑے اپنی دوست
مرزا بایسنقر کے پاس بسبب اتحاد اور اخلاص کی امیر جلال الدین ابوسعید کو بہیج کر توقع شفاعت جرائم
اور عفو دہا تم کی درخواست کی — مرزا بایسنقر نے اوس ایلچی نامبردہ کو ہمراہ لیکر بارگاہ خاقان
مین حاضر ہوکر صورت حال کی عرض کی خاقان نے امیر جلال الدین ابوسعید پر نظر عنایت اور مہربانی
کی فرماکر گناہ شاہزادہ کا بخشا جب امیر حسب خواہش مطلب پورا کر کی جانب شیراز کی آیا مرزا
بالقرا نی شب پنجشنبہ پانچوین رمضان کو بلدہ مذکور سی باہر نکلکر عم بزرگوار کی دست بوسی کی بادشاہ
نی بسبب عہدہ کی کچہہ تعرض بادشاہزادی سی نہ کیا — مگر پہلے جن لوگون پر اعتماد تہا اونکی مصاحب
مین بہیج دیا یعنی مرزا قیدہ رکے پاس — اور بادشاہ نے ماہ رمضان شیراز مین گذار کر دوسری دفعہ
سرداری وہان کی مرزا ابراہیم سلطان کو سپرد کی — اور مملکت قم اور کاشان اور ری اور
استدار کی حدود گیلان تک امیر الیاس خواجہ بہادر کو دی بعد ازان بقصد تسخیر کرمان کی روانہ ہوا جب

جلوس فرمانا میرزا باسنقر کا مسند دیوان پر

جب قصبہ سیرجان مین پہنچا سیادت پناہ ارشد دستگاہ امیر شمس الدین علی تمی والی کرمان سلطان ۱۸۱
اویس کی پاس سی آکر حاضر ہوا اور واسطی شفاعت اہالی اوس مملکت کی زبان کہولی بادشاہ
نے عرض اوسکی قبول فرمائی اور مراجعت فرماکر درمیان محرم سنہ ۸۱۹ آٹھہ سو انیس ہجری کے
دار السلطنت ہرات مین داخل ہوا

بیان جلوس میرزا باسنقر کا مسند دیوان پر اور بیان مآل حال بعض بادشاہزادون کا

جب خاقان بلند مکان دار السلطنت ہرات مین تشریف لائی منصب امارت دیوان اعلی کا قرۃ العین میرزا باسنقر بہادر کو سپرد ہوا اور شاہزادی نی اوس عہدہ کو لیکر بساط عدل اور انصاف کا پہیلایا اسی اثنا مین میرزا میرک احمد بسبب نزاع میرزا الغ بیگ کی جو طرف مغولستان کی چلا گیا تہا اگر منظور عنایت اور التفات کا ہوا اور اونہین ایام مین باتفاق میرزا ایلنگر کی خیال مخالفت اور عصیان کا لوح ضمیر پر منقش کیا حضرت خاقان کو اس حال کی اطلاع ہو گئی تہی میرزا قیدو کی طرف سی ایک عرضی اسمضمون سے آئی کہ میرزا باسنقر معہ جماعت مردمان متعینہ اپنی سے کے قصد اس فقیر کا رکہتا تہا اسلئی نی اوسکو گرفتار کر لیا ہی جسطرح ارشاد ہو تعمیل اوسکی کیجائی حضرت خاقان سعید نی حکم دیا کہ میرزا قیدو میرزا باسنقر کو آب سندہ سی اوتر جانی دی جسطرف اوسکا دل چاہی وہ چلا جاوی میرزا میرک احمد جانب کعبہ کی چلا گیا اور میرزا ایلنگر کشتی مین بیٹہکر مسفر دریا سے کرنی پر مستعد ہوا اور میرزا قیدو نی میرزا باسنقر کو آب سندہ سی نہ اوتارا درمیان سنہ ۸۲۰ آٹھہ سو بیس ہجری کی گذشتہ برس بیقدار متوجہ قندہار کا تہا حسب الحکم اوسکو اودی ہاتون مین بہیجدیا حضرت خاقان نی شاہزادی کو معہ ملازمین متعینہ اوسکے کی جانب سمرقند کی روانہ کیا پہر اوسکی خبر نہ آئی کیا ہوا

بیان فتح ہونی دار الامان کرمان کا اور بعض حالات جو بعد اوسکے وقوع مین آئی

سید شمس الدین نی جو کہ مہم کرمان کی سرانجام کرنی پر مامور تہا جب سیرجان سی جانب اوس بلدہ کی مراجعت کی ہرچند سلطان اویس کو اوپر متوجہ کرنے پایہ سریر اعلی کی ترغیب فرمائی لیکن سعی اوسکے رائگان گئی اسواسطی جناب نقابت مآب نی درمیان ہرات کی آکر کیفیت حال کی معروض رای خاقان سعادت انتما کی سنتے ہی آتش غضب بادشاہ کی مشتعل ہوئی فرمان عالی نافذ ہوا کہ امیر ابراہیم جہانشاہ برلاس اور امیر حسن صوفی ترخان اور امیر فرمان شیخ اور حکام ولایت فراہ اور سیستان کی معہ سپاہ فراوان واسطی تسخیر کرمان کی جاوین امرا مذکور نے تعمیل حکم کی فوراً گئی اوس ولایت مین پہنچی شستر روز تک شہر کا محاصرہ رہا بعد ازان سلطان اویس نے قاصد بہیجکر عرض کی کہ اگر حضرت خاقان میرے گناہ کو معاف فرماوین اور تم لوگ مراجعت کرجاؤ تو مین سرکی بل ملازمت آستان رفیع الشان مین حاضر ہون امیرون نے کیفیت حال کی حضرت خاقانی کو لکھکر عرض کی یہہ جواب آیا کہ اگر سلطان اویس اپنی قول مین صادق ہے چاہئے کہ ایک اپنا معتمد اس جانب روانہ کرے اوسوقت لشکر محاصرہ موقوف کرے ورنہ جب تک شہر کو فتح نکرین مراجعت نکرنے پاوین امیرون نی سلطان اویس نے اس امر کی اطلاع دی اوسنی شیخ حسن کو جو تمام اوسکے نوکرونمین سی نہایت قربت رکہتا تہا درگاہ عالم پناہ مین بہیجدیا جب شیخ حسن نے قدمبوسی بادشاہ کی حاصل کی نہایت مسکینی اور نیاز سی گناہ سلطان اویس کا معاف کروانی کے درخواست کی حضرت خاقان سعید نی اوسکی التماس قبول فرمائی اور قسم کہائی کہ مین کسیطرح اوسکی حق مین بری نکرونگا بلکہ اپنی تئین ملحوظ نظر تربیت اور عنایت کا تصور کرے بعد ازان شیخ حسن نے جانب کرمان کی مراجعت کی جو کچہہ دیکہا اور سنا تہا سلطان اویس سی بیان کیا چنانچہ وہ ملازمت خاقان مین حاضر ہوا اصناف الطاف اور انواع

بیان فتح ہونی دارالامان کرمان کا

انواع اعطاف سی اختصاص پایا اور درمیان ۸۱۹ آٹھ سو انیس ہجری کی فرمان فرمائی بلاد ۱۸۲
اور عبادنی مرزا سیورغتمش کو حکومت ولایت بدخشان پر روانہ کیا اور شب پنجشنبہ غرہ جمادالاول
۸۹۰ ہجری کو ولادت مرزا علاءالدولہ کی ہوئی اسی سال مین بادشاہ مذکور واسطی گوشمالی
ہزارہ اور افغان کی متوجہ جانب گرمسیر اور قندہار کی ہوا پندرہوین رجب کو رایات عالیات
نے دارالسلطنت ہرات سی کوچ فرمایا چودہوین شعبان کو کنارہ آب ہیرمند پر لشکر خاقانی
کا اوترا اسی منزل پر مرزا سیورغتمش نے معہ امرا بدخشان کے حاضر ہوکر قدمبوسی کی ۲۲ بائیسوین
ماہ مذکور کو قندہار کی پاس ڈیرا کیا تیسری ۳ تاریخ ماہ مبارک رمضان کو اشراف اور اعیان
غزنین کی اردوی اعلی مین حاضر ہوئی کسی نی اردوی میرزا قیدو سی آکر عرض کی کہ شاہزادہ
بہاگ گیا بادشاہ نے فرمایا کہ شاید ڈر گیا ہوگا کسی کو اوسکی تعاقب مین نہ بہیجا نوین ماہ مذکور کو
اور ایک شخص نے آکر عرض کی کہ کابل اور غزنین مین کوئی شخص ملازمین میرزا قیدو سی نہ تہا اسواسطی
بادشاہ ظفر پناہ نے امیر ابراہیم جہانشاہ کو اوسطرف روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ اگر قیدو
راہ عجز سی پیش آوے صلح کرکی غزنین اوسکو دیدین اور اگر وہ نہ حاضر ہو تو اوس ولایت کو
ضبط کر تا مقارن اسی حال کی امرا اور سرداران ہزارہ نے اسپان بادرفتار اور شتران باربردار
بہیجکر باج اور خراج قبول کیا — چیز زرنگار خاقان عالیمقام نے جو کنارہ آب ہیرمند
پر واسطی قشلاق کے مقرر ہوا تہا مراجعت کی اوس سرزمین مین ایک روز خاقان سعید نے
گہوڑے پر سوار ہوکر سیر فرمائی ناگاہ پشت زین سی زمین پر گر پڑے چوٹ ہاتہہ مین آئی
ایلچیون نے دارالسلطنت سی ایک کمانگر کو اردوی اعلی مین بہیجا تا کہ اوس ہاتہہ کی ٹوٹنی کی
علاج کرے — دوسرا واقعہ اس قشلاق کا یہہ تہا کہ حضرت خاقان سعید نی زمام رتق
اور فتق مہمات وزارت کی خواجہ غیاث الدین پیر احمد خوافی کو سپرد کی تہی خواجہ بنیکو
نہاد آخر ایام حیات خاقان تک اس عہدہ پر بحال رہا — سوا اسکے امیر ابراہیم نے
جانب کابل اور غزنین سی آکر عرض کی کہ میرزا قیدو کابل مین پہنچا اب ارادہ اردوی ہمایون کا

بیان فتح ہونی دار الامان کرمان کا.

۱۸۲ ا رکہتاہی — علاوہ ازین امیر شیخ لقمان برلاس جب واسطی تحصیل خراج ہزارہ کی مامور ہوا اور وہ وہان گیا بعد چند روز کے یہہ خبر پہنچی کہ وہ لوگ ادار مال مین درنگ کرتی ہین اسلی امیر محمد صوفی اور امیر موسی نے موافق فرمان خاقان مظفر کے ہزارہ پر چڑہائی کرکے اون لوگون کے مہم سر کی اور مظفر ہوکر پہر آئے — اور شہریار رفیع مقدار نی اوایل فصل بہار مین میرزا سنجر اور امیر یادگار شاہ ارلات اور امیر علیکہ اور امیر فیروز شاہ کو واسطی ضبط اون دیار کے حکم دیا اور فرمایا کہ اگر مرزا قیدو آپ چلا آوی تو ہمراہ اپنی اوسکو ہرات مین سلے آؤ اور اگر نہ آوے اوسکا تعاقب کرکی جہان سی ہاتہہ آوی پکڑکر لاؤ اور درگاہ عالمپناہ مین پہنچاؤ اور لشکر ہمایون نے دار السلطنت ہرات کو نہضت فرمائے دوسری محرم سنہ ۸۲۱ اٹہہ سو اکیس ہجری کو اوس بلدہ جنت صفات مین نزول فرمایا — اور اوایل ربیع الاول مین یہہ خبر سننی مین آئے کہ مرزا اسعد وقاص جو شہر قشم کو چہوڑکر چلا گیا تہا اور قرا یوسف سی جا بلا تہا عالم جاودا کو رحلت کر گیا اسی اثنا مین امرا نے قندہار سی آکر میرزا قیدو کو ہمراہ لائے حضرت خاقان نے شاہزادہ کو منظور نظر شفقت اور مہربانی کا فرمایا — اسی اثنا مین خبر متواتر پہنچی کہ شاہان بدخشان نے جہنڈا عصیان اور طغیان کا بلند کیا ہی خاقان سعید نی ایک جماعت امرا کی مرزا سیورغتمش کی ہمرکاب کرکی واسطی دفع اوس فتنہ اور فساد کی مامور کی جب بادشاہزادہ مذکور مع امرا کی کشم پر پہنچا میر شاہ بہاء الدین نے کہ والی اوس سرزمین کا تہا جناب عرفان شعار خواجہ تاج الدین حسن کو درگاہ شہریار مین بہیجکر اظہار اطاعت اور انقیاد کا کیا اور خراج دینا منظور کر لیا خاقان سعید نی شفاعت خواجہ حسن کو قبول فرماکر اون بادشاہون کی جرائم کو عفو کیا امرا مذکورہ نے مراجعت کی شاہان بدخشان پر حکومت سابق دستور بحال رہی — ماہ رجب سال مذکور مین مرزا قیدو نی حقوق تربیت اور نعمت خاقان [illegible] مکان سے [illegible] تقصیر کرکی ایک جماعت اہل فتنہ اور مفسدین سی ملکر آدہی رات کو جانب قندہار کی بہاگ گیا [illegible] حسب فرمان خاقان بلند مکان کی اوسکا تعاقب کیا قصبہ [illegible] مرزا قیدو کو تنبیہ

بیان جانی لشکر کا جانب آذربیجان کی اور انتقال قرایوسف کا

قید کرکی درگاہ عالم پناہ مین حاضر کیا حضرت خاقان سعید نے اوسکو قلعہ اختیار الدین مین محبوس
کیا اور تمام مملکت قندہار اور غزنین اور کابل کی مرزا سیورغتمش کو عنایت کی

بیان جانی لشکر فیروز اثر کا جانب مملکت آذربیجان کے اور انتقال پانا قرایوسف کا

واضح ہو کہ جن ایام مین کہ مرزا میران شاہ گورگان جنگ قرایوسف ترکمان مین شہید ہوا تہا اون دنون سی ارادہ یورش آذربیجان اور دفع فتنہ قرایوسف کا خاقان سعید کو منظور نظر تہا مگر بسبب چند موانعات کی ابتک ظہور مین نہ آیا یہانتک کہ درمیان ۸۲۳ہ ہجری کے جبکہ مملکت خراسان اور مازندران — اور ماوراء النہر — اور بدخشان — اور کابل — اور غزنین — اور سیستان — اور فارس — اور عراق — خس و خاشاک مفسدین سے پاک ہوگئین اوسوقت حضرت خاقان سعید نی سپاہ بی انتہا اور ہتیار لڑائی کی جمع کرکی نیدرہوین شعبان کو جانب آذربیجان کی کوچ فرمایا — بعد قطع منازل کی بیسوین شوال کو درہ نمک سی گذر کر نواح رے مین نزول اجلال فرمایا اوس منزل مین مرزا ابراہیم سلطان معہ سپاہ فارس کے اور میرزا رستم معہ سپاہ اصفہان کے لشکر ہمایون مین آکر ملی بہت اعزاز اور اکرام اونکا ہوا مگر تقدیر الہی سی قرایوسف ترکمان بیمار ہوگیا جمعرات کی روز ساتوین ماہ ذیقعدہ سنہ مذکور دار فانی سی ملک جاودانی کو کوچ کرگیا اوسکے مرتی ہی لشکری لوگ ایسی تتر بتر ہوگئے کہ ایک کا بہی پتا نہ معلوم ہوا کہ کدہر بہاگ گئی اور ابہی لشکر خاقان سعید کا حدود رے ہی مین پڑا تہا بدمعاشون نے قرایوسف کے ڈیرے لوٹ کر اور دونون کان اوسکی بسبب اسکے کہ دونون کا نزمین سونی کی تہدی بہی کاٹ لئی — جب یہہ خبر حضرت خاقان سعید کی لشکر مین پہنچی مرزا بایسنقر کو جانب تبریز کی روانہ فرمایا آپ جانب مہم خراسان کی تشریف لیگئی بعد تسخیر قلعہ سلطانیہ کے اوس مقام مین مقیم ہوکر رسم ... کی تمام —

بیان لڑائی حضرت خاقان سعید کا اولاد قرا یوسف سی

۱۸۳ — اور مرزا بایسنقر نی نصف ماہ ذیقعدہ مین دولت خانہ تبریز مین نزول اجلال فرماکر واسطی تمہید بساط نصفت اور قواعد معدلت کی قیام فرمایا — اوایل فصل بہار مین خاقان عالیمقدار نی اوس منزل سی کوچ کیا جب جلکار پر ڈیرا ہوا اسامع علیہ مین یہہ خبر پہنچی کہ اس نواح مین ایک قلعہ ہی اوسکا نام قلعہ بایزید ہے اوس قلعہ مین بہت مال اور دولت قرا یوسف کی بہری ہوئی پڑی ہی اوسکی بیٹون نی یہان دولت گاڑ رکہی ہی اب وہ قلعہ امیر اسپند کی گماشتون کی قبضہ مین ہے حکم ہوا اوس قلعہ کی طرف کوچ کرو تیسوین ۲۳ جمادالاول سنہ ۸۲۴ ہجری کو وہان جاکر قلعہ کا محاصرہ کیا اوسی روز وہ قلعہ فتح ہوا بہت مال اوسمین سی نکلا

بیان لڑائی حضرت خاقان سعید کا اولاد قرا یوسف سی اور مراجعت فرمانی بعد فتح پانیکی

جب شہریار متوجہ تبریز کا ہوا اثناء راہ مین یہہ خبر سنی کہ قرا یوسف کی بیٹون یعنی اسکندر اور اسپند نے لشکر بہت جمع کیا ہی اونکا ارادہ تبریز پر لڑائی کا ہی بادشاہ نے یہہ خبر سنتی ہی جانب عادل جوز — اور اخلاط کی جہان اونکی لشکر پڑے ہوئے تہی کوچ فرمایا آخر ماہ رجب مین تلاقی طرفین کی ہوئی اون دونون سردارون نے بہی بڑی بہادری سی مقابلہ کیا اوس روز صبح سی شام تک لڑائی ہوتی رہی رات کو لڑائی موقوف ہوئی دوسری روز بہی بہت بڑی لڑائی ہوئی اس لڑائی بہت لوگ عالم بقا کو چلدئے تیسری روز کہ غرہ شعبان کا اور وقت زوال ترکمانون کا تہا پہر تیر و خنجر کی لڑائی ہوئی اوس روز ترکمانون نی کئی حملی متواتر کئے بلکہ یہان تک نوبت پہنچی کہ خاقان سعید کا لشکر قریب شکست کہانے اور بہاگنی کی ہوگیا اسی اثنا مین بادشاہ نے حکم دیا کہ میرے خیمہ مین وضو کی واسطی پانی لاؤ نماز چاشت کی ادا کی اور اپنی خدا سی فتح اور ظفر کا سوال کیا بعد ازان گہوڑے پر سوار ہوکر قلب سپاہ مین پہنچا اسی اثنا مین امیر غیاث الدین نے واسطی پیر آگہیر نے مخالفین کی یہہ حیلہ کیا

بیان بعض واقعات متفرقہ کا

۱۸۷ حیلہ کیا کہ نقارہ فتح کا بجوا دیا اور بآواز بلند لوگون سے یہہ کہا کہ امیر اسفندیار مخالف مقید
ہوا اسکندر نے جب یہہ خبر سنی متحیر اور پریشان ہو کر سست ہو گیا ترکمانون کی جب کان مین
یہہ آواز گئی معرکہ سے بہاگے اوسوقت حضرت خاقان سعید کی سپاہ نے بہاگتون کا کام تمام کیا
اور بہت لشکری مخالفین کی مار ڈالی اور سپاہ منصور نے بہت مال غنیمت اور اسباب دشمنونکا
لوٹ لیا ۔ اور قرا یوسف کی بیٹی جانب جنگل کی بہاگ گئی دوسری روز تبریز کی جانب
کوچ کیا پندرہوین شعبان کو تبریز مین داخل ہوئے بعد ازان تبریز سے جانب ہرات کی
کوچ کیا حدود قزوین مین میرزا ابراہیم سلطان اور مرزا رستم مرخص ہوئے جانب شیراز اور
اصفہان کی چلے گئے جب خاقان سعید مملکت خراسان مین پہنچے امیر غیاث الدین شاہ
ملک کو ولایت خوارزم کی طرف روانہ کیا انتیسوین شوال کو بلدہ ہرات مین حضرت خاقان
سعید داخل ہوئی

بیان بعض واقعات متفرقہ کا جو درمیان سنہ ۸۲۵ ہجری کی سنہ ۸۳۲ ہجری تک گذری

اسی سال مین حضرت واہب العطایا نے مرزا بایسنغر کو ایک بیٹا عطا فرمایا خاقان علیین آشیان
نے اوس لڑکی کا نام ابوالقاسم رکہا سنہ ۸۲۶ ہجری مین حضرت خاقان سعید نے ولایت خراسان
مین باسایش تمام بسر کیا ۔ اور درمیان سنہ ۸۲۸ اٹھہ سو اٹھائیس ہجری کی مرزا مغیث الدین
الغ بیگ گورکان نے لشکر فراوان لیکر جانب جتہ اور مغولستان کی چڑہائی کی اور وہان کے
حاکم شیر محمد اغلان کو بضرب تیغ و سنان بہگا دیا بعد ازان جانب سمرقند کی مراجعت کی
وہان سے جانب ہرات کی پندرہوین ذی الحجہ کو داخل ہرات ہو کر دربار والد بزرگوار اور برادران
نامدار سے مشرف ہوا چند روز وہان ٹہر کر ہمراہ اپنی مرزا محمد جوکی کو لیے ہوئی جانب سمرقند
کی مراجعت کی اور درمیان سنہ ۸۲۹ آٹھہ سو انتیس ہجری کی امیر خرم بادل غیاث الدین شاہ
ملک ولایت خوارزم مین فوت ہوا جب یہہ خبر خاقان سعید کو پہنچی اوسکے بیٹی ابراہیم سلطان

بیان بعض واقعات متفرقہ کا

۸۱۸ کو عہدہ اوسکے باپ کا نوازش فرماکر بجاے اوسکی گدی نشین کیا — امیرشاہ ملک
ولایت مشہد مین برابر مزار علی بن موسی رضی کی مدفون ہوا — اور سولہوین محرم سنہ ۸۳۰
آٹھہ سو تیس ہجری مین مرزا سیورغتمش خطہ غزنین مین فوت ہوا — حضرت خاقان سعید نے
سنتے اس خبر کی رسومات ماتم داری کی ادا فرماکر غربا اور مساکین کو کہانا کپڑا مرحمت فرماکر
اوسکے بیٹے مرزا سلطان مسعود کو حکومت دیار قندہار اور غزنین کے عنایت کی — اور
اسی سال مین بادشاہ الوس ازبک براق اغلان نے جو کہ تربیت یافتہ مرزا الغ بیگ گورگان
کا تہا آغاز کفران نعمت کر کی ولایت سغناق مین گیا — مرزا الغ بیگ براق کی محاربہ کیا اور حضرت
خاقان سعید کو اپنی عزیمت سے آگاہ کردیا خاقان مذکور نے مقابلہ اور مقاتلہ سے ممانعت کی لیکن
مرزا محمد جوکی کو جو سمرقند سی مراجعت کر کی ہرات مین آگیا تہا با سپاہ بیکران آراستہ کر کی دوسرے
دفعہ بجانب ماوراء النہر کی روانہ کیا جب مرزا محمد جوکی آب جیحون سی گذر گیا اوسوقت اوسنی سنا
کہ مرزا الغ بیگ بقصد جنگ براق متوجہ سغناق کے ہوا ہے اسلئے وہ بہی جلدی سی بہاگ کر اردوی اعلی
مین جا ملا بعد ازان دونون بہائی جمع ہوکر جانب براق کی روانہ ہوئے مخالفین نے بہی پای ثبات
کو مضبوط کیا بعد تلاقی طرفین لڑائی بہاری ہوئے اور لشکر ماوراء النہر کو شکست ہوئی شاہزادی
بہاگ گئے اور ازبکون نے دست غارت اور تاراج کا دراز کرکے خوب مال لوٹی اور بڑے
وقایع سنہ ۸۳۰ آٹھہ سو تیس ہجری سی وہ واقعہ ہی جسمین ایک چہری خاقان سعید کی کہائی مفصل
اس حال کا یہہ ہے کہ روز جمعہ تیسوین ربیع الثانی کو حضرت خاقان نماز جمعہ سی فارغ ہوکر
مسجد جامع سی باہر آئے ایک شخص نمد پوش احمد لر نام ایک کاغذ ہاتہہ مین لیکر بطریق دادخواہان
کے حضرت خاقان کے سامہنی دوڑ کر آیا اور چہری خاقان سعید کی پیٹ پر ماری فوراً علی سلطان
قوچین نے اوسکو قتل کیا اور امیر علیکہ اور امیر فیروز شاہ اوسوقت مسجد کی دروازہ پر سوار
کہڑے تہی بادشاہ عالم پناہ نی امیر فیروز شاہ کو طلب کیا وہ حالت سواری پر مسجد مین آیا
اور وقوع ایسا حادثہ سی بہت حیران ہوا جب اوسنی دیکہا کہ حضرت خاقان ارادہ زمین مین بیٹہنی کا

بیان جانی خاقان سعید کا درمیان ولایت آذربیجان کی

بیٹہنی کا رکہتی ہین اوسنی عرض کی کہ حضور گہوڑی پر سوار ہون والا نہ فتنہ عظیم برپا ہو جاوی گا
کیونکہ لوگون کو حیات اور ممات مین تردد پیدا ہوگا اسلئی تمام شہر مین غدر پڑ جاوی گا سواسطی
حضرت خاقان باوجود ضعف کی سوار گہوڑے پر ہوئے جب باغ زاغان مین پہنچی طبیب اور
جراح علاج کی واسطی حاضر ہوئی — اور مرزا بایسنقر نی اس امر کی تحقیقات کرنی شروع کی
غرضیکہ ایک جماعت مردمان مولانا معروف خطاط اور خواجہ عضد الدین کو احمد لر کی دوستی سی
متہم کیا مولانا مذکور کو بعد عذاب اور تکلیف دینی کی قلعہ اختیار الدین مین محبوس کیا — اور خواجہ
مذکور معہ ایک جماعت ندما کی مارا گیا اسی اثنار مین یہہ لوگون نے بیان کیا کہ احمد لر گاہی گاہی
امیر قاسم انوار کی خدمت مین بہی جایا کرتا تہا اسی واسطی مرزا بایسنقر نے کہ وہ امیر قاسم انوار
قدس سرہ سی بہی کدورت رکہتا تہا احمد لر کے موافقت کی تہمت رکہہ کر اوسکے ملازمون کو
شہر بدر کروادیا اور سید بزرگوار مذکور جانب ماوراء النہر کی چلا گیا جناب مرزا الغ بیگ اوسکے
مریدون مین منسلک ہوگیا القصہ جب خاقان سعید کو زخم کاری سی صحت ہوئی اوسوقت واسطی
انتقام براق اغلان کی درمیان غرہ شعبان کے طرف ماوراء النہر کی گیا اور مرزا بایسنقر بہی باپ
کے روانہ ہوا جب قبۃ الاسلام بلخ کی پاس پہنچا بسبب التماس مرزا الغ بیگ اور بموجب
حکم پدر بزرگوار کی جانب ہرات کی مراجعت کر آیا اور جب لشکر ہمایون خاقان سعید کا دار السلطنت
سمرقند مین پہنچا بعد چند روز کے براق حکومت سغناق سی دل برداشتہ ہوکر بہاگ گیا اور حضرت
خاقان نے جانب خراسان کی مراجعت کی پندرہوین محرم سنہ ۸۳۱ اٹہہ سو اکتیس ہجری مین کامیاب
وکامران ہوکر باغ زاغان مین پہنچا

بیان جانی حضرت خاقان کا درمیان ولایت آذربیجان کی سنہ ۸۳۲ ہجری مین

حضرت خاقان سعید نی جب یہہ سنا کہ اسکندر بن قرا یوسف نے دوسری دفعہ پہر آغاز فتنہ
و فساد کا کیا ہے بلکہ قلعہ سلطانیہ پر بہی قبضہ کر لیا ہی اسلئے خاقان سعید نی رمضان گذشتہ کی پانچوین

بیان جانی حضرت خاقان کا درمیان ولایت آذربیجان کی

۱۹ تاریخ ماہ رجب سنہ ۸۳۲ آٹھ سو بتیس ہجری مین موسم سیاہ کثیر کی جانب آذربیجان کی کوچ فرمایا جب مملکت رے مین لشکر قیامت اثر پہنچا مرزا ابراہیم سلطان فارس سے اور مرزا رستم اصفہان سے اور سوار انکی اور حکام بلاد عراق اور آذربیجان کی اردوے ہمایون مین آکر ملے بعد قطع منازل کی جب دیار سلماس مین پہنچے اوس مقام پر اسکندر بھی سپاہ کثیر لیکر مقابلہ پر آیا لڑائی اور قتال تمام دن جاری ہی شام کے وقت ہر ایک اپنی اپنی مقام پر فروکش ہوئے دوسرے دن پھر میدان جنگ مین آئے آج کی روز باوجود اسکی کہ اسکندر نے ایسی لڑائی کی اور ایسی مردانگی ظاہر کی کہ دوست اور دشمن اوسکے دست بازو کی تعریف کرتی تھی مگر کچھ نہوا آخر کو بھاگا سچ ہے مصرعہ ع چون سعادت نبود کوشش بسیار چہ سود + بسبب اسکی کہ اس معرکہ مین مرزا ابراہیم سلطان سے آثار شجاعت اور مردانگی کے ظہور مین آئے مولانا شرف الدین علے یزدی نے جو کہ شہزادہ کی ملازمت مین تھا ایک تاریخ اس واقعہ کی رباعی مین یہہ لکھی ہے

رع اسکندر ترکمان چو عصیان ورزید — دارا سے جہان سزائی او واجب دید
از تیغ ابوالفتح چو بکر یخت بجنگ — تاریخ شد او چنانچہ ابوالفتح برید

القصہ خاقان عالیمقدار نے بعد اس فتح نامدار کی شکر نعمت پروردگار کا بجالاکر مرزا محمد جوکی کو لشکر جرار دیکر حکم دیا کہ مخالفون کا تعاقب کرے بادشاہزادہ صحرای روم اور صحرای موش تک ڈھونڈ آیا کہین دشمنون کا پتا نہ ملا ـــ چھٹی محرم کو سنہ ۸۳۳ آٹھ سو تینتیس ہجری کو شہر سلماس سے جانب قلعہ النجق کی کوچ ہوا جب وہان پہنچے متعلقین اسکندر ترکمان کے جو اوس قلعہ مین متحصن تھے بعجز و نیاز پیش آئے اور نذر و پیشکش بادشاہ کی اونہون نے بھیجی حضرت خاقان راضی ہوکر جانب قراباغ کی نہضت فرما ہوئے انیسوین ماہ مذکور کو اوس منزل پر نزول اجلال فرمایا اسی اثنا مین امیر ابوسعید بن قرایوسف درگاہ عالم پناہ مین آیا اوسپر عنایت اور مہربانی ہوئی حضرت خاقان سعید نے فصل جاڑے کی قراباغ مین گذار کر سلطانی ولایت آذربیجان کی مع مضافات امیر ابوسعید کو مفوض کی اور گیارہوین

بیان متوجہ ہونی غیاث الدین کا مہم جرجان پر

گیارہوین شعبان کو عنان عزیمت جانب مملکت خراسان کی منعطف کی سترہوین ماہ رمضان کو سلطان پر ڈیرا کیا تمام ماہ رمضان اس مقام پر گذارا — ماہ شوال مین مرزا ابراہیم سلطان اور میرزا رستم اور تمام حکام عراق کو رخصت مراجعت کی دی اور آپ کوچ فرماکر آٹھوین محرم ۸۳۴ سنہ ہجری کو باغ زاغان مین رونق افروز ہوئے

بیان متوجہ ہونی غیاث الدنیا والدین مرزا بایسنقر کا مہم جرجان پر اور وفات پانا اوسکا بعد مراجعت کے ولایت خراسان مین

شاہزادہ عالیجناب مرزا بایسنقر نی بموجب حکم خاقان سعید مرزا شاہرخ بہادر کے معہ ایک جماعت اعاظم اور امراء نامدار کے ماہ صفر ۸۳۵ سنہ آٹھ سو پینتیس ہجری مین جانب جرجان کی کوچ فرمایا بعد قطع منازل کی استرآباد مین آکر موسم جاڑے کے اوسجای گذارے وہان سنی مین آیا کہ اسکندر نے بہر لشکرکشی آذربیجان پر کی ہی اور اپنی چھوٹے بہائی امیر ابوسعید کو قتل کیا جب فصل جاڑے کی پورے ہوچکے مرزا بایسنقر متوجہ جانب خراسان کی ہوا باپ کی قدمبوسی حاصل کی درمیان ۸۳۶ سنہ آٹھ سو چھتیس ہجری کے امیرزادہ یار علی پسر اسکندر ابن قرا یوسف ترکمان جنگل کی جانب سی بہاگ کر امیر خلیل اللہ شیروانی کے پاس گیا شیروان شاہ نی امیرزادہ کو قید کرکی درگاہ عالم پناہ مین بہیجا حضرت خاقان سعید نے چند روز مرزا یار علی کو منظور نظر فرماکر آخرالامر قید کرکی جانب سمرقند کی بہیجا ستائیسوین رجب کو مرزا ابراہیم سلطان سے ایک بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام سلطان عبداللہ رکہا گیا اور درمیان ۸۳۷ سنہ آٹھ سو سینتیس ہجری کی مرزا بایسنقر بسبب کثرت شراب خوری کی بستر ناتوانی پر پڑا صبح شنبہ ساتوین جمادی الاول کو فوت ہوا حضرت خاقان سعید نے اس واقعہ سی خبر پاکر بہت غم اور رنج کیا اور نہایت اندوہ اور حیرت سی باغ سفید مین جو مسکن شاہزادی کا تہا جاکر بعد تقدیم

بشرائط تجہیز و تکفین کے اوسی باغ مین نماز جنازہ کی پڑہی خاقان بلند مکان نی اوسی جا ے توقف کیا امراء عظام تابوت اوٹہا کر مدرسہ مہدی علی گوہر شاد آغا مین لیگئے وہان دفن کیا اوسکی تاریخ وفات کی کسی فاضل نے یہہ کہی ہے — سلطان سعید بایسنقر سحرم * گفتا کہ بیر باہل عالم خبرم * من رفتم و تاریخ وفاتم اینست * بادا بجہان عمر دراز پدرم * سنتیس ۳۷ برس چار مہینے کی عمر اوسنے پائی اوسکی تین بیٹے یادگار رہے مرزا رکن الدین علاء الدولہ — مرزا سلطان محمد — مرزا ابوالقاسم بابر کہتے ہین کہ مرزا بایسنقر بہت عادل اور منصف تہا اپنی ایام دولت مین تربیت اہل فضل اور اہل کمال پر بہت مصروف رہتا تہا حضرت خاقان سعید نی بعد اوسکے وفات کی اوسکا منصب مرزا علاء الدولہ کو دیا اور میرزا سلطان اور میرزا ابوالقاسم کی تنخواہ مقرر کر دے

بیان پہر متوجہ ہونی خاقان سعید کا جانب آذربیجان کی واسطی دفع فتنہ اسکندر کے

اوایل ۸۳۸ آٹہہ سو اڑتیس ہجری مین حضور کے سننی مین یہہ آیا کہ اسکندر نی ضبط اران اور آذربیجان سی فراغت پاکر اب قصد دیار شیروان کا کیا ہے اسلئی خاقان عالیشان نے بہت سپاہ جمع کر کی دوسری تاریخ ربیع الثانی کو قصد مملکت آذربیجان کا کیا جب خطہ ری مین نزول اجلال فرمایا بسبب ہجوم لشکر کے موسم جاڑے کی اوسجا ہی تمام کی اسکندر ترکمان خاقان سعید کی آنے کی خبر پاکر بہاگ گیا — اور بہائی اوسکا امیر جہانشاہ بن قرا یوسف درگاہ عالم پناہ مین حاضر ہوا بر توجہات شاہی کا اوسکے شامل حال ہوا — اور چوتہی شوال سال مذکور مین میرزا ابراہیم سلطان ولایت شیراز مین فوت ہوا حضرت خاقان نی نواح رے مین یہہ خبر موحش سنکر بہت قلق اور رنج کیا اور مساکین و فقرا کو خیرات دی اور مملکت شیراز شاہزادہ مرحوم کی بیٹی میرزا عبداللہ کو جو صغیر سال

بیان وفات اسکندر کا

۱۹۳ صغیر سال تہا دی اور تمام وہ مملکت شیخ محب اللہ ابو الخیر کی قبضہ مین کردی ۔ اسی سال مین درمیان بلدہ ہرات کی وبا کا بہت زور و شور رہا القصہ مرزا شاہرخ بہادر اول بہار مین وہان سی حرکت فرما کر تبریز مین تشریف لائی بعد گذارنی تابستان اور تیرماہ کی اوایل زمستان مین قراباغ اران مین آسے ۔ اسی اثنا مین مرزا محمد جوکی جو بموجب فرمان پدر بزرگوار کی تعاقب اسکندر مین گیا تہا آذربیجان تک اسکندر کی تعاقب مین رہا جب کچہہ پتا اور خبر اوسکی نہ ملی مراجعت کی اور بعد گذرنی موسم جاڑے کی خاقان سعید نی مراجعت کا ارادہ کیا چنانچہ پندرہوین شوال سنہ ۸۳۰ اٹھ سو تیس ہجری مین قراباغ اران سی طرف اوجان کی کوچ فرمایا وہان مقام فرماکر تمام مملکت ولایت آذربیجان کی حکومت امیر جہانشاہ بن قرایوسف کو مرحمت کی اور آپ کوچ فرماکر دوسری تاریخ ربیع الآخر سنہ ۸۴۲ آٹھ سو چالیس مین داخل بلدہ ہرات ہوا

بیان وفات اسکندر ابن قرایوسف کا

تاریخ خلاصۃ الاخبار مین لکہا ہی کہ یہہ بات چند ثقہ لوگون سی سُنّی مین آئی اسمین کچہہ شک نہین کہ اسکندر بن قرایوسف کی ایک بیٹا تہا قباد نام اور محبوبہ اسکندر کی مسماۃ لیلی تہی یہہ عورت لیلی چونکہ بہت حسین تہی اسلئی وہ قباد اوسپر عاشق اور فریفتہ تہا اور وہ تہین قباد کے وہ سوتیلی مان تہی مگر یہہ عشق کافرکیش ایسا ہی کہ آدمی کو اندہا کردیتا ہے غرضیکہ جن ایام مین خاقان عالیشان مرزا شاہرخ بہادر نے یورش آذربیجان سی جانب خراسان کی مراجعت فرمائی اسکندر قلعہ الجق مین بہاگ گیا اور بسبب اسکی کہ قباد اور مسماۃ لیلی اور اوسکی متعلقین نے اون ایام مین کہ حضرت خاقان نواحی اوس قلعہ مین فروکش تہی پیشکش اور نذر گذرانی تہی بدمزاجی سی سبہی پیش آیا اور کہا کہ تمنی کسواسطی نذر اوسکو دی تہی مین تم سبکو قتل کرواؤن گا ۔ قباد ۔ اور لیلی نے یہہ خیال کیا کہ سبب بدمزاجی کا یہہ ہی کہ اسکو ہماری عشق اور محبت کی خبر ہو گئی ہے اور یہہ جان گیا ہے کہ یہہ دونو اس قلعہ مین چین اوڑایا کرتے ہین اسلئی قباد

سی لیلی نی کہا کہ اس اپنی باپ کو اگر تو قتل کر ڈالی تو ہم تم دونو چین سی کہل کہیلین کی اسلئی ۱۹۴
ایک شب کو کہ اسکندر مست ہو کر قلعہ بام پر ہوا لیلی نی سیڑہی نہ لگائی اور قباد نی اوس
بام پر جاکر ایک خنجر اپنی باپ کی مارا اسکندر خواب سی بیدار ہوا اور اوسنی نشی مین یہہ جانا
کہ کسی بیگانہ نی مجکو قتل کیا اسواسطی اوسنی اپنی بیٹی قباد کو پکارا اوس قباد بد اختر نی ایک
ہاتہہ اور مارا کہ کام اوسکا تمام ہو گیا

بیان آنی ایلچی جیجک بوقا فام کا جانب والی مصر سی اور حال بعض حوادث کا جو اون ایام مین ظاہر ہوئی

انہین ایام مین حاکم مملکت مصر و شام کا ملک اشرف نامی فوت ہوا بعد اوسکی وفات کی ارکان دولت اور اعیان نی تاج سلطنت کا چقماق بیگ کی سر پر کہ پہلی وہ امیر خور تہا رکہا اور متفق ہو کر اوسکی خدمت مین سرگرم ہوئی اور ملک الظاہر اوسکا لقب رکہا گیا — جن ایام مین کہ ملک اشرف زندہ تہا اس چقماق بیگ نی خواب مین یہہ دیکہا تہا کہ حضرت خاقان سعید میرزا شاہرخ بہادر نی میری کمر پکڑ کر تخت پر بٹہلا دیا ہی اور یہہ فرمایا کہ جب تو تخت سلطنت پر بیٹہی اور بادشاہت کا رتبہ تجہ تک پہنچی تو ہمسی طریق محبت اور وداد اور اتحاد کا جاری رکہنا اسواسطی جب وہ بادشاہ ہوا جیجک بوقا نامی کو ایلچی بنا کر درگاہ خاقان سعید مین اوسنی بہیجا یہہ ایلچی درمیان ۸۴۳ھ آٹہہ سو تینتالیس ہجری کی دار السلطنت ہرات مین پہنچا بوسیلہ امرا کی قدمبوسی حضرت اعلی کی اوسکو نصیب ہوئی اور ہدایا اور تحفی جو واسطی پیشکش کی لایا تہا سب نظر انور سی گذاری اور اچہی اچہی باتین بادشاہ کی خدمت مین عرض کین خاقان سعید نی ایلچی پر نوازش بہت فرمائی اور پانچ جلدین کتابون کی جو سلطان چقماق نی طلب کی تہین اچہی پاکیزہ خط سی لکہوا کر اوس ایلچی کو دین اور پچاس ہزار زر نقد دینار بطور انعام خلعت سرافرازی اور چند گہوڑون بادرفتار سی سرفراز فرمایا اور رخصت دی اور ساتہہ اوسکی مولانا

بیان آنے ایلچی جیجک بوقا فام کا جانب والی مصر سے

مولانا حسام الدین مبارکشاہ بروانچی کو جانب مصر کی روانہ فرمایا اون پانچ کتابون کی قیمت
جنکا نام کتب مبسوطہ مین لکھا ہی جناب مولوی صاحب کو جو ہمراہ ایلچی کی گئے تھے بہت روپیہ
بحساب ملا مگر افسوس کہ مولوی مذکور نی اثنای راہ مین سفر آخرت کا اختیار کیا اوسکا بیٹا
وہ ہدایا اور روپیہ لیکر پھر مصر کو گیا وہانسے جانب ہرات کی سفر اور محرم مراجعت کر آیا —
اور تیسری تاریخ کی شب کو ماہ شعبان مین مرزا علاء الدولہ سکے ایک فرزند پیدا ہوا اوس
لڑکے کا نام سلطان ابراہیم رکھا گیا — اسی سال مین حضرت خاقان سعید نی مرزا سلطان
مسعود کو حکومت کابل سی معزول فرما کر اوسکے بھائی مرزا قراچار کو وہان کی سرداری مرحمت
کی — اسی سال مین امیر فرمان شیخ جو درمیان سلک امراء عظام کی منتظم تھا فوت ہوا —
اور درمیان ۸۴۴ھ آٹھ سو چوالیس ہجری کی امیر علاء الدین علیکہ کوکلتاش کہ نوی ۹۰ برس سے
اوسکی عمر تجاوز کر گئی تھی فوت ہوا — اسی سال مین ملکہ آغا بیگم فوت ہوئی قبۃ الاسلام
بلخ مین درمیان گنبد مدرسہ کی مدفون کی گئی — اور اوائل ۸۴۵ھ ہجری مین مرزا عبد اللطیف
کہ بچپن سی جد بزرگوار کی ملازمت مین رہتا تھا بسبب اسکی کہ مہد علیا گوہرشاد آغا دادی
اوسکی — میرزا علاء الدولہ سی بہت التفات رکھتی تھی رنجیدہ خاطر ہوکر جانب سمرقند سے
چلا گیا اور حضرت خاقان سعید بسبب مفارقت جگر گوشہ کی بہت مضطرب ہوئی بیوی کو حکم
دیا کہ اوسکو منا لاؤ چنانچہ لے آئی — درمیان ۸۴۶ھ آٹھ سو چھیالیس ہجری کی حضرت
خاقان سعید نی سنا کہ ملک کیومرث رستمداری طریقہ اطاعت اور فرمانبرداری سی منحرف
ہوکر طریق مخالفت اور سرداری سی پیش آیا ہے اسلئے اوسجانب کوچ فرمایا جب خاقان
سعید خطہ نیشاپور سی آگی جائی اوسوقت ملک کیومرث نی پے در پے ایلچی بھیجکر اظہار
اطاعت اور فرمانبرداری کی اوسوقت ارکان دولت از خاقان سعید کی رای مین یہہ آیا کہ کسی
ایک بادشاہزادی کو اوس مملکت مین بھیجدیجئی تاکہ پریشانی خاطر دفع ہو — اسی اثنا
مین امیر جلال الدین فیروز شاہ سنے عرض کی کہ ان ایام مین جناب ولایت مآب شیخ اللہ الدین

بیان بیماری خاقان سعید کا

196 عمر قدس سرہ ولایت حجاز سی تشریف لائی ہین وہ ایسا بیان کرتی ہین کہ باب الجنتہ مین سراہنی تربت قدوہ ارباب کشف ویقین شیخ احمد غزالی رض کی مجکو اسطرح پر کشف ہوا ہی کہ تمام اولیاء نے مرزا سلطان محمد بن مرزا باسنقر کو حکومت عراق دی ہی خاقان سعید نے یہہ بات سنتی ہی فوراً مرزا سلطان محمد کو باطبل ونقارہ مملکت سلطانیہ اور قزوین اور رے کی مرحمت فرماکر اوسجانب روانہ فرمایا اوسنی تہوڑے ہی عرصہ مین سب گردنکش لوگون کو مطیع ومنقاد کرلیا اور بخلاف حکم اور ولایتون کی مال پر تصرف اپنا کرکی جہنڈا استقلال کا بلند کیا

بیان بیماری خاقان سعید کا اور چند حادثہ جو گذری

درمیان ۸۴۸ھ ہجری کی حضرت خاقان سعید کو بیماری سخت ہوئی ہرچند حکیمون نے علاج کیا صحت نہوئی اسلئی اہل ہرات اور مضطرب تہی کہ اسی اثنا مین شیخ بہاءالدین عمر قدس سرہ بروز جمعہ بعد نماز کے واسطی عیادت کی تشریف لائی حضرت خاقان سعید نے باوجود اسکے کہ تین روز سی کسی سی گفتگو نہ کی تہی جناب شیخ الاسلام مذکور کو سلام کیا اوس جناب نی خداتعالی سے دست بدعا ہوکر صحت کی دعا چاہی خاقان سعید کو صحت اوسی دم سی ہونی شروع ہوئی بعد فراغت خاقان سعید نے واسطی خانہ کعبہ کے غلاف نہایت تکلف سی نبواکر بدست شیخ نورالدین محمد مرشد سے اور مولانا شمس الدین محمد ابہری کے مکہ کو بہیجا وہ دونون راہ مصر سی کعبہ کو گئی جامہ مذکور خانہ کعبہ پر پہناکر صحیح وسلامت پہر آئے — اور اسی سال میں امیر فیروز شاہ جو نہایت عقلمند اور عادل تہا اور تربیت اہل علم وفضل مین اہتمام دسی بہت کرتا تہا تہا فوت ہوا — اور اسی سال مین مرزا محمد جوکی بہادر جو کہ بسبب کم التفاتی مسماۃ مہد علیا گوہرشاد آغا کی نہایت حزن اور غم مین اوقات بسر کرتا تہا نواح سرخس مین فوت ہوا حضرت خاقان سعید کو یہہ خبر سنکر نہایت اضطراب اور غم ہوا آخر الامر صبر کیا اور اوسکی نعش ہرات مین منگواکر برابر قبر مرزا باسنقر کے دفن کی

بیان منحرف ہو جانی مرزا سلطان محمد کا
اور کوچ کرنا رایات عالیات کا جانب فارس اور عراق کی

جب مرزا سلطان محمد ولایت عراق کی تخت سلطنت پر بیٹھا بہت خلق اللہ اطراف اور امصار اور اکناف سی اوسکی پاس آکر جمع ہوئی اور شاہزادی نی سخاوت پر ایسی کمر باندہی کہ آمد تمام ملک عراق کی اوسکی خرچ کی برابر نہ تہی خرچ بہت کرنی لگا اسلئی جابجا کی خلق اوسکی پاس آ جمع ہوئی اسی اثنا مین جب حضرت خاقان سعید کی مرض کی خبر ولایت عراق مین پہنچی بعض مفسدون نی شاہزادی سی بیان کیا کہ حضرت خاقان بسبب بیماری کی ایسی ضعیف ہوگئی ہین کہ مقدور رہنی اور طاقت چلنی کی نہین رکہتی اور یقین ہی کہ اسی بیماری مین فوت ہو جاوین اس فرصت کو غنیمت جانکر بلدہ اصفہان اور شیراز کو اپنی تحت و تصرف مین لائی اسواسطی درمیان سنہ ۸۴۹ آٹھ سو انچاس ہجری کی مرزا سلطان محمد اصفہان مین گیا — امیر سعادت خاوند شاہ کہ بعد وفات مرزا رستم کی اوس ملک کی حکومت کرتا تہا اوسکو پکڑکر قید کیا اور بعد ضبط اوس ولایت کی اور لینی اموال لانہایت کی جانب دار الملک شیراز کی کوچ کیا — مرزا عبد اللہ نے شہر مضبوط کرکی ارادہ متحصن ہونی کا کیا اور یہہ خبر ایک قاصد تیز رفتار کی زبانی ہرات مین کہلا بہیجی جب یہہ خبر خاقان عالی نی سنی درمیان سنہ ۸۵۰ آٹھ سو پچاس ہجری کی جانب عراق اور فارس کی کوچ کیا اور مرزا علاء الدولہ کو ہرات مین اپنا قایم مقام چہوڑا جب رایات نصرت آیات مملکت ری پر پہنچی امیر سلطان شاہ برلاس اور امیر شیخ ابو الفضل ولد امیر علیکہ کوکلتاش اور امیر احمد فیروز شاہ کو ساتھ لیا — مرزا سلطان محمد نے جب خبر خاقان عالی کی تشریف لانی کی سنی بسبب نامردی کی شیراز سی مراجعت کر گیا — اور لشکر خاقان کا جب بلدہ اصفہان مین پہنچا وہان حکم دیا کہ جو لوگ سادات اور سردار اس ولایت کی مرزا سلطان محمد کی ہواخواہ ہین اونکو گرفتار کرو چنانچہ شاہ علاء الدین کہ ایک بزرگ سادات حسنی سی تہا

بیان انتقال پانا حضرت خاقان سعید کا

۱۹۸ — اور خواجہ افضل ترک وغیرہ انکو پکڑکر بمحبت و مشقت گرفتار کرکی یاسا کو روانہ کی اور جناب
حقایق مآب بلاغت انتساب مولانا شرف الدین علی یزدی رض کہ داخل ان گرفتارون مین تہا
بسبب حیلہ اور تدبیر مرزا عبد اللطیف کی چہٹ گیا۔ وہ مخلصی پاکر جانب ہرات کی چلا گیا بعد گذرنی
ایام سرما کی خاقان سعید نی امراء عظام مثل سلطان شاہ برلاس سے اور شیخ ابو الفضل کو مرزا سلطان
محمد کے پاس اسلئی بہیجا کہ شاہزادہ کو جسطرح ہو سکے اردوی ہمایون مین لادین لیکر شیخ ابو الفضل
سب امیرون سی آگے مرزا سلطان محمد کی خدمت مین گیا اور نصایح اور مواعظ دلپسند کہکر شاہزادہ
کو ملازمت جد بزرگوار مین جلدی کرنے کی واسطی سمجہایا اور گیا کہ سب تقصیر تمہاری اس صورت
سی معاف ہو جاویگی مگر خدا کو اور ہی کچہہ کرنا منظور تہا کہ وہ کسی کو معلوم نہ تہا جو ظہور مین آیا
یعنی حضرت خاقان نے انتقال پایا

بیان انتقال پانا حضرت خاقان سعید کا اور جو حوادث پیچہے اس واقعہ کے ظہور مین آئے

کدام دوحہ اقبال سر بچرخ کشید — کہ عرصہ اجلش عاقبت ز بیخ نکند
کرا نہاد فلک تاج سروری بر سر — کہ بند حادثہ بر دست و پای او نفکند

واضح ہو کہ جن ایام مین درمیان ولایت ری کی لشکر خاقان سعید کا پڑا ہوا تہا درد معدہ باد شاہ
ذیکور سے پیدا ہوا اتیوار کی صبح پچیسوین تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۸۵۰ اٹہہ سو پچاس ہجری کو موافق
روز اول سے شراب خالص نوش جان کی اور خچر پر سوار ہوکر قصد جانی قلعہ طرک کا واسطی
زیارت کرنے وہان کی مشایخ سے کیا اثنا راہ مین خچر نے سرکشی کی اسلئے حضرت خاقان
سعید نے نہایت ضعف اور ناتوانی کی باعث سواری میتیس کی منگواکر سوار ہوئے میتیس مین لیتے
ہی درد معدہ بہت شدت سی ہوا اسلئے راہ سی مراجعت شاہانہ موسیاہ کی ابہی اپنے
خیمہ تک نہ پہنچی پائے تہی کہ جان بحق ہوئی سچ ہے

بیان انتقال پانا حضرت خاقان سعید کا

ے دلا نیست دایم بقا و حیات + کہ عالم ندارد قرار و ثبات + رسد تخت و بخت از 199
باوج کمال + چو خورشید تابندہ یابد زوال + بیا تا بگویم بآواز نے + کہ جمشید
کے بود و کاؤس کی + حضرت خاقان سعید کی عمر بہتر برس کی ہوئی اور سلطنت اُس
بادشاہ نے مستقل ہوکر تینتالیس برس سات مہینے کی ماسوا اسکے صاحب قران کی نیابت
مدت تک کی ہے سے اگر صد سال مانی ور یکی روز + ببایدرفت ازین کاخ دل افروز
القصہ دوسرے روز بعد وفات بادشاہ ہفت کشور کی اردوی ہمایون مین شور محشر برپا
ہوگیا سے گردون بدود حادثہ عالم سیاہ کرد + ایام خاک بر سر خورشید و ماہ کرد
باد اجل چراغ امل رہ فرو نشاند + وازدود آن چراغ جہانرا سیاہ کرد + مرزا عبد اللطیف
نے بموجب اشارہ مہد علیا گوہرشاد آغا کی جانب برانغار سے پائی توق ظفر شعار مین پہنچکر
لشکرگاہ بند و بست کیا سے اور مرزا ابوالقاسم بابر نے ہمراہی مرزا خلیل سلطان بن مرزا
محمد جہانگیر کے جو کہ نواسہ دختر خاقان سعید مغفور کا تہا جانب خراسان کی چلا گیا اور اوسکی
لشکریون نے اردو بازار مین لوٹ اور غارت بہت کی جو جسکے ہاتہہ آیا لے بہاگا تین روز
تک یہہ فتور رہا بعد ازان تین دن پیچہے نعش مرزا شاہرخ بہادر کی ایک ڈولی مین رکہہ کر
طرف ہرات کی لشکر نے کوچ کیا اثنا راہ مین چند مفسدون نے مرزا عبد اللطیف سے یہہ کہا
کہ مہد علیا گوہرشاد آغا باتفاق چند امرا کے کسی اور فکر مین ہے اور شاہزادہ مذکور کو
معلوم تہا کہ دادی مرزا علاء الدولہ سے بہت محبت رکہتی ہے یہہ بات شاہزادہ کو بہت بُری
معلوم ہوئی اسواسطے سلخ ذی الحجہ سال مذکورہ کو ڈیرا اوس دلوی مسماۃ مہد علیا گوہرشاد
آغا کا لٹ وادیا اور جس امیر سے کچہہ شک دلمین ہوا اوسکو قید کیا عبد اللطیف مذکور نے
اُس عورت کا تمام اسباب لوٹ لیا تہا یہانتک کہ اوسکے پاس سواری بہی نہ رہی تاکہ وہ
قطع منازل کرے لاچار ایک کپڑا کمر مین باندہ کر لاٹہی ہاتہہ مین لیکر پیادہ وہ جاتی
تہی اس اثنا مین ایک شخص نے جو امراء برلاس کے نوکرون سے ایک خادم تہا اپنا

بیان جلوس فرمانی مرزا علاء الدولہ کا تخت پر

۲۰۰ گہوڑا اوس عورت کو دیا اوسوقت وہ اوس گہوڑے پر سوار ہوئی اور اوسکے ملک سے اوسکی پاس کچہہ نرہا المختصر مرزا عبد اللطیف دمغان مین پہنچا وہان کے داروغہ نی شہر بند کرلیا اور مخالفت ظاہر کی شاہزادہ نے بعد محاصرہ اور محاربہ کے شہر کو فتح کیا لشکریون نے جو کچہہ اسباب شہر مین پایا سب لوٹ لیا — پہر عبد اللطیف بسطام کو گیا وہان جاکر اوسنی سنا کہ مرزا بابر بسبب استدعاء والی جرجان کی تخت سلطنت پر بیٹہا — پہر وہان سے ہی لشکر نے جانب شیروان کی کوچ کیا اثنا راہ مین خبر پہنچی کہ امیر سلطان شاہ برلاس جو مع چند امراء کے اردوی مرزا سلطان محمد مین کیا تہا وہان سے مرخصت کی ملازمت حضور مین حاضر ہوتا ہی — اور امیر شیخ ابو الفضل اوسکے ساتہہ رہا — اور امیر نظام الدین احمد فیروز شاہ راہ ترشیز سے جانب ہرات کی چلا گیا دوسرے روز سلطان شاہ لشکر مین آملا — اور مرزا عبد اللطیف سبزوار سے جانب نیشاپور کی چلا گیا وہان جاکر سنا کہ مرزا علاء الدولہ نے اپنی لشکریون کو بہت روپیہ اور خزانہ تقسیم کیا ہے اور ایک فوج اوسکے مع چند سرداروں کی مشہد مقدس مین آگئے ہے

بیان جلوس فرمانا مرزا علاء الدولہ کی تخت پر اور گرفتار ہونا مرزا عبد اللطیف کا

واضح ہو کہ اوایل ماہ محرم ۸۵۱ھ آٹہہ سو اکیاون ہجری مین مرزا علاء الدولہ جب خبر انتقال اپنی جد بزرگوار کی سنی درمیان دار السلطنت ہرات کی تخت شاہی پر جلوس فرمایا اور انعام و احسان سپاہ پر بہت کیا اوسکا ارادہ تہا کہ تحفی مناسب اور ہدایا لایق مرزا الغ بیگ گورکان کے پاس روانہ کرے اور اپنی تئین جملہ مستعین اور موافقین سے شمار کرے مگر جب اوسنی یہہ خبر سنی کہ مرزا عبد اللطیف نی مسماۃ مہد علیا کی ساتہہ بیحرمتی کی ہے اسلئے مخالفت اختیار کی اور مرزا پیر محمد شیرازی — اور امیر ادریس ترخانی اور احمد ترخان کی ہمراہ ایک جماعت پہلوانون کی دفع عبد اللطیف کی نامزد فرمائی اون امیرون نے مشہد مقدس مین آکر یہہ خبر سنی کہ شاہزادہ

بیان عبور کرنی مرزا الغ بیگ کا دریا جیحون سی

بادشاہزادہ مذکور کی اردو مین بی سامانی اور حیرانی بہت ہی فورًا ایلغار کرکی شنبہ کی رات ۲۰۱
تیرہوین [۱۳] ماہ صفر کو تاخت لاسئے مرزا عبداللطیف کی پنجہ سی مسماۃ مہد علیا اور امراء ترخانیون کو
خلاصی دی اور اردو سی نکلکر صف آراستہ کی لڑائی ہونی لگی مرزا عبداللطیف کہ اوس وقت
تک خواب بیہوشی مین سوتا تہا بسبب سنی شور وغوغا کی بیدار ہوا تہا اور سامان لڑائی
کا کیا اثنا کرّ و فرّ مین گہوڑا دوڑا کر سری پہ آپہنچا فورًا گرفتار ہوا مخالفین نی سب لشکریون
کو لوٹ لیا بعد ازان مرزا صالح اور ترخانی لوگ ہمراہ ڈولی جناب عفت مآب مہد علیا کے
ہوکر جانب ہرات کی گئی مرزا علاء الدولہ نی بہی سعد آباد جام تک استقبال کیا وہ عورت
دار السلطنت مین داخل ہوئی اور عبداللطیف قلعہ اختیار الدین مین محبوس ہوا

بیان عبور کرنی مرزا الغ بیگ کا دریا جیحون سی اور مخلصی پانی مرزا عبداللطیف کی قید سی بفضل قادر بیچون

حب مرزا مغیث الدین الغ بیگ نی پدر نامدار کی انتقال پانی کی خبر سنی فورًا بعد ادای
مراسم تعزیت کی اور بعد قید کرنے مرزا ابوبکر بن مرزا محمد جوکی کے ارادہ تسخیر ممالک حضرت
خاقان مغفور کا کیا جب آب آمویہ سی عبور کرکے قبۃ الاسلام بلخ مین آرام کیا چاہتا تہا
کہ مرزا عبداللطیف موکب ہمایون سی آکر شامل ہوے اسی اثنا مین لڑکے گرفتار ہونیکی
خبر سنکر بہت رنجیدہ ہوا امرا و اعیان دولت سی اسباب مین مصلحت لی اور مشورہ طلب کیا
سبہی متفق اللفظ والمعنی یہہ عرض کی کہ مرزا علاء الدولہ سی صلح کرنی بہتر ہے تاکہ شاہزادہ
مخلصی پاوے ـــ اور مرزا علاء الدولہ نے جو مرزا الغ بیگ کی آنیکی خبر سنی لشکر سی
سپاہ کثیر جمع کرکے آب مرغاب سی عبور کیا اسوقت مرزا الغ بیگ نی مولانا میرک محمود
صدر ابراہیم کو بہتیجی مذکور کے پاس روانہ کرکے یہہ پیغام دیا کہ طبیعت میری یہہ چاہتی
ہے کہ اوس فرزند کا ملک پامال حوادث اور آشوب کا ہو اگر اب عبداللطیف کو اگر

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ اور عبد اللطیف کی ہوئی

۲۰۲ ہماری پاس تم روانہ کردو گی تو صورت صلح کی ہوجاویگی جب مولانا مذکور نی ازدوی مرزا علاء الدین مین حاضر ہوکر مرزا الغ بیگ کی طرف سی یہہ بات بیان کی مرزا علاء الدولہ نے بسبب سننی اس خبر کی کہ مرزا بابر حدود ولایت خراسان مین پہنچ گیا ہے صلح مان لے اور جانب ہرات کی بازگشت کی اور مرزا عبد اللطیف کو بہ نوازش تمام خدمت عم بزرگوار مین روانہ کیا شاہزادہ مذکور قبۃ الاسلام بلخ مین درمیان خدمت پدر بزرگوار کے پہنچا مہ ولایت الغ بیگ نی اوسکو مرحمت کی اور آپ جانب ماوراء النہر کے کوچ کیا

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانب خراسان کی اور صلح ہوجانی درمیان بہائیون کے

مرزا ابو القاسم بابر نی جو بعد و بست مملکت جرجان سی فراغت پائی عنان عزیمت جانب خراسان کی موڑے اور کامیاب و کامران ہوکر ولایت خبوشان مین پہنچا وہان بارادہ جنگ و قتال قیام فرمایا مرزا علاء الدولہ بعد فراغ خاطر جانب عم بزرگوار سی باسپاہ کثیر مشہد مقدس مین گیا اور سرداران لشکر کو بہائے کی مقابلہ پر بہیجا بعد تلاقی طرفین بموجب استصواب نیکخواہان مہم سے صلح اسطرح پر ہوگئی کہ فاصلہ درمیان دو مملکت کی موضع خبوشان ہو بعد ازان مرزا علاء الدولہ جانب ہرات کے چلا گیا اور مرزا بابر استراباد کو روانہ ہوا اور آخر سنہ ۸۵۱ ہجری مین مرزا ابو القاسم بابر نے لشکر کشی اوس ملک پر کی جناب باری کی تائید سی وہ ملک فتح ہوا حاکم وہان کا سید شمس الدین محمد نہایت تضرع و زاری سے پیش آیا بادشاہ ظفر پناہ نے پہر دوسری دفعہ وہ ملک اوسکو دیا اور ایک عورت سی جو اوسکی خاندان کی تہی اپنا نکاح کیا اوس وقت جانب استراباد کی مراجعت کی اور سولوین تاریخ محرم سنہ ۸۵۲ ہجری مین مرزا شاہ محمود ابن مرزا بابر پیدا ہوا

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ اور عبد اللطیف کی ہوئی اور مرزا عبد اللطیف کی ہوئی اور جانا مرزا الغ بیگ کا جانب خراسان کی اور پشیمانی

جن ایام میں کہ مرزا علاء الدولہ نے مرزا عبد اللطیف کو قید سے مخلصی دی تھی یہہ عہد کر لیا تھا کہ جتنے ملازم تمہارے میرے پاس قید میں اونکو نیشاپور سے مخلصی دیکر تمہارے پاس بھیجدونگا اور خاقان مغفور کے خزاین سے جو لا یعنی حسب نیک گوارکی ہوں گے دونگا مگر ان وعدون کو وفا نکیا ہر چند کہ مرزا عبد اللطیف نے اوسکے پاس رسلے چھوڑ دانے اپنی ملازمین کی قاصد بھیجی اوسنی نہ مانا بلکہ مرزا علاء الدولہ سنے بر خلاف اوسکے مرزا صالح کو فوج دیکر سبب آب مرغاب پر روانہ کیا اوسنے مرزا عبد اللطیف نے یہہ خبر سنکر لشکر جانب تاخت کی مرزا صالح نے بہاگ جانا غنیمت جانکر اپنی تئین ہرات میں پہنچایا — اور مرزا علاء الدولہ نے برادر چچازادہ سے آشفتہ ہوکر جانب بلخ کی کوچ کیا جب اندخود اور شبرغان کے حدود میں پہنچا ایک ایلچی مرزا الغ بیگ کا آیا اوسنے بیان کیا کہ مرزا الغ بیگ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی حرکت عبد اللطیف سے سرزد ایسی ہوئی جو باعث تمہاری چڑھائی کرنے کا ہوئی تو مناسب تہا کہ پہلے مجکو اوس امر سے اطلاع کرتے تاکہ میں اوسکا تدارک کرتا اب صلاح یہہ ہے کہ تم مراجعت کرجاؤ اور اپنی سپاہ کو منع کرو کہ رعیت کو تکلیف نہ دین مرزا علاء الدولہ نے یہہ بات بسمع رضا و رغبت سنکر دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی لیکن اوسکے لشکریوں نے شہر اندخود اور شبرغان کو لوٹ لیا جو کچھہ لشکریوں کی ہاتھہ آیا لے بہاگے جب مرزا علاء الدولہ اپنی دار السلطنت میں پہنچا اور فصل جاڑے کے تمام ہوچکی تقریب سنت ختنہ مرزا سلطان ابراہیم کی جشن کیا اور بڑے دہوم کی شادی رچائی اسی اثنا میں مرزا الغ بیگ گورگان نے ورسلے انتقام اور بدلا لینے اوس خرابی اور ویرانی کے جو اوسکے لشکر کی ہاتھہ سے ولایت اندخود اور شبرغان میں برپا ہوئی تہی سپاہ کثیر لیکر آب آمویہ سے گذر کر گانو قاضی پر جو ضلع اندخود سے واقع ہے نزول اجلال فرمایا مرزا علاء الدولہ نے یہہ خبر وحشت اثر

بیان مخالفت کا جو دوسرے دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ اور عبد اللطیف کی ہوئی

۲۰۴ سنکر خوشی اور شادی ڈہادی اور سپاہ کو ملاکر خزانون کے دروازے کہلواکر بہت زر دیا ؎
در گنج بکشاد و لشکر بنواخت * بدامن زر و سیم گوہر فشاند * بعد انتظام لشکر کی امیر محمد
صوفی ترخان سے اور امیر سلطان ابوسعید کو حکومت اور داروغگی ہرات کی دی اور قلعہ
اختیار الدین کو آقا حاجی کے حوالہ کیا ۔۔۔ اور مولانا احمد لیادل کو قلعہ عماد پر بہیجا اور آپ
کنارہ آب مرغاب کی جانب کوچ کیا جب سنجاب سے گذرا طبیعت مین اوسکے یہہ آیا کہ عم بزرگوار
سے صلح کرلون یہہ سوچکر ایک جماعت اپنی مخصوصون کی حضرت ولایت منزلت ہدایت
منقبت شیخ بہاء الملۃ والدین قدس سرہ کی خدمت مین بہیجی اور کہا کہ آپ مجہمین اور الغ بیگ
کے درمیان پڑکر صلح کرادیجئے اون لوگون نے خدمت شیخ مین جاکر یہہ پیغام دیا اونہون
نے منظور کیا مگر قبل پہنچنے شیخ الاسلام کی مرزا الغ بیگ آب مرغاب سے عبور کرگیا اور نواحی
بنہا آب پر تلاقی طرفین ہوئی دونون سردار لڑنی پر مستعد ہوئے اسی اثنا مین مرزا عبد اللہ
شیرازی جو کہ مرزا علاء الدولہ کے شاگردون مین منتظم تہا اوسی روگردان ہوکر مرزا الغ بیگ
سے ملگیا اس سبب سے سپاہ خراسان کا دل شکستہ ہوگیا مرزا علاء الدولہ پہلے مقابلہ پر آیا
مگر پیٹہہ معرکہ کو دکہلاکر جانب استرآباد کی بہاگ گیا وہان جاکر مرزا بابر سے ملحق ہوا مہد علیا گوہر
شاد آغا ۔۔۔ اور بہائی اوسکا امیر محمد صوفی ترخان ۔۔۔ اور خواجہ پیر احمد خوافی ۔۔۔ اور امیر
ابوسعید داروغہ جو ہرات مین تہی بعد سننی اس خبر کے کہ علاء الدولہ کو شکست ہوئی بہت جلد
متوجہ عراق کے ہوئے امیر ابوسعید راہ مین گرفتار ہوا اور لوگ سب صحیح وسلامت بہاگ
گئے القصہ جب مرزا الغ بیگ نے فتح پائی شکر حق سبحانہ وتعالی کا ادا کیا اور فتحنامہ اطراف
ممالک مین لکہہ کر روانہ کیا اور باوجود اسکے کہ مرزا عبد اللطیف نے اس معرکہ مین بہت شجاعت
اور جوانمردی سے کی تہی حکم دیا کہ جلدی فتح کا بنام چہوٹے بیٹے مرزا عبد العزیز کی لکہو یہہ باعث
پریشانی مزاج عبد اللطیف کا ہوا اور کدورت جانب اپنے باپ کی اسی اوسکی طبیعت پر بیٹہہ
گئی اور مرزا الغ بیگ نے جانب ہرات کی کوچ کیا جب مرزا الغ بیگ تخت خاقان سعید پر ہرات

بیان فتنہ کرنی مرزا یار علی بیگ ترکمان کا

ہرات مین ٹھہا زیر دستون کا انصاف اور عدل کیا ـ امیر جلال الدین محمد ولد امیر سلطان ۲۰۵
شاہ برلاس نی تاریخ اس فتح کی یہہ کہی ہے سے خسروا زہی نصرت لشکر کش ٭
تاریخ گفت ان فتحا قریب ٭ اسی اثنا مین کوتوال قلعہ زرتو اور قلعہ اختیار الدین کے
داروغہ نے اطاعت و انقیاد ظاہر کیا اور کنجیان خزانون کے سپرد کین ـ مرزا
الغ بیگ نی امیرزادہ یار علی ولد اسکندر قرا یوسف اور سلطان ابو سعید داروغہ کو قید کیا
اور قلعہ زرتو مین ان مقیدین کو بھیجدیا ـ اور دروسطی دفع کرنے مرزا بابر اور علاء الدولہ کے
جانب استرآباد کی کوچ کیا جب اسفراین مین پہنچا مرزا عبد اللطیف اور مرزا عبد اللہ شیراز سے
کو جانب بسطام کی روانہ فرمایا اور آپ بنفس نفیس پل ابریشیم تک گیا بے سبب اوسکے
سے مراجعت کی مرزا عبد اللطیف نے بھی سرحد بسطام مین اس حال سے آگاہ ہو کر بسبب
اتباع اپنی والد کے مراجعت کی اثنا راہ مین مریض ہوا مشہد مقدس مین حاضر ہوا اور صحت پائے

بیان فتنہ کرنی مرزا یار علی ترکمان کا اور مراجعت فرمانی مرزا الغ بیگ گورکان کے

بعد چند روز کی کہ مرزا یار علی اور سلطان ابو سعید داروغہ جو قلعہ زرتو مین محبوس تھی ایک شخص نے
جو ہوا دارون سلطان ابو سعید سے تھا ایک سوہن چھپا کر سلطان ابو سعید کی پاس بھیجدیا ادن
دونون نی بوسیلہ اوس سوہن کی اپنی پیر کی بیڑیان کھولکر باتفاق چند قیدیون کی اہل قلعہ کو
قتل کیا اور چند محافظین قلعہ کو بھی قتل کیا اور بعض سپاہیون کو اپنا مطیع کر لیا سلطان ابو سعید
قلعہ سے باہر نکل گیا اور مرزا یار علی نے جو نقد اور زر قلعہ مین موجود تھا اوسپر اپنا قبضہ
کرکے سخاوت ظاہر کی یعنی لوگون کو خزانہ تقسیم کیا اسلئے بہت آدمی اوسکی خدمت
مین موجود ہو گئے جب اوسکے پاس آدمی ہو گئی اوسوقت یار علی مذکور نی ارادہ دار السلطنت
ہرات کا کیا جب ولایت کی حاکم امیر بایزید پروانچی نے سنا ہو کہ ایک گماشتہ تھا مرزا

بیان آنی مرزا ابو القاسم کا ہرات مین اور مارا جانا یار علی ترکمان کا

۲۰۶ الغ بیگ کا تھا کیفیت واقعہ کے اطلاع پائی واسطی استیصال اس خبر کی ایک قاصد پاس بادشاہ عالی گہر کے بہیجا اور آپ ایک جمعیت مردمان بازاری کی لیکر مقابلہ پر دشمن کی گیا اور مرزا یار علی نی نزدیون پر بوقت صبح تاخت کی اونکی جمعیت کو پریشان کرکی ہرات کے باہر تک تعاقب کیا اور جب شہر سی باہر آچکا اوسوقت لڑائی ہوئی جبکہ سترہ دن لڑائی کو ہو چکی اور فتنہ فرو نہوا مرزا الغ بیگ مشہد سی حدود ہرات مین آیا اور یار علی ترکمان ناامید وحیران جانب قلعہ نرتو کی مراجعت کرگیا مرزا الغ بیگ نی ہرات مین آکر بسبب بہکانے امیر بایزید کے اون لوگون کو جو باہر ہرات کی رہتی یار علی کی دوستی سی متہم کرکے اونکو غارت اور تاراج کیا اسی اثنا رمین خبر مرزا بابر کی آنے کی متواتر ہوئی مرزا الغ بیگ نے حکومت دار السلطنت ہرات کی مرزا عبد اللطیف کو سپرد کی اور نعش حضرت خاقان سعید کے ہمراہ لیکر راہ مروسی ما وراء النہر مین آیا

بیان آنی مرزا ابو القاسم بابر کا دار السلطنت ہرات مین اور مارا جانا یار علی ترکمان کا اور حادث ہونا اور وقایعات کا

مرزا ابو القاسم بابر نے جب درمیان حدود بسطام اور دامغان کی سناکہ مرزا الغ بیگ پل ابریشم سی مراجعت کرگیا ہے تعاقب اوسکا کیا اور بہت جلد حرکت کرکی امیر ہندوکہ کو فوج دیگر جانب مروکی روانہ کیا اور حکم دیا بر سر راہ مرزا الغ بیگ کے پہنچ کر دست بردی کرنا اور امیر خلیل ہندوکہ اور ملا خواجہ کو اور فوج دیگر دار السلطنت ہرات پر بہیجا اور آپ جانب سرخس کی گیا امیر ہندوکہ اوس نواح مین جہان مرزا الغ بیگ تھا پہنچکر امیر ابراہیم اوکیو تیمور کو جو سپہ سالار اوسکے لشکر کا تھا اپنا دستگیر بناکر جانب ہرات کی مراجعت کی اور مرزا الغ بیگ نے آب امویہ سی عبور کرکے بخارا پر نزول اجلال فرمایا اور نعش پدر بزرگوار کی جانب سمرقند کی روانہ کی اور حکم دیا کہ حضرت صاحبقران کی قبر کے پاس اوسکو

بیان آنی مرزا ابو القاسم کا ہرات مین اور مارا جانا یار علی ترکمان کا

اوسکو دفن کرنا — اور امیر خلیل اور مانخواجہ جب قصبہ قوشنج کے پاس پہنچی مرزا عبد اللطیف ۲۰۷
بعد حکومت پندرہ روزہ کے آدہی رات کو بہاگنا عین صورت جاکر جانب ماوراء النہر کے
چلاگیا اور امرار مرزا بابر نے درمیان ہرات کی آکر ظلم اور بے انصافی شروع کی — اسی
اثنا میں مرزا یار علی کو بہی ہوس بادشاہت کی ہوئی اونسی شہر ہرات پر آکر محاصرہ کیا
چند سرداران شہر نی جو بسبب ظلم بابریون کی نالان تہے صبح کی وقت بروز جمعہ دروازہ عراق
سی یار علی کو شہر مین لائے اور مرزا بابر کی امیر جو اوسمین تہی قلعہ اختیار الدین مین جا چہپی دوسری
بعد سینے عہد و پیمان کے باہر قلعہ کے آئی پہر بوقت شب قلعہ مین جاکر خزانہ لیکر بہاگ گئی اور اوسوقت
یار علی ترکمان نی بسبب کم عقلی اور بیہوقوفی کے خیال استقلال بادشاہت کا دمین لاکر شراب خواری
اور صحبت معشوقان سرو قد کے کرنی اختیار کی بیس روز تک اسی طرح چین اوڑاتا رہا آخر ماہ
ذوالحجہ سنہ ۸۵۲ آٹھسو باون ہجری مین ناگاہ ایک فوج ظفر موج مرزا بابر کے دروازہ ملک سی
آگہسی شہر کی باغ مین آکر اوس فوج نے قیام کیا اور یار علی کو حالت مستی مین کہ شراب پیکر
متوالا ہو رہا تہا پکڑکر بابر کے سامنی حاضر کیا اوسنے حکم دیا کہ چہار طرف ہرات کی اسکو پہراکر
گردن مارو چنانچہ مارا گیا ع مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشتیت ✢ کہ بسیار کس چون تو پرورد و کشت
اسی اثنا مین امیر هندوکہ جانب مروسی حاضر ہوا اور امیر ابراہیم اوسکو تیمور کو ملازمت بادشاہ مین
حاضر کی اوسکے قتل کی درخواست کی بموجب حکم فوراً وہ بہی مارا گیا جب مرزا بابر تخت سلطنت
خراسان پر متمکن ہوا سرکارون کی مرزا علاء الدولہ کو جو معرکہ مرزا الغ بیگ سی آجتک بہاگا ہوا
اوسکے ہمراہ تہا عطا فرمائی اور اپنے بیٹی مرزا ابراہیم کو بہی اوسکے ہمراہ بہیجا بعد چند روز کے
مرزا بابر نے بسبب اغوار چند مفسدون کے مرزا علاء الدولہ کو قید کیا اور ایک جماعت فوج
کے توں مین بہیجکر ابراہیم کو گرفتار کروا کے ہرات مین بلا لیا اون دونون کو قید کر دیا بعد ازان
یہہ بادشاہ شراب خواری اور صحبت معشوقان سیم تن مین تمام ہمت معروف ہوا اور امرار
اکابر و رعایان دولت نی ظلم اور ستم رعیت کی حال پر بہت کیا بخلاف امیر هندوکہ کی کیونکہ

۲۰۸ اور سنی اس خصلت بد پر تبرا کیا اور ۸۵۳ آٹھ سو ترپن ہجری مین جانب بادغیس کی گیا درمیان
اسی سال مذکور کے مرزا بابر نی سنا کہ حاکم سیستان کا شاہ حسین طریق مستقیم طاعت سی
منحرف ہو گیا ہی مخالفت مین ایام بسر کرنی لگا ہی اسلئے لشکر فراوان لیکر اوس جانب کوچ کیا
جب قصبہ اسفرار پر پہنچا شاہ حسین نے بسبب نہ پانی طاقت حرب اور پیکار کی عاجزی
نامہ اور تضرع نامہ لکھکر عفو جرایم کی درخواست کی اور خراج دینا منظور کیا مرزا بابر نی اوسکا
جرم معاف کر کی دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی اسی اثنا مین امیر ہندوکہ نے جھنڈا مخالفت
کا بلند کر کے امیر ابراہیم کو جانب سمرقند کی بھیجا اور آپ استرآباد پر چڑھائی کی مرزا بابر نے
اس امر کی خبر پا کر سلطان ابو سعید داروغہ شیخ علی بہادر کو مع ایک فوج کے واسطی دفع
مخالف مذکور کی نامزد کیا امرا مذکورہ نے حدود خبوشان مین پہنچکر امیر ہندوکہ سی ایک بہاری
لڑائی لڑی پہلے شکست لشکر بابر کو ہوئی سلطان ابو سعید بھی مارا گیا آخر الامر ہندوکہ مغلوب
ہو کر شیخ علی بہادر کی ہاتھہ سی مارا گیا — اسی سال مین قلعہ عماد تحت و تصرف بندگان مرزا بابر مین
آ گیا تھا — اور مرزا علاء الدولہ نے فرصت پا کر قید سی رہائی پائی جانب غور اور خیار کی
جا کر سیستان کی راہ عراق مین پہنچا

بیان مخالفت مرزا الغ بیگ اور مرزا عبداللطیف کا اور مارا جانا اوسکا اپنی بیٹے کی ہاتھہ سی

واضح ہو کہ جناب مرزا الغ بیگ نے بعد امعان نظر کے زایچہ طالع مرزا عبداللطیف کی مین
جو کہ اوسکا بیٹا تھا یہہ جان لیا تھا کہ مجکو اس بیٹے کے ہاتھہ سی کچھہ گزند اور مصیبت پہنچی گی
اور مولانا محمد ہندوستانی نی بھی جو کہ اوس جناب کی خدمت مین ایام بسر کرتا رہتا تھا یہہ ظاہر
کر دیا تھا کہ اسی سبب سی آخر سی آپکو مصیبت پہنچیگی اسلئے مرزا الغ بیگ گورکان مرزا عبداللطیف
کو کمدرست و طعن کیا کرتا اور چھوٹی بیٹے عبدالعزیز کو پیار کیا کرتا تھا اسواسطی مرزا عبداللطیف

بیان مخالفت مرزا الغ بیگ اور مرزا عبد اللطیف کا اور مارا جانا اپنی بیٹی کی ہاتھ سے

مرزا عبد اللطیف کی یہی دین کیفیت نی راہ پائی آخر الامر بسبب اوس باعث کی جو کتب مبسوطہ ۲۰۹
تاریخ مین لکہا ہے اس باپ اور بیٹے مین مخالفت پیدا ہوئے بیان اسکا یہہ ہے کہ جب مرزا
عبد اللطیف نی بسبب آنی مرزا بابر کی ہرات سی بہاگ کر قبۃ الاسلام بلخ مین پہنچکر جو صوبہ عمل
اوسکا تہا قیام کیا ارادہ باپ سی لڑنے کا دل مین مصمم کرکے لشکر فراہم کیا مرزا الغ بیگ نے
یہہ خبر سنکر کہ پسر بد اختر نے ارادہ مقابلہ کا کیا ہی بطاقت ہوکر مرزا عبد العزیز کو جو چہوٹا بیٹا
تہا سمرقند مین اپنا قایم مقام کیا اور آپ باسپاہ فراوان جانب جیحون کے گیا مرزا
عبد اللطیف نے اوسجانب جاکر باپ کو دریا سی عبور نکرنی دیا دو چار بار لڑائی ہوئے
اکثر اوقات مرزا عبد اللطیف نے باپ پر فتح پائی چند روز جب اسطرح پر گذر چکے سمرقند
سی خبر آئی کہ مرزا عبد العزیز نے حرکات ناپسند اختیار کین ہین چنانچہ وہ امیرون کی جورون
اور لڑکیون کو تاکتا ہی بلکہ دست درازی امرا کی عورتون پر کرنے لگا ہی مرزا الغ بیگ نے
یہہ خبر سنکر تہدید نامہ اوس اپنی بیٹے عبد العزیز کی نام لکہا مگر اوسنی باپ کے لکہی پر عمل
نکیا اوس حرکت بد سی باز نہ آیا امیر لوگ اوسکے باپ کی ہمراہ یہان لڑائی مین تہی اوسکو کوئی
مانع وہان نہ دکہلائی دیتا تہا سبکی عورتون کو خراب کرنی لگا اس سبب سی اون امیرون نے
تنگ آکر ارادہ کیا کہ اوسکے باپ مرزا الغ بیگ کو پکڑکر مرزا عبد اللطیف کی سپرد کر دین اسی
اثناء مین اور ہی صورت پردہ غیب سی ظہور مین آئے جو کسیکی خیال مین بہی نہ تہی تفصیل اس
اجمال کی یہہ ہے کہ مرزا سلطان ابو سعید بن مرزا سلطان محمد بن مرزا میران شاہ بن امیر تیمور
گورگان جو مدت سی درمیان ملازمت مرزا الغ بیگ کی گذرانتا تہا اور ہوس بادشاہت
کے رکہتا تہا یہہ وقت غنیمت اوسنی جانکر ان باپ اور بیٹون کو لڑتے ہوئے چہوڑکر
اہل ارغون خان کو اپنی متفق کرکے ارادہ کشور کشائی کا دل مین ٹہان کر جانب سمرقند
کے گیا مرزا عبد العزیز نے اپنی مین طاقت مقابلہ کے نہ لاکر چار دیواری شہر کی بند کرکے
متحصن ہوا جب یہہ خبر مرزا الغ بیگ کو ہوئے بہت حیران اور پریشان ہوکر جانب سمرقند کی

تہوڑا سا بیان حال مرزا سلطان محمد کا

۱۰ آیا جب رایات عالیات مرزا الغ بیگ کی سمرقند کی قریب پہنچی مرزا سلطان ابوسعید نے محاصرہ ترک کرکی ایل ارغون خان کی حدمین چلا گیا — اسی اثنا مین مرزا عبداللطیف نے بہی آب اموییہ سی عبور کرکی جانب سمرقند کی کوچ کیا مرزا الغ بیگ نے جب اپنی پسر بد اختر کی آنے کی خبر سنی مقابلہ اوسکا ایک گانو دمشق پر کیا اوسجا ئی پہر لڑائی ہوئی الغ بیگ نے شکست پائی اور بہاگ کر سمرقند کی طرف گیا میران شاہ توجین جو نمک پروردہ اس بادشاہ کا اور کوتوال قلعہ سمرقند کا تہا اس محسن بادشاہ کو شہر مین نہ گہسنی دیا اسلئے مرزا الغ بیگ جانب شاہرخیہ کی گیا وہان کے کوتوال نے بہی نہ گہسنی دیا اوسوقت لاچار ہوکر جانب سمرقند کے آیا اور اوس بد ذات بیٹی سی ملاقات کی باتین ہوئین آخر الامر مرزا عبداللطیف نے ایک شخص عباس نامی کو جسکا باپ مرزا الغ بیگ کی حکم سی مارا گیا تہا یہ سمجہایا کہ تو خان کے پاس جا اوسوقت مین مسند خانے پر تہا جا اور اپنی باپ کا قصاص طلب کر اوسنی جا کر عرض کی کہ میرا باپ مرزا الغ بیگ کی ہاتہہ سی مارا گیا ہے مین قصاص چاہتا ہون خان نی یہہ کہا کہ قصاص لینا بموجب شرع شریف کی درست ہی اکثر علمائی سمرقند نے بہی فتوی الغ بیگ کے قتل کا دیا اوسوقت عباس مذکور نے اوس بادشاہ عادل اور فاضل کو بسبب برانگیختہ کرنے اوسکے پسر بد اختر کے قتل کیا — اور مرزا عبداللطیف نے قبل اس واقعہ کے تین روز پہلے اپنی بہائی عبدالعزیز کو بہی مروا ڈالا تہا ایک فاضل نے یہہ قطعہ تاریخ مرزا الغ بیگ کا لکہا ہے ؎ الغ بیگ ان شاہ جم اقتدار ٭ کہ دین نبی را ازو بود پشت ٭ ز عباس شہد شہادت چشید ٭ شدش سال تاریخ عباس کشت ٭ حاصل کلام یہہ ہے کہ مرزا عبداللطیف نی ایسی باپ کو جو فضیلت اور عدالت مین بی نظیر تہا اور ہمیشہ تمام ہمت تربیت اہل فضل و کمال مین مصروف رکہتا تہا عالم آخرت کو روانہ کیا اور آپ مستقل بادشاہ ہوا — اور میرزا سلطان ابوسعید کو اہل ارغون خان سی لیکر قید کیا

تہوڑا سا بیان حال مرزا سلطان محمد بن مرزا بایسنقر کا اور

بیان نہضت فرمانی بابر کا قلعہ عماد سی ہونا لڑائی کا درمیان اوسکی اور مرزا بابر کے

مرزا سلطان محمد نی بعد انتقال حضرت خاقان سعید کی تہوڑی ہی عرصہ مین ولایت عراق اور فارس پر قبضہ پاکر حاکم شیراز مرزا عبد اللہ پر شفقت اور مرحمت فرماکر اوسکو جانب خراسان کی بہیجا اور آپ سپاہ ظفر پناہ لیکر متوجہ جانب مرزا جہان شاہ کی ہوا اور موافق دستور اپنی جد مغفور کی اوسکی نام ایک فرمان لکہہ بہیجا مرزا جہان شاہ نے اس جرات اور حرکت سی جیز تمند ہوکر لشکر قیامت اثر اپنی ہمراہ لیا اور واسطی مقابلہ مرزا سلطان محمد کے نکلا جبکہ دونون کا مقابلہ ہوگیا اور سفیر ہر دو جانب کی آئے گئے انجام اس مہم کا صلح پر ٹہر گیا ان دونون بادشاہونین سی ہرایک اپنی اپنی دار السلطنت کو چلی گئی — مرزا سلطان محمد نے بعد بندوبست اور ضبط مملکت عراق اور فارس کی جب سنا مرزا الغ بیگ سمرقند سی مراجعت کرگیا اوسنی خراسان پر لشکرکشی کی — مرزا ابو القاسم نے یہہ خبر پاکر بہائی سی لڑنے کی ارادہ پر استقبال اوسکا کیا ولایت جام مین دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا بڑی بہاری لڑائی ہوئی سپاہ عراق نی لشکر خراسان کو شکست دی مرزا بابر نی بلطائف الحیل اس جنگ سی خلاصی پاکر اپنی تئین قلعہ عماد مین پہنچایا اوسوقت مرزا سلطان محمد نی حضرت خاقان سعید مغفور یعنی مرزا شاہرخ بہادر کی تخت پر بیٹہکر جلوس فرمایا — اور مرزا ابراہیم کو قید سی رہائی دیکر پاس مرزا علاء الدولہ کے کہ ہمراہ اوسکے عراق سی آیا تہا روانہ کیا وہ موسم جاڑے کی تہی اور قحط اون ایام مین بہت ہوگیا تہا چنانچہ ایک سیر گیہون چار دینار کی عوض ملتے تہے

بیان نہضت فرمانی بابر کا قلعہ عماد سی جانب ولایت استرآباد کی اور مراجعت کرنا مرزا سلطان محمد کا خراسان سی

بیان نہضت فرمانی بابر کا قلعہ عماد سی

٢١٢ مرزا ابو القاسم بابر نی بعد چند روز قیام فرمانی کی قلعہ دمین جانب ابیورد کی کوچ کیا اور وہان سی جانب جرجان کی گیا — ان ایام مین خراسانی لوگ بسبب ظلم اور جور امیر حاجی محمد غناشیرین کی جوکہ ایک امیر سلطان محمد کی طرف سی مختار کل تہا تنگ ہوکر گروہ گروہ فوج فوج مرزا بابر کے پاس جاتے تہی جب مرزا سلطان محمد نے یہہ حال دریافت کیا ارادہ اپنی دمین مرزا بابر کی استیصال کا ٹہرا کر پہلے مرزا علاء الدولہ کو حکومت گرمسیر پر روانہ کیا اوسوقت عازم استرآباد کا ہوا — اور امیر حاجی محمد غناشیرین کو معہ اور سرداروں کے برسم منقلا سے پیشتر روانہ کیا — اور مرزا بابر بہی مثل شیر ببر کی مخالفین کی مقابلہ کو آیا مشہد پر لڑائی ہوئے مرزا بابر کی فتح ہوئی اور عراق کی سپاہ نی شکست کہائی امیر حاجی محمد معہ سپاہ اور امرا کی گرفتار ہوکر مارا گیا اسلئے مرزا سلطان محمد نی درمیان ولایت طوس کی بندوبست عراق کا خواجہ غیاث الدین احمد خوانی کو حوالہ کرکے بہت جلد حرکت کی اثناء راہ مین خبر تسلط اور استیلا مرزا بابر کے سنکر قطع مسافت بہت جلد کرتا تہا چنانچہ سوائے تین سو سوار کی ہمراہ اوس شہر یار کے کوئی نرہا اور دفعتہً مرزا بابر کی لشکر پر آپہنچا مرزا بابر پہر دوسری دفعہ قلعہ عماد کو بہاگ گیا — مرزا سلطان محمد نے بسبب اس وہم کے کہ مبادا مخالفین نی اس بہاگ جانی مین کوئی فریب کیا ہو مراجعت کرکی اپنے اردو مین آیا جتنی آدمی کہ وہان چہوڑ گیا تہا ان مین سی ایک کو بہی نہ پایا اسواسطی کہ لوگون نے امرا کی مقتول ہونی کی خبر پاکر بہاگ جانا اور پریشان ہونا مین صواب جانکر سب چلدئے اسی اثناء مین یہہ خبر آئی کہ مرزا علاء الدولہ گرمسیر سی ہرات مین جاکر تخت پر جلوہ آرا ہوا مرزا سلطان محمد یہہ خبر سنکر بہت پریشان خاطر ہوا اور کہنی لگا کہ باشندگان ہرات مرزا علاء الدولہ کو بالطبع وہان کا بادشاہ بنایا چاہتی ہین اب وہ وہان بادشاہ ہوگیا ہے مناسب یون معلوم ہوتا ہے کہ مین جانب عراق کی جاون امرا نے بہی یہہ رای پسند کی اوسوقت وہ اپنی مملکت کی طرف راہی ہوا — مرزا ابو القاسم بابر نے جب مرزا سلطان محمد کی مراجعت کی خبر سنی قلعہ عماد سی نکلکر جانب ہرات کی کوچ کیا — مرزا علاء الدولہ نے بہائی کی آنی کی سنکے

بیان مقتول ہونی مرزا عبد اللطیف کا

آنی کی خبر سنکر قلعہ اختیار الدین کا مولانا احمد یساول کو سپرد کیا اور آپ طرف ولایت بلخ کے ۲۱۲
چلا گیا اسلئے مرزا بابر دوسری دفعہ خدا تعالی کی مدد سی دار السلطنت ہرات مین اوپر تخت
سلطنت کی بیٹھا اور قلعہ اختیار الدین کو اپنی تحت مین لایا مولانا احمد یساول کو پناہ دیکر
اپنی خدمت مین بلا لیا

بیان مقتول ہونی مرزا عبد اللطیف کا اور جلوس فرمانا مرزا عبد اللہ کا تخت سلطنت پر اور بیان اوس امر کا جو درمیان مرزا سلطان ابو سعید اور اوس جناب کی وقوع مین آیا

مرزا عبد اللطیف نی بعد قتل کرنی اپنی باپ الغ بیگ اور بہائی عبد العزیز کی تاج سلطنت کا
اپنی سر پر رکہا اور رعیت پروری اور تربیت ارباب فضایل کی کرنے لگا مگر وہ نہایت
بد خصلت اور تیز خشم اور مغضوب الغضب آدمی تہا تہوڑی گناہ پر عذاب بہت کرنی لگتا تہا
اسلئی ایک جماعت نوکرون مرزا الغ بیگ اور مرزا عبد العزیز کے نی اتفاق کرکی جمعرات
کی شب چہبیسوین ربیع الاول ۸۵۴ آٹہہ سو چون ہجری مین جس وقت کہ وہ بادشاہ
دیوانہ وار باغ جہار سی سمرقند کو آیا تہا تیر بارانی اوسپر کی ایک تیر اوسکے آکر لگا کام تمام
ہو گیا وہ نوکر اوسکی جو ہمراہ تہے بہاگ گئے مخالفین نے اوسکی پاس پہنچکر سر اوسکا
تن سی جدا کیا اور مرزا الغ بیگ کی قبر کے سامنی لاکر اوسکو لٹکا دیا ؎ کشتی تو و کشتند
ترا آنکہ ترا کشت + ہم کشتہ شد از گردش ایام سرانجام + چہ مہینی عبد اللطیف نے
بادشاہت کی ــ وہ ہمیشہ یہہ شعر جیسی کہ اپنی باپ کو اوسنی قتل کرایا تہا پڑہا کرتا تہا
؎ پدر کش پادشاہی را نشاید + دگر شاید بجز شش مہ نپاید + مرزا عبد اللطیف
کو ایک شخص مسمی بابا حسین نی قتل کیا تہا چنانچہ اسی واسطی بابا حسین کشت یہہ اوسکے
مقتول ہونی کی تاریخ ہی جیسا کہ یہہ شعر ہے بابا حسین کشت شب جمعہ اش بہ تیغ +
تاریخ قتل اوست کہ بابا حسین کشت ؎ القصہ بعد اس واقعہ کے تمام اکابر اور اعیان

بیان مقتول ہونی مرزا عبداللہ شیرازی کا

۲۱۴ سمرقند نی مرزا عبداللہ شیرازی کو بادشاہ مجازی بنایا — اور مرزا سلطان ابوسعید جو کہ آخر ایام حیات مرزا عبداللطیف مین قید سی چہوٹ کر بخارا مین چلا گیا تہا بعد مشہور ہونے اس خبر کے وہ شہر اپنی تحت قبضہ مین لاکر جانب سمرقند کی متوجہ ہوا مرزا عبداللہ بہی اوسکے مقابلہ کی واسطی نکلا جانبین مین لڑائی ہوئے سپاہ سمرقند کی غالب آئی اور مرزا سلطان ابوسعید جانب ترکستان کی بہاگ گیا اوایل ۸۵۵ھ آٹہہ سو پچپن ہجری مین قلعہ بسی پر مستولی ہوا — مرزا عبداللہ نے ایک فوج اوس طرف روانہ کی وہ فوج بعد لڑائی کے شکست کہاکر سمرقند کو چلے آئی اوسوقت مرزا عبداللہ نے خزانہ بہت خرچ کیا لشکریون کو مال بہت دیا اور لڑائی کے آلات نوائی اور طیاری لڑائی کی کی — مرزا سلطان ابوسعید نے یہہ خبر سنکر باستصواب امرا کی بادشاہ اوزبک ابوالخیر خان سی کمک چاہی خان والا شان نے اوسکو کمک دی اور وہ دونو ملکر جانب سمرقند کے آئی

بیان مقتول ہونی مرزا عبداللہ شیرازی کا اور حال جلوس سلطان ابوسعید کا تخت سلطنت سمرقند پر

مرزا عبداللہ نی جب یہہ خبر پائی کہ ابوالخیر خان اور سلطان سعید دونو چڑہکر آئے ہین لشکر کثیر لیکر اونکا مقابلہ کیا اور آخر ماہ جمادی الاول سنہ مذکور مین قریہ شیراز پر جو چار فرسخ سمرقند سی واقع ہے دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا مرزا عبداللہ کے لشکر کو شکست ہوئی جب وہ شاہزادہ بہاگا بہاگتی وقت سلطان ابوسعید کی نوکرون کے ہاتہہ آگیا اونہون نی اوسکو قتل کیا چونکہ مرزا سلطان ابوسعید جانتا تہا کہ اگر لشکر اوزبک کا سمرقند پر مستولی ہوجاوگا رعیت کو بہت تکلیف پہنچیگی اسلئی اوسنی امراء اوزبک کو غافل پاکر خود دروازہ سمرقند پر جاکر نگاہبانون کو پکارکر کہا کہ مین سلطان ابوسعید ہون دروازہ شہر کا کہولدو تاکہ اوزبکون کے ہاتہہ سی بچی رہو اہل شہر نے فوراً دروازہ کہولدیا سلطان سعادت مند نے اپنی تئین شہر مین پہنچاکر

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانب بلخ کی

پہنچا کر برجون اور شہرپناہ وغیرہ کا بند وبست کر دیا ابوالخیر خان باہر شہر کی متحیر اور بیہوش ہو کر ۲۱۵
پریشان ہو کر متفکر ہوا سلطان ابوسعید نے سخنان سنجیدہ اور کلمات پسندیدہ کہلا بھیجی اور
تحایف اور تبرکات لایق بادشاہون کے واسطی خان اور امرا اوزبک کی بھیجی اوسوقت
وہ اپنی ولایت کو مراجعت کر گیا اور آدمی وہان اسطرح پر اوس قوم سفاک کی ظلم سے محفوظ ہو

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانب بلخ کی
اور گرفتار ہونا مرزا علاء الدولہ کا پاس بلخ کی

جب یہہ خبر آئی کہ مرزا علاء الدولہ نے بلخ مین جا کر بہت سپاہ جمع کی ہی اسواسطی مرزا بابر نے
لشکرکشی اوس جانب کی مرزا علاء الدولہ نی تاب مقابلہ کی اپنی مین نہ لا کر جانب کوہستان
اور بدخشان کی بہاگ گیا اور مرزا بابر نے بلخ مین جا کر حکومت بلخ اور قندز اور بغلان سے
امیر پیر درویش ہزار اسپی اور اوسکی بہائی امیر علی کو جو بصفت انصاف اور سخاوت
کی موصوف تہا دی جب مظفر اور منصور ہو کر دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی اسجای اوریہا
صورت عجیب دیکہنی مین آئی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ مرزا بابر نی بروقت جانیکی
جانب بلخ کی سے قلعہ اختیار الدین کا اویس بیگ کو سپرد کیا تہا اویس بیگ نی بعد جانے
بابر کے خیال حکومت اور غرور کا دماغ مین پکا کر ارادہ استقلال کا کیا اور فسق و فجور
اور فساد اور ظلم کرنے لگا اور باوجودیکہ مرزا بابر نے یورش بلخ سے آکر باغ سفید مین
نزول اجلال بہی فرمایا اویس مذکور آکر حاضر نہوا مقام عصیان مین کوسی طرح درمیان اوس
قلعہ کے جو نہایت متانت اور استواری مین تہا مقیم رہا امرا دولت اوس قلعہ کی تسخیر مین
حیران ہوئے کیونکہ بہت مضبوط قلعہ تہا آخر الامر ایک تدبیر بادشاہ کی خیال مین آئی اور وہ یہہ
کہ ایک ایلچی پاس اویس کے بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ تو قلعہ سی باہر نہ نکل کہ روز مین تیرے
پاس آونگا پہر بادشاہ نے شہر مین داخل ہو کر ایک جماعت کو جو ہتیار بند تہی قلعہ کو روانہ

بیان متوجہ ہونی مرزا سلطان محمد کا

۲۱۶ کی اوسکے بعد ایک جماعت بہادرون کی بہیج اون لوگون نی قلعہ کی باہر جاکر یہہ عمل مچادیا کہ پادشاہ آئے بادشاہ آئی اویس یہہ عل سنکر واسطی استقبال کی دروازہ پر قلعہ کی آیا شیخ منصور نامے اوسکو لپٹ گیا اویس بیگ نے خنجر اوسکی مارا وہ ہلاک ہوا لعد بہادر جو وہان قریب تہے اونہون نی جلدی کرکی اویس کی پاس پہنچکر اوسکو قتل کیا اونہین دو تین روز مین اوسکی بہائی یوسف شاہ نی قلعہ دیدیا مرزا بابر نے یوسف شاہ کو بہی قتل کیا اسی اثنا مین ایک شخص نے جو مخصوصون مرزا علاء الدولہ سی تہا مرزا بابر کے پاس آکر یہہ عرض کی کہ جناب مرزا علاء الدولہ اس لڑائی مین غایب ہوگئے ایک جماعت سپاہ کو حکم ہوا کہ اوسکو ڈہونڈو غرضیکہ مرزا علاء الدولہ کو اسکندر بیگ کے گہر مین سی ڈہونڈہ کر لے آئی مرزا بابر نی ایک اپنا معتمد اوسکے محافظت کی واسطی مامور کیا اور درمیان ۸۵۵ ہجری کے جانب استراباد کی نہضت فرمائی وہان سی منصور و مظفر ہوکر جانب بسطام کے گیا چند روز وہان قیام کیا

بیان متوجہ ہونی مرزا سلطان محمد کا دوسری دفعہ جانب خراسان کی اور مارا جانا موضع چناران مین

آخر سال سنہ مذکور مین مرزا سلطان محمد نی دوسری دفعہ لشکر آراستہ کیا اور بلدہ شیراز سی جانب خراسان کی حرکت کی مرزا بابر نے درمیان ولایت بسطام کی یہہ خبر سنکر یہہ مولانا کو جو ان ایام مین سمرقند سی آیا تہا ایلچی بناکر اپنی بہائی مذکور کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ مجکو صلح کرنے منظور ہی مولانا مذکور نی باب صلح مین بہت جد و جہد اور کوشش بلیغ کی جب اسطور پر صلح ہوئی کہ ولایت خراسان کی آمد و خل دیوان عراق ہو لعد تمام قلمرو مرزا بابر کی مین خطبہ اور سکہ بنام ولقب مرزا سلطان محمد کے جاری کیا جاوی — مرزا بابر نے بعد مراجعت جناب خواجہ مولانا کے اعتماد صلح پر کرکے بسطام سی جانب مازندران کی کوچ کیا — اسی اثنا مین خبر متواتر یہہ آئے کہ مرزا سلطان محمد نی دفتر عہد و پیمان کا

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کی

بیان کا طاق نسیان پر رکہکر معہ سپاہ فراوان کی اسفراین مین آگیا ہے مرزا بابر بہہ خبر سنکر ۲۱۷
بہادران صف شکن ہمراہ لیکر سپاہ عراق سی مقابلہ کرنی کی ارادہ حرکت مین آیا اور مرزا سلطان
محمد بہی اسفراین سی نکلکر مقابلہ پر آیا موضع خباران پر دونو لشکرون کا مقابلہ ہوا کوس و ز
مرزا سلطان محمد کی یہہ حالت تہی کہ بنفس نفیس بہی سپاہ خراسان پر تاخت لاتا تہا اور
بموجب اس شعر کی سے بہر جا کہ باز دبرافراختی * سر خصم در پایش انداختی * جدہر
جاتا دو چار کا سر اوڑا دالتا تہا اور مرزا بابر سپاہ عراق پر متوجہ تہا سے بہ تیر و سنان
بشمشیر تیز * برآوردہ از دشمنان رستخیز * آخر الامر مرزا سلطان محمد نے قلب
سپاہ مرزا بابر پر حملہ کیا وہان پکڑ کر پکڑا گیا اور بموجب حکم بہائی قضائی کے مارا گیا
عمر اوسکی چہتیس برس کی تہی اور مدت اوسکی سلطنت کی نیابت اور استقلال کے تمام
دس برس ہوئی تہے جب مرزا بابر نے ایک بہائی کو قتل کر ڈالا دوسری بہائی کی واسطے
جو علاء الدولہ لشکر مین قید تہا حکم دیا کہ اوسکی آنکہون مین سلائی پہیر دو چنانچہ اندہا کر دیا گیا

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کی اور مراجعت کرنی بلدہ ہرات کو اور جو واقعہ کہ گذرا

علم آفتاب اشراق مرزا ابو القاسم بابر کی بعد اس فتح نامدار کے راہ تون سی جانب عراق
کے آئے جب موکب ہمایون نی ساحت سعادت اور اقبال کے دار العبادہ یزد مین نزول
اجلال فرمایا ــــ مرزا سلطان کے امیر وہین سی امیر نظام الدین احمد ــ اور امیر سلطان حسین
جو کہ دو بیٹا امیر فیروز شاہ کے تہے ــ اور خواجہ غیاث الدین پیر احمد خوافی اردو ی
اعلی مین آکر حاضر ہوئے اور زمین چوم کر سعادت حاصل کی پہر مرزا بابر جانب دار السلطنت
شیراز کی آیا وہان بیٹہکر عیش و نشاط اور چین اوڑانے لگے جب چار مہینی اسطرح پر
عیش مین گذر چکے خبر آئے کہ سپاہ مرزا جہانشاہ کی نے قدم اپنی حد سی باہر نکالکر

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کے

۲۱۸ ساوہ لے لیا ہی اور ارادہ محاصرہ قم کا رکہتی ہی یہہ خبر سنتی ہے بادشاہ کے غصہ کی آگ
بہڑک آئی مرزا معز الدین سنجر کو اپنا نایب بنا کر شیراز مین چہوڑا اور آپ جانب ممالک
عراق کے کوچ کیا اثنا راہ مین ایک ایلچی نے ہرات سی آکر یہہ خبر دی کہ مرزا علاء الدولہ نے
سعادت امیر یادگار شاہ ازلات کے اور اپنی تقربا اور توابع کے مدد سی خروج کیا ہے
اور آپ ولایت خراسان مین فتنہ اور فساد برپا کر رکہا ہے بادشاہ نی مہم خراسان کے
انتظام عراق سی اولی اور انسب جانی جمعرات کی روز سولوین[۱۶] رجب کو مراجعت کی بائیسوین[۲۲]
تاریخ کو یزد مین پہنچا حکومت اوس ولایت کی مرزا خلیل سلطان بن مرزا محمد جہانگیر کو دے
پہر وہان سی کوچ کر کے پیر کے روز بارہوین تاریخ ماہ شعبان کو ہرات مین داخل ہوا قبل
پہنچنی بادشاہ کے مہم مرزا علاء الدولہ کے یعنی امیر پیر درویش ہزاراسپی کی اور سبب سعی
اور امراء خراسان کے انجام کو پہنچ چکی تہی اور وہ جانب سیستان کی اور وہان سی جانب رے
کی چلا گیا تہا اسواسطی مرزا بابر نے چین اوڑانے اور عیش کرنے اور صبح اور شام
شراب پینی مین کاٹنی شروع کے سچ ہے ؎ ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار
کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست ٭ اور درمیان ۸۵۷ آٹہہ سو ستاون ہجری کے
مرزا سنجر اور اور حکام بلاد فارس اور عراق کے بسبب صدمات سیاہ ترکمان کی بہاگ کر
دار السلطنت ہرات مین پہنچی مرزا ابو القاسم بابر نے اونکی حال پر رحم فرمایا ساتوین
تاریخ ماہ ربیع الاول ۸۵۷ آٹہہ سو ستاون ہجری مین حضرت ولایت منقبت ارشاد
پناہ شیخ بہاء الحق والحقیقۃ والدین عمر نے انتقال پایا مرزا بابر بادشاہ نے اون کے
گہر پر جا کر اونکی اولاد کی پرستش کی اور ہمراہ جنازہ شیخ کے بادشاہ گیا بلکہ تہوڑی دیر سی
اور نزدیک شیخ کے جنازہ کو کندہا دیا اور چند قدم بادشاہ تابوت کو اوٹہا کر لیگیا بعد ازان
بموجب وصیت انحضرت کی اور بموجب اتفاق مرزا بابر اور امراء ارکان کی سید خاوند شاہ رخ
نے نماز اونکی جنازہ کی پڑہائی اور بدن مطہر اونکا موافق آئین شرع شریف کی خاک مین

بیان متوجہ ہونے بادشاہ کا جانب استرآباد کے

مین سپرد کیا — اسی سال مین خواجہ غیاث الدین وزیر احمد بادشاہ کی غضب مین گرفتار ہوا ۲۱۹۰
اور اثنا راہ مین شہادت پائی اور درمیان مزار شیخ رفیع مقدار زین الملۃ والدین خوافی قدس سرہ
کے مدفون ہوا

بیان متوجہ ہونے بادشاہ کا جانب استرآباد کی واسطے تسخیر عراق کی پھر کوچ کرنا جانب ماوراءالنہر کی اور مارا جانا خلیل سلطان کا

مرزا ابوالقاسم بابر نی درمیان ۸۵۷ آٹھ سو ستاون ہجری کے دوسری دفعہ پھر خیال تسخیر
عراق اور آذربیجان کا دل مین کیا اور ارادہ انتقام لینی کا مرزا جہان شاہ ترکمان سی دل مین ٹھان کر
بعد جمع کرنے سپاہ فراوان کی تیسری ۲۳ مین رجب کو جانب استرآباد کی حرکت کی جب مقام جوبتان
پر پہنچا ایک شخص نے جو مرزا خلیل سلطان کے دوستون مین سی تھا بادشاہ سی آکر عرض کی
کہ شاہزادہ ہمراہ مفسدین کے گٹھ گیا ہے اور ارادہ غدر و فساد کا رکھتا ہے فوراً فرمان
جاری ہوا کہ اس امر کی تحقیق کی جاوے امرا نی بعد تحقیق اور تفتیش کے جرم مرزا خلیل سلطان کا
ثابت کیا چنانچہ مرزا خلیل سلطان مع اپنی متبعین کے ماہ رمضان مین مارا گیا اور بادشاہ نے
ماہ رمضان اوس مکان مین تمام کیا اور اوایل شوال سنہ مذکور مین کوچ کیا پندرہوین ذی قعدہ کو
استرآباد پر پہنچا یہہ موسم جاڑے کی خطہ جرجان مین گذارے جب موسم جاڑے کی تمام ہوچلی
جانب قبۃ الاسلام بلخ سی ایلچی نے آکر عرض کی کہ سلطان ابوسعید نے جیحون سی عبور کیا ہے
اور امیر پیر درویش اور اوسکا بھائی امیر علی مقابلہ پر اوسکے گئی تھے دونو بھائی شہید ہوئے
اب سپاہ ماوراءالنہر کی باہر بلخ کی پڑی ہوئی ہے مرزا بابر نے یہہ خبر سنکر واسطے دفع اوس
فتنہ کے تسخیر عراق سی اس مہم کو اہم اور انسب جانکر جانب ماوراءالنہر کے کوچ کیا جب
آب مرغاب سی عبور کر چکا اوسوقت بلخ سی یہہ خبر آئے کہ سلطان سعید نے آب آمویہ سی
عبور کرکے اپنی دارالملک کو مراجعت کی مرزا بابر نے بہت جلد کوچ کرکے غرہ رمضان

بیان فتح ہونے سیستان کا

۲۲۰ ۸۵۸ھ آٹھہ سو اٹھاون ہجرے مین قندز اور بغلان سی جو کیا صحیح وسالم ولایت حصار مین
آیا وہان سی جانب نوندک کی گیا اوس مقام مین خواجہ نظام الدین مودود — اور مولانا
جمال الدین فتح اللہ تبریزی بطور رسالت اردو ہمایون مین پہنچی اور باب صلح مین کچھہ عرض کیا
اونکو رخصت مراجعت کی نہوئی اور بادشاہ نے بعد قطع کوہ وصحرا کی چودہوین تاریخ ماہ شوال کو
ایک فرسنخ پر سمرقند سی نزول جلال فرمایا اور قبل پہنچنی مرزا بابر کے سلطان سعید نے
بسبب استصواب عالیجناب ولایت پناہ خواجہ ناصر الدین عبید اللہ قدس سرہ کے
اور بسبب اتفاق اعیان اور اشراف سمرقند کی ارادہ تحصن کا کیا اور چار دیواری اور برجون
شہر کا خوب بند وبست کردیا القصہ چالیس روز تک محاصرہ رہا ان ایام مین لڑائین
بہی بہاری ہوئین اور امراء بابری سی — امیر خلیل ہندوکہ — اور مولانا احمد بیاول وغیرہ
سمرقندیون کی قید مین پہر گرفتار ہوگئے — اور ارکان دولت سلطان سعید سی امیر
عبد العلی ترخان اور امیر احمد افضل مع ایک جماعت کی خراسانیون سی لڑنی مین مشغول ہوئے
وہ وہان گرفتار ہوئے بعد ازان نیک اندیشہ لوگون نے بیچ مین پڑکر دونون بادشاہون
مین صلح اسطرح پر کروادی کہ رود جیحون دونون مملکتون مین حد فاصل مقرر ہوئی اور جانبین
سی قیدی ایک دوسری کی چہوڑ دیے گئی مرزا بابر نے درمیان ماہ ذالحجہ کی جانب خراسان
کی کوچ کیا — امیر شیخ حاجی کو بلخ مین — اور امیر علی فارسی کو سان اور چاریک مین —
اور امیر شیخ ذوالنون اور اوسکے بہائی مشتاق احمد کو اندخود مین حاکم مقرر کیا چوتہی محرم
۸۵۹ھ آٹھہ سو انسٹھہ ہجری مین داخل ہرات ہوا اور عیش وعشرت مین مشغول ہوا

بیان فتح ہونی سیستان کا اور اسیر ہونا مرزا سنجر کا شہر مرو مین اور رسوائی اسکی اور واقعات

اوایل ۸۵۹ھ آٹھہ سو انسٹھہ ہجری مین مرزا ابو القاسم بابر نے امیر خلیل ہندوکہ کو سپاہ لاہتا

بیان انتقال پانا مرزا بابر کا

لا انہا دیگر جانب سیستان کی روانہ کیا سبب اسکا یہہ تہا کہ حاکم وہان کا شاہ حسین ولد ملک علے ۲۲۱
خدمت بادشاہ عالیمقام کی بجا نہ لاتا تہا جب امیر خلیل سیستان پر جا کر پڑا شاہ حسین تاب مقابلہ
کی نہ لا کر بہاگ گیا تمام ملک نیمروز کا قبضہ اقتدار امیر خلیل مین آگیا اور انہین ایام مین شاہ حسین
اپنی ایک نوکر کے ہاتہہ سے مارا ہی گیا اوسکا سر کاٹ کر امیر خلیل کے پاس لائے ــ
اسی سال مین پہر مرزا بابر نے نظر التفات مرزا سنجر کی حال پر ڈالی اور اوسکو ولایت
مرو اور باخان کا حاکم کر دیا اسی اثنا رمین ایک جماعت مازندرانیون سنے جو کہ قلعہ عماد مین
محبوس تہی خروج کر کی داروغہ قلعہ کو قتل کیا اور مخالفت اور عصیان کا جہنڈا بلند کیا
جلال الدین محمود نے جو کہ داروغہ مشہد کا تہا قلعہ پر جا کر اچہا بند و بست کیا تاریخ مبسوط مین
اسکا حال لکہا ہوا ہی ــ اور اوایل سنہ ۸۶۳ آٹہہ سو ترسٹہہ ہجری مین مزاج مرزا بابر کا
حد اعتدال سے منحرف ہو گیا اور روز بروز صعوبت مرض کی زیادہ ہوتی جاتی تہی اطبا نی
بہت تدبیرین کین تب گونہ صحت حاصل ہوئی اسی اثنا رمین درمیان اونہین دنون کے
دو دُم دار ستاری ظاہر ہوئے لوگون نی اونکا ظاہر ہونا کسی حادثہ عظیم پر حمل کیا چنانچہ
وہ حادثہ یہہ ہوا جو ذکر کرتا ہون

بیان جانی مرزا ابو القاسم بابر کا مشہد مقدس مین اور انتقال پانا اس دار فانی سے

مرزا ابو القاسم بابر پچیسوین ماہ شعبان سنہ ۸۶۳ آٹہہ سو ترسٹہہ ہجری کو بارادہ کوچ مشہد مقدس
کے باغ مختار مین گیا تمام رمضان اور ماہ شوال اوس مقام پر گذرانا اور اوایل ذی قعدہ مین
جانب مشہد مقدس کی کوچ کیا چوتہوین ماہ مذکور کو چہار باغ مشہد مین فروکش ہوا دوسرے
روز زیارت امام ہشتم علی موسی رضا رض کے مقبرہ کی کی اور وہان کی مجاورون کو روپیہ بہت
دیا اسی اثنا رمین درمیان ارکان دولت کی چند دفعہ نزاع اور مخالفت ہوئی آخر الامر

بیان انتقال پانا مرزا بابر کا

۲۲۲ ایک دوسرے مین صفائی ہوگئی اون ایام مین بادشاہ نے شراب پینی چھوڑ دی تھی اکثر اوقات
گویون اور قوالون کا گانا سنا کرتا تھا ایک روز بادشاہ ایک مکان دلکشا اور مقام روح افزا
مین اوترا کہ ناگاہ ایک فقیر ژولیدہ موئی نزدیک بادشاہ کی آیا اور ایک ترجیع بند اوسنی
نہایت نادر بیوفائی دنیا کی مضمون کا پڑھا قریب پچاس بند کی اوسمین تھی اور ہر بند پر یہہ شعر تہا
سے این ہمہ طمطراق کن فیکون * شمہ نسبت بعیش اہل جنون * یہہ ترجیع بند وہ فقیر
پڑھکر غایب ہوگیا ہرچند کہ ملازمین بادشاہ کے ادہر اودہر ڈھونڈا کہین پتا نہ معلوم ہوا کہ
کہان چلا گیا غرضیکہ بابر نے وہ موسم جاڑی کی مشہد مین گذارے تیسری تاریخ ماہ ربیع الاول
سنہ ۸۶۱ آٹھہ سو اکسٹھہ ہجری مین کہ آفتاب برج حوت مین تہا جانب مقام النگ زادگان
کے گیا چند روز اوس مقام مین صید افگنی مین مشغول رہا پھر وہان سے جلد مشہد مقدس مین آیا
اور یہہ شعر زبان پر لایا سے توبہ زہی کردم و آمد بہار * ساقی توبہ شکنم آر زودست *
نوکرون کو حکم دیا کہ محفل سرود اور شمع روشن کی طیار کرو چنانچہ اوس محفل مین چند جام شبگون
معشوقان گلعذار کے ہاتھہ سے پی اوسی روز بوقت صبح کہ چھبیسوین ربیع الثانی کے تھی عین
نشاط اور حالت مستی مین پینس مین سوار ہوکر ایکساعت بطور سیر گیا بعد ازان مراجعت فرماکر
تخت دولت پر متمکن ہوا ناگاہ مزاج ہمایون متغیر ہوا اور بعض امرا پر قہر کرکے حرم سرای
مین آیا گھر مین آکر اوسی روز فوت ہوا دوسرے روز امرا عالی گہر نے تجہیز و تکفین
اوس شہریار عالیمقدار کی کرکے ایک گنبد مین قریب روضہ امام موسی رضا کے دفن کیا
اطبا بیان کرتے تہی کہ اوسکے بدن مین سے بدبو زہر کی آتی تہی اور بعض متقی اس امر کو ایک عذر
حمل کرتے تہی کیونکہ وہ بادشاہ گالیان بہت دیا کرتا تہا دس برس بابر نے ولایت
جرجان پر بدایت سلطنت کی کی اور سات برس تک تمام خراسان اور مازندران اور طخارستان پر
حکومت کرتا رہا تاریخ وفات مرزا بابر کی یہہ ہے سے شیری کہ شمشیر ستد ملک جہان
ناگاہ فتاد در دلش میل جنان * ہر کس کہ ز تاریخ وفاتش پرسد * برگوی کہ سر نہادہ شیر بر خاک

بیان متفق ہونی امرا کا سلطنت مرزا شاہ محمود پر

بیان متفق ہونی امرا کا سلطنت مرزا شاہ محمود پر

اور مجمل حال اون وقایع کا جو اون ایام مین گذری

اوسی روز کہ جسدن مرزا بابر کا انتقال ہوا امرا و ارکان دولت نی مرزا شاہ محمود کو تخت سلطنت پر
بٹہلایا اور امیر حسین علی جانب ہرات کی چلا گیا اور بڑا بہائی اوسکا امیر شیخ ابو سعید واسطی کسی
مصلحت کی جانب سرخس کی گیا — اور شیخ زادہ وسید قوام بسبب استدعا مرزا سنجر کی جانب
مرو کی گیا بعد اٹہارہ دن گذرنے اس حادثہ کی مرزا شاہ محمود طرف دار السلطنت ہرات کی نہضت
فرما ہوا اثناء راہ مین شیخ زادہ نی مرو سی آکر عرض کی کہ مرزا سنجر داعیہ سرکشی اور خلاف کا
رکہتا ہے — اور ہرات سی یہہ خبر آئی کہ جس روز خبر وفات مرزا بابر کی ہرات مین پہنچی
وہان کا داروغہ نہایت مضطرب اور پریشان ہوا چنانچہ اوسنی محافظت مرزا ابراہیم کی مین
کمی کی وہ بادشاہ زادہ جو وہان محبوس تہا داروغہ کو غافل پاکر نکل بہاگا اب وہ جانب
آب مرغاب کی چلا گیا مرزا شاہ محمود نے چہبیسوین ٢٦ جمادی الاول کو باغ مختار مین نزول فرمایا
بعد چند روز کی وہان سی کوچ فرما کی باغ زاغان مین پہنچا اسی اثنا مین امیر شیخ ابو سعید نے
ولایت سرخس سی ہرات مین آکر ظلم اور تعدی شروع کی اور اسم شماری رعیت کی کروا کے
روپیہ خراج کا زیادہ مقرر کرکے محصل واسطی تحصیل روپیہ سے مقرر کردی اون تحصیلدارون
نے بہت لوگون کو شکنجہ مین کہینچ دے اسلئے وہ بیچارے اپنی خدا تعالی سی طالب اس امر کے
ہوئے کہ کوئی مخلصی ہماری واسطی بہیج تا کہ اس عذاب سی ہمکو چہوڑا دی غرضیکہ دعا اون بیچارون
کے قبول ہوئی کہ امیر شیر حاجی نے اکیسوین جماد الاخر کو مرزا شاہ محمود کو شہر مین پہنچایا
اور دروازی شہر کے مضبوط کرکی حکم دیا کہ سر شماری کا روپیہ کوئی کسی کو نہ دے اور جسکو
دیا ہو وہ پہیر لیوے اور شیخ ابو سعید کی نوکرون کو جہان کہین کوئی پاوے فوراً لوٹ لیوے
اسلئے ایک جماعت کثیر ملازمین شیخ ابو سعید کی لٹ گئے اوس رات کو لوگون نی شہر کی بہت

بیان متوجہ ہونی مرزا ابراہیم کا جانب ہرات کی

۲۲۴ محافظت کی ـــ امیر شیخ ابوسعید جو باہر شہر کی تہا ہمراہ اپنی بہائی امیر حسن علی کی قریب طلوع ع صبح کے عازم کنارہ آب مرغاب کا ہوا اور امیر شیر حاجی نے لے خلق کثیر امرا اور سپاہیون کی اوسکی تعاقب مین روانہ کی یہہ فوج نزدیک تو فوز رباط کے اوسکی پاس جا پہنچی وہ شیخ ابوسعید پکڑا گیا اور قتل بہی کیا گیا اسی اثنا مین کنارہ آب مرغاب سی یہہ خبر آئی کہ شاہزادہ مرزا ابراہیم نے بہت لشکر جمع کیا ہے وہ ہرات پر چڑہائی کرنیکا ارادہ رکہتا ہے ـــ امیر شیر حاجی نے یہہ خیال کیا کہ امراء ترخانی بسبب استرضاء مسماۃ مہد علیا کو ہرشاہ آغا کی کہ وہ مرزا ابراہیم کو بہ نسبت مرزا شاہ محمود کی بہت چاہتی ہے وقت لڑائی کی اوسکی طرف مایل ہو جاوینگے پہلوان حسین دیوانہ سی متفق ہو کر یہہ ارادہ کیا کہ جتنی ترخانے ہین ان سبکو پہلے ہی قتل کر ڈالنا چاہئے اسلئے ایکروز سب امراء ترخانیون کو باغ زاغان مین بہانہ ایک مشورت لینے کی طلب کیا امیر احمد فیروز شاہ اپنی شعور اور عقل سی تاڑ گیا وہ تو کسی جانب بہاگ گیا اور امیر شیر حاجی اور پہلوان حسین دیوانہ نے قصد امراء ترخانیون کا کیا امیر اویس نے معہ اپنے بیٹے یوسف ترخان کے ایک چہری امیر حاجی کی پیٹ مین ماری وہ اوسکے اوپر گر پڑا امیر اویس مع اپنی بیٹے یوسف ترخان کے ـــ اور خسرو ترخان ـــ اور محمد ترخان اوس روز ماری گئے اور اوسی روز پہلوان حسین دیوانہ متوجہ جانب خواف کی ہوا کیونکہ وہ اوسکے جاگیر تہی راہ مین امیر احمد فیروز شاہ سی ملا اوسنی اوسکو وہان قتل کیا ـــ اور امیر شیر حاجی نے بعد قتل کرنی امراء مذکورین کی مرزا شاہ محمود اور مہد علیا کو قلعہ اختیار الدین مین حبس کیا اور اپنی پیٹ کے علاج مین مصروف ہوا

بیان متوجہ ہونی مرزا ابراہیم کا جانب ہرات کے
اور جلوس فرمانا اوپر تخت سلطنت کی

جب کنارہ آب مرغاب پر لشکر فرخندہ اثر پاس شاہزادہ ابراہیم کی جمع ہو گیا علم عزیمت کا

بیان آنی مرزا سلطان ابوسعید کا

عزیمت کا جانب دار السلطنت ہرات کی بلند کیا امیر شیر حاجی یہہ خبر سنکر ہمراہ رکاب شاہ محمود کے ۲۲۵
باغ مختار کی طرف چلا گیا اور مرزا ابراہیم منگل کی صبح ساتوین ماہ رجب کو اوس شہر کے
قریب پہنچا مرزا شاہ محمود نے جانب مشہد کی کوچ کیا اور امیر شیر حاجی قلعہ برنو کی طرف
بہاگ گیا شاہزادہ مذکور نے باغ مختار مین آکر قدم تخت سلطنت پر رکہا اور خلق اللہ سی
وعدہ عدل اور انصاف کا اور دور کرنی جور اور ظلم کا کیا بعد چند روز کی یہہ خبر متواتر ہوئے
کہ مرزا شاہ محمود نے بہت لشکر جمع کر لیا ہی اب وہ ارادہ دار السلطنت ہرات کا رکہتا ہی
اسواسطی درمیان اواسط ماہ شعبان کی بقصد جنگ مخالفین کی کوچ کیا — نواحی رباط
مین امیر شاہ ملک بہی مرزا شاہ محمود سی ملگیا جنگ عظیم اور بہاری لڑائی وقوع مین آئے
اول دفعہ بابریون کا غلبہ ہوا آخر الامر بسبب سعی احمد ترخان کے اونکی جانب شکست ہوئے
اور مرزا شاہ محمود دوسری دفعہ پہر مشہد کی طرف چلا گیا اور مرزا ابراہیم نے واسطی تعاقب
دشمنون کی قیام کیا — نادرات سی یہہ ہے کہ بوقت چاشت بروز دوشنبہ پچیسوین
ماہ شعبان کو درمیان دار السلطنت ہرات کی یہہ خبر پہنچی کہ مرزا شاہ محمود نے فتح پائی اور بعد
تہوڑی عرصہ کی یہہ خبر آئی کہ مرزا ابراہیم نی نصرت اور فتح پائی اور دوپہر کو ایک ایلچی
مرزا سلطان ابوسعید کا یہہ آکر کہہ گیا کہ کل کی روز بادشاہ ذو اقتدار مرزا سلطان ابوسعید
اس شہر مین تشریف لاوینگے

بیان آنی مرزا سلطان ابوسعید کا اور سوا اسکی جو حوادث گذری

واضح ہو کہ سلطان ابوسعید جب سی کہ تخت سمرقند پر جلوہ فرما ہوا تہا ارادہ تسخیر خراسان
کا بلکہ تمام ممالک ایران کا رکہتا تہا جب اوسنی خبر وفات مرزا بابر کی سنی اور بہی زیادہ عدی
کرنی لگا اور حاکم بلخ امیر شیخ حاجی کی بہی استدعا اس امر کی ہوئی اسواسطی رایات نصرت
آیات بہت جلدی حرکت مین آئے پچیسوین شعبان کو سلطان پر پہنچا — مولانا احمد

بیان آنے مرزا سلطان ابو سعید کا

۲۲۶ بیادل جو کہ جانب مرزا ابراہیم سے کوتوال قلعہ اختیار الدین کا تھا پہلے شہر کی اوسنے محافظت
کی آخر کار محافظت قلعہ ہی پر قانع ہوا دوسرے روز سلطان سعید نے باغ مین آکر ڈیرا کیا اور ایک
قاصد پاس مولانا احمد کے بھیجا اور فرمایا کہ تو میری اطاعت قبول کر جناب مولوی مذکور نے
جواب دیا کہ میرے ولی نعمت نے یہہ خانہ مجکو سپرد کیا ہے جبتک کہ وہ زندہ ہے مقدور نہین جو
کفران نعمت اور امانت مین خیانت کرون یہہ بات سنکر غصہ ہوا اور حکم دیا کہ قلعہ کا محاصرہ کرو
مگر اوسسے کچھہ فائدہ نہوا کیونکہ وہ قلعہ بہت مضبوط تھا اسی اثنا مین بعض مفسدین نے بادشاہ
مذکور کی خدمت مین عرض کی کہ مرزا ابراہیم کی قاصد ہمشیرہ مسماۃ مہد علیا گوہرشاد آغا کے
پاس آکر یہان کی خبرین پوچھہ کر چلے جاتے ہین اسواسطے اوسنے اس عورت کو نوین تاریخ ماہ
رمضان مین شہید کیا بعد اس واقعہ شنیعہ کے امیر شیر حاجی قلعہ نو سے ہرات مین آکر سلطان
سعید سے ملا ملحوظ نظر عنایت کا ہوا مگر اوس روز مین بعد امیر شیر حاجی کے اور ہی گل کھلا
وہ یہہ ہے کہ امیر شیر حاجی نے بروقت متوجہ ہونے کے جانب ہرات کی وہ قلعہ ایک اپنے کسی
معتمد کو سپرد کیا اور آپ اسجانب کو چلا آیا ایک روز قریب شام کے ساقی برکت نامی ایک
شخص چند بکران اوس قلعہ کی دروازہ پر لیکر آیا محافظین نے اوسکو منع کیا کہ ہم اندر نہین جانے
دیتے اوسنے کہا کہ ایک شب یہان قیام کرونگا پھر چلا جاونگا غرضیکہ وہ اندر قلعہ کے
آیا جب پہر رات گئی اوس شخص نے کمند جو اپنے ساتھہ لایا تھا قلعہ کی دیوار سے لٹکا کر اپنے یارونکو
جو قلعہ کے نیچے مجتمع تھے اوپر چڑھا کر باتفاق اون لوگون کے تلوار کشی سے اور مانند بلائے ناگہان
کے کوتوال کے سر پر پہنچا وہ بیچارہ دو چار زخم کھاکر جان بچا کر بھاگا اور برکت نے اوس قلعہ کو
اپنے قبضہ مین کرلیا سلطان سعید نے یہہ خبر ناخوش جب سنی اور یہہ بھی سننے مین آیا کہ مرزا
عبد اللطیف کی اولاد نے بلخ سے خروج کیا ہے نوین تاریخ ماہ شوال کو جانب ماوراء النہر
کے مراجعت کی اور ایک جماعت امرا کی مع فوج واسطے دفع اعدا کی روانہ کی اون لوگون نے
نزدیک بلخ مین پہنچکر مرزا احمد ولد مرزا عبد اللطیف سے لڑائی کی اوسکو قتل کیا — لیکن بھائی

بیان جانی مرزا ابراہیم کا جانب مازندران کی

بہائی اوسکا مرزا جوکی جان بچاکر معرکہ سے بہاگ گیا اور سلطان سعید نی یہہ موسم جاڑے کے ۲۲۷
قبۃ الاسلام بلخ مین بسر کی

بیان جانی مرزا ابراہیم کا جانب مازندران کی اور شکست کہانا سپاہ مرزا جہان شاہ ترکمان کا

جب مرزا شاہ محمود معرکہ مرزا ابراہیم سے بہاگ کر جانب مازندران کی گیا چند روز اوس ولایت مین پہرا کیا اور حاکم اوس مملکت نے جسکا نام امیر بابا حسین تہا خدمات لائقہ بجالایا اور اسباب سلطنت شاہزادہ کا مرتب کردیا اور مرزا ابراہیم کو جب جمعیت سپاہ مرزا محمود دیر اطلاع ہوئی بسرعت تمام جانب راہ نسا اور بارز سے طرف استرآباد کی حرکت کی اور اوسجانب سے مرزا شاہ محمود بہی بہادران صف شکن ہمراہ لیکر راہ عقبہ سے حدود مازندران مین پہنچا مرزا شاہ محمود یہہ خبر سنکر متحیر ہوا اور باتفاق امیر بابا حسین کے ارادہ بہاگنی کا کیا لیکن مرزا ابراہیم نے مرزا جہان شاہ ترکمان کے آنے کی خبر کا مطلقا اعتبار نہ کیا اور بدستور معہود کوچ کرتا ہوا ایک فرسخ پر استرآباد سے نزول کیا پہر وہان سے ایک جماعت بہادرون کے بطور رسم جاسوسی کی اپنی آگے روانہ کی جب اون لوگون نے تہوڑی سی مقدار مسافت طی کی ناگاہ قراولان سپاہ مرزا جہان شاہ سے ملاقی ہوئے اونسے لڑائی ہوئی اسی حال مین مرزا ابراہیم نے بہی اپنی تئین معرکہ مین پہنچایا دیکہا کہ کام ہاتہہ سے جاتا رہا لاچار ارادہ بہاگنی کا کیا ترکمانون نے تعاقب اونکا کرکے بہتیرے امرا کو مثل سلطان حسین ولد امیر فیروز شاہ اور امیر سعادت خاوند شاہ کو معہ پانسو نفر کی ہلاک کیا اور تہوڑے سے گردنکشون کو قید کیا اور مرزا ابراہیم معہ چند لوگون کی بروز یکشنبہ نوین ماہ صفر سنہ ۸۶۲ آٹہہ سو باسٹہہ ہجری مین درمیان دار السلطنت ہرات کی آیا حاکم اوس دیار کا امیر تر خان شرایط نیاز اور رسمین ایثار درم و دینار کی بجا لایا اور مولانا احمد سیال

بیان آنی مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات کی

۲۲۸ قلعہ اختیار الدین سی آکر قدمبوس ہوا مگر بخلاف متوقع کم التفاتی اور بی عنایتی بادشاہ سی ظہور مین آئے اسلئی مولانا حصار مذکور مین گیا اور آخر ماہ مین مخالفت ظاہر کی اور احمد ترخان نے ہر چند سعی کی کہ مولوی مذکور دوسری دفعہ قلعہ سی باہر نکلی لیکن ہرگز اوسکی تدبیر پیش نہ گئی اسی اثنار مین مرزا ابراہیم نی باتفاق شیخ نور الدین محمد بن شیخ بہار الدین عمر نے خواجہ محمد کوتو اور سید خاوند شاہ کو واسطی رسالت کی پاس سلطان سعید کے بہیجا اور اطاعت و انقیاد ظاہر کیا اور التماس صلح کی کی مرزا سلطان ابوسعید نی اون لوگون کی بہت تعظیم اور تکریم سے اور ملتمس مرزا ابراہیم کی قبول کی اس شرط پر کہ شاہزادہ سیاہ ترکمان کی دفع کرنے مین موافقت کرے — اس سال کی اول مین چند حاکم ہو دعوی استقلال کا درمیان حدود ولایت خراسان سے رکہتی تہی اونکی تفصیل یہہ ہے — مرزا جہان شاہ ترکمان درمیان اسفراین کے — اور مرزا شاہ محمود درمیان طوس کی — اور مرزا علاء الدولہ کہ بعد چند سال کے دشت قبچاق سی آیا تہا درمیان ابیورد کی — اور مرزا ابراہیم درمیان شہر ہرات کے — اور مرزا سنجر درمیان مرو کی — اور مرزا سلطان ابوسعید درمیان بلخ کی — اور ملک قاسم ولد اسکندر بن قرا یوسف باتفاق امیر خلیل کی درمیان سیستان کی — اور مولانا احمد بیادل درمیان قلعہ اختیار الدین کی — اور امیر پیرزادہ درمیان قلعہ سرخس کی — اور امیر بابا حسن درمیان قلعہ عماد کی — اور امیر شیخ حسن بن شیخ تتور درمیان خبوشان کی — اور امیر اویس بن خاوند شاہ درمیان قلعہ طبس کی — اتنی شخص رزادہ بادشاہ مستقل ہونی کا اس سال مین رکہتی تہی

بیان آنی مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات کی اور بیان بعض وقایع اور حوادث کا

واضح ہو کہ مرزا علاء الدولہ مدت تک ممالک مغولستان مین سرگردان پہرا کیا جب خبر وفات

بیان آنی مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات کے

خبر وفات پانی اپنی باپ کی سُنی راہ خوارزم سی ابیورد مین آیا اور اپنی آنے کی خبر ایلچی کے ٢٢٩
ہاتھہ زبانی اپنی بیٹی مرزا ابراہیم کو کر بھیجی مرزا ابراہیم نی حسب ظاہر خوش ہوکر تبرکات لایقہ
پیشکش کی اور مرزا علاء الدولہ عازم ہرات کا ہوا مرزا ابراہیم برسم استقبال لینی کو آیا
آب سنجاب پر دونو کا ملاپ ہوا بعد ملاقات کی درباب امور سلطنت کی باتین ہوئین
حاصل اوسکی مشورہ کا یہہ ہوا کہ مرزا ابراہیم لشکر مین رہی اور مرزا علاء الدولہ ہرات
مین جاکر چند روز آرام کری چنانچہ وہ جمعہ کی روز ساتوین تاریخ جمادی الآخر کو اپنی آباو اجداد
کی تختگاہ پر پہنچا اور عیش و عشرت مین مشغول ہوا ہر ایک آدمی کو انعام عطا کیا ابہی وہ
چین سی بیٹھنی نہ پایا تہا کہ مرزا ابراہیم کی پاس سی ایک قاصد آیا عرض کی کہ سیاہ ترکمان
کی قریب آ گئی ہے مناسب نہین ہے کہ آپ شہر مین توقف کیجی اسلئی مرزا علاء الدولہ
نہایت رنج و الم مین درمیان غرہ شعبان کی طرف کوہستان غور کے بہاگا بعد اوسکے
بہاگ جانی کی ساکنین ہرات کو بہت خوف سیاہ ترکمان سی ہوا اسطرح کا تہلکہ رعایا مین
برپا ہوا کہ شرح اوسکی بیان نہین ہو سکتی اوباشون کی بن آئی شہر خوب لوٹا اسی اثنا مین
مرزا جہانشاہ ترکمان قصبہ کوسویہ کی پاس آ پہنچا جب اوسنی علاء الدولہ کے بہاگ جانی اور
رعیت مین تہلکہ پڑنی کی خبر سنی ایک استمالت نامہ ہرات مین بہیجا اور امیر پیر زادہ بخاری
کو واسطی داروغگی اوس شہر کے روانہ کیا اور آپ پندرہوین تاریخ ماہ شعبان کو تختگاہ
حضرت خاقان سعید پر جلوس فرمایا اور خلقت کو درمیان سایہ عنایت اپنی کی جای دی
بعد ازان ارادہ تسخیر قلعہ اختیار الدین کا کیا مولانا احمد بیاول چند روز سرکش رہا آخر الامر
امن لیکر باہر آیا ملحوظ نظر عنایت کا ہوا۔ اسی اثنا مین درمیان مرزا علاء الدولہ
اور مرزا ابراہیم کی جو کوہستان غور مین بہاگ گئے تہے بسبب اون سپاہیون کی جو تاریخ
مبسوط مین لکہی ہین مخالفت اور نزاع واقع ہوئے اور بسبب غدر کرنے بعض ترخانیون
کے مرزا ابراہیم اپنی باپ کی قید مین مقید ہوا۔ اسی اثنا مین امیر عبد اللہ خواجہ ترخان

بیان ہو جانا صلح کا درمیان اون دونون بادشاہون کی

۲۳ جو واسطی تبلیغ رسالت کی اردوی سلطان سعید مین گیا تہا مراجعت کرکے آیا اوسکو مقید ہونا شاہزادہ کا برا معلوم ہوا اسلئے اوسنی تمام امرا ترخانیون کو اپنی ساتہ متفق کرکے مرزا ابراہیم کو قید سی خلاصی دی جب یہہ خبر مرزا جہان شاہ کو پہنچی اوسنے ایک چالاک آدمی مرزا علاء الدولہ کے بلانے کی واسطی روانہ کیا اوسنی فوز عظیم تصور کرکی دار السلطنت ہرات مین جاکر بروز عید اضحی ملاقات کی اور سپر بادشاہ نی عنایت فرمائی — اسی اثنا مین سلطان سعید — اور مرزا جہان شاہ نے قاصدون کو بیچ مین ڈالکر صلح کرلے اور احمد ترخان بہی ایک فوج اپنی ہمراہ لیکر مرزا ابراہیم سی روگردان ہوکر ہرات مین چلا آیا بادشاہ ترکمان نے اوسپر بہی رحمت اور عنایت کی

بیان ہو جانا صلح کا درمیان اون دو بادشاہونکی اور جلد چلا جانا مرزا جہانشاہ کا جانب مملکت آذربیجان کی

جب مرزا جہان شاہ نی چہہ مہینی کامل بلدہ ہرات مین چین سی گذاری ناگاہ خبر پہنچی کہ سلطان سعید مرزا سلطان ابوسعید لشکر کثیر لیکر کنارہ آب مرغاب سی متوجہ اسجانب ہوا ہے اور لشکر میر غیاث سی گذر کر قصبہ اوبہ پر نزول اجلال فرمایا ترکمانون کو اس خبر کی سننی سے بہت حیرت اور پریشانی عاید حال ہوئے اور مرزا جہان شاہ ہمراہ امرا اور سپاہ کے طرف ہرات رود کی بہت جلد گیا مرزا پیر بوداق کو جو بڑا شجاع اوسکے اولاد مین تہا ہمراہ ایک فوج کے بطور قراولی کے بہیجا وہ لوگ دست بر دلشکر قیامت اثر سمرقند سی تہک گئی — اسی اثنا مین جانب آذربیجان سی خبر موحش بادشاہ ترکمان کی سننی مین یہہ آئے کہ مرزا حسن علی نے جو کہ اوسکا بیٹا تہا اور بسبب بدلوبی کے جو اوسسی ظہور مین آئی تہی وہ قید کیا تہا اب اوسنی قید سی رہائی پاکر تمام آذربیجان کو اپنی تحت و تصرف مین لاکر استقلال پیدا کیا اسواسطی قصد مراجعت کا یقینی ٹہراکر سید عاشور کو جو اوسکی

بیان لڑنی سلطان سعید کا مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم اور مرزا سنجر سی

اوسکی مخصوصون مین منسلک تہا واسطی صلح کروانیکی اردوی سلطان ابوسعید مین روانہ ۲۳۱
کیا جب مشارالیہ بوسیلہ امرا رسکے پابوس حضرت اعلی سی مشرف ہوا صلح اور صفائی
کی گفتگو درمیان مین آئی سلطان سعید نے فرمایا کہ صلح جانبین اسطرح ہو گئی کہ مرزا
جہان شاہ حکومت آذربیجان پر قناعت کری اور مملکت عراق اور خراسان سی
دست بردار ہو اس باب مین گفتگو بہت ہوتی رہی آخر کو اسطرح صلح ہو گئی کہ مرزا جہانشاہ
نے ولایت خراسان بلدہ سمنان تک نواب سلطان سعید کی حوالہ سکے اور عنان عزیمت
جانب آذربیجان کی منعطف کی ترکمانون نے مزرعہ یحیی آباد سی کہ اون ایام مین نشیمن
اونکا وہ تہا اوایل ماہ صفر سنہ ۸۶۳ آٹھ سو ترسیٹھ ہجری مین جانب عراق کی کوچ کیا
اور اثناء راہ مین جس جائے پہنچی آبادی کا اثر نہ چھوڑا اور سلطان ابوسعید جمعہ کے روز
پندرہوین ماہ مذکور کو درمیان ہرات کی پہنچا — اس سال مین درمیان ہرات کے
قحط عظیم واقع ہوا ہزار ہا آدمی بہوکا مرگیا

بیان لڑنی سلطان سعید کا مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم اور مرزا سنجر سی اور پانا فتح کا اونپر

جب مرزا سلطان ابوسعید نہایت حشمت اور شوکت سی درمیان بلدہ ہرات کی پہنچا
قریب دو ہزار سوار کے اپنی پاس رکہکر باقی سپاہ کو جانب سمرقند کی روانہ کردیا —
اور مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم اور مرزا سنجر نے یہہ خبر پاکر آپسمین خط وکتابت
جاری کی تینون بادشاہزادی نواحی سرخس مین مجتمع ہوئے اور ارادہ لڑنے کا
تینون نے دلمین ٹہانا سلطان سعید نی یہہ حال سنکر وہ تہوڑا سا لشکر جو اوسکے
پاس تہا اونکی مقابلہ کو گیا — اثناء راہ مین امیر سید ارغون اور امیر سلطان احمد
ترتاش سمرقند سی آکر بادشاہ سی ملگئی درمیان ماہ جمادی الاول کی نواح سرخس پر

بیان نسب ہمایون صاحب قران ثانی کا

۲۳۲ دونون سپاہ کا مقابلہ ہوا اگرچہ بادشاہزادون مذکورین نے خبر شکست سلطان سعید کی
مشہور کر دے تھی مگر اونسی تلوار کشی کر کے اعلار بر تاخت لاکر سکو متفرق کر دیا —
مرزا علاء الدولہ معہ اپنی پسر ابراہیم کی بہاگ گیا اور مرزا سنجر گرفتار ہو کر مقتول ہوا او سوقت
سلطان ظفر پناہ نے ہرات کو مراجعت کی اور ایک عیدگاہ دار السلطنت ہرات مین بنا سے
— اسی اثنار مین سلطان صاحب قران معز السلطنت و الخلافۃ ابو الغازی سلطان حسین
بہادر خان نے خطہ جرجان پر استیلا پایا — سپاہ ترکمان کو اوس ولایت سی بضرب
تیغ و سنان باہر کیا اور آپ ضبط مملکت مین مصروف ہوا — پوشیدہ نرہے کہ اس
مقام مین تہوڑا سا حال نسب سلطان صاحب قران کا اور ذکر ابتدا احوال اوس بادشاہ کا
تا زمانہ مستولی ہونے کی ولایت جرجان پر لایق اور مناسب ہے اسواسطی وہ حال مختصر لکہا جاتا ہون

بیان نسب ہمایون صاحب قران ثانی کا اور حال مجمل اوس بادشاہ کا

واضح ہو کہ والد اس شہر یار معدلت شعار صاحبقران کامگار معز الدولۃ والدنیا والدین ابو الغازی
سلطان حسین بہادر خان سلطان غیاث الدین منصور کے میرزادہ بایقرا بن عمر شیخ بہادر
بن قطب السلطنت والخلافۃ امیر تیمور گورکان ہین اور والدہ سلطان غیاث الدین منصور
کی فیروزہ سلطان بیگم تہین اور باپ فیروزہ سلطان بیگم کا امیرزادہ علی ابن امیرزادہ اسکندر
ترم ابلجنلدائی سی تہا جو کہ چہہ پشت کی بعد چنگیز خان تک پہنچتا ہے اور والدہ ستار ایلہا کے
بی بی فاطمہ بنت امیر کیخسرو بن حنظل بن سوورون بن باب کیلکائی بن ترمنہ خان — اور بی بی
فاطمہ کے والدہ قتلق خانم بنت ایسن تیمور خان تہے — اور والدہ قتلق خانم کی نکینہ خاتون
تہے یہہ دختر مقتدا السالکین شیخ شمس الدین محمد مسکین کے تہی اور وہ جناب شیخ الواحد کے
بیٹی ہین — اور عبد الواحد بیٹا خواجہ عبد الہادی کا ہی اور وہ خلف الصدق خواجہ عبد اللہ
انصاری رض — اور والدہ سلطان بحر و بر کی فیروزہ بیگم بنت حضرت صاحب قران امیر تیمور

بیان نسب ہمایون صاحبقران ثانی کا

امیر تیمور گورکان ہی — اور والدہ فیروزہ بیگم کی قتلق سلطان بیگم بنت مرزا میران شاہ تہے ۲۲۳
— اور والدہ قتلق سلطان بیگم کی اوزون سلطان بنت سیورغتمش خان بن دانشمندچہ خان
بن قیدو بن نورخان بن اوکدای قاآن تہی القصہ صاحبقران صاحب عالی گہر جانب
اپنی باپ اور جانب اپنی والدہ سے نجیب الطرفین سلطان النجابین ہے — پیدایش
صاحبقران ثانی کی درمیان محرم سنہ ۸۴۲ اٹہ سو بیالیس ہجری کی باہر شہر ہرات کی
محلہ سرپل تولکی مین ہوئی — اور ایام بچپن سے نشانیان بادشاہت کین اوسکے
ناصیہ حال سے پیدا تہین جب چودہ برس کی عمر ہوئے مصاحبت مین ابوالقاسم بابر
کے رہنی لگا — اور اون ایام مین کہ مرزا بابر نے بابر سمرقند کی سلطان سعید سے
صلح کی سلطان صاحبقران ثانی بسبب قربت قرابت کی مرزا سلطان ابوسعید سے
اختلاط پیدا کر کی شہر مین چلا گیا بعد چند روز کے سلطان سعید نے بسبب خروج
مرزا سلطان اویس بن مرزا محمد بن مرزا بایقرا کے اور شاہزادون پر بہی بے اعتماد
ہو کر سلطان صاحبقران کو معہ نبیرہ اوسکی قرابتیون کی محبوس کیا معہ علیا فیروزہ
بیگم نے جب ولایت خراسان مین یہہ خبر سنی جانب ماوراء النہر کی متوجہ ہوئی جب سمرقند
مین پہنچی سلطان سمرقند سے اپنی بیٹی کی مخلصی کی استدعا کی سلطان سعید نی منظور فرما کر
صاحبقران ثانی کو قیدخانہ سے مخلصی دیکر ہمراہ اوسکی والدہ کے جانب خراسان
کے روانہ کر دیا لیکن یہہ شاہزادہ پہر دوسری دفعہ مصاحب مرزا بابر کا ہوا بعد وفات
مرزا بابر کی اوسنی مرو مین جا کر مرزا سنجر کی بیٹی سے اپنا نکاح کیا — اور جب کہ مرزا
شاہ محمود معرکہ مرزا ابراہیم سے بہاگ کر جانب استرآباد کی گیا مرزا سنجر نی بہت شاہزادہ
زادی کو اپنا نائب بنا کر مرو مین چہوڑا اور عنان عزیمت جانب مشہد کی موڑ سے
بعد غائب ہونی مرزا سنجر کے درمیان سلطان مذکور اور حسن ارلات کی جو بد خلق آدمی
تہا کدورت پیدا ہوئی اوس بادشاہزادی نے حسن ارلات کو قید کیا اور قسم سلطنت

بیان نسب ہمایون صاحبقران ثانی کا

۸۶۴ واقبال کا اپنی سر پر رکہا اور بعد مراجعت مرزا سنجر کی بسبب غدر بعضی اہل عصیان کی مرو سی
کوچ کیا صحرا گرد مدت تک رہا ان ایام مین کر امیر بابا حسن درمیان ولایت جرجان کے
سپاہ ترکمان سی گریزان ہوکر مرو مین آیا قریب ایک گانو کی سلطان صاحب قران سی
جنگ سخت ہوئی اور سلطان نے فتح پائی بابا حسن گرفتار ہوکر مارا گیا بعد ازان سلطان
صاحب قران نے عنان عزیمت جانب ولایت جرجان کی منعطف کی جب فیروزغند کی
پاس پہنچا امیر محمد خدایداد جو درمیان سلک امرا مرزا بابر کے منتظم تہا جانب اسفراین اور
جوین سی آکر خدمت سلطان مین حاضر ہوا پہر وہان سی باہستگی قطع مسافت کرنی شروع کی
دوسری طرف سی حسین سعد ہی لشکر غیر متناہی لیکر جنگل جرجان سی باہر آیا منزل سلطان
درین مین ملاقی فریقین ہوئی اور دونون لشکر مانند دریا کے جوش و خروش مین آکر ملگئے اور
بہادرون نی اپنی بہادری و شجاعت کی داد چاہی ہزارہا آدمی مارا گیا زمین اوس معرکہ کی
اہل شجاعت کی خون سی یاقوت رمانی ہوگئے اور فضاء صحرا مین کشتون اور مردون کے
لاشون سی ٹیلی بندہ گئی انجام کار فتح سلطان کی ہوئی اور حسین سعد معہ اپنی ہماہیون اور
اعوان وانصار کی گرفتار ہوا جانب یاسائی اوسکو روانہ کیا ـــ سلطان صاحب قران ثانی
نے اوایل ذی الحجہ ۸۶۲ آٹہہ سو باسٹہہ ہجری مین درمیان خطہ استراباد کی آکر قدم ہمایون
سی تخت سلطنت کو رونق دی اور خلق اللہ سی عدل اور انصاف کا وعدہ کیا خطبہ اور
سکہ اس بادشاہ کے نام کا جاری ہوا ـــ جب سلطان سعید نے اس خبر کی اطلاع پائے
قطلق درویش الہی کو واسطی تہنیت فتح استراباد اور واسطی استحکام قواعد محبت کی پاس
سلطان صاحب قران سعادتمند کی روانہ کیا مشار الیہ بعد قطع منازل اردوی اعلی مین پہنچکر
انواع نوازش خسروانہ سی مخصوص ہوا ہرچند کہ یہہ خواہش جانب سلطان سعید ہی کے
طرف سی تہی مگر اوسنی اپنی قول کا خلاف کیا اور وعدہ وفا نکیا کیونکہ بعد فراغت یافتی کے
انتظام خراسان سی محمد مشتاق کو جانب مارد کمند کی جو تحت تصرف گماشتہ صاحبقران

بیان بعض وقایع سلطان ابوسعید کا

صاحبقران کے ہتی بھیجا اسواسطی عمار کہ کدورت اور رنجی لفت کا جانبین مین دوبالا ہوا ۲۳۵
چنانچہ آسگے بیان ہوگا

بیان بعض وقایع سلطان ابوسعید کا

جب سلطان سعادت نشان نی خاطر مہم مخالفین سسی فارغ کی ارادہ تسخیر حصار بر نو کا کیا اور ایک جماعت فوج کو اوسکے محاصرہ کا حکم دیا اوس اثنا رمین کہ ملازمین حضرت اعلی کی اس مہم مین مشغول تہئے برکت نی اوپر اہالی حصار کی بدگمان ہوکر اونکو قتل کیا جو لوگ کہ بچ گئے تہے اونہون نی اوسسی متوہم ہوکر صبحی اوٹہکر تیغ کشی کرکے اوسکی بہی ٹکڑی ٹکڑے اوڑا دسئے اور سر اوسکا کاٹکر جانب ہرات کی بہجدیا بسبب اس خدمت شائستہ کی منظور نظر التفات سلطان سعید سے ہوئی — اور ایک واقعہ یہہ گذرا کہ مرزا ابراہیم موکہ سلطان سعید سسی جب بہاگا تو وہ ولایت دامغان مین پہنچا وہان سپاہ جمع کرسکے قصد خراسان کا اوسنی کیا اثنا رراہ مین مریض ہوکر مرگیا درمیان ماہ شوال ۸۶۳ آٹہہ سو تہتر ہجری کے نعش اوسکی ہرات مین آئی مدرسہ مہد علیا گوہر شاد بیگم مین مدفون ہوا — اسی سال مین خدا تعالے نی سلطان پسندیدہ خصال سکے ایک لڑکا پیدا ہوا بسبب اسکے کہ وہ لڑکا مسماۃ رقیہ سلطان بیگم بنت مرزا علاء الدولہ سسی پیدا ہوا تہا مرزا شاہرخ نام رکہا گیا — اسی سال مین بموجب اشارہ شہریار کی امیر علی فارسی متوجہ واسطی تسخیر عماد کی ہوا جب اوس نواح مین پہنچا محمد دیوانہ کہ جانب میر باباحسن سسی جبکا مقتول ہونا اوپر بیان ہوا کوتوال اوس شہر کا تہا قدم لطاعت اور انقیاد سسی پیش آیا امیر علی فارسی نے حسب الحکم بادشاہ کی برج اور چار دیوار اوس قلعہ کی ڈہاکر ویران کردی — اور اسی سالکی آخر مین مرزا شاہ محمود نے بعد بہاگنے سپاہ ترکمان سسی جو سیستان مین پڑا ہوا تہا درمیان اوس لڑائی کی کہ درمیان خلیل ہندوکہ

بیان آنی مرزا خلیل ہندوکہ کا واسطی محاصرہ ہرات کی

۲۳۶ اور حاکم کابل امیر بابا کی ہوئے ہی شربت شہادت کا پیا ۔ اور درمیان اوایل سنہ ۸۶۴ آٹھہ سو چونسٹھہ ہجری کے سلطان سعید نے یہہ خبر سنی کہ ایک فوج سپاہ ظفر پناہ صاحب قران جہانجاہ نے حدود سبزوار تک تاخت لاکر لوگون کو لوٹ لیا ہی اسلئے امیر علی فارسی اور حسن شیخ تیمور کو فوج دیگر سلطان سعید نے جانب مازندران کی بہیجا اور آپ بہی بروز چہارشنبہ ماہ جمادالاول مین اوسکے پیچہی گیا سلطان صاحب قران نے جب ابوسعید کی آنے کی خبر سنی چند سوار جرار ہمراہ لیکر بر سبیل استعجال مخالفون کا استقبال کیا جب خراسان سے نزدیک پہنچا وہان سُنا کہ سلطان سعید مع لشکر جانب مازندران کے جاتا ہے اسلئے مراجعت کی تاکہ اسباب لڑائی کا خوب مرتب کرکی اچہی طرح پر دشمنون کے دفعیہ مین مشغول ہو ۔ اسی اثنا رمین بعض امرا اور لشکری سلطان صاحبقران سی منحرف ہوگئی اسلئے اوس شاہزادہ نی زمانہ سازی کرکے جانب اراق کی کوچ کیا سلطان سعید نی یہہ خبر سنکر استرآباد مین آکر چند روز عیش نشاط کیا پہر وہ ولایت اپنی فرزند سعادتمند مرزا سلطان محمود کو سپرد کرکی جانب ہرات کی مراجعت کرگیا

بیان آنی مرزا خلیل ہندوکہ کا واسطی محاصرہ بلدہ فاخرہ ہرات کی اور بیان بعض حالات وحکایات کا

امیر خلیل ہندوکہ کہ زمانہ سلطنت مرزا بابر سی اتبک والی سیستان کا تہا جب اوسنی سُنا کہ سلطان سعید جانب مازندران کی گیا ہی خیال استقلال کا دماغ مین لاکر مع جمعیت اوباشان سیستان کے دار السلطنت ہرات کا قصد کیا باشندگان اوس بلدہ نے اوسکے آنی سے مطلع ہوکر برج اور شہر پناہ مضبوط کئی امیر خلیل بارہوین رمضان کو باہر ہرات کے پہنچا سیستانیون نے لڑائی نی شروع کے بعد چند روز کے بروز جمعہ ساکنان ہرات تنگ ہوکر ازراہ عجز و نیاز باہر آئی اس فریب سی باہر نکلکر تلوارکشی کی سیستانیون کو بہگادیا

بیان آنی مرزا خلیل ہندوکہ کا واسطی محاصرہ ہرات کی

۲۳۷ بہگا دیا اور ایسی دہشت امیر خلیل ہندوکہ کی دلپر بیٹہی کہ کسی منزل پر اوسنی ٹہکر ہوکر آرام نکیا
— اور سلطان سعید نے جب مراجعت خطہ مازندران سی کی خبر جرات خلیل ہندوکہ کی
سنکر بسرعت تمام ہرات مین آکر اون لوگون پر جنہون نے خلیل ہندوکہ کو بہگا دیا
تہا بہت عنایت اور مہربانی کی اور ایک فوج واسطی استیصال امیر خلیل ہندوکہ کے
جانب سیستان کی روانہ کی جب یہہ سپاہ وہان پہنچی خلیل ہندوکہ شہر مین متحصن ہو گیا
اور لشکر نصرت اثر نے محاصرہ شہر کا کیا — امیر خلیل نے جب دیکہا کہ طاقت مقابلہ کی
مجہمین نہین ہی حلقہ عبودیت کا کان مین ڈالکر سپہ سالار لشکر کی خدمت مین حاضر ہوا اوسنے
بادشاہ کی خدمت مین درمیان ماہ ذالحجہ کی اوسکو پہنچایا بادشاہ نے قلم عفو کا اوسکے
گناہون پر کہینچا اور اپنی بڑے امیرون مین منتظم کیا اور واسطی ضبط و انتظام ولایت سیستان
کے شاہ یحیی کو جو ایک بادشاہزادہ اوس ملک مین تہا حکم دیا — اور درمیان ۸۶۵ھ
آٹہہ سو پینسٹہہ ہجری کی مرزا علاء الدولہ جو معرکہ سلطان سعید سی بہاگ کی بہاگا کوہ و بیابان مین پہرتا
تہا کنارہ قلزم پر فوت ہوا نعش اوسکے لاکر مہد علیا گوہرشاد آغا کی مدرسہ مین دفن کی
— اسی اثنا مین جانب ماوراء النہر سی خبر آئی کہ مرزا محمد جوکی ولد مرزا عبد اللطیف بمعاونت
امیر نور سعید کی جہنڈا مخالفت کا بلند کرکے اطراف اوس ولایت مین غارت اور تاراج
کر رہا ہی — اسو اسطی سلطان گیتی ستان بیسوین جمادالاول کو جانب ماوراء النہر کی روانہ
ہوا — اور مرزا جوکی خبر متوجہ ہونی سلطان سعید کی سنکر بہاگ کر قلعہ شاہرخیہ مین
متحصن ہوا سلطان سعید نے جیحون سی عبور کرکے باہر قلعہ کے جاکر محاصرہ اوسکا کیا
جب قریب فتح اور ظفر ہوا فوراً جانب خراسان سی ایک ایلچی آیا اوسنی عرض کی
کہ سلطان صاحب قران ابو الغازی سلطان حسین بہادر خان نے جانب مازندران کے
توجہ فرمائی ہے سلطان سعید نی یہہ خبر سنکر امیر سید اصیل ارغون — اور امیر سید
مراد کو جانب خراسان کی روانہ کیا تاکہ حدود اوس مملکت کی محافظت کرین اور کیفیت

بیان آنی مرزا خلیل سند وکہ کا واسطی محاصرہ ہرات کی

۲۳۸ آنی صاحب قران کی یہہ تہی کہ درمیان ۸۶۵ آٹہہ سو پینسٹہہ ہجری کی سلطان مذکور نی بعزم
جہانگیری اور کشورکشائی قدم مبارک رکاب مین لاکر جانب ولایت استرآباد کی کوچ
فرمایا جب اوس مملکت مین پہنچی مرزا سلطان محمود لشکر نامعدوم سامنی لیکر مقابلہ پر آیا
لڑائی بہت سخت ہوئی فتح کا نقارہ صاحب قران ثانی کے لشکر مین بجایا گیا
مرزا سلطان محمود بہمراہی عبدالعلی جانب خراسان کی بہاگ گیا اور سلطان صاحبقران
اوسط شعبان مین دارالفتح استرآباد مین آیا بعد چند روز کے عیش وعشرت مین مشغول
ہوکر عبدالرحمن ارغون کو واسطی ضبط مازندران کی مقرر کرکی جانب ہرات کی متوجہ ہوا
سید اصیل ارغون اور امیر احمد حاجی اور سید مراد نے ماسوا اونکی اور جو امرا
سلطان سعید کی نواح نیشاپور وسبزوار مین رہتی تہی اونہو نے جب متوجہ ہونی بادشاہ
مذکور کی خبر جانب بلدہ ہرات سی شہر مین جاکر اسباب تحصن اور قلعہ داری کا اچہی طرح پر
مرتب کیا سلطان صاحبقران نے کامیاب وکامران ہوکر پہلے قلعہ سرخس کو فتح کیا
بعد ازان دارالملک خراسان کی کوچ کیا پیر کے روز چوبیسوین ماہ ذیقعدہ کو مع سپاہ
فراوان باغ زاغان مین آکر فروکش ہوا اور بخیال اس امر کے کہ شاید مردمان شہر
بےدن لڑائے بعد جنگ کی دروازے شہر کے کہولدین سپہ سالار کو حکم لڑنی کا نہ دیا
جب گیارہ روز اسیطرح پر گذر چکی اور ساکنان ہرات کی دلمین وہ خیال بہی نہ آیا
اوسوقت باغ زاغان سی کوچ کرکے النگ کہدستان کے طرف گیا وہان قیام کرکے
سپاہ کو حکم دیا کہ لڑائی کرو بیس روز تک سپاہ نی محاصرہ کیا مگر ہرات مفتوح نہوئی
اوسوقت بادشاہ مذکور ستائیسوین ذی الحجہ کو بقصد جنگ جانب سلطان سعید
کی کنارہ آب مرغاب کو کوچ کیا اور اوسجانب سلطان سعید نے جب خبر
محاصرہ ہرات کی سنی مرزا محمد جوکی سی ایک گونہ صلح کرکے آب جیحون سی عبور کیا
سلطان صاحب قران نی بسبب پریشانی اپنی سپاہ اور اختلاف رائی امرا کی لڑنا مناسب

بیان کوچ کرنی سلطان سعید کا جانب ترکستان کی

ناسب نہ جانکر استرآباد کو کوچ کیا اور سلطان سعید نی بعد فتح قلعہ سرخس کی ارادہ جرجان ۲۳۹
کا کیا سلطان صاحب قران ثانی بھی جرمتوجہ ہونی اوس بادشاہ کی سنکر حدود جرجان
تک گیا اور بسبب نہ پانی صلاح وقت کی جانب اراق کی گیا سلطان سعید نی استرآباد مین
آکر عیش وعشرت کی اور امیر خلیل ہندو کہ سی جب کئی دفعہ اون ایام مین علامات عذر اور
نفاق کے ظاہر ہوئے معہ اوسکی اولاد کی جانب یاسا کی روانہ کردیا جب سلطان سعید نے
انتظام خطہ جرجان سی فراغت پائی دوسرے دفعہ پھر وہاں کی حکومت سلطان محمود کو مرحمت
کی اور آپ کوچ فرماکر اپنی دارالسلطنت کو آیا بائیسوین ربیع الاخر ۸۶۶ آٹھ سو چھیاسٹھ
ہجری مین درمیان باغ سفید کی نزول اجلال فرمایا — خواجہ معزالدین دیوان کو معہ اور
منشیون کے بڑی طرح سی قتل کیا

بیان کوچ کرنی سلطان ابو سعید کا جانب ترکستان کی معہ بعض حوادث کی

سلطان سعید نی بقصد استیصال مرزا محمد جوکی کی جو بلاد ماوراء النہر مین درمیان میدان عصیان کے
جولان کرتا تھا ستائیسوین جمادی الاول کو دارالسلطنت ہرات سی حرکت کی بعد قطع منازل
قبتہ الاسلام بلخ مین پہنچا چند روز وہان توقف کرکے نوین رجب کو جیحون سی جانب
سمرقند کی پہنچا وہان سی شاہرخیہ مین گیا اور بسبب اسکے کہ مرزا محمد جوکی نے اوس قلعہ کو
نہایت مضبوط کررکھا تھا لوگون کو حکم دیا کہ مقابل اوسکے ایک کوٹ بناؤ اور آپ جانب
سمرقند کی معاودت کر گیا مدت غیبوبت سلطان سعید مین درمیان خراسان کے
وبا عظیم برپا ہوئی اور بہت خلق اللہ بسبب طاعون کے ہلاک ہوئی اور اوایل ۸۶۷ آٹھ سو
سڑسٹھ ہجری کے مین بادشاہ مذکور نے جانب قلعہ شاہرخیہ کی کوچ کیا قریب ایک
سال کی محاصرہ اور مقابلہ رہا آخر الامر اہل قلعہ بسبب بھوکھ نی قوت کی ہلاک ہونے
لگی سبھی ملک حضرت ولایت پناہ خواجہ ناصرالدین عبیداللہ کی خدمت مین بحال

بیان آنی سلطان حسین بہادرخان کا دوسری دفعہ ملک خراسان مین

عرض کیا اونہون نی اردوی سلطان عالی منزلت مین تشریف لیجاکر اور جانب مخالفین سی
امان حاصل کی پہر قلعہ شاہرخیہ مین آکر بروز جمعہ نوین ماہ محرم ۸۶۳ آٹہہ سو تریسٹھہ ہجری
مین مرزا محمد جوکی کو مجلس ہمایون مین حاضر کیا اوس بادشاہ نے اوسکی حال پر رحمت
اور شفقت فرماکر جانب ہرات کی مراجعت کی اور بائیسوین ۲۲ ربیع الثانی کو بعین اقبال
وکامرانی سی باغ سفید مین پہنچا اور مرزا محمد جوکی کو قلعہ اختیار الدین مین قید کیا وہ قید ہی مین
ہلاک ہوا اسی سال مین بہی درمیان ہرات اور مضافات اوسکی کی بیماری طاعون کے
پہیل رہی تہی اور سلطان سعید بادغیس پر چڑہائی کرکے گیا تہا

بیان آنی ابوالغازی سلطان حسین بہادرخان صاحبقرانکا دوسرے دفعہ ملک خراسان مین اور لڑنا اوس بادشاہ کا نواحی ترشیز پر امرار مرزا سلطان ابوسعید سی

جب اسی سال مین سلطان حسین بہادر صاحبقران نے پہر جانب ہرات کی چڑہائی کے
اون ایام مین سلطان ابوسعید بادغیس کے مہم پر گیا ہوا تہا یہہ خبر وہ سنکر بہت حیران
وپریشان ہوا وہان سی اوسنی کوچ کرکے برابر ولایت نوشیج کے نزول کیا اور امراء
دولت کو حکم دیا کہ تم لوگ صاحبقران مذکور سی لڑو میر محمد علی بخشی کو انکا سردار
مقرر کیا نواحی ترشیز پر تلاقی فریقین ہوئے سلطان صاحبقران آٹہہ سو سوار جرار ساتہہ
لیکر مخالفین کے سامنی آیا اسجانب ایکہزار پانسو تہی صف آراستہ ہوئی جانبین کی مردون
نے بہادری دکہلائی لڑائی ہونی لگی سوائے آواز تیر یا تلوار کے کچہہ سننی مین آتے تہی
اوس روز سلطان صاحبقران نے تیغ شیر ریان کی صف اعدا پر تاخت لاکر اپنی ہاتہہ سی
نو آدمی مخالفین کی لشکر کی قتل کئے لہذا سلطان سعید کی تاب مقابلہ کی نہ لاکر بہاگ گئے
اور بہت لوگ مارے گئی اور جو باقی رہے تہی وہ سلطان مذکور کی لشکر مین آملے سلطان
صاحبقران بعد اوس فتح نامدار کی مشہد مقدس کو گیا وہان سی جانب مرو کی اور مرو سی

بیان مجمل حال مرزا جہانشاہ ترکمان کا

مروسی جانب ولایت خوارزم کی اور درمیان موسم زمستان کی ۸۶۹ھ آٹھہ سو انہتر ہجری مین ۲۴۱
چڑہائی مرو پر کی اور موسم بہار دار السلطنت مین گذاری اور درمیان ۸۷۰ھ آٹھہ سو ستر ہجری کے
بادشاہزادہ کی ختنہ کی باعث جشن کیا اور بڑی شادی بادشاہ نے رچائی اور درمیان
۸۷۱ھ آٹھہ سو اکہتر ہجری کی ایک ایلچی نے جانب آذربیجان سی آکر عرض کی کہ مرزا جہانشاہ
والی وہان کا حسن بیگ کی ہاتہہ سی مارا گیا

بیان مجمل حال مرزا جہانشاہ ترکمان کا اور پہنچنا سلطنت کا حسین بیگ بن قرا عثمان کو

جن ایام مین کہ مرزا جہانشاہ سلطان سعادت پناہ سی صلح کرکے خراسان سی جانب
آذربیجان کی آیا مرزا پیر بوداق جو کہ بڑا شجاع اوسکی اولاد مین تہا جانب دیار فارس
کی نکل گیا اور باپ سی مخالفت ظاہر کی مرزا جہانشاہ نے کئی دفعہ خط اوسکو لکہی
مگر کچھہ فایدہ نہوا مرزا پیر بوداق مطلقاً مقام عصیان سی نگذرا آخر الامر حرم محترم مرزا جہانشاہ
کے تہی جو کہ والدہ پیر بوداق کے تہی شیراز کو گئی اوسنی جاکر اوس اپنی بیٹی مخالفت کو
نصیحت کی اور سمجہاکر بغداد مین لائی مرزا پیر بوداق نے تہوڑی مدت دار السلام بغداد مین
رہکر پہر وہی عصیان اور مخالفت باپ سی ظاہر کرنی شروع کی اسلئے مرزا جہانشاہ
سپاہ کثیر لیکر جانب بغداد کی گیا مرزا پیر بوداق نے شہر کے برج اور چار دیواری
مضبوط کرکی شہر بند کر لیا اور متحصن ہوگیا قریب ڈہائی برس کے محاصرہ رہا اس سبب سی
شہر مین قحط اور گرانی اتنی ہوئی کہ کوئی کتا اور بلی شہر مین زندہ نرہا اوسوقت اہل
شہر نی مرزا جہانشاہ کی پاس ایلچی بہیجکر امان طلب کی اوسنی امن دی بغداد یوان نے
دروازہ کہولدیا اور رعایا وہان کی بہوکی اردوی مرزا جہانشاہ مین بہاگ کر جا ملی اور
مرزا پیر بوداق چین سی بیٹہا ہوا تہا اوسکو یہہ خیال تہا کہ میرا باپ میری سی بہ ہری

بیان مجمل حال مرزا جہان شاہ ترکمان کا

۲۴۲ بیتیس آدمی گا — اسی اثنا رمین مرزا جہان شاہ نے اپنی بیٹی محمدی کو مع ایک جماعت کی
اوسکی قتل کی واسطی مامور کیا اون لوگون نے پیر بوداق کے محل مین جاکر تلوار کشی کی اور
ایک ہی حملہ مین اوسکا کام تمام کیا جب اوس باپ قصائی نی بیٹے کو مار کر خاطر جمع کی بقصد
استقبال امیر حسن بیگ کی جو ہمیشہ اوسسی مخالفت کرتا رہتا تھا کوچ کیا اور حسن بیگ نے
دشمن کی متوجہ ہونی کی خبر سنکر ایک پہاڑ کے درہ مین نزول کیا — مرزا جہان شاہ نی بہے
منازل اور مراحل قطع کرکے صحرائے موش اور ارزروم مین نزدیک لشکر دشمن کی منزل کی
ہرچند کہ امیر حسین بیگ نے رسل و رسایل در باب راضی کرنے اور خوشنودی مرزا جہان شاہ
کی کوشش کی مگر اوسنی یہہ بات ضعف اور کم طاقتی جہانشاہ پر حمل کی — اور تابستان
اور تیر ماہ اوس موضع مین بسر کی جب جاڑا بہت شدت سی ٹوٹ کر پڑا سپاہ تنگ آئی
اور در باب مراجعت کی سپاہ نے عرض کی حکم ہوا کہ چلے جاؤ اور بادشاہ خود مع ایک فوج
خواص اور مقربین کے چند روز اوسی مکان پر پڑا رہا امیر حسن نے غفلت مین اوسکو پاکر
دو ہزار سوار لیکر اردوی جہان شاہ مین آ پہنچا اوسوقت جہان شاہ حیران ہوگیا مرزا یوسف
مقابلہ پر گیا مگر تاب ایک حملکی بہی نہ لا سکا باپ کو جاکر خبر دی مرزا جہان شاہ ناچار سوار
ہوکر بہاگا اور حسن بیگ نے اوسوقت وہان پہنچکر محمدی — اور یوسف مرزا کو جو کہ دو بیٹے
جہان شاہ کے تہی گرفتار کئی اور ایک جماعت ترکمانون کی قتل کی اور چند لوگون نے حسن
بیگ کی لشکر سی بہاگ کر بسبب طمع گہوڑے اور جامہ کی مرزا جہان شاہ کا تعاقب کیا غرضکہ
اوسکا بہی سر کاٹ کر تن سسی جدا کیا کپڑے اوسکی اوتار کر گہوڑے کو چہین کر الٹی چلی آئی
بعد دو تین روز کے کسی آدمی نے کپڑی بادشاہی کسی سپاہی کی پاس پہچان کر حال اونکا
دریافت کیا جب معلوم ہوا کہ جہان شاہ مارا گیا حسن بیگ نے یہہ خبر سنکر جہان شاہ
کی بیٹی محمدی کو بہی قتل کیا اور دوسرے اوسکی بیٹے مسمی یوسف بن جہان شاہ کی آنکہوںمین
سلائی پہروادی امراء اور ارکان دولت نے جب مرزا جہانشاہ کی قتل ہونی کے خبر سنی

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا یورت قشلاق سی بخیال تسخیر مملکت کی

خبر سنی اوسکی بڑی بیٹی حسن علی کو تخت سلطنت پر بٹھلایا اوسنی تخت پر بیٹھتی ہی ایکسو ۲۴۳
اسشی آدمی کا روزینہ مقرر کیا اور ایک عرضی اس مضمون کی کہ حسن بیگ نی میری باپ کو
قتل کرکی استیلا پایا ہی آپ اسطرف تشریف فرما ہوجئی درگاہ سلطان سعید مین روانہ
کی اور ایک لشکر مرتب کرکی اوسکا نام جولی رکہا اور اکثر امرا جہانشاہی کو یعنی جو اوسکے
باپ کے وقت کی امیر تہی نظر سی اونکو ڈالدیا

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا تورت قشلاق سی بخیال تسخیر مملکت آذربیجان اور عراق کے

واضح ہو کہ موسم زمستان ۸۷۲ھ آٹھہ سو بہتر ہجری مین سلطان سعید نہایت شوکت
اور حشمت سی بلدہ مرو مین مقیم تہا جب خبر مسلط ہونی امیر حسن بیگ کی سنی اور ایک
عرضی امیرزادہ حسن علی کی بہی درباب طلب سلطان سعید کے پہنچی اوس جناب نے
خوش ہو کر ارادہ تسخیر عراق اور آذربیجان کا کیا — اولاً میرک عبدالرحیم صدر کو جانب
سمرقند کی روانہ کیا تاکہ شرح مقتول ہونی میرزا جہان شاہ کی حضرت ولایت پناہ
خواجہ ناصرالدین عبید اللہ سی عرض کری اور اونسی یہہ عرض کری کہ آپ خطہ مرو مین
تشریف لائے تاکہ سلطان سعید آپسی درباب تسخیر عراق کے کچہہ گفتگو بوساطت کیا چاہتی
ہین جب صدر مذکور نے ملازمت اوس بزرگ کی مین حاضر ہو کر پیغام سلطان سعید کا پہنچایا
حضرت خواجہ قشلاق مرو مین تشریف لائی اور سلطان سعید نے بعد اپنی مشورت کی
ارادہ متوجہ ہونے عراق کا کیا وہ حضرت جانب ماوراءالنہر کی مراجعت فرما گئی اور رایات
ظفر آیات اوایل ماہ شعبان مع سپاہ فراوان جانب آذربیجان کے روانہ ہوئی سلطان
سعید نی منزل کالپوش پر پہنچ کر چند روز اوس مقام مین آرام فرمایا اور اسی جا ہی سے
بعضی امرا اور سرداروں کو واسطی ضبط ممالک فارس اور عراق کی مامور فرمایا اکثر لوگ

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا بخیال تسخیر آذربیجان اور عراق کی

اون امرا مین سی نہایت آسانی اور بدون مشقت کی حاکم ہوگئی اور مال و اسباب اون ولایت ۲۴۴
کا اپنی ضبط مین لاکر لشکر بادشاہ مین بہیجدیا جن ایام سی کہ سلطان سعید نی جانب آذربیجان کے
کوچ کیا تہا تا وقت پہنچنی کالپوش کے ایلچی اور قاصد متواتر اور پی درپی حسن بیگ کے
اردوی مین بہیجتی تہے اور بوسیلہ امرا کے کلمات محبت انگیز بادشاہ کی خدمت مین عرض
کرتے تہے اسواسطی سلطان سعید نے منزل کالپوش مین ایلچیون کے ہاتہہ حسن بیگ کو
ایک کلاہ اور ایک شمشیر طلائی بطور خلعت دیکر بہیجی اور یہہ پیغام دیا کہ جب با دولت مملکت
آذربیجان مین پہنچین اوسکو چاہیی کہ آستان سلطنت پر حاضر ہو جو مصلحت وقت ہوگی عمل مین
آویگا بعد ازان کالپوش سی بادشاہ نے کوچ کیا جب ملک ری پر پہنچی جانب
آذربیجان سی یہہ خبر آئی کہ امیرزادہ حسن علی ویران و تباہ ہوگیا بیان اسکا یہہ ہے
کہ امیرزادہ حسن علی ولد مرزا جہان شاہ موضع مرند پر بقصد قتال اور جنگ امیر حسن بیگ
کے بیٹہا ہوا تہا اوس مقام پر امیر شاہ علی سے اور امیر ابراہیم شاہ کو ایک فوج سپاہ
اپنی سی دیکر واسطی قراولی کے بہیجا یہہ لوگ چونکہ مرزا حسن علی سی سے متنفر تہی طریق
بیوفائی کا اونہون نے اختیار کیا یعنی امیر حسن بیگ سی جو مخالف تہا جا ملی جب اون لوگون
کی علیحدگی کی خبر امیرزادہ حسن علی کی اردو مین پہنچی بعضی حسن بیگ کی لشکر مین چلی گئے
اور تہوڑے آدمی اردوی علی مین سے چلے آئی حسن بیگ نی یہہ خبر بادشاہ کی آنی کی سنکر
قرا باغ اران مین جاکر قیام کیا ابہی بادشاہ سلطانیہ ہی پر پڑا ہوا تہا کہ جانب امیر مزید اور
تمام امرائے کے جانب سی جو تبریز مین مقیم تہے ایک عرضی اس مضمون کی آئی کہ بہت
جلد آپ اسجانب کوچ فرماکر ہماری پاس تشریف لائے سلطان سعید نی بموجب اس
خبر کے یوسف شیرازی کو واسطی داروغگی تبریز کی روانہ کیا اور بنفس نفیس درمیان
کی منزل پر توقف فرمایا اوس مقام پر امیرزادہ حسن علی معہ اپنی بیٹے سلطان علی اور
اپنی بہائی یوسف کلول کی معیت بعضی امرا ترکمان کی خدمت مین بادشاہ کی آکر حاضر ہوا

بیان ویران ہونی سپاہ خراسان کا

حاضر ہوا عنایت اور الطاف خسروانہ سی اختصاص پایا

بیان ویران ہونی سپاہ خراسان کا اور شہادت پانی سلطان سعید گورکان کا

بعد مراجعت یوسف بیگ کی سلطان سعید نی درباب تعین مقام فروکش ہونے کی امرا اور ارکان دولت سی مشورہ کیا بادشاہ کی رائے مین یہہ بات ٹھہری قراباغ مین رہنا چاہیئی اسواسطی رایات عالیات اوسجانب کو گئی جب قریب ایک فرسنخ کی لشکر پہنچا بسبب قلت غلہ اور اناج وغیرہ کی ارباب رائی اور صاحبان تدبیر نے صلاح اور مناسب وقت یہہ تصور کیا کہ طرف محمودآباد کی کوچ کرنا چاہیئی تاکہ شیروانشاہ اردوے اعلی مین آکر حاضر ہو یہہ ارادہ کرکے لشکری لوگون نے جنگل کی طرف کوچ کیا اوس صحرا مین گہانس زہردار بہت اوگی ہوئے تہے جس چارپایہ نے وہ گہانس کہائی فوراً مرگیا جب محمودآباد پر بدشواری تمام بادشاہ کا لشکر جاکر پڑا غلہ کا بہت قحط ہوگیا چنانچہ ایک من غلہ دس دینار کی عوض بہی نہ ملتا تہا اور امیر حسن بیگ نے ہر چہار طرف سی راستون کا ایسا بند وبست کر رکہا تہا کہ کوئی شخص جانب خراسان یا عراق یا فارس سی اردوی اعلی مین آکر نہ مل سکتا تہا چند روز تک جانب شیروان سی کشتی مین غلہ لادکر لاتے رہی اسطرح گذارا ہوا اور گہوڑے قوی جتنی تہے سب ضعیف ہوگئی چل نہ سکتی تہے اور ترکمان لوگ جو کہ بادشاہ کا احاطہ کئے ہوئے تہی اونکی گہوڑی فربہ اور چالاک تہے وہ لوگ اردوی ہمایون پر تاخت لاتے تہے جسکو پاتے عالم عدم کو روانہ کرجاتے بعد ازان یہہ ہوا کہ ناگاہ شیروانشاہ نی بواسطہ وعدہ اور تہدید امیر حسن بیگ کی نقارہ مخالفت کا بجایا اسی سبب لشکر بادشاہ کا جانب لہو بیل کے حرکت مین آیا اثنائے راہ مین دلدل اور کیچڑ ایسی آئے کہ بمشکل تمام

بیان وفات پانی سلطان سعید گورکان کا

۲۴۶ اوس مقام سی لشکری لوگ جہان بر ہوئی اور موضع مناسب مین نزول کیا اور بار دوین رجب سنہ ۸۷۳ آٹھ سو تہتر ہجری کو امیر سید مراد کو واسطی قراولی کی روانہ کیا وہ تہوڑی ہی دور گیا تہا کہ ناگاہ چارسو سوار آراستہ اوسکو ملی امیر بیگ ترکمان جو اونکا سپہ سالار تہا آگے آیا سید مراد سی کہا کہ مرزا سلطان ابو سعید سو برس کی دشمنون کو دوست رکہتا ہی اور سو برس کی دوستون کو دشمن سمجہتا ہی اب بدون اسکی کہ لڑائی کرے یا صلح کہان جا سکتا ہی چاہئی کہ کل کے روز امرار بزرگ اسجانب آوین کیونکہ کل کو امیر حسن بیگ واسطی مہم صلح کے سوا اپنی خواص اور مقربین کی ایسی تین اسجائے پہنچا دیگا یہہ سنکر سید مراد نے مراجعت کی — دوسری روز امیر سید فرید معہ فوج اور امرار عظام کے گیا ترکمان لوگ بہی آئے وہ لوگ چونکہ بہت تہوڑے تہی امیر سید فرید نی بسبب غرور کی اونپر تاخت کی ہرچند کہ امیر سلطان ارغون نے اوسکو اس حرکت سی منع کیا اوسنی نہ سنا اسی اثنا مین امیر حسن بیگ نے معہ تین ہزار سوار نیزہ گذار کی کمین گاہ سی باہر نکلکر سپاہ خراسان پر حملہ کیا اور قریب پانسو آدمی کے قتل کر ڈالی اور امیر سید فرید گرفتار ہوا بچی ہوئی تلوار سی لشکر مین بہاگ کر آئے ایک عزیز نے اس مقام پر چند شعر کہی ہین وہ یہہ ہین —

قضا چو لشکر سلطان ابو سعید شکست — زکس مدان کہ زسیر ستارہ و ماہیست
بشیروان جو نہ بر دو ماند برلب آب — نمرلی کہ نہ آنجا مقام دنی راہیست
گذشتہ بود ز ماہ رجب دہ و ششش روز — قدر نوشت کہ دستش ز ملک کوتاہیست
لطیفہ ایست عجایب کہ لشکر اورا — ازان حسن زد و تاریخ شیروان شاہیست

بعد ازان سلطان سعید نی واسطی صلح اور صفائی کے بیادت پناہ امیر غیاث الدین محمد کو پاس حسن بیگ کی بہیجا اور بیچی اوسکی اپنی والدہ کو ہمراہ افتخار اولاد رسول سید ابراہیم قمی کے بہیجا حسن بیگ نے ان لوگون سے بہت عزت کی اور چاہتا تہا کہ صلح ہو جاوے کہ ناگاہ سید اردبیلی جو کہ امیر حسن بیگ کی جانب سی بطور رسالت اردوی سلطان سعید مین

بیان تھوڑا سا حال اولاد لشکر سلطان سعید کا

مین گیا تھا آیا اور عرض کی کہ خراسانی نہایت بدحال اور پریشان اور سراسیمہ ہو رہی ہین ۲۴۷
مطلقا تم صلح نہ کرنا کیونکہ وہ لوگ عنقریب ویران اور تباہ ہوا چاہتی ہین اسلیئے امیر حسن بیگ
نے مہد علیا اور سید ابراہیم کو بے نیل مقصود رخصت کیا اور صلح نہ ٹہری اور امیر غیاث الدین
محمد کو اپنی نظر عنایت مین شامل کرکے علم سرداری ساری کا عنایت کیا اوسوقت ترکمانون
نے حرکت کی اور بعض امرا خراسان بیوفائی کی راہ طی کرکی حسن بیگ سی آملی سلطان سعید
نی یہہ حال دیکھکر بہت ہم اور رنج کا لشکر لیکر بہاگنا اختیار کیا پسران حسن بیگ نے
یعنی مقصود بیگ اور زینل بیگ نی سلطان سعید کا تعاقب کرکی اوسکو گرفتار کیا آدہی
رات کی وقت اپنی باپ کی لشکر مین بادشاہ کو حاضر کیا اور محافظون ہوشیار کو سپرد
کیا اونہون نے خوب طرح سی جکڑ کر بادشاہ کو رکہا بعد دو روز کے امیر حسن بیگ نے سلطان
سعید کو طلب کیا جانبین مین گفت و شنود بہت رہی امیر حسن نہ چاہتا تہا کہ بادشاہ کو قتل
کرے مگر آخر کو امراء ترکمان کے بہکانی اور قاضی سرداران کی اغوا سی بائیسوین رجب
اسی سال مین اوس بادشاہ کو قتل کیا — مولانا جلال الدین دوانی نے سلطان سعید
کی تاریخ مقتول ہونے کی یہہ لکھی ہے ؎ سلطان ابوسعید کہ در فر خسروی ؎
چشم سپہر پیر جوان چو او ندید ؎ الحق چگونہ گشتہ نگشتی کہ گشتہ بود ؎ تاریخ سال
مقتل سلطان ابوسعید ؎

بیان تھوڑا سا حال لشکر سلطان سعید کا جو بعد شکست کی واقع ہوا اور حال اوسکی اولاد کا

واضح ہو کہ جس وقت مرزا سلطان ابوسعید نی ارادہ بہاگنی کا کیا درمیان لشکر خراسان کے
آثار قیامت کی نمودار ہوئے ایسی بہاگڑ مچی بہائی کو بہائی کا پاس نہ تہا بیٹی کو باپ
کی کچھہ پرواہ نہ تہی خاوند کو جورو اور بچون سی اوسوقت محبت نہ تہی ہر ایک شخص کو

بیان تہوڑا سا حال اولاد اور لشکر سلطان سعید کا

۲۴۸ اپنی جان بچانی دشوار ہوئی اور ترکمانون نے بادشاہ کی لشکر مین پہنچ کر تاتہہ غارت اور تاراج کا بلند کیا ابہی خیمہ اور ڈیرا بادشاہ کا اپنی جاے ہی پر کہڑا ہوا تہا کہ امیر حسن بیگ آپہنچا اوسنی سپاہ کو ان امور ناشایستہ کے اختیار کرنی سے منع کیا اور حکم دیا کہ تمام خزانہ اور اسباب شاہی کی محافظت کرو اور بادشاہ کی بیبیون اور حرم کے محافظت کا حکم دیا بموجب حکم امرا اور لشکر سے خراسان کی مرزا یادگار محمد کے جہنڈی کی نیچی مجتمع ہوگئے اور بعضی اطراف جہان کو بہاگ گئی اور وہ جماعت نوابون اور مخصوصون سلاطین سعید سے کہ پنجہ تقدیر مین مبتلا ہوکر مقید ہوگئے تہے بسبب التفات امیر حسن بیگ کے طوق و زنجیر سی خلاص ہوئی ہر ایک اپنی اپنی جاے پر پہنچا مگر میرک عبدالرحیم صدر بسبب اپنی معاشش ناہموار کی یاسا کو بہیجدیا گیا — مرزا سلطان ابوسعیدنی بعد اپنی رحلت کی گیارہ بیٹے اپنی پیچہی چہوڑی اونکی تفصیل یہہ ہے — ۱ مرزا سلطان احمد — ۲ مرزا سلطان محمود — ۳ مرزا سلطان محمد — ۴ مرزا شاہرخ — ۵ مرزا الغ بیگ — ۶ مرزا عمر شیخ — ۷ مرزا ابابکر — ۸ مرزا سلطان مراد — ۹ مرزا سلطان خلیل — ۱۰ مرزا سلطان ولد — ۱۱ مرزا سلطان عمر — ان لوگون مفصلہ بالا کا یہہ حال ہے کہ مرزا سلطان محمد اور مرزا شاہرخ جنگ امیر حسن بیگ مین گرفتار ہوکر ایک قلعہ مین دربیان عراق کے محبوس ہوئے بعد تہوڑی مدت کی حبس سی مخلصی پائے لیکن نہایت مفلسی سی اوس ولایت مین گذارا کرتے تہی دربیان ۸۹۹ھ آٹہہ سو ننانوین ہجری کے مرزا شاہرخ نے عنان عزیمت جانب خراسان کی معطوف کی جب ولایت ساری مین پہنچا جانب مغفرت خدای باری کی انتقال کیا اوسکی نعش دربیان ہرات کی لاکر گنبد مہد علیا گوہر شاد آغا مین دفن کیا اور غالباً مرزا سلطان محمد دربیان ۹۰۵ھ نوسو پانچ ہجرے کی موجود زندہ تہا — اور مرزا سلطان محمود جو کہ ولد ارشد سلطان سعید کا تہا بروز ویران ہونے اردوی اعلی کی جانب خراسان سے کے چلا گیا تہا جب دارالسلطنت ہرات

بیان تہوڑا سا حال لشکر سلطان سعید اور اوسکی اولاد کا

ہرات مین پہنچا اوسنے بسبب بلند ہونی جہنڈی حکومت سلطان صاحبقران سے ۲۴۹
جانا مناسب نہ جانکر اپنی بڑے بہائی سلطان احمد مرزا کے پاس جو کہ حاکم سمرقند کا تہا
چلا گیا — مرزا سلطان احمد نی اپنی برادرزادہ پر شفقت اور عنایت کی آخر الامر مرزا
سلطان محمود بسبب ترغیب اور تحریص ملازمین کی بہ بہانہ شکار سمرقند سی سوار ہوکر
جانب ولایت حصار کی گیا اور حکومت اس ملک کی اور مملکت بدخشان اور قندز اور
بغلان کے اوسکی اوپر متعین ہوئی اور بعد اسکے کہ مرزا سلطان احمد نی درمیان غرہ ذیقعدہ
سنہ ۸۹۹ آٹھہ سو ننانوین ہجری کی اس عالم سی انتقال کیا مرزا سلطان محمود نے خطہ سمرقند
بہی اپنی ولایت مین ملا لیا اور درمیان سنہ ۹۰۰ نوسو ہجری کے ماہ محرم مین وہ بہی فوت ہوا
اوسنی چار بیٹے پیچہے چہوڑی جسکی یہہ تفصیل ہے مرزا سلطان مسعود — مرزا بایسنقر
— مرزا سلطان علی — مرزا سلطان ویس بعد وفات سلطان محمود کی مرزا سلطان مسعود
ولایت حصار مین بادشاہ ہوا — اور مرزا بایسنقر سمرقند مین حاکم ہوا اور مرزا سلطان
علی کی آنکہونمین بسبب اسکے کہ وہ مخالفت کی راہ چلتا تہا سلائی کہینچ دی مگر اوسکی آنکہونکو
کچہہ آسیب نہ پہنچا وہ بوقت پانی فرصت کی سمرقند سی جانب بخارا کی بہاگ گیا اور
لشکر فراہم کرکے جانب تختگاہ صاحبقران مغفرت پناہ کے متوجہ ہوا — اور مرزا
بایسنقر تاب مقابلہ کی نہ لایا شہر کی اندر چہپ گیا بوقت فرصت قندز مین جاکر امیر
خسروشاہ سی پناہ لی یہہ شخص سلطان محمود کی برگشتہ دلون سی تہا — اور مرزا سلطان
علی سند سمرقند پر متمکن ہوا سنہ ۹۰۵ نوسو پانچ ہجرے مین جس زمانہ مین کہ غیاث الدین
ابن ہمام الدین مورخ نے اپنی تصنیف سی ایک کتاب تاریخ کی مسمی خلاصہ الاخبار
لکہی جسکا ترجمہ یہہ مینی کیا ہے اوس زمانہ مین مرزا سلطان علی یعنی سنہ ۹۰۵ ہجری مین
بادشاہ سمرقند کا تہا — اور جب مرزا بایسنقر درمیان قندز کے پہنچا امیر خسروشاہ نے
اس بادشاہ زادی کو بادشاہ بنایا اور مرزا سلطان مسعود سی مقام مخالفت مین آکر

بیان تہوڑا سا حال لشکر سلطان سعید اور اولاد اوسکی کا

۲۵۰ مقابلہ کیا وہ چونکہ مقابلہ اور مقاتلہ کی طاقت نرکہتا تہا خراسان کی طرف متوجہ ہوا سلطان صاحب قران نی اوسکا آنا غنیمت جانکر نہایت شفقت اور مہربانی اوسکے حال پر فرماکر ایک عورت سی جو سراپردہ خاندان شاہی سی تہی یا دشاہزادی کا نکاح کردیا۔ بعد چند مدت کی کہ مرزا سلطان مسعود مین دولت واقبال مین کہ درمیان دار السلطنت ہرات کے اوقات اپنی بسر کرتا تہا سلطان صاحب قران نے لشکر فراوان اوسکو دیکر جانب قندز کی روانہ فرمایا شاہزادہ کوچ کرکی جب قریب مقصد کی پہنچا امیر خسرو شاہ نے اردوی اعلی مین رسل ورسایل بہیجکر تابعداری اور اطاعت ظاہر کی مرزا سلطان مسعود اوس فریبی اور غدار کی فریب مین آکر جانب قندز کی چلاگیا اوسکا بے وہ کفران نعمت اور بد سلوکی سی پیش آیا اسلئی سمرقند مین آیا پہر ہرات مین آکر متوطن ہوا درمیان سنہ ۹۰۵ نوسو پانچ ہجری کی ہرات مین موجود تہا۔ پہر خسرو شاہ نے جب جانب مرزا سلطان مسعود سی خاطر جمع اپنی کرلے مرزا بایسنقر کو فریب دینی کا ارادہ کیا چنانچہ ماہ محرم سنہ مذکورہ مین اوس شاہزادہ عادل وفاضل نیکو نہاد پاک اعتقاد کو شربت شہادت پلایا اور باستقلال تمام ولایت قندز اور بغلاق اور بدخشان اور حصار مین آپ حکومت کرنے لگا اور سر نخوت کا آسمان تک بلند کیا۔ اور مرزا سلطان ویس بن مرزا سلطان محمود اون فتوردن مین جو نذکور ہوئے ترکستان مین چلاگیا درمیان سنہ ۹۰۵ ہجری کی ہمراہ اپنی والدہ کے رشتہ دارون کی ایام بسر کرتا تہا۔ اور مرزا الغ بیگ بن مرزا سلطان ابو سعید اپنی والد کے حیات مین کابل اور غزنے کی حکومت کرتا تہا سنہ ۹۰۵ نوسو پانچ ہجری مین اوسی حکومت مین مشغول تہا۔ سلطان ابو سعید نے مملکت بدخشان کی اپنی بیٹی مرزا ابو بکر کو جو کہ بڑا شجاع تہا دیدی تہی شاہزادہ مذکور اپنی والد مذکور کے حیات مین درمیان اوس خطہ کے حکومت کرتا تہا بعد وفات سلطان سعید کی بہی ظل عاطفت سلطان صاحب قران مین مدت تک حکومت کرتا رہا

بیان تہوڑا سا حال لشکر سلطان سعید کا اور اوسکی اولاد کا

کرتا رہا آخر کار حقوق رعایت سلطان صاحب قران مذکور کی طاق نسیان پر رکہہ کر ۲۵۱
بر سر مخالفت ہوا آخر کار جنگ آسا رین گرفتار ہوا آخر ماہ رجب سنہ ۸۷۴ آٹہہ سو چوہتر
ہجری مین فوت ہوا ـــ اور سلطان سعید نی ولایت اندخان کی مرزا عمر شیخ کو دیدی
تہی شاہزادہ مذکور ایام حیات اپنی والد کے مین اور بعد وفات بہی انتظام ولایت
اور حکومت اوس سرزمین مین مقیم رہا یہان تک کہ درمیان سنہ ۸۹۹ آٹہہ سو ننانوین
ہجری کی کبوترخانہ کی چہت پرسی نیچی گرکر راہی ملک بقا کا ہوا اور بیٹا اوسکا مرزا بابر
باتفاق جمیع امرا اور اعیان کے تخت سلطنت پر بیٹہا ـــ اور مرزا سلطان مراد
بموجب حکم اپنی باپ کی چند سال حکومت میر وقندہار مین مقیم رہا اور جن ایام مین کہ ولایت
عراق کے تحت تصرف بندگان سلطان سعید کی آگئی تہی شاہزادہ حسب فرمان متوجہ
کرمان کا ہوا تہا اثنا راہ مین خبر واقعہ بادشاہ عالیجاہ کے سنکر جانب گرمسیر کی مراجعت
کرآیا لیکن بسبب مخالفت یوسف ترخان کی بدون اسکے کہ مقصد کو پہنچی سلطان صاحبقران
کی پناہ مین آگیا اوسنی جانب سمرقند کی پاس مرزا سلطان احمد کی بہیجدیا شاہزادہ نے
جب بہائی سی شفقت اور مہربانی ندیکہی پہر خراسان مین آیا اور چند روز مشمول نظر تربیت
سلطان صاحب قران کا رہا آخر کو درمیان ماہ صفر سنہ ۸۰۸ آٹہہ سو آٹہہ ہجری کے
ہمراہ ملازمین آنحضرت کی قلعہ برنو کو گیا ـــ اور مرزا سلطان خلیل بوقت وفات اپنی
باپ کے بلدہ ہرات مین مقیم تہا جب سلطان صاحب قران نے درمیان خراسان کے
جہنڈا سلطنت کا بلند کیا شاہزادہ کو جانب ماورالنہر کی بہجوادیا اوسنے اوس ولایت
مین خروج کرکی ایک امیر کی ہاتہہ سی جو امراء سلطان احمد سی ایک امیر تہا شربت شہادت کا
پیا یعنی مقتول ہوا ـــ اور مرزا سلطان ولد درمیان امراء ارلات کی ایام بسر کرتا تہا
یہانتک کہ فوت ہوا ـــ اور مرزا سلطان عمر بوقت وفات اپنی والد کے درمیان ولایت
سمرقند کی تہا بعد تہوڑی مدت کی بسبب اوس مخالفت کی جو اوسنی ظاہر ہوئی تہی

بیان جلوس فرمانی سلطان حسین بہادر خان کا تخت خراسان پر

۲۵۲ سلطان احمد نی مشہور بر کرنی کا اوسکے حق مین حکم دیا وہ بادشاہزادہ اوس مقام مین کہ مرزا
ابوبکر سنے نواح مرو مین سپاہ ظفر پناہ سلطان صاحب قران سے شکست کہائی تہی ایپی بہائے
ابوبکر سے آکر ملا اوسی ولایت مین بعض ملازمین صاحب قران کے ہاتہہ آیا گرفتار کر کے
ہرات مین لائے دربان قلعہ اختیار الدین کے محبوس کیا درمیان ماہ رجب ۸۶۳ آٹہہ سو
ترسٹہہ ہجری کی جانب برنو کی اوسکو بہیجدیا اور خبر اوسکی پہر نہ آئے کیا ہوا

بیان جلوس فرمانی سلطان صاحبقران ثانی ابوالغازی سلطان حسین بہادر خان کا تخت سلطنت ولایت خراسان پر

واضح ہو کہ جب سلطان سعید مرزا سلطان ابوسعید ولایت آذربیجان مین مقابلہ اور مقاتلہ
لشکر قیامت اثر ترکمانون سے عاجز ہوگیا اون ایام مین رایات نصرت آیات سلطان
صاحبقران نے طرف خراسان کی نہضت فرمائی اور جب گرگان اور ابیورد کے اردوی علی
کا مقام ہوا امیر تاج الدین حسن ملکی اور امیر نی نظیر نی جو درمیان ہرات کی عہدہ حکومت اور
داروغگی اوس شہر کا رکہتی کی انتظام اور ضبط برج لور بارہ مین مشغول ہوئی اور خبر آنی سلطان
صاحب قران کی جانب سمرقند کی بہیجی — چنانچہ مرزا سلطان احمد نے لشکر بہت فراہم
کر کی بارادہ جنگ اور لڑائی کے جیحون سے عبور کیا اسی اثنا مین خبر واقعہ شہادت سلطان
سعید کی مشہور ہوگئی اور سلطان صاحب قران سنے عنان قصد کی جانب دار السلطنت
ہرات کی موڑی ہاتف اقبال نی بزبان حال یہہ ندا سنائی سے تخت جمشید و تاج
افریدون ✤ آرزومند باد تارک تست ✤ مرزا سلطان احمد نے بعد تحقیق کرنے
خبر وفات سلطان سعید کی جانب سمرقند کی مراجعت کی اور مرزا سلطان محمود سنے جمعرات
کی روز دوسری تاریخ ماہ رمضان ۸۷۳ آٹہہ سو تہتر ہجری کو ہرات مین آکر تین یا چار
روز اوس بلدہ مین قیام کیا جب دیکہا کہ جوق کی جوق اور گروہ کی گروہ خلق اللہ کی درگاہ

بیان بعض احوال بطریق اجمال کے

درگاہ صاحب قران مین چلی جاتی ہین سلطنت خراسان سے دل برداشتہ ہو کر باتفاق ۲۵۳
امیر قنبر علی کی ماوراءالنہر کی طرف کوچ کیا — اسوقت امیر شیخ ابو سعید خان نے
حضرت سلطان صاحب قران کی طرف سے عہدہ داروغگی ہرات کا پا کر شہر مین آکر
عدل و انصاف کرنا شروع کیا بعد کی روز آٹھوین تاریخ ماہ مذکور کو اکابر و اشراف
اوس شہر کی بادشاہ کی استقبال کی واسطے گئے پہاڑ بادیگاہ کی شمال مین قدمبوس
ہوئے اور اوس بادشاہ نے بھی سب اہل علم اور اہل فضل پر نوازش فرمائی روز جمعہ
دسوین تاریخ کو بلدہ ہرات مین خطبہ بادشاہ مذکور کی نام کا پڑھا گیا اور سب ساکنین
ہرات کی زبان حال نے یہہ شعر گایا ؎ سزد گر جبرائیل آید برین فیروزہگون منظر
کمند آفاق را خطبہ بنام شاہ و دین پرور ؎ اور صاحب قران نے بعد ادائی نماز
کے اوسی روز باغ زاغان مین جا کر تخت سلطنت رونق افزون کو جلوس ہمایون سے
آراستہ کیا اور غلغلہ تہنیت کا اور فریاد دمبار کبادی کی چپ و راست سے بلند ہوئے
اور بادشاہ نے عدل و انصاف خلق اللہ پر بہت کیا اور اہل علم و فضل کو انعام
و اکرام سے معزز و ممتاز کیا

بیان بعض احوال کا بطریق اجمال کے

جب بادشاہ نی تسخیر مملکت خراسان سے فراغت پائی امیر شیخ زاہد طارمی کو جمعیت
مازندران پر بھیجا مشار الیہ نے وہان جا کر حدود اوس مملکت کا خوب ضبط اور انتظام
کیا و غبار فتنہ اور فساد کا جو بڑی بھائی بادشاہ کے یعنی سلطان ابو سعید مرزا منوچہر نے
کہ بعد واقعہ قراباغ کے نواحی ولایت رستمدار اوٹھایا تھا آب تیغ آتشبار سے بٹھایا
اور اوسکو قتل کیا اور اونہین اوقات مین مرزا محمد سلطان مشہور بنام مرزا کنجیک کہ خواہرزادہ
سلطان صاحب قران کا تھا مع اپنی والدہ اور اپنی والد مرزا سلطان احمد بن مرزا سید احمد

بیان نہضت کرنی مرزا یادگار محمد کا

۲۵۴ اِبن مرزا میران شاہ جانب آذربیجان سی پہنچا انواع مرحمت اور عاطفت بادشاہانہ سی اختصاص یاب ہوا —— اوہین ایام مین والدہ بادشاہ کی مہد علیا فیروزہ بیگم چودہوین[۱۴] محرم سنہ ۸۷۴ آٹھ سو چوہتر ہجری مین عالم فانی سی طرف عالم جاودانی کے انتقال کر گئی بادشاہ کو اوسکے فوت ہونی سی بہت رنج لاحق حال ہوا کوچہ خیابان مین دفن کی گئے

بیان نہضت کرنی مرزا یادگار محمد کا اور پہر شکست کہانی حضرت سلطان صاحب قران سے

جب کہ مرزا جہان شاہ ترکمان درمیان ولایت خراسان کے ہمراہ سلطان سعید کی صلح کر کی متوجہ جانب آذربیجان کی ہوا مرزا یادگار محمد بن مرزا سلطان محمد بن مرزا بایسنقر نی بسبب اشارہ اپنی چچی مسماۃ پاینیدہ سلطان بیگم کے کہ مربی اوسکی تہی درمیان سایۂ رایت مرزا جہان شاہ کے نہضت کی شاہزادہ مذکور درمیان زمانہ حیات مرزا جہان شاہ کے اوس مملکت مین نہایت فراغت سی ایام بسر کرتا تہا اور بعد قتل اوس بادشاہ عالیجاہ کے بہی امیر حسن بیگ نے نسبت شاہزادہ مذکور کے شرایط تعظیم اور احترام کی بکمال مرعی رکہین اور جب جانب سلطان سعید سی اوسنی اپنی خاطر جمع کر لے بعض امرا خراسان کو ساتہہ لشکر فراوان کے ہمراہ یادگار محمد کے کر کے اوسکو واسطی تسخیر ولایت خراسان کی بہیجا شاہزادہ یادگار مذکور علم جہانگیری اور کشورکشائی کا بلند کر کے جانب اپنی مقصد اور مطلوب کے روان ہوا مازندران مین گیا وہان پہنچکر شیخ زاہد طارمی کو اوس ولایت سی بہگا دیا جب یہہ خبر صاحب قران نے سنی فوراً سید امیر مبارز الدین ولی بیگ اور امیر ناصر الدین عبد الخالق کو برسبیل ایلغار کی معہ سپاہ صف شکن واسطی دفعہ دشمن کے نامزد کیا ان امیرون نے راہ نشاپور سی جا کر چند روز سلقان پر ڈیرا کیا اور سلطان صاحب قران نے بعد روانہ کرنی امرا مذکورہ کے شاہزادہ امیر مرزا النجیک کو بہی عقب مین اونکی روانہ کیا

بیان نہضت کرنی مرزا یادگار محمد کا

روانہ کیا یہہ شاہزادہ بہی مقام سلقان پر اون امیرون سی جاکر ملا سب متفق ہوکر ۲۵۵
آگے بڑہے اون ایام مین مرزا یادگار محمد استرآباد سی اسطرف کو بڑہ چکا تہا جب یہہ
لوگ مقام شور آب پر پہنچی بموجب حکم اور فرمان کی کہ سلطان صاحب قران کی جانب
سی آیا تہا کوہ فلروس مین کہ جائے محکم تہے متحصن ہوئے ــ اور مرزا یادگار محمد بہی
اوس پہاڑ کے نیچی پہنچا اوس کوہ کو کمال متانت اور مضبوطی مین پاکر وہان لڑنا مناسب
نہ جانکر جانب اسفراین کی چلا گیا اوس جانب سی سلطان صاحب قران چہ تہی تاریخ
ربیع الاول سنہ ۸۷۳ ہجری کو احسن ساعات مین بلدہ ہرات سی واسطی مقابلہ اعدا کی نکلا
جب بعد طی مراحل کے مشہد مقدس مین فروکش ہوا حکم دیا کہ کسی نجومی سی اچہی تاریخ
اور نیک ساعت واسطی کوچ کے اور آگی بڑہنے کی واسطی دریافت کیجائی جناب
مقرب الحضرت سلطانی نے عرض کی کہ نجومی سی نیکساعت پوچہنی اور دریافت کرنی مین
فایدہ متصور نہین ہے کیونکہ اگر نحس ہو ہی یا نیک ہوئی بہر تقدیر توقف اور دیر کوچ مین ہوگے
حضرت صاحب قران نے بہی مقرب الحضرت سلطانی کے رائے منظور کی اور دشمن کے
جانب چڑہائی کی جب کہ مرزا یادگار محمد بہی سامنی سی آگیا اوسوقت مرزا کنجک اور
امراء مذکورہ بالا جو کہ متحصن تہے حرکت مین آئے بطور ایلغار حضرت صاحب قران کے
لشکر مین آموجود ہوئے بعد ازان صفین لشکر کے بطور میمنہ اور میسرہ اور قلب کی آراستہ
کین اور دوسری طرف سی مرزا یادگار محمد نے بہی اپنی لشکر کو آراستہ کیا تلوار اور نیزہ
کے لڑائی ہوئے ــ از گرد سیاہ و شعلہ تیغ ٭ رخشندہ مثال برق در میغ ٭
از گرد دلیلان و خون لشکر ٭ گم گشت زمین و چرخ اخضر ٭ اور سلطان شجاعت
شعار نے بہی اوس روز اپنی ہاتہ سی قتل اسفندیار کے دکہلائی القصہ سلطان
صاحب قران نے بعد شکست دینی مخالفین کے موضع جناران مین اپنی خیمہ مین
آکر مقام کیا اور ایک جماعت امراء مرزا یادگار کی قتل امیر سلطان حسن دراز امیر نظام الدین

بیان پہر مقابلہ پر آنی مرزا یادگار محمد کا

احمد ... سی ... کی درگاہ عالم پناہ مین چلے آئے بادشاہ جہجاہ نی اونکی حال پر رحمت
اور مہربانی فرمائی اور ایک اور جماعت اونہین ا... راکی شل شیخ بہلول کاشانی
اور شیخ سعید طغانی اور محمد کوکلتاش خان کی لڑائی مین اسیر اور مقید ہوئے
چودہ روز بادشاہ نے وہان قیام فرماکر امیر حسن شیخ تیمور کو ولایت استرآباد کے
مرحمت فرماکر جانب ہرات کی مراجعت کی

بیان پہر مقابلہ پر آنی مرزا یادگار محمد کا اور پیدا ہونی اور حوادث و وقایع کا

جب صاحبقران کامیاب وکامران ہوکر اپنی دار السلطنت ہرات مین رونق افروز ہوئے
اور چند روز بسعادت اور اقبال گذاری جانب دامغان سی خبر آئے کہ امیر حسن بیگ نے
اپنی رشتہ دارون کی ہمراہ ایک فوج ترکمانون کے واسطی مدد مرزا یادگار محمد کی بہیجی
اور شاہزادہ بسبب اون لوگون کے مدد دینی کی مضبوط اور پہر لڑنی کو آمادہ ہوگیا ہے
اور خیال تسخیر خراسان کا رکہتاہی اسواسطی سلطان صاحب قران نے بڑی بڑی امیر اپنی
مملکت کی یعنی ناصر الدین عبد الخالق اور شیخ ابوسعید خان اور پیر علی ترکمان کو لشکر کثیر دیکر
واسطی دشمن کے روانہ کئی اور بعد اسکے جب یہہ خبر سنی کہ لشکر مخالفین کا حدود نیشاپور
اور سبزوار تک آگیا ہی اون امرا کے پیچہی بطور ایلغار متوجہ خود بہی ہو بعد ملاقی ہونی امرا
مذکور کی بلدہ سبزوار کو روانہ ہوا کیونکہ اون ایام مین لشکر مرزا یادگار محمد کا اوسجا
پڑا ہوا تہا اون لوگون نے جب صاحب قران کی قریب آپہنچنی کی خبر سنی قاضی بیگ کو
قلعہ سبزوار مین چہوڑکر ارادہ بہاگنی کا کیا اور جانب جاجرم کے سب بہاگ کر چلی گئے
سپاہ مخالف نی سبزوار مین پہنچ کر ایک ہی حملہ مین قلعہ فتح کیا اور قاضی بیگ کو پکڑ کر
پابزنجیر کیا اور بہتر آدمی قوم ترکمان بے ایمان سی قتل کئے اوسوقت تعاقب دشمنون

بیان متوجہ ہونے صاحبقران ثانی کا واسطے لڑائی مرزا یادگار محمد کے

دشمنون کا کیا جب مقام نیج دمنہ پر لشکر بادشاہ کا پہنچا ایک فوج مخالفین سے قراولان ۲۵۷
نصرت پناہ نے معرکہ آرائی کی اور بہت لوگ ارکان دولت مرزا یادگار محمد کی مثل نعمت
خوارزمی اور قاسم دولت وغیرہ عالم بقا کو راہی کئی گئی بعد ازان اردوی معلی نے اوس
منزل سے کوچ کیا جب خطہ جاجرم پر خیمہ شاہی ایستادہ ہوا سپاہ کے امیرون نے
بیوفائی پر کمر باندہ کر دشمنون سے ملجا بہتر جان کر اکثر مل گئے سلطان صاحبقران
اس صورت مین قیام اوسجائی پر مناسب نہ جانکر مراجعت کی صحت سلامتی سے مشہد مقدس
مین پہنچا پہر وہان سے بہی حرکت کر کی نواحی پل خاتون پر پہنچا مقارن اس حال کی عبد اللہ
احطب نے جو واسطی ضبط امور دیوانی اور مہمات سلطانی کے دار السلطنت ہرات
مین پیچہی چہوڑا گیا تہا ظلم اور تعدی رعیت پر کرنے شروع کے رعیت اوسکی ہاتہہ سے
تنگ آکر حضرت خاقان مرزا شاہرخ بہادر مغفور کے خانقاہ پر جو اوسکے رہنے کا
مکان تہا ہجوم کر کے چڑہائی کی اور وہان لوگون نے ہیچ کر پتہر پہینکنی شروع کئی عبد اللہ
اپنی جان بچانے کی واسطی خایف ہوکر گہر مین جا چہپا غرضیکہ فتنہ نے بہی ایک گونہ
تسکین پائی جب یہہ خبر صاحبقران ثانی نے منزل پل خاتون پر سنی حکم ہوا کہ استمالت نامہ
بنام ساکنین ہرات کی لکہو اور وہ سب نامی خباب مقرب بحضرت سلطانی کے ہاتہہ
شہر مین بہجوائی غرضیکہ اس شخص نے ہرات مین جا کر لوگون پر عدل اور انصاف کیا
بارے اب رعیت کو کچہہ تسکین اور آرام ہوا ؎ کشاد چشمت او دست عدل عالم را ٭
کشید ہیبت او پای تیغ در زنجیر ٭ بعد ازان بادشاہ بہی ہرات مین داخل ہوئے

بیان متوجہ ہونے سلطان صاحبقران ثانی کا واسطے لڑائی مرزا یادگار محمد کی اور شکست کہانے

جب صاحبقران سعادتمند نے چند روز ہرات مین عیش سے گذارے سننے مین آیا کہ مرزا یادگار محمد

بیان جلوس فرمانا مرزا یادگار محمد کا

۲۵۸ حدود جوشان پر آگیا ہی اور قصد مشہد کا رکھتا ہی اسواسطی رایات ظفر پناہ باغ سی جانب مشہد مقدس سے روانہ ہوئی مقام النگ نشتر تو پر خیام خدام عالیمقام بادشاہ کے ہوئی اوس مقام پر بہت فوج اور اکثر سپاہ بہاگ کر اردوی مرزا یادگار محمد سی جا ملی اسواسطی خاطر ہمایون پر یہہ گذرا کہ چند روز زمانہ سازی اور لڑائی مین تاخیر کرنی بہتر ہے اور نشتر تو سی کوچ فرماکر درمن کلکوہ پر بادشاہ نے قیام کیا رای بادشاہ کی یہہ تہے کہ حرم سیری حیدری قلعہ مین قیام کرین تو بہتر چنانچہ اسواسطی ایک قاصد اوس قلعہ کو توال سی احمد لومی کے پاس روانہ کیا کوتوال نے جواب دیا کہ اگر سلطان صاحب قران بمعیت ایک یا دو نفر کے یہان تشریف لاوین تو دروازہ قلعہ کا کہولدیتا ہون والا نہ ہرگز نہ کہولونگا بادشاہ نے علامت نفاق اور بغض کی اوسکے جواب سی معلوم کرکے وہ ارادہ فسخ کیا اور متوجہ کنارہ آب مرغاب کا ہوا جب پہنچی اوس بلدہ کی راہ سے عالی متردد اور پریشان تہے کہ آپ کس جانب کو کوچ کرون اسی اثنا مین امیر مظفر برلاس حاکم قیصار کی طرف سی ایک قاصد آیا اور زاور اپنی امیر کا پیغام یہہ سنایا کہ ایک جماعت قوم ارلات سے کہ اس جانب مجتمع ہین چاہتے ہین کہ آپ وہان تشریف لاکر اونکے بادشاہ ہون وہ لوگ آپکی خدمت کرنے کو کمر بستہ حاضر ہین بادشاہ نے قبول فرماکر عنان عزیمت قیصار کی طرف منعطف کی جب شہریار عالیمقدار اوس مقام پر پہنچ گئے — امیر مظفر برلاس — اور احمد آقبوقا — اور سلطان علی ایلچکدائی بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے بقدر مراتب عنایات بادشاہانہ سی مختص ہوئے

بیان جلوس فرمانا مرزا یادگار محمد کا تخت سلطنت خراسان پر

جبکہ سلطان صاحبقران نے نک مشتر تو سی جانب قلعہ نیزہ تو کی کوچ فرمایا مرزا یادگار محمد

بیان مشورت کرنی صاحبقران کے جناب مقرب الحضرت سی

یادگار محمد ابہی النگ زادگان مین تہا کہ پاینده سلطان بیگم نے بسبب اغوا کرنی امیر فریدون
برلاس اور سلطان احمد چہارشنبہ وغیرہ کے ہرات مین آکر اوس شہر کو واسطی اپنی بہیجی کے ضبط اور اپنی تحت قبضہ کیا مرزا یادگار محمد نے جب یہہ خبر سُنی جہنڈا عظمت اور نخوت کا جانب دارالسلطنت ہرات کے بلند کیا اور سعہ بہیجی کے ہرات کی شمال سی تعاقب بین ملازمین شہریار کی کنارہ آب مرغاب تک تاخت لایا پہر وہان سی جانب شہر ہرات کی مراجعت کی اکابر اور اشراف اور امیر و اعیان شہر کی واسطی استقبال کے دوڑی اور اعزاز تمام پایا مرزا یادگار محمد روز شنبہ نوین محرم ۸۷۵ آٹہ سو پچہتر ہجری مین کہ وہ دن بہت نیک تہا باغ زاغان مین آیا اور امرار ترکمان پر جو کہ اوزبار حسن بیگ سی تہی عنایت فرماکر واسطی رہنی اوس جماعت کی مقام دلکشا اور موضع روح افزا معین کیا اور آپ عیش و عشرت اور شراب خواری مین مشغول رہنی لگا امرار ظالم نہاد نے دروازے فتنہ اور فساد کے رعیت کی حال پر کہولدئے بہت لوگ ظلم اور تعدی کے سبب ان ظالمون کی پنجہ سی جان بچاکر بہاگ گئی اور جلا ر وطنی اونہون نے اختیار کی سلطان خلیل ولد حسن بیگ نے ہمراہ ایک فوج ترکمانون کے ولایت خراسان مین درمیان النگ زادگان سے آکر اقامت اختیار کی اور فتنہ اور فساد اوسنی وہان پہیلایا اسلئے دعا مظلومین کی تیر بہدف ہوئی یعنی سلطان صاحبقران نے دہنی جانب سی ایلغار کرکی پہر تخت چہین لیا

بیان مشورت کرنی سلطان صاحبقران کی جناب مقرب الحضرت والسلطانی سی دربار متوجہ ہونی ہرات کے

جب خبر ظلم اور تعدی ترکمانون کی اور کثرت غفلت مرزا یادگار محمد کی چند دفعہ صاحبقران نے پسندیدہ صفات نی سنی خیال مراجعت کا جانب دارالسلطنت

ہرات کی واسطے مخلصی رعایا کی آفات اور بلیات ظلم سے دمین ٹھہرا کر امیر صاحب تدبیر
یعنی مقرب الحضرت والسلطانی کو بلا کر جو دمین خیال آیا تھا کو شہر مین لیجا کر سنایا اور
موافق تجویز کی کسی سے یہہ بہید نہ کہا اور کوچ کیا ع شد روان از میمنہ سلطان فرخ روزگار
فتح ونصرت بر یمین و بخت و دولت بر یسار ع جب لشکر لوگون پر ڈیرا ڈالا سلطان
صاحب قران نے امرا اور ارکان دولت کو بطریق مشورت جمع کرکے بہید مان کا
ظاہر کیا اتنک یہہ بہید کسیکو نہ کہا تہا سب حاضرین مجلس نے بادشاہ کی رای کو آفرین
کہی اور یکبار متوجہ جانب دار السلطنت ہرات کی ہوئی اثنای راہ مین شیرم قراول نے جو کہ
قبل اسکی بموجب حکم جہان پناہ کی بطور جاسوسی ہرات کو گیا تہا اوسنی آکر عرض کے
کہ مین خیابان تک گیا تہا بعضی آدمیون سی یہی پوچہا تہا کہ حال شہر کا اب کسطرح پر ہے
لوگون نی بیان کیا کہ شہر مین غدر مچ رہا ہی اور مرزا یادگار محمد بدستور معہود باغ زاغان
مین اپنی ایام مہرون معشوقہ اور قدح کے بیچ گذارتا چین کرتا ہے اور باغ مین کوئی بہی نہین

بیان پہنچنی بادشاہ کا باغ زاغان مین
اور مارا جانا مرزا یادگار محمد کا

جب خبر غفلت مرزا یادگار محمد اور سپاہ ترکمان کی دوسری نوبت سلطان صاحب قران
نی سنی پہاڑ ہی آٹھ سو مرد شجاعت شعار جو اوسکے سواری کی ساتھ رہتے تھے
لیکر بہت جلد ایلغار فرمائی اثنای راہ مین الحقام پہر کر مشورہ کیا اور یہہ تجویز ٹھہرائی کہ ایک امیر کو
حکم دیا کہ تو پیشتر باغ زاغان مین جاکر دروازہ باغکا توڑ ڈال والا نہ موافق مقتضای
اپنی رای کے کرنا — اور امیر مظفر برلاس — اور امیر شیخ ابو سعید خان —
اور امیر ابراہیم برلاس — اور درویش علی ارلات کو قریب ڈیڑہ سو آدمی کی دیگر
اوسکی عقب مین روانہ کئے اور حکم دیا کہ جب دروازہ باغ کا کہول لو فوراً اس امیر کو

بیان مارا جانا مرزا یادگار محمد کا

امیر کو ہماری پاس روانہ کر بہیجو چنانچہ یادگار امیرخور نے امرار مذکورہ مین سی آکر خبر دی ۲۶۱
کہ دروازہ باغ کا فتح ہوا سلطان مذکور نے فتح اور نصرت کی خبر پاکر امیر مبارز الدین
ولی بیگ اور امیر ناصر الدین عبدالخالق کو جانب گہر امیر جلال الدین فیروزشاہ کے
کہ مسکن امیر علی جلایر کا تہا بہیجا تاکہ اگر مشار الیہ بہادری سی پیش آوی دست بردی
اوسی کرین اور دولنگ اوزبک کو ایک جماعت اوزبکون سے دیگر اوس دروازہ
باغ پر روانہ کیا جو کہ قریب مسجد جامع گوہرشاد بیگم کے واقع ہی اور مرزا کیچک کو
حکم دیا کہ تو دروازہ بزرگ پر توقف کرنا اور جناب سلطنت انتساب مرزا سلطان
احمد کو واسطی ضبط اوس دروازے باغ کی جو جانب مزار ابوالولید کی واقع ہے
متعین کیا اوسوقت بادشاہ موید و منصور معہ اشتی نفر کے ہمراہ اپنی خادمون کے
تلوارین سنگین کروا کی باغ زاغان مین آیا بخلاف متوقع اوس باغ پر آکر اون امرار
اور لشکریون کو جہان جہان متعین کیا تہا کسی کو وہان نہ پایا کیونکہ وہ لوگ بسبب خوف
اور وہم کے الگ الگ کہین کہین چہپ گئے تہے بادشاہ کی حکم کے بموجب جہان
بہیجے گئے تہے وہان نہ پائے گئے بلکہ یہان تک نوبت پہنچی کہ وہ لوگ جو بادشاہ کے
ہمراہ تہی ساتہہ سی بہاگ بہاگ کر ایک ایک شخص درختون کی اوٹ مین چہپا جاتا تہا
المختصر نواحی محل قدیم مین ایک خیمہ بادشاہ کا نظر پڑا بادشاہ نے اپنی ایک مخصوص کو
اشارہ کیا تاکہ وہ خیمہ مین جاوی شاید مرزا یادگار محمد اوس خیمہ مین ہو جناب
مقرب الحضرت السلطانی نے قدم بہادری کا آگے رکہا اور امیر نظام الدین بابا علی کو
اندر خیمہ کے بہیجا مشار الیہ بعد جستجو کی جب مرزا یادگار وہان نہ پایا باہر آیا اوسوقت
جناب مقرب الحضرت السلطانی باتفاق بادشاہ کی دروازہ کوشک پر گئے سلطان
صاحب قران تاشنے نے نوکرون کو حکم دیا کہ تم لوگ اوپر جاکر تلاش کرو مگر بسبب
کثرت وہم کی اون لوگون کے پاؤن نہ ہل سکتے تہی اور نہ زبان چل سکتے تہی کسی نے

بیان جلوس فرمانی صاحبقران کا تخت ہرات پر

۲۶۴ جواب بھی ندیا پھر بادشاہ نے مکرر نوکرون سے کہا کہ اوپر جاؤ یادگار محمد کو ڈھونڈ کر لاؤ حاجب
مقرب الحضرت السلطانی نہایت شجاعت اور مردانگی سے پیش آیا اور تلوار برہنہ ہاتھ مین
لیکر اوپر گیا بعد ازان سلطان صاحب قران نے امیر قلعلی کو بھی اوسکے پیچھے حکم چڑھنے کا
دیا اسی اثنا مین تھبر اسماعیل فراش باغ سے باہر جاکر چند شمع روشن کرکے لایا اوسوقت
بہت لوگ محل پر چڑھ گئے حاجی علی پیادہ نے مرزا یادگار محمد کو مسند پر بیٹھا ہوا پایا
فوراً پکڑ لیا وقت اوترنے کی اوس کو تنگ سے امیر قلعلی نے اوسی شاہزادہ مذکور کو لیلیا
کربیان اوسکا پکڑ کر کھینچا کھینچا سلطان صاحب قران کے سامنے لا حاضر کیا ؎ تا کہ گفت
کہ در باغ عیش مسند ناز ٭ می شبانہ حور و خواب صبحگاہی کن ٭ اوسوقت بادشاہزادہ
مذکور کے روح غالباً گویا قالب سے نکل گئے تھی اور نہایت سراسیمہ اور حیران تھا جب
بادشاہ کے دوبدو ہوا صاحب قران نے فرمایا کہ ای بے حمیت بیحیا اور بے شرم
تجکو شرم نہ آئی کہ تونے تخت شاہرخی پر جلوس کیا اور باوجودیکہ تمام زیر حکومت
ہماری ابا و اجداد کی رہے ہین اور تونے ترکمانون کو رعیت پر مسلط کیا اور آپ عیش و عشرت
مین مشغول ہوا سلطان صاحب قران کا ارادہ اوس کے قتل کا نہ تھا لیکن امرا نے بغیر قتل
بادشاہزادے کے کوئی رای نسوچی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اوسکے زندہ رہنے مین اپنے
جان کا زیان اور ضرر ہے اسلئے وہ مارا گیا ـــ مولانا کمال الدین عبدالواسع نے اوسکے
تاریخ وفات یہہ لکھی ہے ؎ شد شہر صفر شہید و ہم شہر صفر ٭ از سال شہادتش
دہ باز خبر ٭ جب یہہ خبر ان ترکمانون کو جو باغ زبیدہ وغیرہ مین اقامت رکھتے تھے
پہنچی اوسی شب کو کوچ کرکے بطریق فرار جانب عراق کی بھاگ گئے اور امیر علی جلایر
کہ مدار المہام مرزا یادگار کا تھا دوسری روز پایسا کو روانہ ہوا

بیان جلوس فرمانے صاحبقران کا دوسری دفعہ

بیان مخالفت احمد مشتاق کا
تخت سلطنت وجہانبانی دار السلطنت ہرات پر

دوسرے روز بعد قتل کرنے مرزا یادگار محمد کی سلطان صاحب قران تخت ہرات پر متمکن ہوئے تمام امراء عالی تبار رفیع مقدار کمر خدمت کی باندھ کر حاضر ہوئی — بعد جلوس سلطان صاحب قران مذکور اور حوادث جو گذری وہ یہہ ہین — کہ جبکہ مرزا سلطان محمود ہرات سے جانب حصار سدوان کی پہنچا تھوڑی ہی زمانہ مین اوسنی شوکت اور حشمت بہم پہنچا کر ارادہ کشور کشائی اور ملک گیری کا دل مین ٹہان کر لشکر آراستہ کیا اور شہر بلخ پہلے فتح کیا بادشاہ اون ایام اوس خرابی کہ دفعیہ مین مشغول تھے کہ ترکمانون نے خراسان مین برپا کی تھی جب خبر مستولی ہونی شاہزادہ کی حضرت صاحبقران نے سنی تمام ہمت واسطے مقابلہ اوس بادشاہزادے سے مہیا ہوئے اور حد جرجان اور مازندران سے نواحی آب مرغاب تک واسطے اجتماع لشکر کے حکم دیا اور اول ایک خط مشتمل اوپر نصایح کے شاہزادہ کو بھیجا لیکن مرزا سلطان محمود نے ہرگز اوسپر عمل نکیا لڑائی کا خواہان ہوا جب بادشاہ نے دیکھا کہ کسیطرح نہین مانتا لاچار تلوار برہنہ کر کی جانب قبۃ الاسلام بلخ کی کوچ کیا بعد تلاقی طرفین اور محاربہ شدید کے بادشاہ نی فتح پائے مرزا سلطان محمود بہاگ گیا اس لڑائی کو اوس وقت کی پہلوان جنگ عظیم شمار کرتی ہین بعد فتح کے بادشاہ نامدار نے بلخ مذکور کو اپنی احاطہ قدرت مین لاکر احمد مشتاق کو جو کہ ایک سردار سرداران عراق سے تہا مرحمت کی بعد آپ جانب دار السلطنت ہرات کے مراجعت فرماے

بیان مخالفت احمد مشتاق کا اور متوجہ ہونا
سلطان صاحب قران کا بلخ پر اور فتح پانا

بیان مقتول ہونا مرزا سلطان ابو سعید کا

۲۶۴ جب بادشاہ نے حکومت اور کہنڈرائی بلخ سے احمد مشتاق کی سپرد کر کی نہضت اور
مراجعت جانب ہرات کی فرمائی بعد تہوڑے عرصہ کی وہ نیک حرام اپنی ولی نعمت سی
پہر گیا اور کفران نعمت اختیار کر کی اولاد سلطان سعید سی ملگیا یہہ بات بادشاہ پر بہت
گران گذرے بہت لشکر بلخ پر پہنچا جب بہت تنگ کیا اور شہر کا محاصرہ بہت دنون
تک رہا اور لڑائی منجنیق اور گوپن سے ہوئے اوسوقت اوس احمد مشتاق نے عرض کے
کہ مین استغفار اس گناہ سی کرتا ہون اگر بادشاہ میرا گناہ معاف فرمادین تو مین دروازہ
کہولدون چنانچہ بادشاہ نے گناہ اوسکا معاف کیا اور شہر بلخ پہر دوسری دفعہ فتح کیا
یہہ فتح درمیان ۸۶۸ھ ہجری کے ہوئے

بیان تہوڑا سا احوال مرزا ابو بکر بن مرزا سلطان ابو سعید کا اور مقتول ہونا اوسکا حسب الحکم صاحبقران کے

واضح ہو کہ والدہ میرزادہ ابو بکر کی اولاد بادشاہان بدخشان سی تہی اور سلطان
سعید نے اپنی ایام حیات مین سلطنت بدخشان کے شاہزادہ مذکور کو دیدی تہی بعد
واقعہ اوسکے اوسکی حشمت اور شوکت اوسکی بہت بڑہ گئی لیکن اس بادشاہزادی نے
ملک بدخشان پر قناعت نکی علی الدوام تسخیر ممالک کا ارادہ رکہتا تہا اور یہہ قطعہ
جو اوسکے تصنیف سی ہے ہروقت پڑہا کرتا تہا ۔ جو سنجد در نگین من بدخشان را
زچینم تا بدخشان در نگین باد ۔ بکوہستان سمندم رچہ جولان ۔ مرا میدان ہمہ روی
زمین باد ۔ القصہ شاہزادہ مذکور کئی دفعہ ہمایون سی لڑا اور کئی دفعہ صلح سے
آخر الامر اوس پر شاہزادہ سلطان محمود سے تسلط ہوا اور قلعہ شادمان کو مع اوسکے
مضافات کے مسخر کیا بعد ایک مدت کی سلطان محمود سی شکست کہا کر بادشاہ صاحب
قران کے خدمت مین آیا بادشاہ نے اوسکا آنا بہت مبارک سمجہا اور عزت واکرام

بیان مقتول ہونی مرزا سلطان ابوسعید کا

و اکرام اوسسی ملاقات کی اور طرح طرح کی التفات اور عنایت اوسکے حال پر ۲۶۵
کی وہ مدت تک ہمرکاب ہمایون کے رہا مگر مفسدون نی اوسکو بہکاکر وہان سی بہگا دیا
اور ثانی الحال کو امیر سید مرید ارغون کو جو بیگناہ تہا اوسنی قتل کیا اور نواح ترمذ سی
بقصد ملک خراسان کی چڑہائی کی سلطان صاحبقران نے ایک فوج امرا اور سرداروں
کے ساتہہ مرو کی جانب روانہ کی وہ لوگ شاہزادی سی لڑی اوسنی شکست کہائے
اور قصد بدخشان کا کیا آخر کو اوسطرف کا جانا بہی مناسب نہ جان کر طرف کابل اور
ہندوستان کی ارادہ آنیکا کیا اور حدود آب سندہ سی بجانب خراسان کی گیا اوسوقت
بیرعلی ولد علی شکر ترکمان بہی اوسسی آملا اوسنی شاہزادہ کو ملک عراق کی طمع دلوائے
امیر کبیر یعقوب بیگ جو حاکم عراقین اور آذربیجان اور دیاربکر اور فارس کا تہا اوسکی
لشکر نے مقابلہ بادشاہزادے کا کیا وہان سی شکست کہاکر قصد خراسان کا کیا
جب بادشاہ صاحبقران کو یہہ خبر پہنچی کہ بادشاہزادہ مرزا ابوبکر سیستان سی
قصد خراسان کا رکہتا ہے بادشاہ بطور ایلغار پیچہی مرزا ابوبکر کے گیا شاہزادہ نے
ولایت فراہ سی براہ بیابان قصد ترشیز اور سبزوار کا کیا اور بادشاہ نے اوسکا
تعاقب کیا جس منزل سی کہ وہ کوچ کرتا تہا اوس منزل پر شام کو ڈیرا بادشاہ کے
لشکر کا ہوتا تہا اسیطرح پر چار فرسنگ تک استرآباد کے آگی گیا ایک روز مجاہز جعفر
کنارہ آب جرجان پر اوترے ہوئے تہی کہ ناگاہ لشکر بادشاہ کا نمودار ہوا جب
لشکر بادشاہ نے اوسکا احاطہ کر لیا بہاگ نہ سکے بہت آدمی آب جرجان مین
گرکر ہلاک ہوئی اور اکثر مقید ہوئے سپہ سالار اونکا جو بیرعلی ترکمان اور بیرم اوسکا
بہائی تہا دونون کو بادشاہ نے اپنی سامنی بلواکر فرمایا کہ ای بدبختو تم کیا چاہتی
تہے اس لڑکے خودپسند سی کہ اوسکو بہی مثل اپنی بدبخت تمنی کر دیا تمکو یہہ خبر
نہین کہ اب نصیب اور بخت تمہارا تمہارے منقاد نہین رہا ہے اب اقبال تمہارا

بیان فوت ہونی سلطان صاحبقران کا

٢٦٦ تمسی روگردان ہوگیا ہی اور فوراً بموجب حکم وہ قتل کئے گئی اور بادشاہزادہ ابوبکر سارے دن صحرا مین گشت کرتا ہوا بہاگا بہاگا پہرا جب شام ہوئی گہوڑی کو وداع کرکی آپ جانب خراسان کی چلا رات کو راہ بہول گیا چند غور تون سی غل مچا کر راہ خراسان کی اوسنی دریافت کی جب حد فیروز غند مین پہنچا چند آدمیون نے اوسکو پہچان لیا کہ یہہ مرزا ابوبکر ہی وہان ادن لوگون نی اوسکو طمع دیکر اور دم اور فریب سی روک لیا جب بادشاہ مراجعت کرکی مرو سس حد مین آیا بادشاہزادی کو وہان لیجاکر حاضر کیا اوسنی بہت عجز سی عرض کی کہ مجکو فقط اپنی اہل اور اقربا مین رہنی دو مین بادشاہت نہین چاہتا میرے تئین قتل نکرو بادشاہ کی دلمین یہہ ارادہ اوسکی قتل کا نہ تہا مگر سردارون نے یہہ قطعہ بادشاہ کو سنایا قطعہ

ترا ایزد چو بر دشمن ظفر داد ٭ بکام دوستانش سر جدا کن ٭ دگر خواہی ثواب نیک مردان ٭ طمع از جان بیرادر رہا کن ٭ چنانچہ سنہ ۵۵ ہجری مین قتل کیا گیا

بیان فوت ہونی سلطان ابوالغازی حسین بہادر خان صاحب قران کا اور بیٹہنا تخت سلطنت پر بدیع الزمان اور مرزا مظفر حسین کا بالاشتراک

واضح ہو کہ شاہی بیگ خان ابن بداق سلطان ابن ابوالخیر خان نے جب سلطان علی بادشاہ اور اوسکے والدہ کو قتل کیا اور ماوراءالنہر کو تصرف اولاد سلطان سعید سی مخلصی دیکر آپ متصرف ہوگیا اوسوقت طمع ملک خراسان کی کی سلطان صاحب قران ابوالغازی سلطان حسین بہادر خان بہی درمیان سنہ ٩١١ نوسوگیارہ ہجری کی واسطی دفعہ شاہی بیگ خان اور امرار اوزبکیہ کی مع لشکر گردون شکوہ کے متوجہ ماوراءالنہر کا ہوا اور مقام بابا الہی پر جو بادغیس سی ایک مقام ہی پہنچا آخر روز سہ شنبہ سولوین ذالحجہ سنہ ٩١١ نوسوگیارہ ہجری مین بعد غروب آفتاب کی وفات پائی بعد چار روز کی نعش سلطان صاحب قران سکے ہرات مین لائی اوس گنبد مین کہ اوسنی واسطی اپنی آپ طیار کروا رکہا تہا مدفون کیا

بیان فوت ہونے سلطان صاحبقران ثانی کا

۲۶۷ مدفون کیا اوسنے اٹھتیس ۳۸ برس کچھ اوپر سلطنت کی اور ستر برس کی اوسکی عمر ہوئی ایام
سلطنت مین بیس روز مفلوج یعنی فالج زدہ رہا قوت سواری کی نرکہتا تہا اوسکو شوق
فوج کی لڑائی کا اور کبوترون کا اور مرغون سکے لڑائی کا بہت تہا جہان جاتا ہمراہ اوسکے
کابکین کبوترون کی چلتے ہتین اور تخت روان پر سواری کرتا اوسکے اولاد سی چودہ
شخص ہین وہ یہہ ہین — بدیع الزمان مرزا — مظفر حسین مرزا یہہ دونو بادشاہ ہوئے
— کپک مرزا — ابو الحسن مرزا — فریدون حسین مرزا — محمد قاسم مرزا یہہ
لوگ جنگ اوزبک مین ماری گئی — شاہ غریب مرزا — حیدر مرزا — ابراہیم حسین
مرزا — محمد حسین مرزا — ابو تراب مرزا — ابن حسین مرزا — محمد معصوم مرزا
— فرخ حسین مرزا — یہہ بھی ایام حیات اپنی والد سکے آگے ہین فوت ہوگئی تہی لیکن بدیع الزمان
مرزا — اور مظفر حسین مرزا بعد اپنی باپ کی ہرات مین آئی اور بشرکت تخت سلطنت پر
دونو برابر بیٹھی بعد ایک سال کے شاہی بیگ خان اوزبک لی خراسان مین آکر انسی
لڑائی کی اور فتح پائی سنہ ۹۱۳ نوسو تیرہ ہجری مین بدیع الزمان مرزا جانب قندہار کے
چلاگیا پہر وہان سی شرار تبریز مین نواب اسمعیل بہادر خان کے پاس چلا آیا اور اس
نواب نی اوسکو تبریز مین رہنی کو مقام دیا اور ہر روز ایک ہزار دینار روزینہ مقرر کردیا
وہ سات برس تک تبریز مین یعنی سنہ ۹۲۰ ہجری تک رہا اور سلطان سلیم بادشاہ نے
درمیان سنہ ۹۱۳ نوسو تیرہ ہجری کی رحلت کی — بعد محمد حسین مرزا آخر ایام حیات تک
بسبب استبداد شاہ اسمعیل کے حکومت استراباد کی کرتا رہا — اور تین برس چہہ مہینی
شاہی بیگ خان نے درمیان خراسان کے سلطنت کی اور درمیان سنہ ۹۱۹ نوسو انیس
ہجری کی ابو المظفر شاہ اسمعیل بہادر خان نے لشکرکشی خراسان پر کی بروز جمعہ ۲۶ چھبیسوین
شعبان کو خراسان پر مستولی ہوا — اب اس مقام سی بسبب اسکی کہ اور تاریخون مین
ترجمہ ہوکر بہت حال چہپ چکا ہی اس خاندان کا حال تمام کرتا ہون — اور وہ

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۶۸ بادشاہ جو امیر تیمور کی اولاد سی دہلی کے ہوئی جنکی اولاد مین سی اب ہماری زمانہ مین ابو الظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ تخت نشین دہلی کی ہین اونکا حال اسو سطی مینی نہین لکہا کہ ایک تاریخ مغلیہ انگریزی زبان سی ترجمہ اردو مین ہوکر مدرسہ دہلی مین چہپ چکی ہے وہ کافی ہی اب مجکو اون بادشاہون کے حال کی لکہنی کچہہ ضرورت نہین فقط

بیان بادشاہان ترکستان کا جو بعد وفات پانی ابو الفدا کی گذری اور سوائی اوسکی اور بادشاہ مصر کے ۱۸۴۷ سنہ عیسوی تک

ملک ناصر احمد ولد ناصر محمد

واضح ہو کہ ناصر احمد نے کرک سی دیار مصریہ پر خروج کرکی اپنی وظایف اور آمدنی محصول کی اوسپر مقرر کرکی بندوبست اپنا کیا مگر افسوس کہ اوسنی ظلم بہت کرنا شروع کردیا تہا جب اوسنی دیکہا کہ خلق مجسی نفع ہوگئی ارادہ کیا کہ اب اپنی ولایت کرک کو مراجعت کرنا چاہیے رعایا مصر نے اوسکی بیعت کا خلع کردیا درمیان ۷۴۳ سنہ ہجری کی مقتول ہوا وہ درمیان خلافت حاکم بامر اللہ بن مستکفی کے مقتول ہوا

ملک صالح اسمعیل ابو الفدا بن ناصر محمد

صالح اسمعیل بعد وفات ناصر احمد کے بادشاہ مستقل ہوا اوسنی تین برس دو مہینی بادشاہت کی بعد ازان وہ بہی بقضا الہی فوت ہوا صلاح صفدی نی اوسکی مرنی کا مرثیہ لکہا ہے جسمین یہہ دو شعر ہین ؎

مضی الصالح المرجوّ للناس والندا ۔ ومن لم یزل یلقی المنی بالمنائح
فیا ملاك مصر کیف حالك بعده ۔ اذا نحن اثنینا علیك بصالح

بیان بادشاہان ترکستان کا

یہہ بادشاہ دربیان چوتہی ربیع الاول ۶۴۶ھ چہ سو چہیالیس ہجری کی خلافت حاکم ۲۶۹
بامراللہ مین فوت ہوا

ملک کامل شعبان ولد ناصر محمد

کامل شعبان سی تمام رعایا بہ نسبت اور اوسکے بہائیون کی زیادہ خوش تہے اس لئی اوسکی
زیادہ توقیر ہوئے اور بادشاہ مقرر کیا گیا ماہ ربیع الاول مین وہ تخت نشین ہوا ابن نباتہ
نے اوسکی حق مین شعر کہی ہین ازانجملہ یہہ دو شعر ہین سے

مبارك الطالع البديع	جبين سلطاننا المرجی
هل دل شعبان فی ربیع	یا بهجة الدهر اذ تبدی

اوسنی جب بدخصلتی رعایا مین رتنی اور برائی کرنی شروع کی اسلئے ایک برس ایک مہینہ
پندرہ روز بادشاہ کرکی غایب ہوگیا پہر اوسکا پتا نہ ملا ۷۴۷ھ سات سو سنتالیس ہجری
مین وہ گم ہوا تہا دربیان خلافت حاکم کے

ملک مظفر حاجی ولد ناصر محمد

مظفر حاجی بعد اپنی بہائی کامل شعبان کی بادشاہ ہوا وہ متکبر اور ظالم تہا رعایا مین اوسکی
مثال ایک بہیڑیی سی دی جاتی اوسکے صحبت مین رذالہ اور پاجی لوگ رہتے اوباشون کو
اپنی پاس بہلانا اور علما رسی پرہیز کرنا اسلئی ایک برس آٹہہ مہینی دس روز اوسنی بادشاہت
کی کیونکہ بعد اس مدت کی اوسکو بادشاہت سی رعایا نے برطرف کرکی بکرے کی طرح
زمین پر ڈالکر ذبح کیا وہ بارہوین رمضان ۷۴۸ھ سات سو اٹہتالیس ہجری مین مقتول ہوا

ملک ناصر حسن ولد ناصر محمد

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۷۰ ناصر حسن بیہ بادشاہ دایم الخمر اور بد تدبیر آدمی تہا تین برس اوسکو سلطنت نصیب ہوئے تہی پہر معزول کیا گیا لیکن بعد مدت کی پہر سلطنت ملی بعد ازان مقتول ہوا اسی نی ایک جامع مسجد درمیان رمیلہ کے بڑی بنائی ہے اوسنی دس برس چار مہینی چند روز سلطنت کی جمادالاول ۷۶۲ھ سات سو باسٹھہ ہجری مین مقتول ہوا اون ایام مین خلافت معتضد باللہ ابن مستکفی کے تہی

ملک صالح ولد ناصر محمد

صالح بعد اپنی بہائے ناصر حسن کے مقتول ہونی کی تخت نشین ہوا بعد تین برس آٹھہ مہینی کے اوسکو بہی رعایا نی معزول کیا اسکے زمانہ مین وزرار کو بہت دخل کاروبار سلطنت مین تہا وہ درمیان ۷۵۵ھ سات سو پچپن ہجری کے اوایل ایام خدمت معتضد مین معزول ہوا

ملک منصور محمد بن حاجی ولد ناصر محمد

منصور محمد بعد اپنی بہائی مسبوق الذکر ارض طیبہ کا بادشاہ ہوا اوسنی دو برس تین مہینی اپنی لیاقت اور نیک رویہ سی گذارے بعد ازان وہ بہی معزول ہوکر قلعہ الجبل مین مقید ہوا اوسی قید مین درمیان ۸۰۱ھ اٹہہ سو ایک ہجری کے فوت ہوا اوسکی ولایت ایام خلافت معتضد بن متوکل تہے

ملک اشرف شعبان بن حسین بن ناصر محمد

اشرف شعبان بڑا سخی اور نامور اور کریم بادشاہ گذرا ہی وہ بڑا شجاع اور دستوار تہا علمار کی بہت قدر کرتا اور خلاف شرع کچھہ کبہی نکرتا ۱۴ چودہ برس دو مہینی چند روز اوسنی خلافت کی پانچوین ماہ ذیقعدہ ۷۷۸ھ ہجری مین درمیان ایام خلافت متوکل

بیان بادشاہان ترکستان کا

متوکل بن معتضد کی مقتول ہوا

ملک منصور علی بن اشرف شعبان

منصور علی ایام بلوغ مین بادشاہ ہوا پانچ برس چار مہینے اوسنے سلطنت کی بعد ازان دسوین صفر ۷۸۳ھ سات سو تراسی ہجری مین درمیان ایام خلافت متوکل کی مین فوت ہوا

ملک صالح حاجی بن اشرف شعبان

صالح حاجی اوسکی بعد بادشاہ ہوا کیدبر فرقونی اوسکو عہدہ پاسبانی رعایا سی معزول کیا بعد ازان اوسنی اوسپر فتح پاکر پہر بادشاہت لی ان دونونمین بہت لڑائیان ہوئین تہی اوسنی اس عہدہ سی دست برداری کی وہ دورہ خلافت متوکل کا تہا

ملک ظاہر برقوق

اوسنی بڑی دہوم دہام سی سلطنت کی مگر بعد اس عیش وعشرت کی رنج بہت اٹہایا سولہ برس چار مہینی پندرہ روز اوسنی سلطنت کی پہر ماہ شوال ۸۰۱ھ آٹہہ سو ایک ہجری مین ایام خلافت متوکل مین فوت ہوا

ملک ناصر فرج ابو السعادات بن برقوق

ناصر فرج جب تخت پر بیٹہا اسکی ایام حکومت مین رعیت نی بہت نقصان اور تکلیف اٹہائی کیونکہ تیمور لنگ نی اسکے عہد مین آکر بہت مال رعایا کا لوٹا اور عورتون کو پکڑ لیا اور مردون کو قتل کیا ناصر مذکور بہی اوسکے لڑنے کی واسطی نکلا جب دیکہا کہ مقابلہ

۲۷۲ اوسسی کرنی کی طاقت نہین لاچار ہوکر اپنی بلاد کی طرف بہاگ آیا ـــ مقری شاعر مشہور نے ناصر مذکور کے حقمین شعر کہی ہین جنمین سے یہہ دو بہی ہین سے

مضی الظاهر السلطان اکرم مالك ... الی ربه یرقی الی الخلد فی الدرج

وقالوا ستاتی شدة بعد موته ... فما کلنه هم دبی وماجا سوی الفرج

جب اوسکے ایام سلطنت مین بہت فتنہ اور فساد برپا ہوئی اوسوقت اوسنی آپ حکومت سی اپنی تیئن معزول کیا لیکن پہر بادشاہ ہوا قریب سات برس کی اوسنی حکومت کی دمشق مین درمیان گیارہوین صفر ۸۱۵ آٹہہ سو پندرہ ہجری کی امام مستعین باللہ بن متوکل بن مقتول ہوا

ملک منصور عبد العزیز بن برقوق

منصور عبد العزیز بعد اوسکے حاکم ہوا ابہی اوسکا اوسکا بندوبست اچہی طرح ہونے نہ پایا تہا کہ اوسکے بہائی نے آکر سب جمعیت اوسکی متفرق کر دی اور اوسکو اسکندریہ کی طرف نکالدیا اوسیجا سئے اوسکو درمیان ۸۰۸ آٹہہ سو آٹہہ ہجری کے قتل کیا یہہ وہ سال ہی جسمین خلیفہ متوکل والی مصر فوت ہوا تہا

ملک موید ابو النصر شیخ محمودی ظاہری

ابو نصر شیخ بعد معزول ہونی مستعین عباسی کی خلیفہ ہوا اوسنے آٹہہ برس پانچ مہنی سلطنت کی درمیان ۸۲۴ آٹہہ سو چوبیس ہجری کی فوت ہوا ان ایام مین معتضد بن متوکل عباسی مصر کا خلیفہ تہا

ملک مظفر احمد ابو السعادات ابن المؤید

مظفر احمد کی دو برس کی عمر تہی جب بادشاہ ہوا اسلئے اوسکا وزیر مسمی ططر امور ریاست کا

امور ریاست کا بند وبست رکہا تہا اوسنی سات مہینی چند روز سلطنت کی اسی سال مین اوسکا ذکر جاتا رہا

بیان بادشاہان ترکستان کا

ملک ظاہر ططر ابو الفتح

ظاہر ططر کی امر وہی چونکہ جاری تہی اور وہ عالی ہمت اور عقلمند محب علماء وفضلاء کا تہا اسلئے وہ مستقل ہوکر بادشاہت کرنے لگا اوسنی ترانوین ۹۳ دن بادشاہت کے بعد ازان پانچوین ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور کو فوت ہوا

ملک صالح محمد بن ططر

صالح محمد حالت بلوغ مین بادشاہ ہوا اوسنی چار مہینی دو روز بادشاہت کی بعد ازان وہ بہی معزول ہوا بیماری طاعون یعنی وبا مین مبتلا ہوکر سنہ ۸۲۵ آٹہہ سو پچیس ہجری مین فوت ہوا اون ایام مین معتضد کی خلافت تہی

ملک اشرف ابو نصر برسبای الدقماقی

اشرف ابو النصر اچہی چلنون پر چلا یہہ بڑے بادشاہون مین گذرا ہے قران شریف سنی کا اوسکو بہت شوق تہا اور رمضان وغیرہ مین روزہ دار رہتا یعنی تمام سال روزہ سی رہا کرتا اوسکی ایام حکومت مین جزیرہ قبرس فتح ہوا ۱۶ سولہ برس چند روز اوسنی حکومت کی سنہ ۸۴۱ آٹہہ سو اکتالیس مین درمیان خلافت معتضد کی فوت ہوا

ملک عبد العزیز ابو المحاسن یوسف ابن الاشرف

عبد العزیز ابو المحاسن بسبب سعادت بخت کی تخت پر بیٹہا لیکن مدت دراز تک اوسکو

بیان بادشاہان ترکستان کا

سلطنت نصیب نہوئی معزول ہوکر اسکندریہ مین جاکر رہا ربیع الاول کی دسوین تاریخ سنہ ۸۴۴ھ ۲۷۴
آٹھ سو چوالیس ہجری مین درمیان ایام معتضد کی خلع اوسکے بیعت سے ہوا تہا

ملک ظاہر ابو سعید علی جقمق علائی ابن اینال

ظاہر ابو سعید اوسکے بعد تخت نشین ہوا یہہ بڑا سخی تہا تیمون پر احسان اور اکرام کرتا او فقیرون محتاجون کے حاجتین پوری کرتا ساڑھے چودہ برس سلطنت کرکے وہ بہی راہی ملک بقا کا ہوا (۳) صفر سنہ ۸۵۷ھ اٹھہ سو ستاون ہجری مین فوت ہوا آخر خلافت معتضد سے اور تمام خلافت مستکفی بن متوکل کے اور اکثر خلافت قایم بامر اللہ بن متوکل کی اوسنے دیکہی تہی

ملک المنصور عثمان ابو السعادات ولد ابو سعید

منصور عثمان نے چالیس روز بادشاہت کی بعد ازان اوسکی حکومت سے بہی خلع ہوا اسکندریہ مین آرہا تہا اوسیجاگہ فوت ہوا

ملک اشرف ابو نصر اینال علائی ناصری

اشرف ابو نصر نے بادشاہ ہوکر خوب چین اوڑائی اوسکے پاس ایک لونڈی بہت خوبصورت مسماۃ سلیمہ تہے اوسکو پیار کرتا تہا جبکی کسی کے یہہ بادشاہ زسننا تہا سنسے بہت بڑا تہا اور باوجود امی محض ہونے کے سلطانین اوسی کم ہوئی ہین اوسکو لکہنا پڑہنا کچہہ نہ آتا تہا آٹہہ برس دو مہینے چہہ روز اوسنے خلافت کی کیونکہ (۱۵) پندرہوین جماد الاول سنہ ۸۶۵ھ کو وہ فوت ہوگیا وہ درمیان خلافت مستنجد باللہ بن متوکل کی تہا

ملک مؤید احمد ابو الفتح ولد الاشرف ابو النصر

بیان بادشاہان ترکستان کا

مویّد احمد کی باپ نی ایام حیات مین اوسکو ولی عہد کر دیا تہا اوسنی بہی اپنی باپ کی بعد ۲۰۵
اوسکی اچہی طرح پر پیروی کی وہ یگانہ روزگار اور سب بادشاہان مصرمذکورہ بالاسی
نیک نیت بادشاہ گذرا اوسکو علم بہی تہا اور وہ رئیس بہی تہا انتظام ملک اور تدبیر منزل
اور تدبیر ملک اور اخلاق سب اوسکو خوب آتے تہی مگر افسوس کہ زمانہ ناہنجار نے
اوسکے ساتہہ بدی کی زمانہ نے مساعدت نہ کی پانچ مہینے چار روز کے بعد بہت رنج
والم اوسکو پہنچا اور تمام عیش اوسکا مبدل بہ نکبت رنج ہوگیا آخر کار لوگون نی اوسکا
بہی خلع کیا دسوین رمضان ۸۶۵ سنہ آٹہہ سو پینسٹہہ ہجری مین اوسکی سلطنت سی خلع ہوا تہا

ملک ظاہر ابو سعید خشقدم ناصری مویّدی

ظاہر ابو سعید کو علم قرات قران شریف کا بہی کچہہ کچہہ آتا تہا بسبب سعادت بخت
کے اوسکو تخت ملا لیکن طامع بہت تہا اوسمین خصایل نیک اور محاسن محمودہ بہت
تہے چہہ برس پانچ مہینے سلطنت کرکی دسوین ربیع الاول ۸۷۲ سنہ سات بیاسی ہجری مین
درمیان خلافت مستنجد کے فوت ہوا

ملک ظاہر ابو سعید بلبای علای

جس روز کہ ظاہر ابو سعید نے وفات پائی اوسی روز یہہ ظاہر ابو سعید علای تخت نشین
ہوا مگر اوسکو سلطنت مین کچہہ دخل سوای نام بادشاہت کی نہ تہا پچاس روز وہ بہی
چین اوڑا کر جلدی معزول ہوکر اسکندریہ مین مقیم ہوا اور وہین جاکے وفات پائی

ملک ظاہر ابو سعید تمربغا

ظاہر ابو سعید تمربغانی بادشاہ ہوکر رعیت پروری اور عدل و دادگستری کی بہہ نیک

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۷۶ خصلت تہا مگر اوسکو ثغر دمیاط کے مقابلہ کی واسطی رئیسان سلطنت نی آمادہ کیا تہا
جب اسکندریہ پر پہنچا داعی اجل کو لبیک کہہ کر خدا کے دربار مین جا حاضر ہوا اوسنی
دو مہینی بادشاہت کی کچہہ بہی دنیا کے عیش و آرام مثل بادشاہان سابق کی دیکہنی نپایا

ملک اشرف ابو نصر قاتیبائے ظاہرے

اشرف ابو نصر قاتیبای نے بادشاہ ہوکر رعایا کو نیک خصلت اور حسن انتظام سی خوش
کیا یہہ بادشاہ اچہا منتظم اور نیک گذرا ہی بر اجلیل القدر بادشاہ تہا اپنی اسا حبسی
اوسنی مدت دراز تک سلطنت کی عمارت اور مسجدین اوسنی بہت بنوائین انتیس ۲۹ برس
اور قریب چہہ مہینی کے اوسنی بادشاہت کی مورخ لکہتی ہین کہ اوسی کوئی ظلم یا بی انصافی
نہین ہوئے اتنی مدت تک مصر کی بادشاہت کرتا رہا پہر اپنی موت سی بروز دوشنبہ
ماہ ذیقعدہ سنہ ۹۰۱ نو سو ایک ہجری مین فوت ہوا اوسنی خلافت مستنجد کے اور اکثر ایام خلافت
متوکل عبد العزیز کے دیکہی

ملک ناصر محمد ابو السعادات ولد قاتیبائے

ناصر محمد بعد اپنی باپ کے والی حکومت ہوا لیکن حوادثات زمانہ نے مدت اوسکی زیر بنی
وسے دو دفعہ وہ متولی ہوا لیکن پہلی دفعہ بعد بادشاہ ہونے کی معزول ہوگیا تہا اوسکو
کمینون کی صحبت بہاتی تہی اشراف اور نیک آدمی کے صحبت پر کمینون کو شرف دیتا تہا
اسیواسطی یہہ شعر اوسکے حق مین کسی شاعر نے بہت اچہا کہا ہے

اڑہائی برس سلطنت کر کی (۲۵) ربیع سنہ ۹۰۴ مین درمیان خلافت مستمسک یعقوب
کے فوت ہوا

بیان بادشاہان ترکستان کا

ملک اشرف قانصوہ غلام قایتبائے کا

اشرف قانصوہ ایک سردار سرداران لشکر سی تہا درمیان حکومت ناصر کی وہ مستولی ہوا اور اوسکے اخبار اور حال کی نوشتی گم ہوگئی اصلی نہ اوسکی موت کی خبر نہ زندگی کہ کیا کچہہ اوسپر گذرا

ملک ظاہر ابو سعید قانصوہ ماموں ناصر کا

ظاہر ابو سعید قانصوہ جب بادشاہ ہوا اوسکے مزاج مین عیش وآرام اور صفائی اور چین سماگئی تہی یہانتک کہ لشکری اوسپر جب ہجوم کیا وہ کہین چہپ گیا اسلئے ایک برس آٹہہ مہینے اوسنے ہی سلطنت کری پہر فوت ہوا درمیان خلافت مستمسک سابق کے وہ موجود تہا

ملک اشرف جنبلاط

اشرف جنبلاط بعد ازان تخت نشین ہوا اوسنے سلطنت سے بہت نفع اٹہایا مگر افسوس کہ ایک ہی برس اوسکو سلطنت نصیب ہوئے خلافت مستمسک مین موجود تہا

ملک عادل سیف الدین طومان بائی

عادل سیف الدین طومان بائی کا اب دورہ جمکا اسنے بڑا رتبہ اقبال کا پایا تہا مگر افسوس کہ چار ہی مہینے سلطنت کی تہی کہ قتل ہوا خلافت مستمسک مین یہہ حادثہ گذرا

ملک اشرف ابو النصر قانصوہ غوری

اشرف ابو نصر قانصوہ مذکور بڑا صاحب مروت اور فتوت تہا وہ بڑا شجاع اور مہیب اور قوی اور طاقت ور تہا مگر سخت دل اور بیرحم اتنا تہا کہ اوسکی حقیقین یہہ

بیان بادشاہان مصر کا

۲۷۸ کہہ سکتی ہین کہ تمام جابرین وظالمین سی زیادہ سخت دل آدمی تہا اوسکو ظلم اور جور کے
بہت خوشی اور حرص تہی اسیلئے ایک منشین نے تمام بلاد مین فساد اور ظلم کر رکہا تہا
اور بہت خلق اللہ کو ایذا پہنچاتی تہی کیونکہ جب بادشاہ ظلم کا خواہش مند ہو تو عمال وغیرہ
پہلے کرین گی جب اوسکی سلطنت کو پندرہ برس اور نو مہینی چند روز ہو چکی اوسوقت
سلطان سلیم نی اوسپر چڑہائی کی اور اس ظلم کا عوض بہی خوب چکہایا مگر اوسکا حال
معلوم نہ ہوا کہ کہان گیا وہ سنہ ۹۲۲ نوسو بائیس ۲۲ ہجری مین گم ہوا تہا اون ایام مین قیمت حلا مستمسک کی تہی

ملک اشرف طومان بائی بہتجا غوری کا

بعد اوسکی گم ہونی کی بجائی اپنی چچا کی اشرف طومان بائی قایمقام ہوا اوسکو بہی سلطان
سلیم نی قتل کر کی جمیع بلاد پر اپنا قبضہ کر لیا یہہ شخص آخر خاندان دولت چرکس کا تہا
جو کہ ایک فرع دولت ترکستان کی گذرے ہین اوسوقت سی مصر خاندان عثمانیہ کی
زیر حکم ہوا جنکا حال آگے لکہتا ہون

بیان دولت عثمانیہ کا

عثمان

اول اس خاندان کا بادشاہ عثمان بیگ غازی بن ارطغرل گذرا ہی اوسنی بروسہ کو
فتح کیا اور بیعت اوسکی درمیان سنہ ۶۹۹ چہ سو ننانوین ہجری کے ہوئی اوسکی زمانہ مین
مولی آدہ بالی اور شیخ عاشق پاشا بن شیخ مخلص بابا یہہ عالم تہے اس بادشاہ نے
زبان ترکی مین ایک کتاب بہی نظم مین تصنیف کی ہے اس بادشاہ نی ستائیس برس
بادشاہت کی درمیان سنہ ۷۲۶ ہجری کے فوت ہوا

سلطان اورخان

بیان بادشاہان مصر کا

۲۷۹ اوسکی بعد بیٹا اوسکا سلطان اورخان تخت نشین ہوا اوسکی بیعت خلافت درمیان سنہ ۷۲۶ سات سو چھبیس ہجری کی ہوئی اوسکی زمانہ مین مولوی علاء الدین اسود — اور داؤد قیصری — اور محسن قیصری — اور شیخ قارجہ احمد قدس سرہ یہہ عالم مشہور تھے اس بادشاہ نے پینتیس ۳۵ برس بادشاہت کی سنہ ۷۶۱ سات سو اکسٹھہ ہجری مین فوت ہوا

مراد اول

بعد ازان اوسکا بیٹا مراد اول ابن سلطان اورخان تخت نشین ہوا اوسکی بیعت سلطنت درمیان سنہ ۷۶۱ سات سو اکسٹھہ ہجری کی ہوئے اوسکی زمانہ مین جمال الدین محمد افرائی — اور شیخ حاجی بکتاش قدس سرہ بہا بڑی خاندان شریف کی فاضل گذری ہین اوسنی تیس ۳۰ برس سلطنت کی سنہ ۷۹۱ سات سو اکیانوین ہجری مین فوت ہوا

بایزید اول

اوسکو یلدرم بہی کہتی ہین وہ بیٹا مراد اول کا تہا درمیان سنہ ۷۹۱ سات سو اکیانوین ہجری کی اوسکی بیعت خلافت ہوئی اوسکے زمانہ مین مولوی شمس الدین محمد عقاری اور دو نو بیٹی اوسکی یعنی محمد شاہ اور یوسف بالی — اور شیخ ابو الخیر محمد جزری — اور حافظ الدین محمد رازی صاحب الفتاوی — اور محمد بن یعقوب صاحب قاموس — اور مولوی بدر الدین مشہور ابن قاضی سماونہ اور مولی عبد اللطیف بن ملک — اور مولی حسن پاشا بن مولی علاء الدین اسود شارح مراح الارواح کا اور مصنف افتتاح کا — اور مولی حاج پاشا مصنف کتاب الشفا فی الطب کا — اور شیخ امیر سلطان — اور شیخ حاج بیرام — اور شیخ قطب الدین ازنیقی — اور شیخ عبد الرحمن بسطامی یہہ فاضل و عابد و زاہد گذرے ہین اوسنے پچیس برس سلطنت کی سنہ ۸۱۶ اٹہہ سو

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۰ سولہ ہجری مین فوت ہوا

محمد

اوسکے بعد محمد اول کی بیعت درمیان سنہ ۸۱۶ آٹھہ سو سولہ ہجری کی ہوئی یہہ سلطان محمد اول
بایزید اول کا بیٹا ہی وہ درمیان زمانہ مرزا شاہرخ کے موجود تہا اور اوسکی زمانہ
مین مولانا برہان الدین حیدر علامہ تفتازانی کا شاگرد — اور فخر الدین عجمی — اور مولی یعقوب
اصغر — اور مولی قرا یعقوب یہہ عالم گذری ہین اوسنے ۹ نو برس سلطنت کی سنہ ۸۲۵ آٹھہ سو
پچیس ہجری مین فوت ہوا

مراد ثانی

مراد ثانی ابن سلطان محمد بعد مرنے اپنی باپ کی درمیان سنہ ۸۲۵ آٹھہ سو پچیس ہجری کی تخت
خلافت پر بیٹہا اوسکے وقت کی فاضل یہہ گذرے ہین — مولی کورانی — فتح اللہ شروانی
— مولی محی الدین کافیجی — مولی سراج الدین محمد بن عمر حلبی اوسنے کئی حاشیہ شرح
متوسط پر لکہی ہین جو کہ ایک شرح کافیہ کے مشہور ہی — مولی شرف الدین بن کمال
قرعی — مولی سید احمد قریمی — مولی سیدی علی العجمی اسنی ایک حاشیہ میر شریف
کی حاشیہ پر جو قطبی شرح شمسیہ پر ہی درمیان منطق کے لکہا ہے — اور علاء الدین
توح حصاری — اور شیخ مجذوب آق بیق — اور شیخ ابن کاتب مصنف محمدیہ کا
اوسنے ۳۰ تیس برس بادشاہت کی درمیان سنہ ۸۵۵ آٹھہ سو پچپن ہجری کے فوت ہوا

محمد ثانی

پہر اوسکا بیٹا یعنی محمد ثانی ابن مراد ثانی درمیان سنہ ۸۵۵ آٹھہ سو پچپن ہجرے کی تخت پر
بیٹہا اوسنے شہر قسطنطنیہ فتح کیا اوسکی زمانہ مین امیر الغ مرزا خاندان تیموری سی
سلطنت کرتا تہا یہہ علماء اوسکے زمانہ مین گذری ہین — مولی علی قوشجی — مولی علی
طوسی — مولی محمد بن قرامرز مشہور بنام ملا خسرو — مولی خواجہ زادہ — مولی خطیب

بیان بادشاہان مصر کا

خطیب زادہ — مولی شمس الدین خیالی — مولی مصلح الدین قسطلانی — مولی فضل ۲۸۱
زادہ — مولی شمس الدین احمد مشہور بنام دیکغور — مولی ملا مصنفک — مولی حاج بابا
— مولانا سنان باشا اور دونو بہائی اوسکے یعنی یعقوب باشا — اور احمد
باشا اور مولا علی چلبی بن یوسف بن مولی انصاری اور مولی حسن چلبی بن محمد شاہ
بن مولی فناری ۲ سوا ان علما کے جو مشایخ اوسکی زمانہ مین تہے وہ یہہ ہین — شیخ
آق شمس الدین — شیخ ابن وفا شیخ علاء الدین خلوتی خلفا سید یحیی سی اور اوسکے
خلفا مین سی شیخ عبد اللہ مشہور ہی اوسنی اکتیس برس بادشاہت کی ۸۸۶ھ آٹھہ سو
چہیاسی ہجری مین فوت ہوا

بایزید ثانی

بایزید ثانی ابن محمد ثانی ابن مراد ثانی عثمانی معاصر سلطان حسین بیقرا کا ہی وہ بعد وفات
اپنی باپ محمد ثانی کے درمیان ۸۸۶ھ آٹھہ سو چہیاسی ہجری کی تخت پر بیٹھا اوسکی زمانہ مین یہہ
لوگ فاضل گذرے — مولی لطفی توقانی — مولی ادریس بدلیسی — حکیم محمد شاہ
قزوینی — مولی محمد بن حاج حسن — مولانا عبد الرحمن ابن علی بن موید — مولی اخی
یوسف — مولی یوسف مشہور قاضی بغداد کا جسنی نہج البلاغہ تصنیف کی ہی اور
مولی یعقوب بن سیدی علی شارح الشرعہ کا — اور اوسکے وقت مین مشایخ یہہ گذری
ہین — سید ابراہیم مشہور امیر افندی — سید احمد بخاری فرقہ نقشبندیہ مین کا —
اور شیخ سنبل افندی — اور شیخ جمال الدین خلیفہ خلوتیہ کا — اسنی ۳۲ بتیس برس
بادشاہت کی ۹۱۸ھ نو سو اٹہارہ ہجری مین فوت ہوا

سلیم اول بن بایزید عثمانی غازی

اوسکے بعد سلیم اول بن بایزید بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ جلیل القدر اور سعادت مند تہا اوسکو

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۲ بلاد بطور ورثہ اوسکی ابا و اجداد سے پہنچی — اوسنے ملک مصر اور شام فتح کیا اور باقی بلاد اسلام پر مستولی ہوگیا جو لوگ اوسکی مخالف تہی اونکو اوسنے سزا واقعی دی اور ملوک اور سلاطین اطراف کو مغلوب کیا نو برس آٹھ مہینے سلطنت کرکی درمیان سنہ ۹۲۶ نوسو چھبیس ہجری کے فوت ہوا وہ آخر خلافت متمسک مین تہا اوسنے مصر پر چار برس حکومت کی دیار مصریہ پر اوسکی طرف سے امیر الامرا خیر بک نیابت کرتا تہا سنہ ۹۱۸ نوسو اٹھارہ ہجری مین اوسکی بیعت خلافت ہوئی اوسکے زمانہ مین یہہ عالم گذرے ہین — مولانا علی جلبی جمالی — مولی مشہور ابن کمال وزیر — مولی محمد شاہ جلبی انصاری اور بہائی اوسکا محی الدین جلبی انصاری اور محمد بن خطیب قاسم مصنف روضہ کا اور شیخ محمد مشہور بشیخ زادہ محشی تفسیر بیضاوی کا جسنی ایک شرح قصیدہ بردہ کے بہی لکہی ہے

سلیمان ثانی بن سلیم

پہر اوسکے بعد بیٹا اوسکا سلطان سلیمان ثانی بن سلیم جلوہ آرائی تخت سلطنت ہوا یہہ شخص شرع اور احکام خدا کا تہا اوسنے جہاد بہت کئے ہین وہ واقع مین سلیمان اس زمان کا گذرا ہے اپنی خاندان کے سلاطین پر اوسنے بڑا احسان کیا تہا چنانچہ یہی باعث اوسکی فتوح کا تہا کہ جہان جاتا تہا وہ ملک فتح کرتا تہا اگرچہ خونریزی بہی کرتا تہا لیکن دین کی حمایت مین ساعی رہتا اور اوسکو یہہ منظور تہا کہ دین محمدی کو شیوع ہو اوسنے انچاس ۴۹ برس حکومت کی اوسکی وفات سے علما اور مشایخ کو بہت رنج ہوا تہا چنانچہ شعرا نے اوسکی مرثیہ ہر طرح سے کہی ہین از انجملہ ایک مفتی ابو سعود مفسر قران شریف نے اوسکا مرثیہ لکہا ہے جسکا اول شعر یہہ ہے ~

اصوت صاعقة ام نفخة الصور　　　فالارض قد ملئت من نقر ناقور

یہہ دو شعر بہی اوسی قصیدے کے ہین

بیان بادشاہان مصر کا

آدم ذالک نعی سلیمان الزمان ومن   نفضت اوامرہ فی کل ماموذ ۲۸۳
ومن ومن ملاء الدنیا مہابتہ   وسخرت کل جبار وتیموذ

یہہ بادشاہ درمیان ایک جہاد کی تیرہوین صفر ۹۷۴ ہجری کو فوت ہوا وہ تاریخ تیسوین ماہ اگست ۱۵۶۶ عیسوی کی تہی اوسکی زمانہ مین یہہ لوگ فاضل گذری ہین مولی سعدی چلپی — مولی محمد مشہور جوی زادہ — مولی محمد ابو السعود — مولی بستان چلپی — مولی چلپی — مولانا احمد مشہور طاش کبری زادہ — شیخ ابراہیم خطیب مصنف ملتقی الابحر کا اور مشایخ یہہ تہی شیخ محمود چلپی نقشبندی شیخ مرکز خلیفہ خلوتیہ کا

سلیم ثانی ابن سلیمان

سلطان سلیم ثانی بڑا بادشاہ تہا وہ اپنی باپ سلیمان مذکور کی وفات کی بعد بادشاہ ہوا وہ حلیم اور بردبار آدمی تہا اوسنی بہی مثل اپنی والد کی طریقہ جہاد کا جاری رکہا اور شہرون کے فتح کرنی مین کوشش کرتا رہا اوسکے شان وشوکت بڑے رتبہ کو پہنچ گئے تہی ملک یمن اور عرب مین سب اوسکے مطیع ہوگئی تہے آٹہائیسوین شعبان ۹۸۲ نوسو بیاسی ہجری مین مطابق تیرہوین دسمبر ۱۵۷۴ استرہ سو چوہتر عیسوی مین فوت ہوا اسی سال مین نوان کرلوس بادشاہ ملک فرانس کا فوت ہوا تہا اوسنے آٹہہ برس ایک ہینی سلطنت کی جزیرہ قبرس اوسنی فتح کیا تہا درمیان ۹۷۴ نوسو چوہتر ہجری کے اوسکی سبب ہوئی تہی اوسکی زمانہ کی علمار یہہ تہے مولی حامد چلپی — مولی عبد الکریم زادہ — مولی قاضی زادہ — مولانا علی چلپی مشہور غیالی زادہ — مولانا شاہ چلپی — ان سب علمار مین سی بڑا عالم محمد چلپی بن حاجی حسن تہا

مراد ثالث بن سلیم ثانی

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۴ سلطان مراد بعد وفات اپنی والد سلیم ثانی کے بادشاہ ہوا اوسکے پاس لشکر بہت تھا اسلئے اوسنے بہت شہر فتح کئی خصوصاً تبریز اوسنی فتح کی اور روان اور تمام بلاد آذربیجان کی اور شیروان اوسکی زیر حکومت ہوگئی تھی سنہ ۹۸۲ نوسو بیاسی ہجری مین اوسکی بیعت خلافت ہوئی تہی بادشاہ محمد خدا بندہ بن شاہ طہماسپ سی لڑا تھا بعد فتح پانے کے اوسنی اوسکی ملک کو خراب ویران کیا اور سب جمعیت اوسکے متفرق کرڈالی اوسکی زمانہ مین مولی محمد بن حجوی زادہ اور قاضی مولی علامہ محمد چلبی جو کہ لشکر روم کا قاضی تہا اور علامہ ذکریا افندی بن بیرام مشہور فاضل تہی پچیس ۲۱ برس اس بادشاہ نے حکومت کی چھٹی تاریخ جمادالاول سنہ ۱۰۰۳ ہجری مین مطابق ستر ہوین ۱۷ جنوری سنہ ۱۵۹۵ پندرہ سو پچانوین عیسوی مین فوت ہوا تیسری ہجری کی تمام ایام حکومت اور اویل بری جو تہی بادشاہ کی فرانس سے ایام حکومت اوسنی دیکہی تہی

محمد ثالث ولد مراد

سلطان محمد بن مراد اپنی والد مراد کی بعد وفات کی سنہ ۱۵۹۵ پندرہ سو پچانوین عیسوی مین تخت نشین ہوا نو ۹ برس اوسنی حکومت کی بعد ازان اپنی بہنون کو اس شخص نے قتل کرکے پسعدہ اختفا مین ایسی رُوپوشی اختیار کی کہ پہر صورت کسیکو نہ دکہائی اٹہار دین رجب سنہ ۱۰۱۲ ہجری مین مطابق بائیسوین ۲۲ دسمبر سنہ ۱۶۰۳ عیسوی مین وفات پائی

احمد بن محمد

سلطان احمد بن محمد بہت نیک بخت بادشاہ ہوا خارجیون کو اوسنی ڈہونڈ ڈہونڈ کر قتل کیا اور جتنی وزیر سرکش اور مغرور اور مفسد تہی اونکو قتل کیا ہمیشہ جبتک وہ بادشاہ رہا حرمین شریفین کے نیار کی تعمیر اور درست کرتا رہا یہانتک کہ سولوین ۱۶ ذی قعدہ سنہ ۱۰۲۶ ہجری مین مطابق پندرہوین ۱۵ نومبر سنہ ۱۶۱۷ سولہ سو ستره عیسوی کو فوت ہوا تیرہ ۱۳ برس اوسنی حکومت کی

مصطفی برادر احمد مذکور

بیان بادشاہان مصر کا

سلطان مصطفی بہائی احمد مذکور کا بعد وفات اپنی بہائی کی تخت نشین ہوا اور اسنی بڑی چین و آرام
سی سلطنت کی اور عیش مین ایسا پڑا کہ سب روپیہ بیت المال کا خرچ کر ڈالا بعد اوسکے اوسکا بہائجا عثمان بن احمد اوسکے مقابلہ کے واسطی اوٹہا اور اسنی بڑا تہلکہ اوسکی سلطنت مین ڈالدیا تہا اسلئے رعایا نی اوسکی بیعت سی خلع کیا اور اسنی دو برس سلطنت کی دو دفعہ تخت پر اس عرصہ مین بیٹہا یہہ خلع ثانی پندرہوین ذی قعدہ ۱۰۳۲ سنہ ہجری کو مطابق دسوین ستمبر ۱۶۲۳ سنہ عیسوی کے ہوا

عثمان بن احمد

عثمان شہید مذکور بہائجا مصطفی مذکور کا تہا یہہ درمیان ایام حکومت اپنی چچا کی اوسکو تخت پر سے اوتار کر آپ حکومت کرنی لگا تہا اون ایام مین یہہ لڑکا نابالغ تہا مگر اوسنی خلایق کی ساتہہ نیک سلوک اور انتظام کی باتین برتین کہ سب لوگ متعجب تہی وہ ہمت عالی اور بلند رتبہ رکہتا تہا مگر اوسکے وقت مین فتنی اور فساد بہت ہوئی ہین یہانتک کہ اونہین فسادون مین وہ شہید ہوا اوسکی مرنی سی رعیت کو بہت رنج لاحق ہوا تہا اور اسنی چار برس چار مہینی سلطنت کی آٹہوین رجب ۱۰۳۱ سنہ ہجری مین مطابق انیسوین مئی ۱۶۲۲ سنہ عیسوی کی شہید ہوا

مراد رابع بن احمد

سلطان مراد صاحب نصرت و امداد بعد معزول کرنے اپنی چچا کی تخت پر بیٹہا اور بغداد کا اوسنے کئی دفعہ محاصرہ کیا یہانتک کہ آخر کو اوسپر غالب آیا اور اوسکو شراب خواری کی بہت ہوس اور حرص تہی رات دن شراب کی نشہ مین چور رہتا تہا اس کثرت شراب خواری کی سبب ایک بیماری مین مبتلا ہو کر پندرہوین شوال ۱۰۴۹ سنہ ہجری مطابق ساتوین فروری ۱۶۴۰ سنہ عیسوی کو جان بحق ہوا

ابراہیم بن احمد

سلطان ابراہیم بن احمد بعد وفات اپنی بہائی مراد رابع کے قید خانہ سی نکلکر تخت سلطنت پر

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۶ بیٹھا اوسنی نظر رعایت حال رعیت پر بہت کی اور مثل اپنی اجداد کی جہاد مین مصروف ہوا مگر آخر کو جب وہ بہی خلاف دستور باتین عمل مین لانی اور کسی کی نصیحت پر کان نہ دہرنی لگا اوسوقت امراء کبار دولت عثمانیہ نے اوسکو معزول کیا پہر قتل کر ڈالا دش برس اوسنی حکومت کی اٹہارہ ۱۸ رجب سنہ ۱۰۵۹ ہجری مطابق اٹہائیسوین ۲۸ جولائی سنہ ۱۶۴۹ عیسوی کو مقتول ہوا

محمد رابع بن ابراہیم

سلطان محمد رابع بن ابراہیم جب سلطنت کی تخت پر رونق افروز ہوا صغیر سن تہا مگر اوسکے پیشانی سی روشنی سعادت کی تابندہ تہی اوسنے بہت شہر فتح کئے اور اکثر قلعہ نصاراے کی زیر حکم اپنی کرلئے فرنگیون سی چہین لئے بعد ازان لہو ولعب مین مشغول ہوکر یہہ دبدبہ اور حکومت اوسنی خاک مین ملادی سب چین و آرام اوسکا مبدل رنج ہوگیا نصاراے نے تقویت پاکر اوسسے فتح پائی اسلئے لشکریون نے اوسسی آزردہ ہوکر اوسکو بہت ملامت کی آخر کار اوسکو تخت پرسی اوتار دیا اوسنی انتیس ۳۹ برس حکومت کی سات برس جی کر راہ ملک بقا کی لی کی ماہ جمادالاول سنہ ۱۱۰۴ ہجری مطابق جنوری سنہ ۱۶۸۷ عیسوی مین وفات پائے

سلیمان ثالث بن ابراہیم

سلطان سلیم بن ابراہیم جب تخت نشین ہوا اوسکو شوق تعمیر مکانات اور تماشائ کا بہت تہا اوسکی ایام حکومت مین بہت فتنہ اور فساد برپا ہوئے یہانتک کہ نصاراے نے بہی مسلمانون سے شہر ان کی جمع کی اوسکی وزیر کو پردغلی مصطفی نی فرنگیون کا مقابلہ کرکے اونکو شکست دی اور بادشاہ مذکور اس امر کا کچہہ بہی خیال نہ تہا کیونکہ وہ کسی راہ بہی پر نہ چلتا تہا تین برس وہ بہی بادشاہت کر کی چہبیوین ۲۲ ماہ رمضان سنہ ۱۱۰۲ ہجری مطابق تئیسوین ۲۳ جنوری سنہ ۱۶۹۱ عیسوی کو فوت ہوا

بیان بادشاہان مصر کا

احمد ثانی بن ابراہیم

سلطان احمد بن ابراہیم اوسکی بعد بادشاہ ہوا اوسنی رعیت پروری اور دادگستری کرکے نہایت لوگون کی دلون سی رنج رفع کیا اسیکی ایام سلطنت مین کوبرو غلی وزیر مذکور جو فرنگیون سے لڑا تھا فوت ہوا اوس بادشاہ نے چار برس حکومت کی بعد ازان گیارہوین جمادالاخر سنہ ١١٠٦ گیارہ سو چھہ ہجری مطابق ستائیسوین جنوری سنہ ١٦٩٥ سولہ سی پچانوین عیسوی کو فوت ہوا

مصطفی ثانی بن محمد

سلطان مصطفی بعد اوسکی بادشاہ ہوا اسنے اور شہرون کی حاکمون سی تحفہ وتحایف لین دین کی رسم پیدا کی تہی لیکن اوسکی ایام حکومت مین بہی بہت فساد ہوئی اور لشکریون نے بہی اوسکا مقابلہ کیا یہانتک کہ اوسکو تخت پرسی اوتار دیا اور مفتی کبیر کو مقتول کیا اوسنی نو برس سلطنت کی ایک برس بعد معزول ہونی کی وہ بہی سنہ ١١١٦ گیارہ سو سولہہ ہجری مین مطابق سنہ ١٧٠٣ سترہ سو تین عیسوی کی فوت ہوا

احمد ثالث ابن محمد

سلطان احمد ثالث جب تخت پر بیٹھا اوسنی اپنی بہائی کی دشمنون کو چن چن کر قتل کیا اور فرنگیون سی اوسنی سازش کرلی تہی چنانچہ حمایت مین آرہی تہی اور عجم کی طرف اسباب حرب اور جنگ اسنی بہیج دیا تہا ایسی ایسی امور واہیات اوسی ہوئی کہ لشکریون نی حملہ کرکر ارادہ کیا کہ اوسکو سلطنت سی معزول کردین اسلئی اوسنے آپ ہی اپنی تئین دانائی سی معزول کیا ستائیس برس اوسنے بادشاہت کی بعد معزول ہوتی سکے چہہ برس اور زندہ رہا سنہ ١١٤٨ گیارہ سو اٹہتالیس ہجری مطابق سنہ ١٧٣٦ سترہ سو

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۸ سو چھتیس عیسوی مین فوت ہوا

محمد خامس بن مصطفی ثانی جسکو محمود بھی کہتی ہین

سلطان محمد خامس کی شان وشوکت بہت بڑھ گئی تھی اوسنی تلوارین لورنیزی بھی اور دشمنون کا مقابلہ کیا اور اون پر غالب آیا پچیس ۲۵ برس اوسنی بادشاہت کی ستائیسوین صفر ۱۱۶۸ھ گیارہ سو اڑسٹھ ہجری مطابق تیرہوین ۱۳ دسمبر ۱۷۵۴ء سترہ سو چون عیسوی مین فوت ہوا

عثمان ثالث بن مصطفی ثانی

سلطان عثمان ثالث جب تخت پر بیٹھا اوسنے دیکھا کہ سلطنت بہت تنزل اور مضطرب ہو رہی ہے اسلئے اوسنی کوشش کرکی اصلاح سلطنت کی کی اور شراب خواری سی لوگونکو ممانعت کی چار برس سلطنت کرکی بہت مال اور بھی چھوڑکر پندرہوین صفر ۱۱۷۱ھ گیارہ سو اکہتر ہجری مطابق انتیسوین ۲۹ اکتوبر ۱۷۵۷ء سترہ سو ستاون عیسوی مین فوت ہوا

مصطفی ثالث ابن احمد

جب تخت سلطنت پر بیٹھا اوسنی اہل ذمہ کا رفاہیت اور آسائش سی بہنا منع کیا اوسکے ایام سلطنت مین مصر سی حکومت باشورہ منقطع ہوئی اس ریاست کی متولی غلام ہوئے جسکی حکومت کو مالیہ کہتی ہین ۱۷ سترہ برس وہ بھی حکومت کرکی ۱۱۸۸ھ گیارہ سو اٹھاسی ہجری مطابق ۱۷۷۴ء عیسوی مین فوت ہوا

عبد المجید بن احمد

سلطان عبد المجید بعد اوسکے تخت نشین ہوا اور اوسکے سر پر تاج شاہی مزین کیا گیا ایام حکومت مین

بیان بادشاہان مصر کا

حکومت مین غلامون کی ہاتہہ سی لوگ بہت ظلم سہتی تہی کیونکہ اونکا حمایتی علی بیگ مشہور تہا جسکا ۲۸۹
خوف رعیت بہت مانتی تہی جب یہہ بادشاہ حکومت کرنی لگا باوجود اسکی کہ بہت نرم خو اور
کم آزار آدمی تہا اور مکان سی باہر بہی نہ نکلتا تہا مگر رعیت کو آسایش اور آرام پہنچایا اور جو اونپر
ظلم ہوتی تہی بالکل موقوف ہوئی اوسکے ایام سلطنت مین ملک فرانس مین لشکرون کو قواعد
اور فن لڑائی کی سکہلائی گئی پندرہ برس وہ سلطنت کرکی سنہ ۱۲۰۳ ہجری مین مطابق
سنہ ۱۷۸۹ سترہ سو نواسی عیسوی کی فوت ہوا

سلیم ثالث بن سلطان مصطفیٰ

سلطان سلیم بہت نیک عزم اور عقلمند اور استوار آدمی تہا اوسکی وقت مین قریب تہا
کہ یہہ سلطنت اس خاندان سی جاتی رہتی جو وہ والی تخت نہ ہوتا اوسکی بادشاہ ہونی سی
لشکرون اور رعایا کی دلونمین تاب وطاقت پیدا ہوئی اوسکے ایام حکومت مین فرانس
کی باشندی فرنگی مصر پر غالب ہوئی اونہون نے قاہرہ مین گہس کر غلامان فاجرہ کو مقتول
کیا بعد ازان فرنگی وہان سی نکل گئے اور بعد چند واقعات اور جنگ کی محمد علی پاشا قاہرہ کا
متولی ہوا جب بادشاہ مذکور نے ترتیب اور انتظام نیا کرنا شروع کیا لشکرون نی دیکہا
کہ یہہ راستے بی فایدہ ہی اسلئی بعد انتیس ۲۹ برس کی اوسکو معزول کردیا اور پہر فرقہ طلوشدہ نے
اوسکو قتل کیا وہ درمیان سنہ ۱۲۲۳ بارہ سو تئیس ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۹ عیسوی کی مقتول ہوا

مصطفیٰ رابع بن عبد المجید

سلطان مصطفیٰ رابع بعد اوسکے تخت نشین ہوا لیکن وہ فتنہ وفساد جو اوسکی وقت مین
واقع تہا ہنوز فرو نہوا تہا چونکہ یہہ بہی یعنی چچا مذکور کی قتل ہونے مین معاون وشریک تہا
اسلئے بعد چند روز کے وہ بہی اپنی سزا کو پہنچا یعنی قتل کیا گیا سنہ ۱۲۲۳ بارہ سو تئیس ہجرے

بیان بادشاہان مصر کا

۲۴۰ مطابق ۱۸۰۸ء اٹھارہ سو آٹھہ عیسوی مین مقتول ہوا

محمود ثانی بن عبد المجید

سلطان محمود ثانی اوسنی مدت تک بادشاہت کی اوسکو اوسکی چچا سلطان سلیم نی پرورش کیا تہا وہ تربیت یافتہ آدمی تہا اپنی اجداد کی طور پر اوسنی بہی جہاد کئے بتیس ۳۲ برس اوسنی حکومت کی ۱۲۵۵ھ بارہ سو پچپن ہجرے مین مطابق ۱۸۳۹ء اٹھارہ سو انتالیس عیسوی کی فوت ہوا

عبد المجید بن محمود یہہ وہ بادشاہ ہی جو بالفعل موجود ہاہے

سلطان عبد المجید بعد سلطان محمود ثانی کے ۱۲۵۵ھ بارہ سو پچپن ہجری مین تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا وہ موافق شرع شریف کی حکومت کرتا ہی اور بالفعل کہ ۱۸۴۷ء عیسوے مین وہ ہی بادشاہ مصر کا ہی اپنی وقت تک حاکمان مصر کی تاریخ تمام کرچکا ہون اب کچہ تہوڑا سا حال محمد علی پاشا کا جو متولی شہر قاہرہ کا لکہتا ہون

محمد علی پاشا

واضح ہو کہ گرچہ شعرا مصر اور مورخین حال مصر نے محمد علی پاشا کی تعریف سب طرح سی اچھی لکہی مگر حاصل کلام اونکی کا یہہ ہے کہ شجاعت اور بہادری اور دلیرے مین یہہ شخص بیشک قوی اور مضبوط اور دل چلا آدمی ہے لیکن بعض قواعد اوسکی ملک مین بہت خراب اور ظلم کرنے کے قوانین ہین جنسی خلاصہ اوسکے ظلم کا نہایت ہوا ایک شخص جسنی اوس ملک کی سیر کی ہے یوسف خان کمل پوش وہ اپنی کتاب مین وہان کی حالات یہہ لکہتا ہے کہ ایک روز مین سوار ہوکر واسطی تماشا دیکہنی شہر کے گیا آدمیون کو میلی اور کثیف کپڑی پہنی ہوئی پایا اکثرون کو کانا دیکہا بعد دریافت معلوم ہوا کہ لوگ وہان کے

بیان بادشاہان مصر کا

وہان کی اپنی اولاد کی ایک آنکھہ یا انگلی دانستہ بخوف گرفتاری نوکری فوج محمد علی
پاشا کی پھوڑ توڑ ڈالتی ہین اس عیب کی سبب نوکری بادشاہی سی کہ بدتر غلامی سی ہے
بچانے ہین کوئی شخص نوکری فوج شاہی مین بخوشی نہین قبول کرتا شاہ زبردستی نوکر
رکھتا ہے کیونکہ بمجرد نوکر ہونی کے سپاہی کے ہاتھہ پیر داغ غلامی بموجب حکم بادشاہ
کے دیا جاتا ہی چھاونی فوج کی مانند خانہ ہای خوک مٹی اینٹ سی بنی ہے اونچا د
اوسکا ایسا کہ کوئی آدمی سیدھا نہ کھڑا ہو سکے وسعت اتنی کہ ایک سوا دوسرا نہ رہ سکے
شام کو گوشت چاول کا ہریسہ پکا کر طباقون مین لگا کر ایک طباق مین لیکر لشکریون کو
شریک کرتے ہین اسطرح کھانا کو ملتا ہے غرضیکہ قوانین اس بادشاہ کے سفیر لوگ
بڑی بیان کرتے ہین ان ایام مین محمد علی پاشا نی بردہ فروشی بالکل مصر سی موقوف
کروا دی ہے خدا کری سچ ہو کیونکہ اخبار مین چھپا ہے والا نہ اس شہر مین بردہ فروشی
بہت کثرت سی ہوتی تھی عمر محمد علی پاشا کی ۱۸۴۷ اٹھارہ سو سنتالیس عیسوی مین
اکاشی برس کی ایک بیٹا اوسکا محمد خلیل بہت ہوشیار منتظم کاروبار سلطنت ہی ——
محمد علی پاشا کو شوق رواج دینی علوم کا اور خیال فواید عام کا بہت رہتا ہی ہمارے
زمانہ مین جو ۱۸۴۷ اٹھارہ سو سنتالیس عیسوی ہین اس سال تک بہت علوم زبان فرنچ
سی عربی مین ترجمہ کروا کے چھپوا دئے ہین اور بہت اہل علم و فضل اوسکے پاس جمع ہین
اور چند لوگون کو مدت سی اوس نی پارس مین جو دار السلطنت ملک فرانس کی ہے واسطے
سیکھنے علم ڈاکٹری وغیرہ کی بھیجوا کر علوم کھلوائی اب وہ لوگ اوسکے پاس تنخواہ و وظیفہ
پاتے ہین ایک مدرسہ جو بادشاہی ہے اوسمین درس تدریس اوکی بارسے مین
سوا ازین وہ خود بھی خلق اللہ کی خیرخواہی مین اپنی ذات سی مصروف رہتا ہے فقط

تاریخ المختصر فی احوال البشر کا نقشہ

تنبیہ

واضح ہو کہ ان نقشجات کے دیکھنے والے کو چاہیے کہ اگر کہین بادشاہون کے نامون مین کچھ فرق
پاوے یا آنکہ ابو الفدا کے لکھنے کے مطابق نام نہو یا آنکہ اوسکے ایام حکومت مین اختلاف ہو وہ
کچھ اور بیان کرتا ہو اور ان نقشجات مین اور تعداد مندرج ہو یا آنکہ تقدیم و تاخیر ہو تو اوسکو
غلطی نہ تصور کرے کیونکہ اکثر جاے پر ایسا ہی ہوا ہے سبب اسکا یہہ ہے کہ ابو الفدا ایک
مورخ ہے اوسکے نزدیک جو تحقیق ہوا اوسنے اپنی تاریخمین لکھا ہے اور حمزہ اصفہانی
اوستے پہلے کا ایک مورخ معتبر ہے جسکی کتاب سے یہہ نقشجات مینے طیار کئے ہین
اوسکے نزدیک بہی جو معتبر اور محقق حال دریافت ہوا ہے اوسنے اپنی کتاب مین مندرج
کیا ہے اگر نقشجات صرف کتاب ابو الفدا سے طیار کئے جاتے تو کچھ فایدہ متصور
نہ تہا بلکہ تکریر مطالب کی ہوتی اب اس صورت مین دو تاریخین ہوگئین حمزہ اصفہانی
کی کتاب سے یہہ نقشجات طیار کئے گئے ہین اور ابو الفدا مین کچھ اختلاف ہے لیکن
بہت نہین ہے بر وقت دریافت حال کے معلوم ہوجاویگا جو صاحب ان نقشجات سے
جس کسیکا حال دریافت کرنا چاہے اوسکو خانہ صفحہ ابو الفدا مین دیکھ کر اوسکے مقام پر
دیکھ لے اور جن بادشاہون کا حال ابو الفدا نے نہین لکھا اور وہ تتمہ
مین موجود ہے اوس خانہ مین لفظ ت لکھا گیا ہے تتمہ مین دیکھ لے

نقشہ اون انبیا کا جنکا ذکر ابو الفدا مین آیا ہی اور حکام بنی اسرائیل کا

نام	صفحہ	نام	صفحہ
آدم ع	١٧	حضرت ہود ع اور صالح ع	٢٩
اولاد آدم ع	١٩	صالح ع	٣٠
شیث ع	٢٠	ابراہیم خلیل ع	٣١
صابی ابن شیث	٢٠	اولاد ابراہیم موسی ع تک	٣٥
انتقال پانا شیث ع کا	٢١	بیان لوط علیہ السلام کا	٣٧
ولادت نوح ع	٢١	اسماعیل ابن ابراہیم ع	٣٩
ادریس ع	٢١	تعمیر کعبہ	٤٠
بیان حضرت نوح ع سے اولاد کی	٢٢	اسحاق ع	٤١
طوفان کا بیان	٢٤	عیص سے یعقوب ع	٤١
پیدائش سام حام یافث وغیرہ	٢٦	ذکر ایوب ع کا	٤٢
وفات نوح ع	٢٧	یوسف ع	٤٣
پیدائش خلیل ع	٢٧	شعیب ع	٤٦
زبانون کا اختلاف	٢٨	موسی ع	٤٧
		قارون کا حال	٥٠

حکام بنی اسرائیل کا

نام	ایام حکومت	صفحہ	نام	ایام حکومت	صفحہ
حکام بنی اسرائیل		۵۴	الصبن	۷ سال	۶۰
یوشع نبی ع	۲۸ سال	۵۵	آلون	۱۰ سال	۶۰
فنیحاس	۱۸ سال [illegible]	۵۶	عبدون ابن ہلال	۸ سال	۶۰
کالاب ابن یوفنا		۵۶	غلبہ اہل فلسطین کا	۴۰ سال	۶۰
کوشان	۸ سال	۵۶	شمسون بن مانوخ	۲۰ سال	۶۰
عثنال	۴۰ سال	۵۸	زمانہ فتور کا	۱۰ سال	۶۱
عقلون	۱۸ سال	۵۸	سمی عالی حاکم ہوا	۴۰ سال	۶۱
اہوذ	۸ سال	۵۸	شموئیل نبی ع	۱۱ سال	۶۱
شمکار ابن عنوث	۱ سال	۵۸	ساؤل بادشاہ یعنی طالوت ابن قیس	۲ سال	۶۲
یابین	۱۰ سال	۵۹	لڑائی طالوت کے اور جالوت بادشاہ		۶۲
بارق ابن ابی نعم	[illegible]	۵۹	داؤد نبی ع کا حال		۶۲
مسماۃ دبورا		ایضاً	اشبوشت بن طالوت	۲ سال	۶۳
کدعون بن یورش	۴۰ سال	ایضاً	داؤد ع	۴۰ سال	۶۴
ابیمالخ	۳ سال	ایضاً	سلیمان ابن داؤد ع	۴۰ سال	۶۴
یوا آیر الجرشتی	۲۲ سال	ایضاً	تعمیر بیت المقدس کے بموجب وصیت داؤد ع کے		۶۴
بنی عمون کی قبضہ مین	۱۸ سال	۶۰	بلقیس بادشاہزادی کا نکاح سلیمان سے ہونا		۶۵
یفتح الجرشتی	۶ سال	۶۰	رحبعم ابن سلیمان ع	۱۷ سال	۶۵

بربعم غلام سلیمان ع		٦٦	یہویاقیم ابن یوشیا	١١سال	٧۴
افیا ابن رحیعم	۳سال	٦٧	یخینیو ابن یہویاقیم	١٠٠یوم	
آسا ابن افیا	۴١سال	٦٧	خرقیا نبی ع		٧٢
یہوشافاط ابن آسا	۲۵سال	ایضاً	دانیال نبی ع		٧٢
یہورام بن یہوشافاط	۸سال	٦٨	ارمیا نبی ع		٧٢
اخزیاہو ابن یہورام	۲سال	٦٨	صدقیا	١١سال	٧۴
مساۃ عثلیاہو جادوگرنی دختر سلیمان کی	٧سال	٦٨	اسحاق سلطنت بنی اسرائیل کی تمام ہوئی		
یوآش ابن اخزیاہو	۴٠سال	٦٨	ملوک اسباط کا حال جنھوں نے سلطنت کی	۲٦١ سال کی	٦٩ سے ٧۲ تک
امصیاہو ابن یورش	۲۹سال	٦٨	بخت نصر کا حاکم ہونا		٧٢
عزیاہو ابن امصیاہو	۵۲سال	٦٨	بیت المقدس کی ویرانی		٧۴
یوتم ابن عزیاہو	١٦سال	ایضاً	عزیر نبی ع		٧٧
اخز ابن یوتم	١٦سال	٦٩	ذکر یونس ع ابن متی		٧٨
حزقیا ابن اخز	۲۹سال	٦٩	ذکر ارمیا نبی ع کا		٧٩
منشا ابن حزقیا	۵۵سال	٧٢	ذکر زکریا اور یحیی ع کا		٨۲
آمون بن منشا	۲سال	ایضاً	ذکر حضرت عیسی ع کا		٨۴
یوشیا ابن آمون	۳١سال	ایضاً	ذکر تباہ و ویران ہونا بیت المقدس کا دوسری دفعہ		٩١
یہویاحاز ابن یوشیا	۳ماہ	ایضاً	سکندر ابن فیلبس		١٠۳
			ملوک طوائف		١١٦

مصر کے فرعونوں کا نقشہ

بادشاہان مصر کا نقشہ یعنی اون بادشاہونکا جو فرعون کہلاتے تھے عام ہے کہ قبطی ہو یا عملیقی اور بقیہ فرعونوں کی بادشاہی میں

نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ	نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ
۱	بیصر ابن حام ابن نوح ع	۱۴۴	۱۴	ولید بن دومغ	۱۴۵
۲	مصر ابن بیصر	ایضاً	۱۵	ایان ابن ولید	ایضاً
۳	قبط ابن مصر	ایضاً	۱۶	دارم ابن الریان	ایضاً
۴	اتریب ابن مصر	ایضاً	۱۷	کاسم ابن معدان	ایضاً
۵	صا ابن مصر	ایضاً	۱۸	ولید ابن مصعب	ایضاً
۶	تدرراس	ایضاً	۱۹	ملکہ دلوکہ قبطیہ عجوز	۱۴۸
۷	مالیق ابن تدرراس	ایضاً	۲۰	درکون ابن بکطوس قبطی	ایضاً
۸	حرابا ابن مالیق	ایضاً	۲۱	نوذس	ایضاً
۹	کلکلی ابن حرابا	ایضاً	۲۲	نقاشس	ایضاً
۱۰	حربیا ابن مالیق	ایضاً	۲۳	مرینا	ایضاً
۱۱	طولیس ۲	ایضاً	۲۴	استماذس	ایضاً
۱۲	ملکہ حوریان ہمشیرہ طولیس	ایضاً	۲۵	بلطوس ابن میکاکیل	ایضاً
۱۳	ملکہ زلفا	ایضاً	۲۶	مالوس	ایضاً
	اب دورہ قبطیون کا گیا اور قوم عمالیق بادشاہ ہوئے اول بادشاہ اونکی خاندان سے ہی ولید ہوا پھر وہ لوگ جو اس نقشہ مین مندرج مین		۲۷	ماکیل	ایضاً
			۲۸	بولہ یعنی شتیتاق	ایضاً
			۲۹	فرعون اعرج	ایضاً
			۳۰	بخت نصر	۱۴۹
			۳۱	کسرخوش الفان	۱۴۹
			۳۲	مخارسب طویل	ایضاً

اسکی ایام حکومت مین بقراط حکیم تھا بعد اوسکی فارس کی زیر حکم مصر ہو گیا اور نواب فارس کی حکومت کرتی رہی جبتک کہ سکندر رومی ظاہر ہوا اور فارسیوں کی لڑائی ہوئے

پھر قبطی بادشاہ ہو

[illegible]

حکماء یونان کا نقشہ

نقشہ اون حکماء یونان کا جنکا ذکر ابوالفدا میں آیا ہے

نام	صفحہ	نام	صفحہ
ثالیس الملطی	٢٠٤	حکیم فلوطیس	٢٠٦
ابیدقلیس	ایضاً	حکیم فولس اجانیطی	ایضاً
فیثاغورس	ایضاً	ثثلون متعصب	ایضاً
حکیم بقراط	ایضاً	مقسطراطیس	٢٠٧
حکیم سقراط	ایضاً	منطر الاسکندری	ایضاً
افلاطون	٢٠٥	مورطس	ایضاً
ارسطاطالیس یا ارسطو	ایضاً	مغنس حمصی	ایضاً
حکیم طیاوس	ایضاً	مشرودیلیوس	ایضاً
حکیم برقلس	ایضاً	بطلمیوس — اور جالینوس	ایضاً
سکندر فرودسی	٢٠٦	حکیم اقلیدس مصنف تحریر اقلیدس	٢٠٨
فرفوریوس	ایضاً		

نقشہ جہان کی امتون کا جو ابو الفدا مین مذکور ہین

نام امت	صفحہ	نام امت	صفحہ
امت سریان اور امت صابئین	۱۹۷	عمالقہ کا حال	۲۳۶
امت قبط	۱۹۹	ایام جاہلیت کی عربون کا حال	۲۳۷
امت فارس	ایضاً	تقسیم قبایل عرب کی	۲۳۹
یونان کی لوگون کا بیان	۲۰۲	عرب بائدہ کا بیان	۲۳۹
امت یہود	۲۰۸	عرب عاربہ کا حال	۲۴۰
امت نصارای	۲۱۶	بنی حمیر ابن سبا کا حال	۲۴۱
کرشتانون کا بیان	۲۲۲	بنی کہلان ابن سبا کا حال	۲۴۳
ہندوستان کی لوگون کا بیان	۲۲۶	بنی عمرو بن سبا کا ذکر	۲۴۸
باشندگان سندہ کا بیان	۲۳۰	بنی اشعر بن سبا کا حال	ایضاً
امت سودان	۲۳۱	بنی عاملہ کا بیان	۲۴۹
چین کی لوگون کا حال	۲۳۳	عرب مستعربہ کا بیان	۲۴۹
بربر کا حال	ایضاً	حال اصحاب فیل کا جو مکہ کو مسمار کرنی آئی تھی	۲۵۸
امت عاد کا بیان	۲۳۵		

حکّام طبرستان کا نقشہ

نمبر	نام	تعداد مدت حکومت	سنہ وفات	سنہ جلوس	صفحہ
۱	حسن بن زید علوی	۱۹ سال ۸ ماہ ۶ یوم	سنہ ۲۷۰	سنہ ۲۵۰	
۲	محمد بن زید	۱۸ سال		سنہ ۲۷۰	
۳	محمد بن ہارون			سنہ ۲۸۷	
۴	اسمعیل بن احمد	۱۳ سال		سنہ ۲۸۸	
۵	ناصر	۲ سال ۳ ماہ چند روز	سنہ ۳۰۴	سنہ ۳۰۱	
۶	اسفار بن شیرویہ			سنہ ۳۱۶	
۷	مرداویج جیلی	۱ سال ۳ ماہ ۲۱ یوم	سنہ ۳۲۳	سنہ ۳۱۹	
۸	علی بن بویہ			سنہ ۳۲۱	
۹	حسن بن بویہ	۶ سال ۱ ماہ		سنہ ۳۲۳	

یہہ جدول بادشاہان مندرجہ کتاب ہذا کی تاریخ حمزہ اصفہانی سی طیار کی گئی ہی بعض بادشاہ اس جدول مین وہ بہی داخل ہین جنکا حال کتاب ہذا مین نہین لکہا گیا

طبقہ اول فیشدادیہ

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	صفحہ کتاب	
۱	اوشہنج فیشداد	۴۰ سال	۹۷	فارسی لوگ اسکو اور اسکی بہائی ویکرت کو بنی تصور کرتے ہین
۲	طہورث بن نوبجہان	۳۰ سال	۹۸	بانی شہر بابل وغیرہ کا
۳	جمشید بن نوبجہان	۶۱۶ سال	۹۸	اسنی ایک پل دجلہ پر بنایا تہا جسکو سکندر نے توڑکر خراب کیا پہر ویسا نہ بن سکا
۴	بیوراسپ بن ارونداسپ	۱۰۰۰ سال	۹۹	اسیکو ضحاک کہتی ہین
۵	فریدون ابن اثفیان	۵۰۰ سال	۱۰۰	اوسکی تیسویں برس ایام حکومت کی بعد حضرت ابراہیم خلیل ع ظاہر ہوئے تہے
۶	منوچہر	۱۲۰ سال	۱۰۱	اسکی ایام حکومت مین حضرت موسی ع ظاہر ہوئے
۷	افراسیاب ترکی	۱۲ سال	۱۰۲	یہہ بہت مفسد تہا اسنی عمارات خراب کین کوئی نہرین بند کردین رعایا کو بہت تکلیف دے
۸	زو ابن طہماسپ	۳ سال	ایضاً	خراج رعایا سی اوسنی یکقلم موقوف کردیا تہا تمام بلاد اور کندیگی اور نہارین مین مصروف رہا افراسیاب کے سبب عمارتین خراسان کے ہوئی بنائین
۹	گرشاسف	۹ سال	۱۰۲	

طبقه اول تمام ہوا اس طبقه مین نو بادشاه گذری ہین جنہون نے دو ہزار چار سو ستر
یا بموجب بیان بہرام ابن مردان شاه کے دو ہزار سات سو چونتیس برس کی عرصه
مین بادشاہت کی ہے واضح ہو کہ تاریخ فارس کی قبل ظہور اہل اسلام کے بہت ابتر
اور خراب مثل تاریخ ہندوستان کے ہندوون کے ہے اکثر مورخین نے تاریخ
فارس کے ایک کتاب خدای نامه سی نقل کے ہی چونکه اوسمین ایسی تعداد ایام
حکومت کی لکھی ہے کہ جسکا اعتبار نہین آتا اور عقل مین بہی وه نہین آسکتی اسلئی
تاریخ جو قبل ظہور اسلام کے ہے غیر معتبر معلوم ہوتی ہے اور یہه بات بہی واضح ہو
کہ اہل فارس کے نزدیک اول شخص دنیا مین جسکی نسل پہیلی یعنی والد البشر کیومرث
گلشاه گذرا ہے جیسکه ہندوون کے نزدیک برہما جو اور مسلمانون وغیره کے
نزدیک حضرت آدم علیه السلام گذرے ہین اسیطرح پر اہل فارس کیومرث کو کہتے ہین
کہ وه اول اول دنیا پر تہا اوسنے تیس برس بادشاہت زمین کی کے ہے بعد اپنے
اوسنے ایک بیٹا اور ایک بیٹی چهوڑی تہی نام لڑکے کا مشی تہا اور لڑکی کو مشیانه
کہتے تہے ششتر برس تک ان دونون کے اولاد نہوئے بعد انقضائی میعاد مذکوره بالا کے
اٹهاره بچے اونسی پیدا ہوئے ... پچاس برس کی عرصه مین پیدا ہوئی تہی بعد اون مشی
اور مشیانه کی مرنی کی چورانوین برس آٹهه مہینے تک دنیا بدون بادشاه کے پڑی رہی
کوئی مالک نہا کیومرث کے فوت ہونی سے اوشہنج کے بادشاه ہونے تک دوسو
چورانوین برس آٹهه مہینے دنیا بی حاکم رہی بعد ازان اوشہنج بن فروال بن سیامک
بن مشی بن کیومرث بادشاه ہوا اوسنے چالیس برس بادشاہت کے
اون بادشاہون کی تعداد ایام حکومت ابوالفدا نے بسبب غیر معتبر ہونے
کے چهوڑ دی تہی جو مینی جدول ذیلا مین لکهه دی ہے

طبقہ دوسرا کیانیہ ملوک فارس کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ کتاب	
۱	کیقباد بن زوٗ	۱۰۰ سال	۱۰۳	تعمیرات کرتا رہا اور دسواں حصہ پیداوار زمین محصول سرکار اوسنے مقرر کیا
۲	کیکاوس	۱۵۰ سال	۱۰۴	تندخو تہا بہت سردار اوسنے قتل کئے ایک مکان ہوادار معلق اوسنے بنایا تہا اوسکو صرح کہتے ہین
۳	کیخسرو	۶۰ سال	۱۰۵	اسکی ایام حکومت مین حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہوئی فارسی گمان کرتے ہین کہ کیخسرو بہی ایک نبی گذرا ہی صہ
۴	کیلہراسپ	۱۲۰ سال	۱۰۶	اسکی ایام حکومت مین بخت نصر نے بیت المقدس کو ویران کرکے یہودیون کو قید کیا
۵	کی گشتاسپ	۱۲۰ سال	۱۱۰	اسکی ایام حکومت مین زردشت نبی کا مذہب ظاہر ہوا تہا اسنی زردشت کا مذہب مان لیا تہا
۶	کی اردشیر بن اسفندیار	۱۱۲ سال	۱۱۱	بڑا بادشاہ ہوا اوسکو عبرانی مین کورش کہتے ہین انہی بیت المقدس کے تعمیر کئے تہے
۷	خمانی بنت اردشیر	۳۰ سال	۱۱۲	یہہ عورت اپنی باپ اردشیر کی نکاح مین تہی اوسسی دارا پیدا ہوا ہے ہزار ستون ایک مکان اوسنی تعمیر کیا ہے
۸	دارا ابن بہمن	۱۴ سال	۱۱۲	یہہ شخص بانی طور قاصدی کا ہی اسی نے قاصد کی ہاتہ خبر کرنی کا طریقہ نکالا ہے
۹	دارا ابن دارا	۱۴ سال	۱۱۳	اسکے زمانہ مین سکندر درمیان زمین مغرب کی ظاہر ہوا
۱۰	سکندر	۱۴ سال	ایضاً	انہی بہت خونریزی کی سات ہزار اشراف قتل کئے قومس مین بیمار ہوکر فوت ہوا ایران مین بارہ شہر اوسکے آباد کئی ہوئی ہین ہر ایکا نام سکندریہ ہے

اس دوسری طبقہ مین کل نو بادشاہ فارس کی گذرے ہین جنکی اول نام پر لفظ کے
ہوتا تہا اور انہون نے سات سو اٹہارہ (۷۱۸) برس تک حکومت تفصیل مذکور کے ہی
بعد اونکی سکندر رومی نے چودہ برس حکومت کی اور اسکے بعد رومیون اور وزرا
فارس کی حکومت کا چوپن (۵۴) برس تک دورہ رہا کل اڑسٹہہ (۶۸) برس دارا کے
زمانہ سی تا اختتام دورہ رومیون کے گذرے

طبقہ تیسرا (۳) اشغانیہ

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	اشک بن دارا	۱۰ سال		اسکا ذکر ابوالفدا نے نہین لکہا
۲	اشک بن اشکان	۲۰ سال	۱۱۷	
۳	شاپور بن اشکان	۶۰ سال	ایضاً	اسکی زمانہ مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوئے اور عراق مین اسنی ایک نہر نکالی ہے
۴	بہرام ابن شاپور	۱۱ سال	۱۱۸	
۵	بلاش ابن بہرام	۱۱ سال	ایضاً	

۶	ہرمزبن بلاش	۱۹ سال	۱۱۸	سنہ ۵۲۵ سکندری مین فوت ہوا
۷	نرسی بن بلاش	۱۰ سال	ایضاً	سنہ ۵۰۶ ایضاً
۸	فیروز بن ہرمز	۱۷ سال		
۹	بلاش ابن فیروز	۱۲ سال		
۱۰	خسرو بن بلادان	۱۰ سال		
۱۱	بلاشان	۱۴۲ سال	۱۱۸	سنہ ۵۰۰ سکندری مین فوت ہوا
۱۲	اردوان بن بلاشان	۱۳ سال	۱۱۸	سنہ ۳۷۴ سکندری مین فوت ہوا یہہ آتش پرست تہا
۱۳	اردوان کبیر بن اشکانان	۳۲ سال		[illegible]
۱۴	خسرو بن اشکانان	۱۵ سال		[illegible]
۱۵	بہافرید بن اشکانان	۱۵ سال		[illegible]
۱۶	بلاش ابن اشکانان	۲۲ سال		[illegible]
۱۷	گودرز بن اشکانان	۳۰ سال		[illegible]
۱۸	نرسی ابن اشکانان	۲۰ سال		[illegible]
۱۹	اردوان ثانی	۳۱ سال	۱۱۸	[illegible]

طبقہ چوتہا اکاسرہ

نمبر	نام بادشاه	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	اردشیر بن بابک	۱۴ سال ۱۰ ماه	۱۱۹	شش برس تک ملوک طوائف سی لڑتا رہا بعد اوسکی تباہ کرنیکی چودہ برس حکومت بعضی تیرہ اور بعضی گیارہ برس بیان کرتی ہین
۲	شاپور بن اردشیر	۳۰ سال ۱۵ یوم	۱۲۰	اسکی زمانہ مین مانی نبی کاذب ظاہر ہوا تہا
۳	ہرمز ابن شاپور	۲ سال	۱۲۰	یہہ پہلوان اور شجاع و بہادر تہا سنہ ۵۶۰ سکندری مین فوت ہوا
۴	بہرام بن ہرمز	۳ سال ۳ ماه	۱۲۰	شروع سنہ ۵۶۴ سکندری کے فوت ہوا
۵	بہرام ابن بہرام	۱۷ سال	۱۲۱	سنہ ۵۸۱ سکندری مین فوت ہوا
۶	بہرام ابن بہرام ابن بہرام	۴ سال ۴ ماه	ایضاً	سنہ ۵۸۵ سکندری مین فوت ہوا
۷	نرسی ثانی بہرام ابن بہرام	۹ سال	ایضاً	سنہ ۵۹۴ سکندری مین فوت ہوا
۸	ہرمز ابن نرسی	۷ سال	ایضاً	ابوالفدا نے لکہا ہے کہ اسنی نوی برس سلطنت کی ہی سنہ [illegible] فوت ہوا حمزہ اصفہانی سات برس تبلاتا ہی
۹	شاپور بن ہرمز	۷۲ سال	ایضاً	عقلمند تہا انتظام اوسکو اچہا آتا تہا
۱۰	اردشیر بہائے شاپور کا	۴ سال	۱۲۴	آسمانی رنگ چہینٹ کا لباس مع پیجامہ چہینٹ کی وہ پہنتا تہا تاج اوسکا سبز تہا
۱۱	شاپور ابن شاپور	۵ سال	ایضاً	
۱۲	بہرام بن شاپور کرمان شاه	۱۱ سال	۱۲۵	اوسکو کرمانشاه بہی کہتی ہین اوسنی تمام عمر مین کسی کسی کی عرضی نہ سنی بعد اوسکی مرنیکی تمام ناشتون کی عرضیان مہر بند نکلین کبہی انصاف اوسنی نہ کیا تہا

۱۳	یزدگرد اثیم بن بہرام	۱۲ سال ۵ ماہ ۱۸ روز	۱۲۵	اوسکو مجرم اور اثیم اور ظالم بہی کہتی ہینا
۱۴	بہرام گور بن یزدگرد	۱۹ سال ۱۱ ماہ	۱۲۵	اوسنی بہت آثار درمیان ترکستان اور روم اور ہندوستان کے چہوڑی ہین اور اوسکی وقت مملکت سبز خوارہی
۱۵	یزدگرد ابن بہرام گور	۱۸ سال ۴ ماہ ۱۸ روز	۱۲۶	اور ہم لہو و لعب میں بہت رہتا تہا رعایا کے آدہی روز کا کام خود کیا لیتا تہا
۱۶	فیروز بن یزدگرد	۲۷ سال	ایضاً	ابو الفدا نے ۲۷ برس لکہی ہین اسنی کئی شہر تعمیر کئی ہین ایک شہر مین دوسرا حصہ شہر پر ایک ری مین ایک جرجان مین
۱۷	بلاش ابن فیروز	۴ سال	۱۲۸	
۱۸	قباد بن فیروز	۴۱ سال	ایضاً	اسکی زمانہ مین مزدک کا فر نبی کاذب ظاہر ہوا تہا جسنی زنا مباح کردیا تہا
۱۹	کسری بن قباد	۴۸ سال	۱۲۹	سات شہر اوسنی آباد کئی ہین اور بہت شہر فتح کئے ہین
۲۰	ہرمز بن کسری	۱۲ سال	۱۳۳	اسکی گہر مین تین ہزار بیوی اور بارہ ہزار لونڈیا گانی بجانی والی تہین اور چہہ ہزار
۲۱	کسری بن ہرمز بن کسری پرویز	۳۸ سال	۱۳۴	آدمی کا پہرہ اوسکی گہر پر لگتا تہا — اور آٹہہ ہزار یا نسو گہوڑنی اوسکی اصطبل
۲۲	قباد ابن کسری بن شیرویہ	۸ ماہ	۱۳۹	مین خاص اوسکے سواری کی تہی — اور نوسو ساٹہہ ہاتہی اور بارہ ہزار خچر
۲۳	اردشیر شیرویہ	۱ سال ۶ ماہ	۱۳۹	باربرداری کی واسطی اور بیس ہزار اونٹ تہی نعمان ابن منذر کو اوسنی ہاتہی کی سامنی
۲۴	بوران دخت بنت کسری	۱ سال ۴ ماہ	۱۴۱	ڈلوا کر قتل کیا اور اوسکے بال بہی سستی قیمت کر دوخت کئی
۲۵	فیروز خشنشبندہ	چند روز	ایضاً	
۲۶	ارزمین دخت بنت پرویز	۶ ماہ	ایضاً	
۲۷	خورزاد خسرو ابن پرویز	ایکسال	۱۴۲	
۲۸	یزدجرد بن شہریار	۲۰ سال	۱۴۳	

چار ہزار چار سو نو برس اور نو مہینے بائیس روز کے عرصہ مین ان چہاسٹھہ بادشاہون نے حکومت فارس کی کی واضح ہو کہ ابتدا از ظہور تناسل اور پیدائش دنیا سے آخر ایام دولت ملوک فارس تک یہہ بادشاہ جو ان چار جدولون مین مذکور ہوئے گذرے ہین جنکی تعداد چہاسٹھہ ہے

اسکے آگے جدولین روم کے لکہتا ہون

نقشہ ملوک مقدونیہ کا جو بعد سکندر کے ہوئی

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام سلطنت	صفحہ	
۱	بطلیوس بن ارنب	۴۰ سال	۱۵۰	اسکو شتسیون بن لاغوس کہتے ہین اوسکا لقب منطقی بہی ہے
۲	بطلیوس بن بطلیوس محب الاب	۳۸ سال	۱۵۱	فیلو ذوفوس اسی نے توریت کا ترجمہ یونانی مین زبان عبرانی سے کروایا ہے
۳	بطلیوس صانع	۲۶ سال	ایضاً	اور اخطیس اسکو کہتے ہین
۴	بطلیوس محب الاب بیلو بطور	۱۷ سال	۱۵۱	اسنے بنی اسرائیل سے جہاد کیا اور اونکو قید مین رکہا اسکے زمانہ مین انطیاخوس نے شہر انطاکیہ بسایا تہا
۵	بطلیوس نجومی فیقنوس	۲۴ سال	ایضاً	درمیان ۱۳۱ سنہ سکندری مین فوت ہوا
۶	بطلیوس محب ام	۳۵ سال	ایضاً	اسکو فیلو میطور کہتے ہین
۷	بطلیوس صانع ثانی	۲۹ سال	ایضاً	انطیاخوس سے لڑائی کیا تہا جب شام کو وہ گیا ملک شام کا مالک ہوگیا ۔ اسکو اور اخطیس بہی کہتے ہین
۸	بطلیوس مخلص	۱۷ سال	ایضاً	درمیان ۲۱۱ سنہ سکندری کے فوت ہوا
۹	بطلیوس اسکندری	۱۰ سال	ایضاً	اسکو سوطیرا بہی کہتے ہین
۱۰	بطلیوس سیدریطس	۹۰ سال	۱۵۱	

۱۱	اسکندروس	۳ سال	۱۵۱	سنہ ۲۲۳ سکندری مین فوت ہوا
۱۲	بطلیوس جدیدی	۸ سال	۱۵۲	سنہ ۲۳۱ سکندری مین فوت ہوا
۱۳	بطلیوس خبیث	۳۰ سال	۱۵۲	سنہ ۲۶۰ سکندری مین فوت ہوا
۱۴	قلوبطرا بنت مخہ	۲۲ سال	ایضاً	یہہ عورت علم دوست تھی کتب افلاطون اور ارسطو اور بقراط کے اوسنے جمع کروائین

ان تیرہ بادشاہون نے تین سو چار برس کی عرصہ تک حکومت کی ابوالفدا دوسو پچہتر (۲۷۵) برس بتلاتا ہی

نقشہ ملوک رومیہ کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	یوبیوس	۷ سال	۱۵۳	
۲	اغسطس قیصر	۵۶ سال سنہ ۴۴ ابو	ایضاً	اصفہانی کہتا ہی کہ اسکی بیالیسوین سال جلوس کی حضرت مسیح علیہ السلام پیدا ہوئی اور ابوالفدا کہتا ہی کہ اکتیسوین سال مین پیدا ہوئے
۳	طباریس	۲۲ سال	ایضاً	اسکی وقت مین مسیح ۳۳ آسمان پر چلی گئی یہہ بانی شہر طبریہ کا ہے
۴	طباریس عالبس	۴ سال	۱۵۴	
۵	قلودفس	۱۴ سال	ایضاً	اسنی یعقوب حواری کو قتل کرکی نصاری کی مارنیکا حکم دیا یہہ شخص اول قاتلین نصاری سی شمار کیا جاتا ہے
۶	نیرون	۱۴ سال ۲۴	ایضاً	اسنی شمعون اور بولس حواری کو اور ایک جماعت نصاری کو قتل کیا
۷	طاطس اور اسپتیانوس	۱۳ سال	ایضاً	ان دو شخصون نے بالمشارکت بادشاہت کی یہود پر چڑھائی کرکے بیت المقدس کو جلایا
۸	دومطیانوس	۱۵ سال	۱۵۵	اسکے زمانہ مین یوحنا حواری کاتب انجیل کا جزیرہ فطموس مین گیا
۹	طرایانس	۱۹ سال	ایضاً	

۱۰	ادریانس	۲۱سال	ایضاً	اسنی بہی باقی ماندہ مکانات بیت المقدس کی خراب کئی
۱۱	انطونیوسس	۲۳سال	۱۵۵	اسنی پہر کر بیت المقدس کی تعمیر کروائی اور اوسکا ایلیا نام کہا
۱۲	مرقس	۱۹سال	۱۵۵	
۱۳	قومودسس	۱۳سال	۱۵۶	
۱۴	سویرس	۱۸سال	۱۵۷	
۱۵	انطونیوسس	۷سال	۱۵۷	
۱۶	انطونیوسس ثانی	۴سال	۱۵۷	اسکی آخر ایام سلطنت مین جالینوس حکیم فوت ہوا
۱۷	اسکندر بامیاسس	۱۳سال	۱۵۷	
۱۸	کمسمس	۳سال	ایضاً	
۱۹	غزدیانس	۶سال	ایضاً	
۲۰	فیلقس	۶سال	ایضاً	
۲۱	دیقیوسس	۲سال	ایضاً	اسی کی پاس سی صحاب کہف بہاگ گئی تہی جب اوسنی نصارای کو قتل کرنا شروع کیا تہا
۲۲	غلس	۱۵سال	ایضاً	
۲۳	قلودیس	۱سال	۱۵۸	
۲۴	بلیس	۶سال	۱۵۸	
۲۵	ابردیس	۷سال ۶ماہ	۱۵۸	
۲۶	دقلطیانس و مقسیمیانس	۱۹سال	۱۵۸	ان دونون بادشاہون نی نصارای کو ڈہونڈ ڈہونڈکر روم مین ہلاک قتل کیا اور قید کیا تہا
۲۷	قرویقیس	۵سال	۱۵۸	
۲۸	دقلطیانس	۲۰سال	۱۵۸	

ان تین سو بیاسی برس چہ مہنی مین اٹہائیس بادشاہون نے حکومت کی ۳۸۲ ۲۸

نقشہ ملوک قسطنطنیہ کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد سال حکومت	صفحہ	
۱	قسطنطین المظفر بن ہیلانی	۳۱ سال	۱۵۸	یہہ بانی قسطنطنیہ شہر کا ہی اسنی بت پرستی چھوڑ کر مذہب نصرانیہ قبول کیا تہا
۲	قسطنطین	۲۴ سال	۱۵۹	
۳	یولیانس بن اخی قسطنطین	۲ سال ۲ ماہ	ایضاً	
۴	اوالس بن نوحالہ	۱۴ سال	۱۶۰	
۵	تیدوسیس صغیر	۲۴ سال	۱۶۰	
۶	مرقیانس ومسماۃ بلخاریا	۷ سال	۱۶۱	مرقیانس کے جورو وہ مسماۃ بلخاریا تہی ان دونوں نے سات برس حکومت کی
۷	ایون اکبر	۱۶ سال	۱۶۱	
۸	ایون اصغر	یکسال	۱۶۱	
۹	زنین ارمیناقی	۱۷ سال	۱۶۱	
۱۰	نسطاس	۲۷ سال	۱۶۱	
۱۱	یوسطینس	۹ سال	۱۶۲	کلیسہ رہا کا بانی یہی ہی
۱۲	یوسطنیانس	۳۹ سال	۱۶۲	
۱۳	یوسطینس ثانی	۱۳ سال	ایضاً	
۱۴	طبارینس	۴ سال	ایضاً	
۱۵	موریقیس	۲۰ سال	ایضاً	
۱۶	فوقاس	۸ سال	ایضاً	
۱۷	ہرقل اور اوسکا بیٹا	۳۱ سال	ایضاً	

اس تین سو پانچ برس کے عرصہ مین سترہ بادشاہون مذکورہ بالا نے حکومت کی

تتمہ

واضح ہو کہ حمزہ اصفہانی نے اپنی کتاب مین دیکھ سے ایک فصل نقل کی ہے جسکی ترجمہ کرنی کی بہت ضرورت مجکو معلوم ہوتی ہے لہذا ترجمہ اس فصل کا بعینہ کرتا ہون دیکھ کہتا ہے کہ مین ایک بادشاہ روم کی کتاب سے نقل کرتا ہون — کہ قسطنطین بن ہیلانی عرب کی تاریخ مقرر ہونے کی قبل دوسو ستانوین برس اول تہا اکیس برس اوسنے بادشاہت کی — پہر اوسکی بعد بیٹا اوسکا قسطنطین — ابن قسطنطین چوبیس (۲۴) برس تک حکومت کرتا رہا یہہ تاریخ عرب کی مقرر ہونے کی دوسو چہیاسٹھہ (۲۶۶) برس اول تہا اور دوسو بیالیس (۲۴۲) برس پہلی عرب کی تاریخ کے فوت ہوا وہ درمیان سنہ (۲۵۰) سکندری کی مرا تہا اور قسطنطین ابن ہیلانی درمیان سنہ (۲۳۶) سکندری کی فوت ہوا — بعد اوسکے بلینوس نے جلوس کیا دو برس تک حکومت کرتا رہا اسکے سلطنت دوسو چالیس (۲۴۰) برس قبل تاریخ عرب کی ہو چکی تہی اوسکے بعد تیدوس نے دس برس چھہ مہینے حکومت کی اوسکی بعد اسطلیوس دس برس نو مہینے تک حاکم رہا — اوسکی بعد غرذنیوس اور انطلیوس اور تندوس چھہ برس کی عرصہ مین تینون بادشاہون سے حکومت تمام ہوئی — ان کی بعد ارقادس ابن تندوس بادشاہ ہوا اوسنے تیرہ برس اور تین مہینے سلطنت کی — بعد ازان تیدوس بن ارقادس نے بیالیس برس ایک مہینے حکومت کی — بعد ازان اسطینوس اور اسطینوس نے انتیس (۲۹) برس بادشاہت کی بعد ازان لاوی اکبر نے سولہ برس حکومت کی — پہر لاوی اصغر نے ایک برس — پہر زنن نے سترہ (۱۷) برس پہر نسطاس نے ستائیس (۲۷) برس چار مہینے حکومت کی — پہر انطلیس نے نو برس گیارہ مہینے بادشاہت کی — پہر قسطروندس بادشاہ ہوا اوسنے اٹہتیس سال تین مہینے حکومت کی پیغمبر خدا محمد مصطفی صلعم اسکی ایام حکومت مین پیدا ہوئی تہے اوسکی بعد اصطفانس بادشاہ ہوا اوسنے پانچ برس تین مہینے حکومت کی — اوسکی بعد مرقینوس بادشاہ ہوا اوسنے بیس سال چار مہینے حکومت کی نبی صلعم مبعوث اوسکے زمانہ مین ہوئے تہے — پہر فوقاس بادشاہ ہوا اسکے اخر ایام حکومت

حکومت مین ہجرت نبوی ہوئی تہی جسمین سال ہجری شروع ہوا اوسنی آٹھہ برس حکومت کی — بعد ازان ہرقل اور اوسکا بیٹا جو شام پر لڑا تہا بادشاہ ہوئی اوسکی زمانہ مین نبی صلعم نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی اکتیس ۳۱ برس اوسنے بادشاہت کی — پہر قسطنطین ابن ہرقل بادشاہ ہوا اوسکی ایام حکومت مین حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ شہید ہوئی اور جنگ صفین بہی اوسکے ایام حکومت مین ہوئے پچیس ۲۵ برس بادشاہت کی — اوسکی بعد قسطنطین بیٹا ہرقل کے جو روکا بادشاہ ہوا سترہ ۱۷ برس اوسنے حکومت کی — پہر قسطنطین ابن ہرقل بادشاہ ہوا عبد الملک بن مروان کے وقت مین وہ بادشاہ ہوا تہا دس ۱۰ برس اوسنی حکومت کی — پہر لاوی بادشاہ ہوا اوسکو الیون بہی کہتی ہین اوسنے تین برس حکومت کی — بعد ازان طبارس نے سات برس بادشاہت کی پہر اسطینوس زمانہ عمر بن عبد العزیز کی مین بادشاہ ہوا اوسنے چہہ برس بادشاہت کی — پہر سطاسینوس نی دو برس بادشاہت کی — پہر تدرس نی دو برس — پہر لاوی بادشاہ ہوا اوسکے ایام حکومت مین خلفاء بنی امیہ کے خاندان مین بادشاہت نرہی تہی اوسنی پچیس ۲۵ برس تین مہینی بادشاہت کی — بعد ازان لاوی بن قسطنطین نے پانچ برس حکومت کی — پہر قسطنطین ابن لاوی بادشاہ ہوا اوسنی دو مہینی کم دس ۱۰ برس حکومت کی — پہر قسطنطین نے چہہ برس سات مہینی بادشاہت کی — اوسکے بعد مسماۃ ملکہ ارینہ بادشاہ ہوئے یہہ وہ عورت ہی جسنی اپنے باپ سی ملک چہین لیا تہا اوسنے پانچ برس بادشاہت کی — پہر نقفور ایام ہارون رشید مین بادشاہ ہوا اوسنی آٹھہ برس نو مہینی بادشاہت کی پہر استراد بن نقفور بادشاہ ہوا اوسنی دو مہینی بادشاہت کی — پہر میخائیل ابن نوفیل سات برس پانچ مہینی تک بادشاہت کرتا رہا — بعد ازان نوفیل بن میخائیل ایام دولت مامون مین بادشاہ ہوا بائیس برس تین مہینی اوسنے بادشاہت کی بعد ازان — اوسکا بیٹا میخائیل بن نوفیل اور والدہ اوسکی ایام متوکل باللہ تک اٹہائیس برس تک حکومت کرتی رہی — اس بادشاہ کی وقت سی اس خاندان مین سی بادشاہت جاتی رہی اور صقلب کی قبضہ مین ہوگئی مغنی کی عہد مین بسیل صقلبی درمیان ۲۵۳ سنہ ہجری کے بادشاہ ہوا اوسنی بیس برس سلطنت کی بعد ازان الیون بن بسیل ایام معتمد مین درمیان ۲۷۳ سنہ ہجری کے بادشاہ ہوا — پہر سکندروس بن بسیل ایام مقتدر مین درمیان ۲۹۹ سنہ ہجری کے بادشاہ ہوا اوسنی ایک برس دو مہینی سلطنت کے ایک بہوڑا اوسکی نکلا تہا جسکی صدمہ سے ہلاک ہوا — بعد ازان قسطنطین بن الیون بادشاہ ہوا بارہ برس سلطنت کرتا رہا اوسپر قسطنطین ابن ارمنوس غالب آیا بیٹا اوسکا مدینۃ السلام مین تہا بعد وفات اپنی باپ کی بہاگ کر روم مین چلا گیا جب وہ ملک پر غالب آگیا اور دار السلطنت مین جو کہ ولد اسلطنت ہو گیا پہر اوسکا قسطنطین بن الیون صاحب اوسپر غالب ہوئے اونہوں نے اوسکو قتل کیا بعد اوسکے مقتول ہونیکی قسطنطین ابن الیون درمیان ۳۰۱ سنہ ہجری کی سلطان ہوا

نقشہ ملوک عرب عراق کا جنکو لخمین یا کہتے ہین

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	ملک بن فہم		۱۶۹	زمانہ اوسکا ملوک طوایف کا زمانہ تہا یعنی بعد سکندر کی اوسکو ایک شخص مسمی سلیمہ نی قتل کیا تہا
۲	خدیمہ بن مالک ابن فہم	۶۰ سال	۱۷۰	اسی شخص نے اول لشکر کشی کرنی کی تدبیر نکالی
۳	عمرو بن عدی	۱۱۸ سال	۱۷۲	اردشیر کی زمانہ مین ۱۴ برس دس مہینی اور شاپور کی وقت مین آٹھہ برس دو مہینی حکومت کے
۴	امرء القیس بن عمرو بن عدی	۱۱۴ سال	۱۷۳	شاپور ابن اردشیر کی زمانہ مین ۲۳ برس اور ہرمز بن شاپور کی وقت مین ۲ برس دس مہینی بہرام کی زمانہ مین ۹ برس ۳ مہینی بہرام ابن بہرام کی زمانہ مین ۲۳ برس بہرام ثالث کے زمانہ مین ۱۳ برس ۶ مہینی نرسی بن بہرام ابن بہرام کی زمانہ مین ۹ برس ہرمز ابن نرسی کے زمانہ مین تیرہ ۱۳ برس شاپور ذی الاکتاف کی وقت مین ۲ برس ۵ مہینی حکومت کی اسطرح سی اتنی بادشاہتین اسنے دیکہین
۵	عمرو بن امرء القیس	۶۰ سال	۱۷۳	شاپور ذی الاکتاف اور اردشیر اور شاپور ابن شاپور کے زمانہ مین تہا
۶	امرء القیس بن البدا بن عمرو	۲۱ سال	۱۷۴	اسنی آگ مین عمرو بن طوق کو جلایا اور یہہ رسم آگ کی اول نکالے
۷	نعمان ابن امرء القیس	۳۰ سال	ایضاً	یہہ بانی خورنق اور سدیر کا ہی
۸	منذر ابن نعمان	۴۴ سال	ایضاً	یزدگرد ابن بہرام گور اور فیروز ابن یزدگرد کی زمانہ مین تہا
۹	منذر ابن منذر	۷ سال	۱۷۵	یہہ قباد بن فیروز کی زمانہ مین

۱۰	نعمان ابن اسود	۴ سال	۱۷۵	قباد بن فیروز کی زمانہ مین موجود تہا
۱۱	ابو یعفر بن علقمۃ الذمیلی	۳۴ سال	ایضاً	ایضاً
۱۲	امراء القیس ابن النعمان	۷ سال	ایضاً	ایضاً
۱۳	منذر ابن امراء القیس اسکو منذر ابن ماء السماء بہی کہتی ہین	۴۲ سال	ایضاً	نوشیروان کے وقت مین بہی ۲۶ برس تک حکومت کرتا رہا
۱۴	حارث ابن عمر		ایضاً	نوشیروان کے زمانہ مین ہے
۱۵	منذر ابن امراء القیس ثانی			اسیکی وقت مین امراء القیس شاعر تہا اور نوشیروان کے زمانہ مین تہا
۱۶	عمر ابن منذر	۷ سال ۶ ماہ	۱۷۶	نوشیروان کے زمانہ مین تہا
۱۷	قابوس بن منذر	۴ سال	ایضاً	نوشیروان کے زمانہ مین تہا
۱۸	فیشہرت	۱ سال		ایضاً
۱۹	منذر ابن نعمان	۴ سال	۱۷۶	ایضاً ہرمز ابن نوشیروان کی زمانہ مین بہی اور اسنی تین برس چار مہینی تک سلطنت کے
۲۰	نعمان ابن المنذر	۲۲ سال	ایضاً	اور اسکو کسری پرویز نے قتل کیا
۲۱	ایاس ابن قبیصہ	۷ سال	ایضاً	اسکی ایک برس چہہ مہینی جلوس کی بعد نبی صلعم مبعوث ہوے تہے
۲۲	زادسی	۱۷ سال	ایضاً	بوران بنت پرویز کی ایک سال جلوس تک بادشاہ رہا
۲۳	منذر ابن نعمان ابن منذر	۸ ماہ	ایضاً	
۲۴	بوران بنت پرویز	۷ ماہ		ایام ابوبکر رض اور عمر رض کے مین بوران مذکور کی بہی ہجرت کی حکومت سات مہینی کے
۲۵	یزدگرد بن شہریار بن پرویز	۱۹ سال		حضرت عمر اور حضرت عثمان رض کے وقت مین وہ بادشاہ ہجرت کا ہوا

نقشہ ملوک غسان کا جو اسلام کی ظاہر ہونے سی چار سو برس اول بادشاہت کرتی تہی

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	حفنہ بن عمرو	۴۵ سال ۳ ماہ	۱۷۷	چار سو برس قبل ظہور اسلام کی وہ سلطنت کرتا تہا
۲	عمرو بن حفنہ	۵ سال	ایضاً	چند کلیسا اوسکی بنائی ہوئی ہین ایک کلیسا حالی مشہور ہی
۳	ثعلبہ بن عمرو	۱۷ سال	۱۷۸	اوسنی ایک کوشک اور حوض بنایا
۴	حارث بن ثعلبہ	۲۰ سال	ایضاً	
۵	جبلہ بن حارث	۱۰ سال	ایضاً	اسنی پل اور راہ وغیرہ کی بنیاد ڈالی
۶	حارث بن جبلہ	۱۰ سال	۱۷۸	
۷	منذر بن حارث	۳ سال	ایضاً	
۸	نعمان ابن حارث	۱۵ سال ۶ ماہ	ایضاً	
۹	منذر ابن الحارث	۱۳ سال	ایضاً	
۱۰	جبلہ ابن حارث	۳۴ سال	ایضاً	
۱۱	ایہم ابن حارث	۳ سال	ایضاً	
۱۲	عمرو بن الحارث	۲۲ سال ۲ ماہ	ایضاً	
۱۳	حفنہ اصغر	۲۰ سال	ایضاً	
۱۴	نعمان ابن منذر	۱ سال	ایضاً	
۱۵	نعمان ابن عمرو	۲۷ سال	ایضاً	

۱۶	جبلہ ابن نعمان	۱۶ سال	ایضاً	
۱۷	نعمان ابن الایہم	۱۲ سال	ایضاً	
۱۸	حارث ابن ایہم	۲۲ سال ۵ ماہ	۱۷۹	
۱۹	نعمان ابن حارث	۱۰ سال	۱۷۹	
۲۰	منذر ابن نعمان	۱۹ سال	ایضاً	
۲۱	عمرو بن نعمان	۳۳ سال ۴ ماہ	ایضاً	
۲۲	حجر بن نعمان	۱۲ سال	ایضاً	
۲۳	حارث ابن حجر	۲۶ سال	ایضاً	
۲۴	جبلہ ابن حارث	۱۷ سال ۱ ماہ	ایضاً	
۲۵	حارث ابن جبلہ	۱۲ سال ۵ ماہ	ایضاً	
۲۶	نعمان ابن حارث ابوکرب	۲۷ سال ۳ ماہ	ایضاً	
۲۷	ایہم ابن جبلہ	۲۷ سال ۲ ماہ	ایضاً	
۲۸	منذر ابن جبلہ	۱۳ سال	ایضاً	
۲۹	شراحیل بن جبلہ	۲۵ سال ۳ ماہ	ایضاً	
۳۰	عمرو بن جبلہ	۱۰ سال ۲ ماہ	ایضاً	
۳۱	جبلہ ابن حارث	۴ سال	۱۷۹	
۳۲	جبلہ ابن ایہم	۳ سال	۱۷۹	

تمام اہل غسان مین ۳۲ بادشاہ گذرے ہین جنکا نام اوپر مذکور ہوا انہون نے چھ سو سولہ (۶۱۶)
برس کی عرصہ مین بتفصیل مذکور سلطنت کے ہے

نقشہ ملوک حمیر یعنی بادشاہان عرب یمن کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	قحطان بن عابر بن شالح بن نوح		۱۶۳	یہہ اول بادشاہ یمن کا ہوا
۲	یعرب ابن قحطان		۱۶۳	یہی شخص موجد زبان عربی کا ہے
۳	یشجب بن یعرب		ایضاً	
۴	عبد شمس ابن یشجب		ایضاً	اسکو سبا کہتی ہین
۵	حمیر ابن سبا		۱۶۴	
۶	واثل بن حمیر		ایضاً	
۷	السکسک بن واثل		ایضاً	
۸	یعفر ابن السکسک		ایضاً	
۹	عامر بن باران		ایضاً	اسکو ذو ریاش بھی کہتے ہین
۱۰	نعمان ابن یعفر ابن سکسک		ایضاً	اسکو معافر بھی کہتے ہین
۱۱	اشمح بن نعمان المعافر		ایضاً	
۱۲	شداد بن عاد		ایضاً	
۱۳	لقمان ابن عاد بن ملطاط ابن سبا		ایضاً	
۱۴	ذو سدد	سال ۱۵۰	۱۶۵	
۱۵	حارث ابن ذو سدد	سال ۱۲۵	ایضاً	اسکو حارث الرائش کہتی ہین اور یہی تبع اول ہی
۱۶	ذو القرنین صعب ابن الرائش		ایضاً	

۱۷	ذو المنار ابرہہ ابن ذو القرنین	۱۸۳ سال	۱۶۵	
۱۸	افریقیس ابن ابرہہ	۱۶۴ سال	ایضاً	
۱۹	ذو الاذعار عمر بن ذو المنار	۲۵ سال	ایضاً	
۲۰	شرحبیل بن عمرو		ایضاً	حمزہ اصفہانی نی اسکا ذکر نہین کیا
۲۱	الہداد بن شرحبیل	۷۵ سال	ایضاً	
۲۲	بلقیس بنت الہداد	۴ سال	۱۶۶	
۲۳	ناشر النعم بن شرحبیل	۸۵ سال	ایضاً	
۲۴	شمر مرعش	۳۷ سال	ایضاً	
۲۵	ابو مالک بن شمر	۵۵ سال	ایضاً	
۲۶	اقرن بن ابی مالک	۵۳ سال	۱۶۶	یہہ تبع ثانی کہلاتا ہی ابو الفدا کہتا ہی کہ عمران سے اور مرثقیا یہہ دو بادشاہ ابو مالک کی بعد اور گذرے ہین
۲۷	ذو حبشان بن اقرن	۷۰ سال	ایضاً	
۲۸	تبع بن الاقرن بن شمر	۱۶۳ سال	۱۶۷	
۲۹	کلیکرب بن تبع	۳۵ سال	ایضاً	
۳۰	ابو کرب اسعد	۱۲۰ سال	ایضاً	
۳۱	حسان بن تبع	۷۰ سال	ایضاً	
۳۲	عمر بن تبع	۶۳ سال	ایضاً	
۳۳	عبد کلال	۷۴ سال	ایضاً	
۳۴	تبع بن حسان ابن کلیکرب	۷۸ سال	ایضاً	اسکو تبع اصغر بہی کہتی ہین
۳۵	حارث ابن عمر		ایضاً	
۳۶	مرثد بن عبد کلال	۴۱ سال	۱۶۷	

نمبر	نام بادشاہ	مدت	صفحہ	کیفیت
۳۷	ولیعہ بن مرثد	۷۳سال	ایضاً	
۳۸	ابرقتہ بن الصباح		ایضاً	شاپور کی وقت مین تہا
۳۹	صہبان ابن محرث	۱۵سال	ایضاً	
۴۰	عمرو بن تبع	۵۷سال	ایضاً	
۴۱	ذودشناتر	۲۷سال	ایضاً	
۴۲	ذو نواس	۲۰سال	ایضاً	در صحیح ہو کہ بعد بادشاہان حمیر کہ ۲۶ شخص دو ہزار بیس برس کے ۲۰۲۰
۴۳	ذو جدن	۹سال	ایضاً	عرصہ مین گذری تین شخص حبشہ کی بادشاہ ہوئی اور
۴۴	ارباط		۱۶۸	اٹھ نفر فارس کے پہر اہل اسلام کی عمل مین آیا وہ
۴۵	ابرہۃ الاشرم صاحب فیل	۲۳سال	ایضاً	حبشہ کے یہہ ہین
۴۶	یکسوم	۱۷سال	ایضاً	
۴۷	مسروق	۱۲سال	ایضاً	
۴۸	سیف بن ذی یزن			انکی بعد پہر قبیلہ حمیر کو سلطنت نصیب ہوئی

نقشہ اون بادشاہون کا جو جرہم کی اولاد سی مالک حجاز کی ہوئی

نمبر	نام بادشاہ	صفحہ	نمبر	نام بادشاہ	صفحہ
۱	جرہم	۱۸۰	۷	مضاض بن عبد المسیح	۱۸۰
۲	عبدیالیل بن جرہم	ایضاً	۸	عمرو بن مضاض	ایضاً
۳	جرشم ابن عبدیالیل	ایضاً	۹	حارث ابن مضاض	ایضاً
۴	عبد المدان بن جرشم	ایضاً	۱۰	عمرو بن الحارث	ایضاً
۵	ثعلبہ ابن عبد المدان	ایضاً	۱۱	بشر ابن الحارث	ایضاً
۶	عبد المسیح بن ثعلبہ	ایضاً	۱۲	مضاض بن عمرو بن مضاض	ایضاً

نقشہ لڑائیوں عربکا جو دونوں ساتہہ مشہور ہین

نام لڑائی کا	صفحہ
یوم خزار	۱۹۲
ایام بنی وایل	۱۹۳
یوم واردات	۱۹۳
یوم قضیہ یوم النحالق	ایضاً
یوم عین اباغ	ایضاً
یوم مرج حلیمہ	ایضاً
یوم الکلاب الاول	۱۹۴
یوم اوارہ	ایضاً
یوم احرحان	۱۹۵
یوم شعب جبلہ	ایضاً
یوم ذی قار	۱۹۶

ملوک کندہ کا نقشہ

نام بادشاہ	صفحہ
حجر آکل المرار بن عمر	۱۸۰
عمرو بن حجر	۱۸۱
حارث ابن عمر	ایضاً
حجر ابن الحارث	۱۸۲
شراحیل بن الحارث	[illegible]
معدی کرب ابن الحارث	[illegible]
امرار القیس شاعر	۱۸۲
حارث بن ابی سمر اور سموال کا حال	۱۸۳

بادشاہان متفرقہ حجاز کی یہہ گذری ہین

نام بادشاہ	صفحہ
عمرو بن لحی ابن حارثہ	۱۸۳
زہیر ابن حباب بن ہبل	۱۸۴
کلیب بن ربیعہ ابن الحارث	۱۸۶
زہیر ابن جذیمہ بن رواد	۱۸۸
قیس ابن زہیر العبسی	۱۹۰

نقشہ تواریخ ملوک قریش کا معہ خاندان امویہ اور عباسیہ اور ملوک مصر و افریقیہ کی جو بعد انتقال و رحلت فرمانے رسول اللہ کی بادشاہ ہوئے ہین

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	سال جلوس	سال وفات	صفحہ کتاب ابو الفدا	حال ضروری
۱	ابوبکر الصدیق رض	۲ سال ۳ ماہ ۸ روز	۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری ۱۶ جولائی سنہ ۶۳۲	۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۳ ہجری ۲۵ جولائی سنہ ۶۳۴	۳۰۴	عمر اونکی تریسٹھ برس کی ہوئی اون ایام مین دو بار ان قریش کی در عرب بابت بادشاہت ... اونکی حکومت تھی
۲	عمر بن الخطاب رض	۱۰ سال ۶ ماہ ۱۸ روز	سنہ ۱۳ ہجری سنہ ۶۳۴ ع	۲۶ ذی الحجہ سنہ ۲۳ ہجری ۳ نومبر سنہ ۶۴۴ عیسوی	۳۸۲	عمر تریسٹھ برس کی پائی اول نام اونکا امیر المومنین کہا گیا ہے
۳	عثمان بن عفان رض	۱۰ سال ۱۱ ماہ ۲۲ روز	سنہ ۲۳ ہجری سنہ ۶۴۴ عیسوی	۱۸ ذی الحجہ سنہ ۳۵ ہجری ۱۹ جون سنہ ۶۵۶ ع	۴۰۰	بیاسی برس کی عمر مین شہید ہوئے ہین
۴	علی ابن ابیطالب رض	۵ سال ۳ ماہ ۳ روز	سنہ ۳۵ ہجری سنہ ۶۵۶ ع	۱۷ رمضان سنہ ۴۰ ہجری ۲۳ جنوری سنہ ۶۶۱	۴۱۱	تریسٹھ برس کی عمر ہوئے
۵	حسن بن علی رض	۶ ماہ	سنہ ۴۰ ہجری	سنہ ۵۶ ہجری	۴۱۴	سنتاون ۵۷ برس کی عمر پائی ہے

اب خاندان امویہ مین خلافت آئی پندرہ بادشاہ اس خاندان کے گذرے ہیں اونکی عملداری مصر اور شام اور حجاز اور ہند اور چین اور خراسان اور مشرق اور مغرب اور اندلس اور تمام اطراف و اقطار مین پھیل گئی تھی اونکا نقشہ یہہ ہے

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ ابوالفدا	حال ضروری
١	معاویہ بن ابی سفیان	١٩ سال ٣ ماہ ٢٥ روز	سنہ ٥٦ ہجری	رجب سنہ ٦٠ ہجری اپریل ٦٨٠	٤٤٦	اٹہتر برس کی عمر ہوئی اوسنے اول مسجد میں حجرہ بنایا اور قاصد مقرر کئے
٢	یزید ابن معاویہ	٣ سال ٨ ماہ	ماہ رجب سنہ ٦٠ ہجری	١٤ ربیع الاول سنہ ٦٤ ہجری ١٠ نومبر سنہ ٦٨٣	٤٥٨	اڑتالیس برس کی عمر اوسکی ہوئی دمشق میں فوت ہوا یہی قاتل حسین ؓ ہے
٣	معاویہ ابن یزید	٣ ماہ ٢٢ یوم	١٤ ربیع الاول سنہ ٦٤ ہجری	سنہ ٦٤ ہجری	٤٦٧	تئیس ٢٣ برس کی عمر پائی اسنے آپ خلافت چہوڑ دی تہی
٤	عبداللہ ابن زبیر رض	٩ سال ١١ ماہ ٣ روز	سنہ ٦٤	١٣ جمادی الآخر سنہ ٧٣ ہجری	٤٦٨	یوسف ابن حجاج نے اوسکو قتل کیا تہا
٥	مروان ابن الحکم	٨ ماہ ١٠ یوم	سنہ ٦٤ ہجری	رمضان ٦٥ سنہ ہجری اپریل سنہ ٦٨٥	٤٦٩	اسکی بیوی نے اوسکا گلا گہونٹ کر مار ڈالا تہا بہت مفسد آدمی تہا
٦	عبدالملک ابن مروان	٢١ سال ٤ ماہ ٧ یوم	٣ رمضان سنہ ٦٥ ہجری	سنہ ٨٦ شعبان ١٩ اکتوبر سنہ ٧٠٥	٤٧١	بانی شہر واسط کا ساٹہہ برس کی اوسکی عمر ہوئی
٧	ولید ابن عبدالملک	٩ سال ٧ ماہ ٢٩ یوم	ماہ شوال سنہ ٨٦ ہجری	جمادی الآخر ٩٦ سنہ ہجری فروری سنہ ٧١٥	٤٨٠	عمر اوسکی اٹہتالیس برس کی ہوئی
٨	سلیمان ابن عبدالملک	٢ سال ٧ ماہ ٢٩ یوم	سنہ ٩٦ جمادی الآخر	٢١ صفر ٩٩ ہجری ١٣ اکتوبر سنہ ٧١٧	٤٨٤	پینتالیس برس کی عمر ہوئی
٩	عمر بن عبدالعزیز	٢ سال ٥ ماہ ١٣ یوم	ماہ صفر سنہ ٩٩	٢٥ رجب سنہ ١٠١ ١٠ فروری	٤٨٦	اس شخص نے بڑا کیا اور گالیاں دینی علی رض کے خطبوں میں سے موقوف کروا دی تہے
١٠	یزید ابن عبدالملک	٤ سال ١ یوم	ماہ رجب سنہ ١٠١ ہجری	٢٥ شعبان سنہ ١٠٥ ٢٦ جون ٧٢٤	٤٨٨	

۱۱	ہشام ابن عبد الملک	۱۹ سال ۸ ماہ ۲۰ یوم	سنہ ۱۰۶ ہجری	۶ ربیع الآخر سنہ ۱۲۵ ۶ فروری ۷۴۳	۴۹۱	ترسیٹھ برس کی عمر پائی
۱۲	ولید بن یزید بن عبد الملک	۱ سال ۲ ماہ ۲۱ یوم	۳ ربیع الاول سنہ ۱۲۵ ہجری	۲۷ جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ ۱۶ اپریل ۷۴۴	۴۹۶	
۱۳	یزید ابن ولید بن عبد الملک	۶ ماہ ۶ یوم	۲۸ جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ ہجری	۲۰ ذی الحجہ سنہ ۱۲۶ ۱۳ اکتوبر سنہ ۷۴۴	۴۹۹	عمر اوسکی چالیس برس کی ہوئی
۱۴	ابراہیم ابن ولید	۲ ماہ ۱۲ یوم	سنہ ۱۲۶	غرہ صفر سنہ ۱۲۷ ۱ نومبر ۷۴۴	۵۰۰	اسکو بادشاہ اکثر مورخ نہین لکھتے بعض بادشاہ شمار کرتے ہین سیوا اسمعیل ابو الفدا کی علیحدہ نہین لکھا
۱۵	مروان بن محمد بن مروان	۵ سال ۱ ماہ	سنہ ۱۲۷ ہجری	۲۷ جمادی الآخر ۱۳۲ ہجری ۱۰ فروری سنہ ۷۵۰	۵۰۱	اوسنے بہتر برس کی عمر کاٹی یہہ آخر خلیفہ خلفا بنی امیہ کا تہا

بعد ان خلیفون کے دورہ عباسیہ کا آیا اوسمین سینتیس خلیفہ ہوئے جنکے نام یہہ ہین

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ ابو الفدا	حال ضروری
۱	سفاح	۴ سال ۸ ماہ ۱ یوم	سنہ ۱۳۲ ہجری	۱۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶ ہجری ۹ جون سنہ ۷۵۴	۵۰۷	اسنے بنی امیہ کی خاندان کو نیست و نابود کیا اور ایک ایک کو ڈھونڈ کی قتل کیا
۲	منصور ابو جعفر	۲۱ سال ۱۱ ماہ ۸ یوم	سنہ ۱۳۶ ہجری	۶ ذی الحجہ سنہ ۱۵۸ ہجری ۷ اکتوبر سنہ ۷۷۵	۵۱۵	بانی بغداد
۳	مہدی ابن منصور	۱۰ سال ۱ ماہ ۱۲ یوم	سنہ ۱۵۸ ہجری	۲۲ محرم سنہ ۱۶۹ ہجری ۴ اگست سنہ ۷۸۵	۵۲۹	

۴	ہادی موسیٰ بن مہدی	۱ سال ۱ ماہ ۱۵ یوم	سنہ ۱۶۹ ہجری	۱۴ ربیع الآخر سنہ ۱۷۰ اکتوبر سنہ ۷۸۶ء	۵۳۴	
۵	ہارون رشید ابن مہدی	۲۳ سال ۲ ماہ ۱۷ یوم	سنہ ۱۷۰ ہجری	[illegible]	۵۳۶	طرسوس کی تعمیر انہی کی ہے پینتالیس برس کی عمر پائی
۶	امین محمد بن رشید	۴ سال ۵ ماہ ۳ یوم	سنہ ۱۹۳ ہجری	۲۵ محرم سنہ ۱۹۸ ۲۵ ستمبر سنہ ۸۱۳ء	۵۵۰	
۷	مامون عبداللہ بن رشید	۲۰ سال ۵ ماہ ۲۲ یوم	سنہ ۱۹۸ ہجری	[illegible]	۵۵۴	علم نجوم جانتا تھا
۸	معتصم باللہ ابن رشید	۸ سال ۸ ماہ ۲ یوم	سنہ ۲۱۸ ہجری	۱۸ ربیع الاول سنہ ۲۲۷ ہجری ۵ جنوری سنہ ۸۴۲ء	۵۷۷	بانی شہر سامرا کا
۹	واثق باللہ بن معتصم		سنہ ۲۲۷ ہجری	[illegible]	۵۸۲	۳۶ برس کی عمر ہوئی
۱۰	متوکل علی اللہ	۱۴ سال ۹ ماہ ۹ یوم	سنہ ۲۳۲ ہجری	۴ شوال سنہ ۲۴۷ ۱۱ دسمبر سنہ ۸۶۱ء	۵۸۵	۴۱ برس کی عمر ہوئی
۱۱	مستنصر باللہ بن متوکل	۶ ماہ ۲ یوم	سنہ ۲۴۷ ہجری	۲۵ ربیع الاول سنہ ۲۴۸ ۲۹ مئی سنہ ۸۶۲ء	۵۹۴	
۱۲	مستعین باللہ بن محمد بن معتصم	۳ سال ۹ ماہ ۱ یوم	سنہ ۲۴۸ ہجری	۳ محرم سنہ ۲۵۲ ۲۴ جنوری سنہ ۸۶۶ء	۵۹۵	
۱۳	معتز باللہ بن متوکل	۳ سال ۶ ماہ ۲۵ یوم	سنہ ۲۵۱ ہجری	۲ رجب سنہ ۲۵۵ ۱۷ جولائی [illegible]	۵۹۸	

۱۴	مہدی باللہ بن واثق	۱۱ ماہ ۲۰ یوم	۲۵۵ سنہ ہجری	۱۸ رجب ۲۵۶ سنہ ۲۲ جون سنہ ۸۷۰	۶۰۳	
۱۵	معتمد باللہ بن متوکل	۲۳ سال ۴ ماہ	۲۵۶ سنہ ہجری	۱۹ رجب ۲۷۹ سنہ ۱۵ اکتوبر سنہ ۸۹۲	۶۰۶	
۱۶	معتضد باللہ بن موفق بن متوکل	۱۰ سال ۸ ماہ ۲۳ یوم	۲۷۹ سنہ ہجری	۲۲ ربیع الاول ۲۸۹ سنہ ۶ مارچ سنہ ۹۰۲	۶۲۱	
۱۷	مکتفی باللہ بن معتضد	۶ سال	۲۸۹ سنہ ہجری	۱۳ ذیقعدہ ۲۹۵ سنہ ۱۲ اگست سنہ ۹۰۸	۶۲۸	
۱۸	مقتدر باللہ بن معتضد	۲۴ سال ۲ ماہ ۱۰ یوم	۲۹۵ سنہ ہجری	۲۸ شوال ۳۲۰ سنہ ۲ نومبر سنہ ۹۳۲	۶۳۳	
۱۹	قاہر باللہ بن معتضد	۱ سال ۵ ماہ ۲۱ یوم	۳۲۰ سنہ ہجری	۳ جمادی الاول ۳۳۹ سنہ اکتوبر سنہ ۹۵۰	۶۶۰	
۲۰	راضی باللہ بن مقتدر	۷ سال	۳۲۲ سنہ ہجری	۱۶ ربیع الاول ۳۲۹ سنہ ۱۹ دسمبر سنہ ۹۴۰	۶۶۶	
۲۱	متقی باللہ بن مقتدر	۵ سال	۳۲۹ سنہ ہجری	۲ صفر ۳۳۳ سنہ ۲۲ اکتوبر سنہ ۹۴۴	۶۷۹	
۲۲	مستکفی باللہ بن مکتفی	۱۶ ماہ	۳۳۳ سنہ ہجری	۳۳۸ سنہ	۶۸۷	
۲۳	مطیع اللہ بن مقتدر	۲۹ سال ۵ ماہ چند یوم	۳۳۴ سنہ ہجری	۲۰ جمادی الاول ۳۵۷ سنہ ہجری	۶۹۱	

۲۴	طایع للّٰہ بن مطیع	۱۸ سال	سنہ ۳۶۳ ہجری	۱۹ شوال سنہ ۳۸۱ ہجری کو معزول ہوا	۷۲۶	
۲۵	قادر باللّٰہ بن اسحاق بن مقتدر	۴۱ سال ۱ ماہ	سنہ ۳۸۱ ہجری	۱۱ ذوالحجہ سنہ ۴۲۲ ۳۱ نومبر سنہ ۱۰۳۱	۷۵۱	
۲۶	قایم بامر اللّٰہ بن القادر	۴۴ سال ۸ ماہ ۲۵ یوم	سنہ ۴۲۲ ہجری	۱۰ شوال سنہ ۴۶۷ ہجری ۱۹ می سنہ ۱۰۷۵	جلد ۲ ۴۰	
۲۷	مقتدی بامر اللّٰہ بن محمد بن قایم	۱۹ سال ۸ ماہ	سنہ ۴۶۷	۱۴ محرم سنہ ۴۸۷ ۴ فروری سنہ ۱۰۹۴	۱۱۰	
۲۸	مستظہر باللّٰہ بن مقتدی	۲۴ سال ۳ ماہ ۱۱ یوم	سنہ ۴۸۵ ہجری	۲۳ ربیع الاول سنہ ۵۱۲ ہجری ۱۴ جولای سنہ ۱۱۱۸	۱۳۵	
۲۹	مسترشد باللّٰہ بن مستظہر	۱۷ سال ۶ ماہ ۲۰ یوم	سنہ ۵۱۰ ہجری	۱۷ ذی الحجہ سنہ ۵۲۹ ہجری ۲۹ ستمبر سنہ ۱۱۳۵	۱۹۵	
۳۰	راشد بن المسترشد	۱ سال	سنہ ۵۲۷	۱۴ ذوالحجہ سنہ ۵۳۰ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۱۳۶	۲۳۲	
۳۱	مقتفی امر اللّٰہ بن مستظہر	۲۴ سال ۳ ماہ ۱۶ یوم	سنہ ۵۲۸	۲ ربیع الاول سنہ ۵۵۵ ۱۳ مارچ سنہ ۱۱۶۰	۲۳۴	۶۶ برس کی عمر ہوئی
۳۲	المستنجد باللّٰہ بن المقتفی	۱۱ سال	سنہ ۵۵۳	۹ ربیع الاول سنہ ۵۶۶ ۱۰ نومبر سنہ ۱۱۷۰	۲۹۱	
۳۳	المستضی بنور اللّٰہ بن المستنجد	۹ سال ۷ ماہ	سنہ ۵۶۴	۲ ذی الحجہ سنہ ۵۷۵ ۲۹ اپریل سنہ ۱۱۸۰	۳۱۳	

۳۴	الناصر لدین اللہ بن مستضیٔ	۴۷ سال	سنہ ۵۷۳	۲ شوال سنہ ۶۲۲ ۶ اکتوبر سنہ ۱۲۲۵	۴۴۷	قریب ستر برس کی عمر پائی
۳۵	ظاہر باللہ بن ناصر	۹ ماہ	سنہ ۶۲۲	۱۴ رجب سنہ ۶۲۳ ۱۱ جولائی سنہ ۱۲۲۶	۴۷۹	
۳۶	مستنصر باللہ بن ظاہر	۱۷ سال	سنہ ۶۱۸	۱۴ رجب سنہ ۶۴۰ ۷ جون سنہ ۱۲۴۲	۴۸۱	
۳۷	مستعصم باللہ بن مستنصر			۱۴ صفر سنہ ۶۵۶ ۲۰ فروری سنہ ۱۲۵۸ع	۴۸۱	

بیان اون خلفاء عباسیہ کا جو والی مصر گذرے ہین یعنی جنکی بیعت خلافت کی مصر مین بہی ہوئے وہ سترہ ۱۷ تہی جنکی یہہ نام ہین

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام سلطنت	سنہ جلوس	صفحہ کتاب	
۱	مستنصر باللہ بن ظاہر	۱۷ سال	سنہ ۶۲۳	۴۸۱	
۲	حاکم بامر اللہ	۴۱ سال	سنہ ۶۶۰	۶۰۷ ۱۴ سطر	یہہ ہارون رشید کی اولاد مین سے ہی سنہ ۷۰۱ ہجری مین فوت ہوا
۳	مستکفی باللہ بن حاکم	۴۰ سال	۷۰۱	۶۹۵	سنہ سات سو چہتیس ہجری مین درمیان مصر کی ایا قوص مین دریا شعبان انتالیس سنہ ۷ مطابق سنہ ۱۳۴۰ع کی فوت ہوا
۴	واثق باللہ بن محمد المستمسک اور اسکا لقب مستعطی بہتا		سنہ ۷۴۰		اسکو بعضی مورخ خلیفہ نہین لکہتی بعض خلیفہ شمار کرتی ہین ایام منصور مین اور سکی بیعت کا خلع ہوا وہ سال جب سنہ ۱۳۴۲ع تہے اور سنہ ۷۴۳ ہجری
۵	حاکم بامر اللہ ابن مستکفی	۱۴ سال	سنہ ۷۴۰		سنہ ۷۵۴ ہجری مطابق سنہ ۱۳۵۳ع مین فوت ہوا

۶	معتضد بن مستکفی	۱۰ سال	سنہ ۷۵۴		سنہ ۷۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۳۶۱ء میں فوت ہوا
۷	متوکل علی اللہ بن معتضد	۴۵ سال	سنہ ۷۶۴		سنہ ۸۰۹ ہجری مطابق سنہ ۱۴۰۵ء میں فوت ہوا
۸	معتصم باللہ زکریا بن ابراہیم بن حاکم	۱۷ سال	سنہ ۸۰۸		سنہ ۸۲۵ ہجری میں فوت ہوا
۹	واثق باللہ بن معتصم ابراہیم				سنہ ۷۸۸ میں فوت ہوا
۱۰	مستعین باللہ بن متوکل				سنہ ۸۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۴۲۹ء میں فوت ہوا
۱۱	معتضد باللہ بن متوکل	۲۴ سال			سنہ ۸۴۰ ہجری مطابق سنہ ۱۴۴۱ء میں فوت ہوا
۱۲	مستکفی باللہ بن متوکل	۱۰ سال			سنہ ۸۵۵ مطابق سنہ ۱۴۵۱ ہجری میں فوت ہوا
۱۳	قائم بامر اللہ بن متوکل	۴ سال			سنہ ۸۵۹ ہجری میں اوسکا خلع ہوا
۱۴	مستنجد باللہ بن متوکل	۲۵ سال			سنہ ۸۸۴ ہجری مطابق سنہ ۱۴۷۹ء میں فوت ہوا
۱۵	متوکل علی اللہ ابی العز عبد العزیز	۱۹ سال			سنہ ۹۰۳ ہجری مطابق سنہ ۱۴۹۷ء میں فوت ہوا
۱۶	المستمسک باللہ یعقوب یعنی مستنصر				سنہ ۹۲۷ ہجری میں مطابق سنہ ۱۵۲۲ء کو فوت ہوا
۱۷	متوکل علی اللہ بن مستمسک یعقوب				سنہ ۹۵۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۴۳ء کو فوت ہوا

بیان دولت غلامان فاطمیہ کا یعنی ان غلاموں نے مصر میں بادشاہت کی وہ گیارہ ہیں یہہ لوگ بسبب تغلب کی بادشاہ ہو گئے ہتے

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ ابوالفدا	حال ضروری
۱	معز لدین اللہ ابی تمیم معد	۲۵ سال	سنہ ۳۴۱	۱۷ ربیع الاول سنہ ۳۶۵ ہجری	۷۰۲	شہر قاہرہ مصر میں اوسیکا بسایا ہوا ہی
۲	العزیز باللہ ابو النصر نزار بن معز	۲۱ سال ۵ ماہ ۱۵ یوم	سنہ ۳۶۵	رمضان سنہ ۳۸۶	۷۳۱ جلد ۱	۴۲ سال ۸ ماہ کے عمر پائی
۳	حاکم بامر اللہ ابو علی منصور بن عزیز	۲۵ سال چند مہینہ	سنہ ۳۸۶	۱۷ شوال سنہ ۴۱۱	۷۵۷	۳۶ سال ۹ ماہ کی عمر پائے
۴	ظاہر لاعزاز دین اللہ ابو الحسن علی بن الحاکم	۱۰ سال	سنہ ۴۱۱	سنہ ۴۲۷ ہجری	۲۷ جلد ۲	
۵	مستنصر باللہ ابو تمیم بن ظاہر	۶۰ سال ۴ ماہ	سنہ ۴۲۷	۱۸ ذوالحجہ سنہ ۴۸۵	۱۰۶	
۶	مستعلی باللہ ابو القاسم احمد ولد المستنصر	۷ سال ۲ ماہ	سنہ ۴۸۵	سنہ ۴۹۴	۱۴۲	سنہ ۴۶۷ ہجری میں پیدا ہوا اور سنہ ۴۹۴ ہجری میں فوت ہوا
۷	امر باحکام اللہ ابو علی منصور ولد مستعلی	۲۹ سال	سنہ ۴۹۴	سنہ ۵۲۴ ہجری	۱۶۰	
۸	حافظ لدین اللہ عبد المجید بن محمد بن مستنصر ولد عم آمر	۲۰ سال	سنہ ۵۲۴	سنہ ۵۴۴	۲۲۳ جلد	
۹	الظافر باعداء اللہ اسماعیل بن حافظ	۵ سال	سنہ ۵۴۲	سنہ ۵۴۷	۲۵۷	

١٠	فایز بنصر الله عیسی ولد ظافر	٦ سال ١ ماه ١٥ یوم	سنه ٥٤٧	١٧ رجب سنه ٥٥٣	٢٧١ ٢٩٠	
١١	عاضد لدین الله بن یوسف بن حافظ	١٤ سال ٥ ماه	سنه ٥٥٣	سنه ٥٦٧	٢٩٠	

بیان دولت خاندان ایوبیه جو بادشاہان گذری ہیں وه دس ہیں جنکی یہه نام ہیں

نمبر	نام بادشاه	تعداد ایام حکومت	سنه جلوس	سنه وفات	صفحه	
١	ملک ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب	٢٣ سال	سنه ٥٦٤	١٠ صفر سنه ٥٨٩ ہجری	٣٠٥ ٣٢٦ ٣٣٠ ٣٤٧ ٣٥١ ٣٨٥	انگریزوں سی بہت لڑا وہی بانی قلعه الجبل کا ہے
٢	ملک عزیز عثمان بیٹا صلاح الدین	٤ سال	سنه ٥٨٩	محرم سنه ٥٩٣	٣٨٩ ٤٠٣	٢٧ برس کی عمر پائی
٣	ملک منصور محمد بن عزیز بن عثمان	٣ سال چند ماه	سنه ٥٩٣	سنه ٥٩٦	٤٠٤	
٤	ملک عادل سیف الدین ابوبکر ابن ایوب	١٩ سال	سنه ٥٩٦	جمادی الآخر سنه ٦١٥	٤٠٩ ٤١١ ٤٥٠	اسکی ایام میں بڑا قحط ہوا تھا یہانتک کہ ایک روٹی ہزار دینار کو بیع ہوتے
٥	ملک کامل محمد ولد عادل	٢٠ سال	سنه ٦١٥	رجب سنه ٦٣٥	٤٥١ ٥٢١	٦٠ برس کی عمر پائی
٦	ملک عادل ابوبکر ولد کامل	٢ سال	سنه ٦٣٥	سنه ٦٣٧	٥٣٠	

۷	ملک صالح ایوب نجم الدین ابن کامل	۹ سال ۹ ماہ	سنہ ۶۳۷	۱۵ شعبان سنہ ۶۴۷	۵۲۵ ۵۳۰ ۵۴۴ ۵۵۳ ۵۵۴	فرنگیوں کی لڑائی میں مقتول ہوا
۸	ملک معظم توران شاہ ولد صالح	۲ ماہ چند روز	سنہ ۶۴۷	سنہ ۶۴۸	۵۵۷	
۹	ملکہ شجرۃ الدر کنیزک ملک صالح	۳ ماہ	سنہ ۶۴۸	سنہ ۶۵۵ ہجری میں معزول ہوئی	۵۵۸	سنہ ۶۵۵ ہجری میں مارے گئے یہہ ایک کنیزک ارمنی یا ترکی تھی
۱۰	ملک اشرف موسی بن یوسف	۵ سال	سنہ ۶۴۸		۵۶۰	سنہ ۶۵۲ میں اوسکی بیعت سے خلع ہوا

بیان بادشاہان ترکیہ کا جو دولت کردیہ کی غلام تھی وہ پہتالیس گذری ہیں جنکی یہہ نام ہیں

نمبر	نام بادشاہ کا	ایام سلطنت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۱	ملک معز عز الدین ایبک ترکمانی صالحی	۷ سال	سنہ ۶۴۸	ربیع الاول سنہ ۶۵۵	۵۶۰ ۵۶۹ ۵۷۲	مقتول ہوکر مرا اسنے ملکہ شجرۃ الدر سے اپنا نکاح کیا تھا
۲	ملک منصور علی بن معز	۲ سال	سنہ ۶۵۵		۵۷۳	آخر سنہ ۶۵۷ میں قطز نے اوسکو گرفتار کیا
۳	ملک مظفر قطز معزی	۱۱ ماہ ۱۳ یوم	سنہ ۶۵۷	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۶۵۸	۵۵۲ ۵۹۵	
۴	ملک ظاہر رکن الدین بیبرس علائی بندقداری	۱۷ سال ۲ ماہ ۱۰ یوم	سنہ ۶۵۸	۲۸ محرم سنہ ۶۷۶	۵۵۸ ۵۹۵	

۵	ملک سعید محمد ناصر الدین برکت اللہ ولد ظاہر	۲ سال	سنہ ۶۷۶	سنہ ۶۷۸	۶۲۹ ۶۳۳	سنہ ۶۷۸ ہجری میں وہ بادشاہت سے معزول ہوا فوت بھی اسی برس میں ہوا
۶	ملک عادل بدر الدین سلامش	۳ ماہ	سنہ ۶۷۸		۶۳۴	اور اسی سال میں وہ بھی برطرف کیا گیا بجای اوسکی قلاوون بیٹھا
۷	ملک منصور ابو المعالی قلاوون صالحی نجمی الفی	۱۱ سال ۳ ماہ چند روز	سنہ ۶۷۸	۶ ذیقعدہ سنہ ۶۸۹	۶۳۴ ۶۵۱	
۸	ملک اشرف صلاح الدین خلیل	۴ سال	سنہ ۶۸۹	۲۳ محرم سنہ ۶۹۳	۶۵۶ ۶۶۶	
۹	ملک ناصر محمد بن قلاوون	۴۴ سال ۲۵ یوم	سنہ ۶۹۳	۱۰ ذی الحجہ سنہ ۷۴۱	۶۶۸	
۱۰	ملک عادل کتبغا منصوری				۶۷۰ ۶۷۴	
۱۱	ملک منصور حسام الدین لاجین منصوری	۲ سال		۱۱ ربیع الآخر سنہ ۶۹۸	۶۷۴ ۶۸۴	
۱۲	ملک مظفر رکن الدین بیبرس جاشنگیر منصوری	۱ سال		سنہ ۷۰۹	۷۱۵	
۱۳	ملک منصور ابوبکر ولد ناصر محمد	۲ ماہ				
۱۴	ملک اشرف کچک ولد ناصر محمد	۸ ماہ				

۱۵	ملک ناصر احمد ولد ناصر محمد			سنہ ۷۴۵	۲۶۸ ت	
۱۶	ملک صالح اسماعیل ابوالفدا بن الناصر محمد	۳ سال ۲ ماہ	سنہ ۷۴۵	۴ ربیع الآخر سنہ ۷۴۶	ایضاً ت	
۱۷	ملک کامل شعبان ولد ناصر محمد	۱ سال ۱ ماہ ۱۵ یوم	سنہ ۷۴۶	سنہ ۷۴۷ گم ہو گیا	۲۶۹ ت	اوسکا سنہ وفات معلوم نہیں ہوا
۱۸	ملک مظفر حاجی ولد ناصر محمد	۱ سال ۸ ماہ ۱۰ یوم	سنہ ۷۴۷	۱۲ رمضان سنہ ۷۴۸	۲۶۹ ت	مقتول ہوا
۱۹	ملک ناصر حسن ولد ناصر محمد	۱۰ سال ۴ ماہ چند روز	سنہ ۷۴۸	جمادی الاول سنہ ۷۶۲	۲۶۹ ت	ایضاً
۲۰	ملک صالح ولد ناصر محمد	۳ سال ۸ ماہ	سنہ ۷۶۲	سنہ ۷۵۵ معزول ہوا	۲۷۰ ت	تاریخ وفات معلوم نہیں ہوئے
۲۱	ملک منصور محمد بن حاجی ولد ناصر محمد	۲ سال ۳ ماہ	سنہ ۷۵۸	سنہ ۸۰۱	۲۷۰ ت	
۲۲	ملک اشرف شعبان بن حسین بن ناصر محمد	۱۴ سال ۲ ماہ		۵ ذیقعدہ سنہ ۷۷۸	ایضاً ت	
۲۳	ملک منصور علی بن اشرف شعبان	۵ سال ۴ ماہ		۱۰ صفر سنہ ۷۸۳	۲۷۱ ت	
۲۴	ملک صالح حاجی بن اشرف شعبان	۲ سال			۲۷۱ ت	

۲۵	ملک ظاہر برقوق	۱۶ سال ۴ ماہ ۱۵ یوم		شوال سنہ ۸۰۱	ایضاً ت	
۲۶	ملک ناصر فرج ابو السعادات بن برقوق	۶ سال ۱۱ ماہ		۱۱ صفر سنہ ۸۱۵	۲۷۱ ت	
۲۷	ملک منصور عبد العزیز بن برقوق			سنہ ۸۰۸	۲۷۲ ت	
۲۸	ملک مؤید ابو النصر شیخ محمودی ظاہری	۸ سال ۵ ماہ		سنہ ۸۲۴	۲۷۲ ت	
۲۹	ملک مظفر احمد ابو السعادات ابن المؤید	۷ ماہ چند روز		سنہ ۸۲۴	۲۷۲ ت	
۳۰	ملک ظاہر ططر ابی الفتح	۳ ۹ یوم		۵ ذی الحجہ سنہ ۸۲۴	۲۷۳ ت	
۳۱	ملک صالح محمد بن ططر	۴ ماہ ۲ ماہ		سنہ ۸۲۵	۲۷۳ ت	
۳۲	ملک اشرف ابو النصر دقماقی	۱۶ سال چند روز		سنہ ۸۴۱	ایضاً ت	
۳۳	ملک عبد العزیز ابو المحاسن یوسف ابن الاشرف	ا سال چند ماہ		سنہ ۸۴۲	ایضاً ت	
۳۴	ملک ظاہر ابو سعید علی جقمق ابن ایثان	۱۴ سال ۶ ماہ	سنہ ۸۴۲	۳ صفر سنہ ۸۵۷	۲۷۴ ت	

۳۵	ملک منصور عثمان ابو السعادات ولد ابو سعید	۴۴ روز	سنہ ۸۵۷		۲۷۴ ت	
۳۶	ملک اشرف ابو النصر اینال علائی ناصری	۸ سال ۲ ماہ ۶ یوم		۱۵ جمادی الاولیٰ سنہ ۸۶۵	ایضاً ت	
۳۷	ملک مؤید احمد ابو الفتح ولد اشرف ابو النصر	۵ ماہ ۳ یوم		۱۰ رمضان سنہ ۸۶۵	ایضاً ت	
۳۸	ملک الظاہر ابو سعید خشقدم ناصری مؤیدی	۶ سال ۵ ماہ		۱۰ ربیع الاول سنہ ۸۷۲	۲۷۵ ت	
۳۹	ملک ظاہر ابو سعید بلبا علائی	۵۰ یوم	سنہ ۸۷۲	سنہ ۸۷۲	۲۷۵ ت	
۴۰	ملک ظاہر ابو سعید تمربغا	۲ ماہ			۲۷۵ ت	
۴۱	ملک اشرف ابو النصر قائتبائی ظاہری	۲۹ سال ۶ ماہ		ذی قعدہ سنہ ۹۰۱	۲۷۶ ت	
۴۲	ملک ناصر محمد ابو السعادات ولد قائتبائی	۲ سال ۲ ماہ		۲۵ ربیع الاول سنہ ۹۰۳	۲۷۶ ت	
۴۳	ملک اشرف قانصوہ ترسلی قائتبائی				۲۷۷ ت	
۴۴	ملک ظاہر ابو سعید قانصوہ خالو ناصر کا	۱ سال ۸ ماہ			ایضاً	

۴۵	ملک اشرف جبلاط	۱ سال			۲۷۷ ت	
۴۶	ملک عادل سیف الدین طومان باے	۴ ماہ			ایضاً	
۴۷	ملک اشرف ابوالنصر قانصوہ غوری سے			سنہ ۹۲۲	ایضاً	
۴۸	ملک اشرف طومان باے بھتیجا غوری کا				۲۷۸ ت	

نقشہ خاندان عثمانیہ کا اس خاندان کے بادشاہ اکتیس ۳۱ گذری ہین جنکی یہہ نام ہین

نمبر	نام بادشاہ کا	ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۱	عثمان	۲۷ سال	سنہ ۶۹۹	سنہ ۷۲۶	۲۷۸ ت	
۲	سلطان اورخان	۳۵ سال	سنہ ۷۲۶	سنہ ۷۶۱	۲۷۸ ت	
۳	مراد اول ابن اورخان	۳۰ سال	سنہ ۷۶۱	سنہ ۷۹۱	۲۷۹ ت	
۴	سلطان بایزید اول	۲۵ سال	سنہ ۷۹۱	سنہ ۸۱۲	ایضاً	
۵	سلطان محمد اول	۹ سال	سنہ ۸۱۶	سنہ ۸۲۵	۲۸۰ ت	

۶	سلطان مراد ثانی	۳۰ سال	سنہ ۸۲۵ھ	سنہ ۸۵۵ھ	۲۸۰ ت	
۷	سلطان محمد ثانی	۳۱ سال	سنہ ۸۵۵ھ	سنہ ۸۸۶ھ	ایضاً	
۸	سلطان بایزید ثانی	۳۲ سال	سنہ ۸۸۶ھ	سنہ ۹۱۸ھ	۲۸۱ ت	
۹	سلیم اول بن بایزید عثمانی غازی	۹ سال ۸ ماہ	سنہ ۹۱۸	سنہ ۹۲۶	۲۸۱ ت	
۱۰	سلیمان ثانی بن سلیم	۴۸ سال	سنہ ۹۲۶	۱۳ صفر سنہ ۹۷۴	۲۸۲ ت	
۱۱	سلیم ثانی ولد سلیمان	۸ سال ۱ ماہ	سنہ ۹۷۴	۲۸ شعبان سنہ ۹۸۲	۲۸۲ ت	
۱۲	مراد ثالث	۲۱ سال	سنہ ۹۸۲	۶ جمادی الاول سنہ ۱۰۰۳ھ ۱۷ جنوری سنہ ۱۵۹۵ء	۲۸۲ ت	
۱۳	محمد ثالث ولد مراد	۹ سال	سنہ ۱۵۹۵ء	۱۸ رجب سنہ ۱۰۱۲ ۲۲ دسمبر سنہ ۱۶۰۳ء	۲۸۴ ت	
۱۴	احمد بن محمد	۱۴ سال	سنہ ۱۶۰۳ء	۱۹ ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۶ ۱۵ نومبر سنہ ۱۶۱۷ء	ایضاً ت	
۱۵	مصطفی برادر احمد مذکور	۴ سال	سنہ ۱۶۱۷ء	۱۵ ذیقعدہ سنہ ۱۰۳۲ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۶۲۳ء	ایضاً ت	

۱۶	عثمان ابن احمد	۴ سال ۴ ماہ		۱۳ رجب سنہ ۱۰۳۱ ۱۹ مئی سنہ ۱۶۲۲	۲۸۵ ت	
۱۷	مراد رابع بن احمد	۱۲ سال	سنہ ۱۶۲۳ ع	۱۵ شوال سنہ ۱۰۴۹ ۷ فروری سنہ ۱۶۴۰	ایضاً	
۱۸	ابراہیم بن احمد	۱۰ سال	سنہ ۱۶۴۰ع	۱۸ رجب سنہ ۱۰۵۸ ۲۸ جولائی سنہ ۱۶۴۸	ایضاً	
۱۹	محمد رابع بن ابراہیم	۷ سال	سنہ ۱۶۵۵ع	جمادی الاول سنہ ۱۱۰۴ جنوری سنہ ۱۶۹۳	۲۸۶ ت	
۲۰	سلیمان ثالث بن ابراہیم	۳ سال	سنہ ۱۶۴۲ع	۲۶ رمضان سنہ ۱۱۰۲ ۲۲ جون سنہ ۱۶۹۱ع	ایضاً ت	
۲۱	احمد ثانی بن ابراہیم	۴ سال	سنہ ۱۶۴۳ع	۱۱ جمادی الآخر سنہ ۱۱۰۶ ۲۷ جنوری سنہ ۱۶۹۵	۲۸۷ ت	
۲۲	مصطفی ثانی بن محمد	۹ سال	سنہ ۱۶۹۵ع	سنہ ۱۱۱۶ سنہ ۱۷۰۳	ایضاً ت	
۲۳	احمد ثالث بن محمد	۲۷ سال	سنہ ۱۷۰۳	سنہ ۱۱۴۸ سنہ ۱۷۳۶	ایضاً ت	
۲۴	محمد خامس بن مصطفی ثانی اسکو محمود بھی کہتے ہیں	۲۵ سال	سنہ ۱۷۰۳	۲۷ صفر سنہ ۱۱۶۸ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۷۵۴	۲۸۸ ت	
۲۵	عثمان ثالث ابن مصطفی	۳ سال		۱۵ صفر سنہ ۱۱۷۱ ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۷۵۷	۲۸۸ ت	

۲۶	مصطفی ثالث بن احمد	۱۷ سال	سنہ ۱۷۵۷	سنہ ۱۱۸۸ سنہ ۱۷۷۴	ایضاً	
۲۷	عبد الحمید بن احمد	۱۵ سال	سنہ ۱۷۷۴	سنہ ۱۲۰۲ سنہ ۱۷۸۹	ایضاً	
۲۸	سلیم ثالث بن سلطان مصطفی	۱۹ سال	سنہ ۱۷۸۹	سنہ ۱۲۲۳ سنہ ۱۸۰۸	۲۸۹ ت	
۲۹	مصطفی رابع بن عبد الحمید	چند روز	سنہ ۱۸۰۸	سنہ ۱۲۲۳ سنہ ۱۸۰۸	۲۹۰ ب	
۳۰	محمود ثانی بن عبد الحمید	۳۱ سال		سنہ ۱۲۵۵ سنہ ۱۸۳۹ع	ایضاً ب	
۳۱	عبد المجید بن محمود		سنہ ۱۸۴۷ع		۲۹۱ ب	یہ بادشاہ بالفعل حکومت کرتا ہی سنہ ۱۸۴۷ع میں موجود ہی

حکام خراسان کا نقشہ

نمبر	نام بادشاہ کا	سنہ ولادت	سنہ وفات	صفحہ کتاب	کیفیت
۱	ابومسلم ناقل الدولہ	۱۵ رمضان سنہ ۱۲۹	سنہ ۱۳۷	۵۰۴ ۵۰۵ ۵۱۲	سنہ ۱۳۰ ہجری مین درمیان مرد کی آکر اوترا ابوجعفر منصور نے اوسکو روز چارشنبہ چوتہی شعبان سنہ ۱۳۶ ہجری مین قتل کیا
۲	ابوداؤد خالد بن ابراہیم الذہلی	۱۰ شوال سنہ ۱۳۷	۷ ربیع الاول سنہ ۱۴۰		اپنی موت سے مرا خلیفہ منصور نے اوسکو والی خراسان کا بعد قتل ابومسلم کی کیا تہا
۳	ابوعصام بن سلیم	سنہ ۱۴۰			ایک برس ایک مہینے اوسنے پہر حکومت کی
۴	عبد الجبار بن عبد الرحمن	۱۳ ربیع الآخر سنہ ۱۴۲ ہجری			سنہ ۱۴۴ مین موقوف ہوا
۵	حازم ابن خزیمہ	۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۴۳			سنہ ۱۴۹ موقوف پہر سنہ ۱۵۰ مین والی ہوا
۶	ابومالک اسید بن عبداللہ الخزاعی	رمضان سنہ ۱۴۹	ذالحجہ سنہ ۱۵۰		منصور کی طرف سے حاکم ہوا اور مرو مین تا وقت وفات مقیم رہا
۷	حمید ابن قحطبہ	۲ شعبان سنہ ۱۵۱	یکم شعبان سنہ ۱۵۹	۵۲۵	حالت حکومت مین فوت ہوا
۸	عبداللہ حمید	سنہ ۱۵۹			چہ مہینے اوسنے بہی خراسان کی حکومت کی
۹	ابوعون عبدالملک بن یزید				دو دفعہ یہہ والی ہوا ایکدفعہ سنہ ۱۴۶ مین چہ برس حکومت کی دوسری دفعہ سنہ ۱۵۹ مین

۱۰	معاذ ابن مسلم	سنہ ۱۶۱			جبکہ وہ مقنع خراسانی سی لڑنی گیا تھا اوسوقت ۱۱ لیے ہوا اونی اپنی طرف سی ایک خلیفہ مسمی علم بن سالم بنا کر مرو مین بھیجا تھا
۱۱	زہیر ابن المسیب الضبی	۳ جمادی الاخر سنہ ۱۶۳			منگل کی روز تیسری جمادالاخر سنہ ۱۶۳ امیر جو د خراسان کا والی ہوکر مرو مین آیا
۱۲	الفضل بن سلیمان ابو العباس الطوسی				سنہ ۱۶۶ امین موقوف ہوا اسکی عہد مین مہدی فوت ہوا
۱۳	جعفر ابن محمد الاشعث الخزاعے	۱۲ ذی الحجہ سنہ ۱۷۰			ہارون رشید کی طرف سی حاکم ہوا
۱۴	الحسن ابن قحطبہ				درمیان ماہ شوال سنہ ۱۷۳ کی بغداد کو چلا گیا
۱۵	غطریف بن عطا	۱۰ رمضان سنہ ۱۷۵			یہہ خراسان اور جرجان اور سجستان تینون کا حاکم ہوا
۱۶	حمزہ بن مالک الخزاعی	۵ محرم سنہ ۱۷۶			اوسنی اپنی بیٹی محمد کو روانہ کیا وہ مرو مین ہفتہ کی روز پانچوین محرم سنہ مذکور مین آیا پھر حمزہ بیز ۱۰ صفر کو آپ سنہ آیا
۱۷	الفضل بن یحیی	۱۳ رمضان سنہ ۱۷۶			وہ حاکم خراسان اور سجستان اور جرجان اور کور الجبل کا تھا یحیی ابن معاذ اوسکا خلیفہ تھا
۱۸	منصور ابن یزید بن منصور خالد المہدے	۱۸ ذی الحجہ سنہ ۱۷۹			منگل کے روز تاریخ و سنہ مذکور مین وہ آیا
۱۹	جعفر بن یحیی بن الخالد				اوسنی اپنا خلیفہ علی بن حسن بن قحطبہ کو بنا کر بھیجا ہارون رشید نی اوسکو معزول کیا

		سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
٢٠	علی ابن عیسی ابن ہامان	٢ جمادی الاخر سنہ ١٨٠			اوسنی بیٹی یحیی کو مرو مین پانچوین جمادی الاخر سنہ ١٨٠ مین بھیجا
٢١	ہرثمہ بن اعین	٩ ربیع الاخر سنہ ١٩٢			وہ پیر کی روز ٩ ربیع الاخر سنہ ١٩٢ مین آیا پینتالیس روز مرو مین رہا
٢٢	مامون	سنہ ١٨٩			اسی سنہ مین رشید نے مامون کو خراسان اور سیستان اور جرجان اور طبرستان اور روبار اور دنباوند اور ری کا حاکم کیا
٢٣	الفضل ابن سہل سلم	رجب سنہ ١٩٦	سنہ ٢٠٢	٥٥٨	اسکو ذو الریاستین بھی کہتی ہین مقتول ہوکر مرا
٢٤	رجا بن ضحاک	سنہ ٢٠٣			٢ برس حکومت کی
٢٥	طاہر بن الحسین	رمضان سنہ ٢٠٥	سنہ ٢٠٧	٥٦٦ ٥٦٧	تمام ممالک مشرقیہ کا اوسکو حاکم مامون نے کردیا تھا ذو الیمینین اوسکا لقب تھا
٢٦	طلحہ ابن طاہر بن الحسین	سنہ ٢٠٧	٣ ربیع الاول سنہ ٢١٣		مامون نے طلحہ کی مرنی کی خبر سنکر عبد اللہ ابن طاہر اوسکے بیٹے کو بحال کیا
٢٧	عبد اللہ ابن طاہر	سنہ ٢١٤	١٠ ربیع الاخر سنہ ٢٣٠	٥٧١ ٥٨٣	سنہ ٢١٤ مین مصر اوسنی فتح کی ایام مامون اور ایام معتصم اوسنی دیکھی
٢٨	طاہر ابن عبد اللہ	سنہ ٢٣٠	١ رجب سنہ ٢٤٨	٥٨٣ ٥٩٥	خلافت مستعین مین فوت ہوا
٢٩	محمد بن طاہر	سنہ ٢٤٨		٥٩٥	سنہ ٢٥٩ مین یعقوب ابن لیث نی اوسکی ملک پر قبضہ کیا

۳۰	یعقوب ابن لیث صفار		سنہ ۲۶۵	۶۱۴ ۶۰۲	معتمد کی وقت مین حاکم ہوا
۳۱	عمرو بن لیث	سنہ ۲۶۵		۶۱۴	سنہ ۲۹۸ مین موقوف ہوا پہر سنہ ۲۸۰ مین بحال ہوا بلخ مین درمیان سنہ ۲۸۰ کی مقید ہوا
۳۲	رافع بن ہرثمہ	سنہ ۲۶۸			سنہ ۲۷۹ مین موقوف ہوا
۳۳	اسمعیل ابن احمد بن سلم	سنہ ۲۸۰	صفر سنہ ۲۹۵	۶۲۱ ۶۳۲	مع مضافات اعمال خراسان کا والی ہوا
۳۴	احمد ابن اسمعیل بن احمد	سنہ ۲۹۵	سنہ ۳۰۱	۶۳۲ ۶۴۲	اسی سنہ مین مقتول ہوا المکتفی کی وقت مین تہا
۳۵	ابو الحسن نصر ابن احمد بن اسمعیل	سنہ ۳۰۱	سنہ ۳۳۱	۶۴۲ ۶۸۴	بیس برس حکومت کی آٹہہ برس کی عمر مین حاکم ہوا
۳۶	نوح بن نصر لقب اوسکا امیر حمید	سنہ ۳۳۱	ربیع الآخر سنہ ۳۴۳	۶۸۵ ۷۰۲	بارہ برس حکومت کی پچہنہ اوپر
۳۷	عبد الملک بن نوح	سنہ ۳۴۳	سنہ ۳۵۰	۷۰۲ ۷۰۷	یہہ شخص سنہ ۳۲۴ مین پیدا ہوا

چونکہ اولاد دیلمیث کا حال صفحہ (۷۵) سی (۸۵) صفحہ تک درمیان تتمہ کی تا پیدا ہونی چنگیز خان کی لکھہ چکا ہون اسلئے اوسکی نقشہ کی کچہہ ضرورت نہین اب چنگیز خان کے اولاد کا نقشہ لکھتا ہون

نقشہ چنگیز خانی

نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ	سنہ وفات	سنہ جلوس	تعداد	
۱	چنگیز خان ابن بیسوکا بہادر	۸۶	سنہ ۶۲۴	سنہ ۵۹۹	۲۵ سال	سنہ ۵۴۹ ہجری میں یہ بادشاہ پیدا ہوا پچہتر برس کی عمر پائی (۲۵) برس بادشاہت کی
۲	اوکدا قاآن ابن چنگیز خان	۹۸	سنہ ۶۳۹	سنہ ۶۲۶	۱۳ سال	چودہ برس اور سنی بعد چنگیز خان کے بادشاہت کے
۳	کیوک خان ابن اوکدا قاآن	۹۹	سنہ ۶۴۵	سنہ ۶۴۴ ہجری	۱ سال	حدود سمرقند میں بعد ایکسال کی فوت ہوا
۴	منگو قاآن ابن تولیخان ابن چنگیز خان	۱۰۰	سنہ ۶۵۵	سنہ ۶۴۸	۷ سال	
۵	قوبلا خان ابن تولیخان ابن چنگیز خان	۱۰۰	سنہ ۶۹۳	سنہ ۶۵۵	۳۵ سال	
۶	تیمور قاآن یعنی اولجایتو بن چمکم ابن قوبلا قاآن ابن تولیخان	۱۰۱		سنہ ۷۰۵	۱۲ سال	اسجائی بھی ایک فہرست اولاد چنگیز خان کے صفحہ (۱۰۱) سے (۱۰۴) تک چھپی ہوئی ہے تتمہ میں ہر اوسکی ملکی کے فرزند ہیں
۷	ہلاکو خان بن تولیخان ابن چنگیز خان	۱۰۵	سنہ ۶۶۳	سنہ ۶۵۴	۹ سال	
۸	اباقا خان بن ہلاکو خان	۱۰۷	سنہ ۶۸۱	سنہ ۶۶۳	۱۸ سال	
۹	تکودار ابن ہلاکو خان لقب اوسکا سلطان احمد	۱۰۹	سنہ ۶۸۳	سنہ ۶۸۱	۲ سال ۳ ماہ	
۱۰	ارغون خان ابن اباقا خان بن ہلاکو خان	۱۱۱	سنہ ۶۹۰	سنہ ۶۸۳	۷ سال	

۱۱	گنجاتو خان ابن اباقا خان	۱۱۲	سنہ ۶۹۴	سنہ ۶۹۰	۴ سال	
۱۲	بایدو خان ابن ہلاکو خان	۱۱۴	سنہ ۷۱۷	سنہ ۶۹۴	۲۳ سال	
۱۳	ابو سعید بن اولجایتو	۱۱۶	سنہ ۷۳۶	سنہ ۷۱۷	۱۹ سال	
۱۴	اربہ خان اولاد ارتق بوکا بن تولیخان سے ہی	۱۱۸	سنہ ۷۳۶	سنہ ۷۳۶	چند روز	
۱۵	موسیٰ خان بن علی خان بن بایدو خان ابن ہلاکو خان	۱۱۹		سنہ ۷۳۶	چند روز	
۱۶	محمد خان بن یقتمغ بن ایسیا تیمور بن انبارجی مونکا تیمور بن ہلاکو خان	۱۱۹		سنہ ۷۳۶	چند روز	
۱۷	طغا تیمور خان چنگیز خان کے بھائی کی نسل سے ہے	۱۲۰	سنہ ۷۵۴	سنہ ۷۳۷	چند روز	
۱۸	شیخ حسن بن تیمور تاش	ایضاً		سنہ ۷۳۸		
۱۹	جہان تیمور خان ابن فرنگ بن گنجاتو خان	۱۲۲				
۲۰	سلیمان خان یہ شخص یشموت ابن ہلاکو خان کے نواسون میں سے ہے	۱۲۳		سنہ ۷۳۹		
۲۱	ملک اشرف بن تیمور تاشش	۱۲۴		سنہ ۷۴۴		

چغتائی خان کی اولاد کا حال مع فہرست نامون ان بادشاہون کی جنہون نے اوسکی اولاد میں سے سلطنت کی صفحہ ایکسو تینتیس سے
ایکسو چھتیس تک تتمہ مین مذکور ہے حاجت دوبارہ لکھنے کی نہیں اب خاندان تیموریہ کا نقشہ لکھتا ہون

نقشہ بادشاہان خراسان وسمرقند کا جو اولاد امیر تیمور مین گذری ہین

نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ	سنہ جلوس	سنہ وفات	
۱	امیر تیمور صاحبقران	۱۳۶ ت	سنہ ۷۷۱	سنہ ۸۰۷	۳۶ سال بادشاہت کی
۲	مرزا خلیل سلطان	سنہ ۱۶۲ ت	۱۶ رمضان سنہ ۸۰۷	سنہ ۸۵۷	ولایت رے مین فوت ہوا چندروز بادشاہت کی
۳	خاقان سعید مرزا شاہرخ بہادر	۱۶۳ ت	سنہ ۸۰۷	سنہ ۸۵۰	بڑے شجاع و مدبر بادشاہ تہا ۴۴ سال ۷ ماہ بادشاہت کے
۴	مرزا علاء الدولہ	۲۰۰ ت	سنہ ۸۵۱	سنہ ۸۶۵	سنہ ۸۵۲ مین مرزا الغ بیگ سے شکست کہا کر بہاگ گیا
۵	مرزا الغ بیگ	۲۰۴ ت	سنہ ۸۵۲	سنہ ۸۵۳	ابہی وہ قیام کرنے پایا تہا کہ مرزا بابر نے جلوس کیا
۶	مرزا ابوالقاسم بابر بادشاہ	۲۰۶ ت	سنہ ۸۵۲	سنہ ۸۶۳	اسنے گیارہ برس بادشاہت کی مگر لڑتا پہرا کیا
۷	مرزا عبداللطیف	۲۱۳ ت	سنہ ۸۵۳	سنہ ۸۵۴	بعد قتل کرنے اپنے باپ مرزا الغ بیگ کے وہ بادشاہ ہوا چہہ مہینے بادشاہت کی
۸	مرزا شاہ محمود	۲۲۳ ت	سنہ ۸۶۳		
۹	مرزا ابراہیم	۲۶۴	سنہ ۸۶۲	سنہ ۸۷۳	
۱۰	سلطان ابوسعید	۲۳۵	سنہ ۸۶۳	سنہ ۸۷۳	
۱۱	سلطان ابوسعید صاحبقران ثانی ابوالغازی سلطان حسین بہادر خان	۲۳۲ ت	سنہ ۸۷۳	سنہ ۹۱۱	دو دفعہ جلوس ایکدفعہ بعد مرزا یادگار محمد کے
۱۲	مرزا یادگار محمد	۲۵۸ ت	سنہ ۸۷۵	سنہ ۸۷۵	صاحبقران ثانی نے اوسکو قتل کیا

نقشہ خاندان تیموری کا جنہوں نے ہندوستان کی بادشاہت کی ہے اور وہ بادشاہ خراسان میں تیمور کی اولاد سے گذری ان کو چھوڑتا ہوں

نمبر	نام بادشاہ کا	سنہ جلوس	سنہ وفات	تعداد ایام	
۱	امیر تیمور	سنہ ۷۷۱	سنہ ۸۰۷	۳۶ سال	گرچہ ہندوستان میں بھی بادشاہ آیا مگر اس سلطنت کو چھوڑ کر چلا گیا تھا سنہ ۸۰۱ھ ۱۳۹۷ میں تیمور شاہ ہندوستان میں آیا دو لاکھ آدمی تہ تیغ کر کے ترکستان میں برس کی تعداد اسکی
۲	ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ ابن عمر شیخ مرزا ابن سلطان ابو سعید مرزا ابن سلطان محمد مرزا ابن میران شاہ مرزا ابن امیر تیمور صاحب قران	سنہ ۸۹۹ ہجری سنہ ۱۵۲۵ عیسوی	سنہ ۹۳۷ ہجری سنہ ۱۵۶۳ عیسوی	۳۸ سال	سنہ ۹۳۲ ہجری میں درمیان ہندوستان کی آیا سلطان ابراہیم لودھی کو اس نے قتل کیا ۔ مرزا بابر کا لقب بعد وفات کے فردوس مکانی مقرر ہوا
۳	نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ	سنہ ۹۳۷ سنہ ۱۵۶۳ ع	سنہ ۹۶۲	۲۵ سال تفصیل کی ۱۰ سال حکومت ۱۵ سال حیران رہا	سنہ ۹۴۷ ہجری میں شیر شاہ سے شکست کھا کر ایران کو گیا بہت مصیبت اٹھائے سنہ ۹۶۲ میں پھر ہندوستان فتح کیا پندرہ برس حیران پھرا اس حساب سے دس برس حکومت کی
۴	ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ابن ہمایون	سنہ ۹۶۳ ہجری سنہ ۱۵۵۶ عیسوی	سنہ ۱۰۱۴ ہجری سنہ ۱۶۰۵	۵۱ سال ۲ ماہ ۹ یوم	
۵	ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر یعنی شاہزادہ سلیم ابن جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	سنہ ۱۰۱۴ ہجری سنہ ۱۶۰۵ عیسوی	سنہ ۱۰۳۶	۲۲ سال	

۶	ابو المظفر شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ ابن اکبر	سنہ ۱۰۳۷ ہجری سنہ ۱۶۲۸	سنہ ۱۰۶۷ ہجری	۳۱ سال	
۷	محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ابن شاہجہان	سنہ ۱۰۶۸ ہجری سنہ ۱۶۵۵	سنہ ۱۱۱۸ ہجری	۵۱ سال	
۸	سلطان محمد معظم بہادر شاہ شاہ عالم ابن اورنگ زیب	سنہ ۱۱۱۹ ہجری سنہ ۱۷۰۷ ع	سنہ ۱۱۲۴ سنہ ۱۷۱۲ ع	۵ سال	
۹	محمد معز الدین جہاندار شاہ ابن بہادر شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۲۴ ہجری سنہ ۱۷۱۲ ع		۶ ماہ ۲۶ یوم	فرخ سیر ابن عظیم الشان ابن بہادر شاہ کی شکست کہا کر تباہی کی سنہ ۱۱۲۴ مین موقوف ہوا
۱۰	فرخ سیر ابن عظیم الشان ابن بہادر شاہ	سنہ ۱۱۲۴ ہجری سنہ ۱۷۱۲ ع			
۱۱	ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ یعنی مرزا خجستہ روشن اختر ابن جہان شاہ ابن بہادر شاہ	سنہ ۱۱۳۱ ہجری سنہ ۱۷۲۰ عیسوی	سنہ ۱۱۶۱ ہجری	۳۱ سال	نادر شاہ اسیکے عہد مین آیا تہا
۱۲	احمد شاہ ابن محمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۷۴۷ عیسوی			سنہ ۱۱۶۷ ہجری مطابق سنہ ۱۷۵۴ عیسوی کی عماد الملک وزیر نے قید کیا
۱۳	اعز الدین ابن معز الدین جہاندار شاہ ملقب عالمگیر ثانی ملقب ہوا	سنہ ۱۱۶۷ ہجری	سنہ ۱۷۵۶ مین قتل کیا		
۱۴	ابو المظفر مجاہد الدین شاہ عالم بادشاہ ابن عالمگیر ثانی	۲۵ دسمبر سنہ ۱۷۶۲ ع	سنہ ۱۸۰۶ عیسوی		انکی آنکھین غلام قادر بدذات نے درمیان سنہ ۱۷۸۸ ع کی نکالین [illegible]
۱۵	اکبر شاہ بادشاہ	سنہ ۱۲۲۰ ہجری	سنہ ۱۲۵۲ ہجری		
۱۶	ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ	سنہ ۱۲۵۲ ہجری			جو کہ اب مسند نشین اور مقیم اپنی آبا و اجداد کے تخت سے بیچ قلعہ معلی کے درمیان شاہجہان آباد کی تشریف رکھتی ہین لفظ ابو ظفر سے

خاتمہ

الحمد للہ والمنۃ ہزار ہزار شکر ہی اوس خدا کا جسنی لکہا بادشاہ اس روی زمین پر بڑی بڑی قدرت والی بنا کر نیست ونابود کئی اور ہر ایک زمانہ کی مناسب لایق جبار و قہار موجود کئی

اما بعد اوپر رائی مطالعہ فرمانی والون اس تاریخ کی پوشیدہ نرہی کہ یہہ تاریخ زبان عربی مین تصنیف ابو الفدا کی ہی جو کہ ملک حمات کا حاکم تہا جیسا کہ دیباچہ مین بندہ بیان کر چکا ہی اولاً اسکا ترجمہ زبان لٹین یعنی یونانی زبان مین ہوکر درمیان ولایت کی چہاپہ گیا بعد ازان جناب ڈاکٹر اسپرنگر صاحب بہادر پرنسپل مدرسہ وسکرتری سوسائٹی اردو شاہجہان آباد کی حکم سی اس بندہ کمترین کریم الدین نی پانچ جلد کا ترجمہ اردو مین باین تفصیل کیا کہ جلد اول ـــ اور دویم ـــ اور جلد چہارم ـــ اور جلد پنجم اور جلد ششم کا ترجمہ بندہ کا کیا ہوا ہی ـــ اور جلد سویم کا ترجمہ مولوی محمد میر صاحب نی کیا ـــ اور تتمہ بنقشہ جات یہہ بندہ کی تالیف سی ہی اس تتمہ مین بادشاہان دہلی کا حال جو خاندان تیموری سی گذری ہین باین لحاظ نہین لکہا کہ تاریخ سیر المتاخرین اور تاریخ مغلیہ مین درمیان اردو زبان کی چہپ چکا ہی اسمین لکہنی کی کچہہ ضرورت نہین اور علاوہ ازین ایک تاریخ دہلی کی بندہ طیار کر رہا ہے بعد تمام ہو جانی کی اوسکا علیحدہ چہپنا بہت مناسب ہوگا انشاء اللہ تعالے واللہ الموفق والمعین

تمت تمام شد بعون اللہ تعالی

چونکہ اس کتاب یعنی تاریخ ابو الفدا مین ذکر واردات اور وقایع ہر ایکسال کا اوسی سال مین لکھا گیا ہی اسلئی ضرور ہوا کہ ایک نقشہ سال اور صفحون کا لکھا جای تاکہ ہر ایک سال کا حال بہت جلدی دیکھنی والی کو ملی وہ نقشہ یہہ ہی

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
سنہ ۱ ہجری	۳۰۰	سنہ ۱۴	۳۸۴	سنہ ۲۸	۴۰۲	سنہ ۴۰	۴۳۵	سنہ ۵۲	۴۵۳
سنہ ۲ ہجری	۳۰۱	سنہ ۱۵	ایضاً	سنہ ۲۹	ایضاً	سنہ ۴۱	۴۴۲	سنہ ۵۳	ایضاً
سنہ ۳	۳۰۷	سنہ ۱۶	۳۸۷	سنہ ۳۰	۴۰۳	سنہ ۴۲	۴۴۶	سنہ ۵۴	ایضاً
سنہ ۴	۳۱۴	سنہ ۱۷	۳۸۹	سنہ ۳۱	۴۰۴	سنہ ۴۳	۴۴۶	سنہ ۵۵	ایضاً
سنہ ۵	۳۱۷	سنہ ۱۹ ہجری سنہ ۲۰	۳۹۳	سنہ ۳۲	ایضاً	سنہ ۴۴	۴۴۷	سنہ ۵۶	ایضاً
سنہ ۶	۳۲۳	سنہ ۲۱	۳۹۴	سنہ ۳۳	۴۰۵	سنہ ۴۵	۴۴۹	سنہ ۵۷	۴۵۵
سنہ ۷	۳۳۱	سنہ ۲۲	۳۹۵	سنہ ۳۴	۴۰۶	سنہ ۴۶	۴۵۱	سنہ ۵۸	ایضاً
سنہ ۸	۳۳۸	سنہ ۲۳	۳۹۶	سنہ ۳۵	۴۰۸	سنہ ۴۷	ایضاً	سنہ ۵۹	ایضاً
سنہ ۹	۳۵۴	سنہ ۲۴	۳۹۷	سنہ ۳۶	۴۱۲	سنہ ۴۸	۴۵۲	سنہ ۶۰	ایضاً
سنہ ۱۰	۳۵۷	سنہ ۲۵	۴۰۰	سنہ ۳۷	۴۲۴	سنہ ۴۹	ایضاً	سنہ ۶۱	۴۶۱
سنہ ۱۱	۳۶۰	سنہ ۲۶	۴۰۱	سنہ ۳۸	۴۳۳	سنہ ۵۰	ایضاً	سنہ ۶۲	۴۶۵
سنہ ۱۲ سنہ ۱۳ ہجری	۳۸۱	سنہ ۲۷	۴۰۲	سنہ ۳۹	۴۳۴	سنہ ۵۱	۴۵۴	سنہ ۶۳	ایضاً

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
سنہ ۶۴	۴۶۶	سنہ ۷۸	۴۷۸	سنہ ۹۲	۴۸۱	سنہ ۱۰۶	۴۹۲	سنہ ۱۲۱	۴۹۴
سنہ ۶۵	۴۷۰	سنہ ۷۹	ایضاً	سنہ ۹۳	ایضاً	سنہ ۱۰۷	ایضاً	سنہ ۱۲۲	۴۹۵
سنہ ۶۶	۴۷۱	سنہ ۸۰	ایضاً	سنہ ۹۴	۴۸۲	سنہ ۱۰۸ سنہ ۱۰۹	۴۹۳ ایضاً	سنہ ۱۲۳	ایضاً
سنہ ۶۷	۴۷۲	سنہ ۸۱	ایضاً	سنہ ۹۵	ایضاً	سنہ ۱۱۰	ایضاً	سنہ ۱۲۴	ایضاً
سنہ ۶۸	۴۷۵	سنہ ۸۲	۴۷۹	سنہ ۹۶	۴۸۳	سنہ ۱۱۱	ایضاً	سنہ ۱۲۵	ایضاً
سنہ ۶۹	ایضاً	سنہ ۸۳	ایضاً	سنہ ۹۷	۴۸۵	سنہ ۱۱۲	ایضاً	سنہ ۱۲۶	۴۹۷
سنہ ۷۰	ایضاً	سنہ ۸۴	ایضاً	سنہ ۹۸	ایضاً	سنہ ۱۱۳	ایضاً	سنہ ۱۲۷	۵۰۱
سنہ ۷۱	ایضاً	سنہ ۸۵	ایضاً	سنہ ۹۹	ایضاً	سنہ ۱۱۴	ایضاً	سنہ ۱۲۸	۵۰۳
سنہ ۷۲	۴۷۶	سنہ ۸۶	۴۸۰	سنہ ۱۰۰	۴۸۷	سنہ ۱۱۵	ایضاً	سنہ ۱۲۹	۵۰۴
سنہ ۷۳	۴۷۷	سنہ ۸۷	۴۸۱	سنہ ۱۰۱	ایضاً	سنہ ۱۱۶	ایضاً	سنہ ۱۳۰	۵۰۵
سنہ ۷۴	ایضاً	سنہ ۸۸	ایضاً	سنہ ۱۰۲	۴۴۹	سنہ ۱۱۷	۴۹۴	سنہ ۱۳۱	۵۰۶
سنہ ۷۵	۴۷۸	سنہ ۸۹	ایضاً	سنہ ۱۰۳	۴۹۰	سنہ ۱۱۸	ایضاً	سنہ ۱۳۲	ایضاً
سنہ ۷۶	ایضاً	سنہ ۹۰	ایضاً	سنہ ۱۰۴	ایضاً	سنہ ۱۱۹	ایضاً	سنہ ۱۳۳	۵۱۴
سنہ ۷۷	ایضاً	سنہ ۹۱	ایضاً	سنہ ۱۰۵	ایضاً	سنہ ۱۲۰	ایضاً	سنہ ۱۳۴	ایضاً

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
سنہ ۱۳۵	۵۱۴	سنہ ۱۴۷	۵۲۱	سنہ ۱۵۹	۵۲۹	سنہ ۱۷۱	۵۳۷	سنہ ۱۸۳	۵۴۳
سنہ ۱۳۶	ایضاً	سنہ ۱۴۸	۵۲۲	سنہ ۱۶۰	ایضاً	سنہ ۱۷۲	ایضاً	سنہ ۱۸۴	۵۴۵
سنہ ۱۳۷	۵۱۵	سنہ ۱۴۹	ایضاً	سنہ ۱۶۱	ایضاً	سنہ ۱۷۳	۵۳۸	سنہ ۱۸۵	ایضاً
سنہ ۱۳۸	۵۱۶	سنہ ۱۵۰	۵۲۳	سنہ ۱۶۲	ایضاً	سنہ ۱۷۴	ایضاً	سنہ ۱۸۶	ایضاً
سنہ ۱۳۹	۵۱۷	سنہ ۱۵۱	۵۲۴	سنہ ۱۶۳	۵۳۰	سنہ ۱۷۵	ایضاً	سنہ ۱۸۷	ایضاً
سنہ ۱۴۰	ایضاً	سنہ ۱۵۲	۵۲۵	سنہ ۱۶۴	۵۳۲	سنہ ۱۷۶	ایضاً	سنہ ۱۸۸	۵۴۷
سنہ ۱۴۱	ایضاً	سنہ ۱۵۳	ایضاً	سنہ ۱۶۵	ایضاً	سنہ ۱۷۷	۵۴۰	سنہ ۱۸۹	ایضاً
سنہ ۱۴۲	۵۱۸	سنہ ۱۵۴	ایضاً	سنہ ۱۶۶	ایضاً	سنہ ۱۷۸	ایضاً	سنہ ۱۹۰	۵۴۸
سنہ ۱۴۳	ایضاً	سنہ ۱۵۵	ایضاً	سنہ ۱۶۷	۵۳۳	سنہ ۱۷۹	ایضاً	سنہ ۱۹۱	۵۴۹
سنہ ۱۴۴	ایضاً	سنہ ۱۵۶	۵۲۶	سنہ ۱۶۸	ایضاً	سنہ ۱۸۰	۵۴۱	سنہ ۱۹۲	ایضاً
سنہ ۱۴۵	ایضاً	سنہ ۱۵۷	ایضاً	سنہ ۱۶۹	ایضاً	سنہ ۱۸۱	۵۴۳	سنہ ۱۹۳	ایضاً
سنہ ۱۴۶	۵۲۱	سنہ ۱۵۸	ایضاً	سنہ ۱۷۰	۵۳۶	سنہ ۱۸۲	ایضاً	سنہ ۱۹۴	۵۵۰

سنه	صفحه	سنه	صفحه	سنه	صفحه	سنه	صفحه	سنه	صفحه
۱۹۵ سنه	۵۵۱	۲۰۷ سنه	۵۶۷	۲۱۹ سنه	۵۷۷	۲۳۱ سنه	۵۸۳	۲۴۳ سنه	۵۹۲
۱۹۶ سنه	ایضاً	۲۰۸ سنه	۵۶۸	۲۲۰ سنه	۵۷۸	۲۳۲ سنه	۵۸۴	۲۴۴ سنه	ایضاً
۱۹۷ سنه	۵۵۲	۲۰۹ سنه	ایضاً	۲۲۱ سنه	ایضاً	۲۳۳ سنه	۵۸۶	۲۴۵ سنه	۵۹۳
۱۹۸ سنه	۵۵۳	۲۱۰ سنه	۵۶۹	۲۲۲ سنه	ایضاً	۲۳۴ سنه	۵۸۷	۲۴۶ سنه	ایضاً
۱۹۹ سنه	۵۵۴	۲۱۱ سنه	۵۷۰	۲۲۳ سنه	ایضاً	۲۳۵ سنه	ایضاً	۲۴۷ سنه	ایضاً
۲۰۰ سنه	۵۵۵	۲۱۲ سنه	ایضاً	۲۲۴ سنه	۵۸۰	۲۳۶ سنه	ایضاً	۲۴۸ سنه	۵۹۴
۲۰۱ سنه	۵۵۶	۲۱۳ سنه	۵۷۱	۲۲۵ سنه	ایضاً	۲۳۷ سنه	۵۸۸	۲۴۹ سنه	۵۹۶
۲۰۲ سنه	۵۵۸	۲۱۴ سنه	ایضاً	۲۲۶ سنه	ایضاً	۲۳۸ سنه	۵۸۹	۲۵۰ سنه	ایضاً
۲۰۳ سنه	۵۵۹	۲۱۵ سنه	۵۷۲	۲۲۷ سنه	۵۸۱	۲۳۹ سنه	ایضاً	۲۵۱ سنه	ایضاً
۲۰۴ سنه	۵۶۳	۲۱۶ سنه	ایضاً	۲۲۸ سنه	۵۸۲	۲۴۰ سنه	ایضاً	۲۵۲ سنه	۵۹۸
۲۰۵ سنه	۵۶۶	۲۱۷ سنه	۵۷۳	۲۲۹ سنه	۵۸۳	۲۴۱ سنه	۵۹۰	۲۵۳ سنه	ایضاً
۲۰۶ سنه	۵۶۷	۲۱۸ سنه	ایضاً	۲۳۰ سنه	ایضاً	۲۴۲ سنه	ایضاً	۲۵۴ سنه	ایضاً

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
۲۵۵ سنہ	۶۰۲	۲۷۱ سنہ	۶۱۶	۲۸۷ سنہ	۶۲۶	۳۰۴ سنہ	۶۴۵	۳۲۰ سنہ	۶۵۸
۲۵۶ سنہ	۶۰۵	۲۷۲ سنہ	۶۱۷	۲۸۸ سنہ	۶۲۷	۳۰۵ سنہ	ایضاً	۳۲۱ سنہ	۶۶۰
۲۵۷ سنہ	۶۰۷	۲۷۳ سنہ	ایضاً	۲۸۹ سنہ	ایضاً	۳۰۶ سنہ	۶۴۶	۳۲۲ سنہ	۶۶۵
۲۵۸ سنہ	۶۰۸	۲۷۴ سنہ	۶۱۸	۲۹۰ سنہ	۶۲۸	۳۰۷ سنہ	۶۴۷	۳۲۳ سنہ	۶۶۹
۲۵۹ سنہ	ایضاً	۲۷۵ سنہ	ایضاً	۲۹۱ سنہ	ایضاً	۳۰۸ سنہ	۶۴۹	۳۲۴ سنہ	۶۷۲
۲۶۰ سنہ	۶۰۹	۲۷۶ سنہ	ایضاً	۲۹۲ سنہ	ایضاً	۳۰۹ سنہ	ایضاً	۳۲۵ سنہ	۶۷۴
۲۶۱ سنہ	۶۱۰	۲۷۷ سنہ	ایضاً	۲۹۳ سنہ	۶۳۰	۳۱۰ سنہ	۶۵۰	۳۲۶ سنہ	۶۷۵
۲۶۲ سنہ	۶۱۲	۲۷۸ سنہ	۶۱۹	۲۹۴ سنہ	۶۳۲	۳۱۱ سنہ	۶۵۱	۳۲۷ سنہ	۶۷۷
۲۶۳ سنہ	ایضاً	۲۷۹ سنہ	۶۲۰ ق	۲۹۵ سنہ	ایضاً	۳۱۲ سنہ	۶۵۲	۳۲۸ سنہ	۶۷۸
۲۶۴ سنہ	ایضاً	۲۸۰ سنہ	۶۲۲	۲۹۶ سنہ	ایضاً	۳۱۳ سنہ	۶۵۳	۳۲۹ سنہ	۶۷۹
۲۶۵ سنہ	۶۱۳	۲۸۱ سنہ	ایضاً	۲۹۷ سنہ	۶۴۰	۳۱۴ سنہ	ایضاً	۳۳۰ سنہ	۶۸۲
۲۶۶ سنہ	۶۱۵	۲۸۲ سنہ	ایضاً	۲۹۹ سنہ	۶۴۱	۳۱۵ سنہ	ایضاً	۳۳۱ سنہ	۶۸۴
۲۶۷ سنہ	ایضاً	۲۸۳ سنہ	۶۲۳	۳۰۰ سنہ	۶۴۱	۳۱۶ سنہ	۶۵۴	۳۳۲ سنہ	۶۸۵
۲۶۸ سنہ	ایضاً	۲۸۴ سنہ	۶۲۵	۳۰۱ سنہ	۶۴۲	۳۱۷ سنہ	۶۵۵	۳۳۳ سنہ	۶۸۶
۲۶۹ سنہ	ایضاً	۲۸۵ سنہ	ایضاً	۳۰۲ سنہ	۶۴۳	۳۱۸ سنہ	۶۵۷	۳۳۴ سنہ	۶۹۰
۲۷۰ سنہ	۶۱۶	۲۸۶ سنہ	۶۲۶	۳۰۳ سنہ	۶۴۴	۳۱۹ سنہ	۶۵۸	۳۳۵ سنہ	۶۹۵

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	
سنہ ۳۳۶	۶۹۵	سنہ ۳۵۶	۷۱۴	سنہ ۳۷۵	۷۴۴	سنہ ۳۹۴	۷۶۶	
سنہ ۳۳۷	۶۹۸	سنہ ۳۵۷	۷۱۷	سنہ ۳۷۶	۷۴۵	سنہ ۳۹۵	۷۶۷	
سنہ ۳۳۸	ایضاً	سنہ ۳۵۸	۷۱۸	سنہ ۳۷۷	۷۴۶	سنہ ۳۹۶	ایضاً	
سنہ ۳۳۹	۶۹۹	سنہ ۳۵۹	۷۲۱	سنہ ۳۷۸	ایضاً	سنہ ۳۹۷	۷۶۸	
سنہ ۳۴۱	۷۰۱	سنہ ۳۶۰	۷۲۳	سنہ ۳۷۹	ایضاً	سنہ ۳۹۸	۷۶۹	
سنہ ۳۴۲	۷۰۲	سنہ ۳۶۱	۷۲۴	سنہ ۳۸۰	۷۴۸	سنہ ۳۹۹	ایضاً	
سنہ ۳۴۳	۷۰۲	سنہ ۳۶۲	۷۲۵	سنہ ۳۸۱	۷۵۰	سنہ ۴۰۰	۷۷۰	
سنہ ۳۴۴	۷۰۳	سنہ ۳۶۳	۷۲۶	سنہ ۳۸۲	۷۵۲	تمام ہوئے	فہرست سنون	جلد اول ترجمہ
سنہ ۳۴۵	۷۰۴	سنہ ۳۶۴	۷۲۷	سنہ ۳۸۳	۷۵۳	ابوالفدا	کے نقشے	
سنہ ۳۴۶	۷۰۴	سنہ ۳۶۵	۷۳۱	سنہ ۳۸۴	ایضاً			
سنہ ۳۴۷	۷۰۴	سنہ ۳۶۶	۷۳۲	سنہ ۳۸۵	۷۵۵			
سنہ ۳۴۸	۷۰۵	سنہ ۳۶۷	۷۳۵	سنہ ۳۸۶	۷۵۷			
سنہ ۳۴۹	ایضاً	سنہ ۳۶۸	۷۳۶	سنہ ۳۸۷	۷۵۸			
سنہ ۳۵۰	۷۰۷	سنہ ۳۶۹	۷۳۸	سنہ ۳۸۸	۷۶۱			
سنہ ۳۵۱	۷۰۸	سنہ ۳۷۰	۷۴۰	سنہ ۳۸۹	۷۶۲			
سنہ ۳۵۲	۷۱۰	سنہ ۳۷۱	ایضاً	سنہ ۳۹۰	۷۶۳			
سنہ ۳۵۳	۷۱۱	سنہ ۳۷۲	۷۴۱	سنہ ۳۹۱	۷۶۴			
سنہ ۳۵۴	ایضاً	سنہ ۳۷۳	۷۴۲	سنہ ۳۹۲	ایضاً			
سنہ ۳۵۵	۷۱۳	سنہ ۳۷۴	۷۴۴	سنہ ۳۹۳	۷۶۵			

جلد دویم لی سنہ

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
سنہ ۴۰۱	۳	سنہ ۴۲۱	۳۸	سنہ ۴۴۶	۶۶	سنہ ۴۶۵	۱۰۴	سنہ ۴۸۴	۱۳۷
سنہ ۴۰۲	۵	سنہ ۴۲۲	۳۹	سنہ ۴۴۷	ایضاً	سنہ ۴۶۶	۱۰۸	سنہ ۴۸۵	۱۳۹
سنہ ۴۰۳	۱۱	سنہ ۴۲۸	۴۱	سنہ ۴۴۸	۷۰	سنہ ۴۶۷	۱۰۹	سنہ ۴۸۶	۱۴۲
سنہ ۴۰۵	۱۳	سنہ ۴۲۹	۴۳	سنہ ۴۴۹	۷۴	سنہ ۴۶۸	۱۱۱	سنہ ۴۸۷	۱۴۶
سنہ ۴۰۶	۱۴	سنہ ۴۳۰	۴۴	سنہ ۴۵۰	ایضاً	سنہ ۴۶۹	۱۱۲	سنہ ۴۸۸	۱۴۷
سنہ ۴۰۷	۱۵	سنہ ۴۳۱	ایضاً	سنہ ۴۵۱	۸۴	سنہ ۴۷۰	۱۱۴	سنہ ۴۸۹	۱۵۰
سنہ ۴۰۸	۲۴	سنہ ۴۳۲	۴۶	سنہ ۴۵۲	۸۵	سنہ ۴۷۱	ایضاً	سنہ ۴۹۰	۱۵۲
سنہ ۴۰۹	۲۶	سنہ ۴۳۳	۵۲	سنہ ۴۵۳	ایضاً	سنہ ۴۷۲	۱۱۵	سنہ ۴۹۱	۱۵۴
سنہ ۴۱۰	ایضاً	سنہ ۴۳۴	۵۳	سنہ ۴۵۴	۸۷	سنہ ۴۷۳	۱۱۶	سنہ ۴۹۲	۱۵۶
سنہ ۴۱۱	ایضاً	سنہ ۴۳۵	۵۵	سنہ ۴۵۵	ایضاً	سنہ ۴۷۴	۱۱۷	سنہ ۴۹۳	۱۶۰
سنہ ۴۱۲	۲۹	سنہ ۴۳۶	۵۶	سنہ ۴۵۶	۹۲	سنہ ۴۷۵	۱۱۸	سنہ ۴۹۴	۱۶۴
سنہ ۴۱۳	۳۳	سنہ ۴۳۷	۵۷	سنہ ۴۵۷	۹۶	سنہ ۴۷۶	۱۲۱	سنہ ۴۹۵	۱۶۵
سنہ ۴۱۴	ایضاً	سنہ ۴۳۸	۵۸	سنہ ۴۵۸	ایضاً	سنہ ۴۷۷	۱۲۲	سنہ ۴۹۶	۱۶۸
سنہ ۴۱۵	۳۴	سنہ ۴۳۹	ایضاً	سنہ ۴۵۹	۹۸	سنہ ۴۷۸	۱۲۶	سنہ ۴۹۷	۱۷۳
سنہ ۴۱۶	۳۵	سنہ ۴۴۰	ایضاً	سنہ ۴۶۰	ایضاً	سنہ ۴۷۹	ایضاً	سنہ ۴۹۸	۱۷۵
سنہ ۴۱۷	۳۶	سنہ ۴۴۱	۵۹	سنہ ۴۶۱	ایضاً	سنہ ۴۸۰	۱۲۷	سنہ ۴۹۹	۱۷۸
سنہ ۴۱۸	ایضاً	سنہ ۴۴۲	۶۱	سنہ ۴۶۲	۹۹	سنہ ۴۸۱	۱۲۸	سنہ ۵۰۰	۱۸۰
سنہ ۴۱۹	۳۷	سنہ ۴۴۳	۶۳	سنہ ۴۶۳	ایضاً	سنہ ۴۸۲	ایضاً	سنہ ۵۰۱	۱۸۲
سنہ ۴۲۰	۳۸	سنہ ۴۴۴	۶۴	سنہ ۴۶۴	۱۰۳	سنہ ۴۸۳	۱۳۴	سنہ ۵۰۲	ایضاً

سنہ ۵۰۳	۱۸۴	سنہ ۵۲۴	۲۲۲	سنہ ۵۴۴	۲۵۹	سنہ ۵۶۴	۳۱۳	سنہ ۵۸۴	۳۷۱
سنہ ۵۰۴	۱۸۵	سنہ ۵۲۵	۲۲۶	سنہ ۵۴۵	۲۶۰	سنہ ۵۶۵	۳۱۵	سنہ ۵۸۵	۳۷۳
سنہ ۵۰۵	۱۸۶	سنہ ۵۲۶	۲۲۸	سنہ ۵۴۶	۲۶۷	سنہ ۵۶۶	۳۲۱	سنہ ۵۸۶	۳۷۹
سنہ ۵۰۶	۱۸۹	سنہ ۵۲۷	۲۲۹	سنہ ۵۴۷	۲۷۱	سنہ ۵۶۷	۳۲۳	سنہ ۵۸۷	۳۸۵
سنہ ۵۰۷	۱۹۰	سنہ ۵۲۸	۲۳۳	سنہ ۵۴۸	۲۷۴	سنہ ۵۶۸	۳۲۶	سنہ ۵۸۸	۳۹۲
سنہ ۵۰۸	۱۹۲	سنہ ۵۲۹	۲۳۶	سنہ ۵۴۹	۲۷۵	سنہ ۵۶۹	۳۳۰	سنہ ۵۸۹	۳۹۵
سنہ ۵۰۹	ایضاً	سنہ ۵۳۰	۲۳۸	سنہ ۵۵۰	۲۷۷	سنہ ۵۷۰	۳۳۲	سنہ ۵۹۰	۳۹۷
سنہ ۵۱۰	۱۹۴	سنہ ۵۳۱	۲۴۱	سنہ ۵۵۱	۲۸۳	سنہ ۵۷۱	۳۳۳	سنہ ۵۹۱	۳۹۹
سنہ ۵۱۱	۱۹۶	سنہ ۵۳۲	۲۴۳	سنہ ۵۵۲	ایضاً	سنہ ۵۷۲	۳۳۶	سنہ ۵۹۲	۴۰۰
سنہ ۵۱۲	۱۹۷	سنہ ۵۳۳	۲۴۴	سنہ ۵۵۳	۲۸۸	سنہ ۵۷۳	۳۳۶	سنہ ۵۹۳	۴۰۳
سنہ ۵۱۳	۲۰۴	سنہ ۵۳۴	۲۴۵	سنہ ۵۵۴	۲۹۲	سنہ ۵۷۴	۳۳۸	سنہ ۵۹۵	۴۰۸
سنہ ۵۱۴	۲۰۷	سنہ ۵۳۵	۲۴۵	سنہ ۵۵۵	۲۹۴	سنہ ۵۷۵	۳۴۰	سنہ ۵۹۷	۴۱۱
سنہ ۵۱۵	۲۰۸	سنہ ۵۳۶	۲۴۶	سنہ ۵۵۶	۲۹۵	سنہ ۵۷۶	۳۴۱	سنہ ۵۹۸	۴۱۶
سنہ ۵۱۶	۲۰۹	سنہ ۵۳۷	۲۴۷	سنہ ۵۵۷	۲۹۸	سنہ ۵۷۷	۳۴۷	سنہ ۵۹۹	۴۱۷
سنہ ۵۱۷	۲۱۱	سنہ ۵۳۸	۲۴۸	سنہ ۵۵۸	۳۰۰	سنہ ۵۷۸	۳۵۰	سنہ ۶۰۰	۴۲۲
سنہ ۵۱۸	۲۱۲	سنہ ۵۳۹	۲۴۹	سنہ ۵۵۹	۳۰۲	سنہ ۵۷۹	۳۵۳	سنہ ۶۰۱	۴۲۴
سنہ ۵۱۹	۲۱۳	سنہ ۵۴۰	۲۵۲	سنہ ۵۶۰	ایضاً	سنہ ۵۸۰	۳۵۶	سنہ ۶۰۲	۴۲۵
سنہ ۵۲۰	۲۱۵	سنہ ۵۴۱	ایضاً	سنہ ۵۶۱	۳۰۳	سنہ ۵۸۱	۳۵۸	سنہ ۶۰۳	۴۲۸
سنہ ۵۲۲	۲۱۸	سنہ ۵۴۲	۲۵۶	سنہ ۵۶۲	۳۰۴	سنہ ۵۸۲	۳۶۴	سنہ ۶۰۴	۴۲۹
سنہ ۵۲۳	۲۲۰	سنہ ۵۴۳	۲۵۸	سنہ ۵۶۳	۳۱۱	سنہ ۵۸۳	۳۶۸	سنہ ۶۰۵	۴۳۴

سنہ ۶۰۶	۴۳۷	سنہ ۶۲۵	۴۸۷	سنہ ۶۴۳	۵۴۴	سنہ ۶۶۲	۶۱۳	سنہ ۶۸۱	۶۴۱
سنہ ۶۰۷	۴۳۸	سنہ ۶۲۶	۴۸۹	سنہ ۶۴۴	۵۴۶	سنہ ۶۶۳	۶۱۴	سنہ ۶۸۲	۶۴۲
سنہ ۶۰۸	۴۴۰	سنہ ۶۲۷	۴۹۵	سنہ ۶۴۵	۵۴۸	سنہ ۶۶۴	۶۱۶	سنہ ۶۸۳	۶۴۵
سنہ ۶۰۹	۴۴۱	سنہ ۶۲۸	۴۹۸	سنہ ۶۴۶	۵۵۰	سنہ ۶۶۵	۶۱۸	سنہ ۶۸۴	۶۴۹
سنہ ۶۱۰	۴۴۲	سنہ ۶۲۹	۵۰۷	سنہ ۶۴۷	۵۵۲	سنہ ۶۶۶	۶۱۹	سنہ ۶۸۵	۶۵۱
سنہ ۶۱۱	۴۴۴	سنہ ۶۳۰	۵۰۸	سنہ ۶۴۸	۵۵۶	سنہ ۶۶۷	۶۲۰	سنہ ۶۸۶	۶۵۲
سنہ ۶۱۲	۴۴۵	سنہ ۶۳۱	۵۱۱	سنہ ۶۴۹	۵۶۵	سنہ ۶۶۸	۶۲۱	سنہ ۶۸۷	۶۵۳
سنہ ۶۱۳	۴۴۶	سنہ ۶۳۲	۵۱۴	سنہ ۶۵۱	ایضاً	سنہ ۶۶۹	۶۲۲	سنہ ۶۸۸	۶۵۴
سنہ ۶۱۴	۴۴۷	سنہ ۶۳۳	۵۱۵	سنہ ۶۵۲	۵۶۷	سنہ ۶۷۰	۶۲۳	سنہ ۶۸۹	۶۵۵
سنہ ۶۱۵	۴۴۸	سنہ ۶۳۴	۵۱۷	سنہ ۶۵۳	۵۷۰	سنہ ۶۷۲	۶۲۴	سنہ ۶۹۰	۶۵۶
سنہ ۶۱۶	۴۵۳	سنہ ۶۳۵	۵۱۹	سنہ ۶۵۴	۵۷۱	سنہ ۶۷۳	۶۲۷	سنہ ۶۹۱	۶۶۰
سنہ ۶۱۷	۴۵۹	سنہ ۶۳۶	۵۲۵	سنہ ۶۵۵	۵۷۲	سنہ ۶۷۴	۶۲۷	سنہ ۶۹۲	۶۶۳
سنہ ۶۱۸	۴۶۷	سنہ ۶۳۷	۵۲۷	سنہ ۶۵۶	۵۷۵	سنہ ۶۷۵	ایضاً	سنہ ۶۹۳	۶۶۶
سنہ ۶۱۹	۴۷۰	سنہ ۶۳۸	۵۳۲	سنہ ۶۵۷	۵۸۰	سنہ ۶۷۶	۶۲۹	سنہ ۶۹۴	۶۷۰
سنہ ۶۲۱	۴۷۵	سنہ ۶۳۹	۵۳۶	سنہ ۶۵۸	۵۸۲	سنہ ۶۷۷	۶۳۲	سنہ ۶۹۵	۶۷۳
سنہ ۶۲۲	۴۷۷	سنہ ۶۴۰	۵۳۸	سنہ ۶۵۹	۵۹۸	سنہ ۶۷۸	۶۳۳	سنہ ۶۹۶	۶۷۴
سنہ ۶۲۳	۴۸۰	سنہ ۶۴۱	۵۴۰	سنہ ۶۶۰	۶۰۶	سنہ ۶۷۹	۶۳۵	سنہ ۶۹۷	۶۷۶
سنہ ۶۲۴	۴۸۲	سنہ ۶۴۲	۵۴۲	سنہ ۶۶۱	۶۰۹	سنہ ۶۸۰	۶۳۶	سنہ ۶۹۸	۶۸۴

سنہ ۶۹۹	۶۹۸	سنہ ۷۱۴	۷۳۶						
سنہ ۷۰۰	۶۹۳	سنہ ۷۱۵	ایضاً						
سنہ ۷۰۱	۶۹۵	سنہ ۷۱۶	۷۴۲						
سنہ ۷۰۲	۶۹۶	سنہ ۷۱۷	۷۴۶						
سنہ ۷۰۳	۷۰۱	سنہ ۷۱۸	۷۴۸						
سنہ ۷۰۴	۷۰۳	سنہ ۷۱۹	۷۵۱						
سنہ ۷۰۵	ایضاً	سنہ ۷۲۰	۷۵۳						
سنہ ۷۰۶	۷۰۵	سنہ ۷۲۱	۷۵۸						
سنہ ۷۰۷	۷۰۶	سنہ ۷۲۲	۷۵۹						
سنہ ۷۰۸	۷۰۸	سنہ ۷۲۳	۷۶۰						
سنہ ۷۰۹	۷۱۰	سنہ ۷۲۴	۷۶۱						
سنہ ۷۱۰	۷۱۶	سنہ ۷۲۵	۷۶۲						
سنہ ۷۱۱	۷۲۲	سنہ ۷۲۶	۷۶۳						
سنہ ۷۱۲	۷۲۴	سنہ ۷۲۷	۷۶۴						
سنہ ۷۱۳	۷۳۳	اسکے تک	الا لقصائی تاریخ سنہ تمام ہوئے						

فہرست مطالب کتاب ابو الفدا اور تتمہ کی

مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ
بیان پیدایش محمد مصطفی صلعم	۲۶۱	بیان فوت ہونی ابو طالب کا	۲۸۴
بیان نسب نامہ رسول صلعم کا	۲۶۵	وفات خدیجہ رض	۲۸۵
ذکر دودہ پلانے کا	۲۶۶	سفر رسول اللہ کا طرف طایف کی	ایضاً
دودہ پلانی دایہ حلیمہ کا	۲۶۷	اظہار رسالت	۲۸۶
خدیجہ بنت خویلد کی طرف سے سوداگری کرنی	۲۷۰	استدار حال انصار کا	۲۸۷
تعمیر کرنی قریش کی کعبہ کو	۲۷۱	شب معراج کا حال	۲۸۸
رسول ہونا محمد صلعم کا	۲۷۲	ذکر بیعت اول	ایضاً
بیان اوس شخص کا جو سب سے اول مسلمان ہوا	۲۷۳	بیعت ثانیہ	۲۹۱
حضرت حمزہ رض کا مسلمان ہونا	۲۷۹	ہجرت کرنے رسول اللہ کا	۲۹۳
حضرت عمر رض کا مسلمان ہونا	ایضاً	تواریخ قدیمہ کے سال	۲۹۴
بیان ہجرت اول کا	۲۸۱	بیان سبب ہجرت کا	۲۹۷
آوارہ نامہ قریش کا خراب ہو جانا	۲۸۳	نکاح ہونا عایشہ رض سے	۳۰۰

بہائی چارہ ہونا مسلمانون مین	٣٠٠	جنگ خیبر کا حال	٣٣١
بدل جانا قبلہ کا نماز مین	٣٠١	بھیجنا قاصدونکا اطراف کی بادشاہونکی پاس	٣٣٥
جنگ بدر کا ذکر	٣٠٢	ذکر عمرۃ القضا کا	٣٣٧
جنگ بنی قینقاع کا ذکر	٣٠٦	مسلمان ہونا خالد بن ولید اور عمرو ابن العاص کا	٣٣٨
غزوہ السویق	٣٠٧	ٹوٹنی صلح کا اور فتح مکہ	٣٣٩
غزوہ قرقرۃ الکدر	ایضاً	لڑنا خالد ابن ولید کا بنی خزیمہ سی	٣٤٦
جنگ احد کا ذکر	٣٠٩	ذکر جنگ حنین کا	٣٤٧
حملہ مشرکونکا مسلمانون پر پہر شکست ہونی مشرکونکو	٣١١	محاصرہ کرنا رسول مقبول کا طایف کو	٣٥٠
جنگ رجیع	٣١٣	بیان غزوہ تبوک کا	٣٥٤
غزوہ بیر معونہ	٣١٤	حج کرنا ابو بکر صدیق کا ہمراہ لوگونکی	٣٥٦
لڑائی بنی نضیر یہودیونسی	٣١٥	جانا حضرت علی رض کا یمن کو	٣٥٨
جنگ ذات الرقاع	٣١٦	بیان حجۃ الوداع کا	٣٥٨
جنگ بدر ثانی	٣١٧	وفات پانا رسول مقبول کا	٣٦٠
غزوہ خندق	ایضاً	حال مدفون ہونے رسول کا	٣٦٣
جنگ بنی قریظہ	٣٢٠	حال عمر رسول خدا کا	٣٦٤
جنگ بنی لحیان	٣٢٣	حلیہ اور اوصاف نبی صلعم کے	٣٦٥
جنگ ذی قرد	ایضاً	ذکر خلق رسول خدا کا	٣٦٦
جنگ بنی مصطلق	٣٢٤	اولاد رسول صلعم کا ذکر	٣٦٧
قصہ بہتان کا حضرت عایشہ پر	٣٢٦	ازواج مطہرات نبی صلعم کا ذکر	٣٦٨
عمرہ حدیبیہ	٣٢٧	منشیون رسولخدا کا حال	ایضاً
بیعت رضوان کا ذکر	٣٢٩	اون سلاح کا ذکر جو رسولخدا کی پاس تھے	ایضاً
صلح ہونا درمیان رسول اللہ اور قریش کے	٣٢٩	تعداد غزوات اور لشکر رسول مقبول کے	٣٦٩

بیان اصحاب رسول کا	۳۶۹	وفات معاویہ	۴۵۶
بیان مراتب اصحاب کا	۳۷۰	اخبار معاویہ	ایضاً
اسود عنسی نبی کاذب کا حال	۳۷۲	اخبار یزید ابن معاویہ	۴۵۸
خلافت ابوبکر صدیق رض	۳۷۴	تشریف لیجانا امام حسین کا کوفہ کو	۴۵۹
وفات ابوبکر رض	۳۸۱	شہادت امام حسین ع کے	۴۶۲
خلافت عمر	۳۸۲	محاصرہ خانہ کعبہ کا	۴۶۶
عمر رض کا شہید ہونا	۳۹۶	وفات یزید ابن معاویہ	ایضاً
خلافت عثمان رض	۴۰۰	اخبار معاویہ ابن یزید ابن معاویہ	۴۶۷
شہید ہونا عثمان رض کا	۴۰۸	بیعت ہونی عبداللہ ابن زبیر رض سے	۴۶۸
اخبار حضرت علی رض	۴۱۱	اخبار مروان ابن الحکم کا ذکر	۴۶۹
عایشہ اور طلحہ و زبیر رض کا جانا طرف بصرہ کے	۴۱۷	وفات مروان ابن الحکم کے	۴۷۰
سفر کرنا علی رض کا طرف بصرہ کی	۴۱۸	بیان اخبار مروان کا	۴۷۱
بیان جنگ جمل کا	۴۱۹	اخبار عبدالملک	ایضاً
بیان جنگ صفین	۴۲۴	خروج کرنا مختار ابن ابی عبید ثقفی کا	۴۷۲
شہادت علی کرم اللہ وجہہ	۴۳۶	مقتول ہونا عبیداللہ ابن زیاد کا	ایضاً
بیان اوصاف علی رض	۴۳۸	مقتول ہونا مصعب ابن زبیر رض کا	۴۷۶
فضایل حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۴۴۰	وفات عبدالملک ابن مروان	۴۸۰
بیان اخبار امام حسن ع کا	۴۴۱	بیان خلافت ولید بن عبدالملک	۴۸۰
بیان خلفاء بنی امیہ	۴۴۵	وفات ولید	۴۸۳
بیان اخبار معاویہ ابن ابی سفیان	۴۴۶	اخبار سلیمان بن عبدالملک	۴۸۴
بہائی چارہ ہونا معاویہ کا زیاد سے	۴۴۷	وفات سلیمان بن عبدالملک	۴۸۵
جنگ قسطنطنیہ	۴۵۲	اخبار عمر بن عبدالعزیز	۴۸۶

موقوف ہونا سب علی کا منبرون پرسی	۴۸۷	ذکر اولاد منصور کا	۵۲۹
وفات عمر بن عبد العزیز رضہ	ایضاً	خلافت مہدی محمد کے	ایضاً
یزید ابن عبد الملک بن مروان	۴۸۸	ذکر مقنع خراسانی کا	۵۳۱
اخبار ہشام بن عبد الملک	۴۹۱	ذکر وفات مہدی کا	۵۳۳
وفات ہشام	۴۹۵	خلافت ہادی کی	۵۳۴
اخبار ولید بن یزید بن عبد الملک	۴۹۶	ظاہر ہونا حسین ابن علی بن حسن بن حسن بن علی ابن ابی طالب	ایضاً
مقتول ہونا ولید ابن یزید کا	۴۹۷	خلافت رشید کا ذکر	۵۳۶
اخبار یزید ابن ولید بن عبد الملک	۴۹۹	فوت ہونا مہدی کا	ایضاً
بیعت مروان بن محمد بن مروان	۵۰۱	بیان سیبویہ نحوی کا	۵۴۲
اخبار امروان اور شکست ہونی اوسکی زمانہ مین	۵۰۸	ذکر وفات امام موسی کاظم رضہ کا	۵۴۳
بیان اون لوگونکا جو بنی امیہ سی قتل ہوئے	۵۱۱	ذکر وفات یونس نحوی کا	۵۴۴
سلطنت عباسیہ	۵۱۳	ذکر لڑائی برامکہ کا	۵۴۵
وفات سفاح	۵۱۵	ذکر ابو مسلم معاذ ہراوی نحوی کا	۵۴۷
خلافت منصور	ایضاً	وفات رشید کے	۵۴۹
قتل ہونا ابو مسلم خراسانی کا	۵۱۶	غلبہ طاہر کا بغداد مین	۵۵۳
بیان ابتداء دولت امویہ کا اندلس مین	۵۱۷	بیعت ہونا ابراہیم ابن مہدی کا	۵۵۸
بیان بنائی بغداد کا	۵۱۹	بیان حالات ماموں کا عراق مین اور قتل کرنا ذوالریاستین کا	۵۵۸
ذکر ظہور ابراہیم علوی کا	ایضاً	ذکر ابتدائی دولت بنی زیاد کا ملوک یمن کا آخر تک	۵۶۰
بیان وفات امام جعفر صادق عہ	۵۲۲	آنا مامون کا طرف بغداد کے	۵۶۳
بیان وفات منصور کا	۵۲۶	وفات امام شافعی رضہ کے	۵۶۳

ذکر اوس خبر کا جو قرآن مجید کی بابت بیان ہوا	۵۷۳	ظاہر ہونا شاہ زنگ کا	۶۰۴
وفات مامون کے	۵۷۵	خلع مہدی اور اوسکی وفات	۶۰۵
اخبار اور سیرت مامون کا بیان	۵۷۶	خلافت معتمد علی اللہ	۶۰۶
خلافت معتصم عباسی	۵۷۷	بادشاہت نصر بن احمد سامانی کی	۶۱۰
فتح عموریہ اور قید کرنا عباس بن مامون کا اور اسی قید میں ہلاک ہونا	۵۷۹	ذکر وفات یعقوب صفار کا	۶۱۴
وفات معتصم	۵۸۱	ذکر وفات احمد بن طولون حاکم مصر اور شام کا	۶۱۷
خلافت واثق باللہ	۵۸۲	ذکر وفات موفق باللہ کا	۶۱۹
ذکر فتنہ دمشق	ایضاً	ابتدا ر حال قرامطہ کا	۶۱۹
ذکر وفات واثق باللہ	۵۸۴	وفات معتمد علی اللہ کا	۶۲۱
خلافت متوکل	۵۸۵	خلافت معتضد باللہ	ایضاً
گرفتار ہونا علی بن زیات کا	۵۸۶	بیان نوروز معتضدی کا	۶۲۲
قتل ہونا متوکل کا	۵۹۳	مقتول ہونا خارویہ کا	ایضاً
بیعت مستنصر کے	۵۹۴	وفات معتضد کی	۶۲۷
وفات مستنصر	۵۹۵	غلبہ مکتفی کا شام اور مصر پر اور منقطع ہونا بادشاہت طولون کا	۶۲۹
مستعین باللہ کی خلافت	ایضاً	ذکر اخبار قرامطہ کا	۶۳۰
بیعت معتز باللہ کی	۵۹۸	وفات مکتفی باللہ	۶۳۲
خلع مستعین اور خلافت معتز	ایضاً	بادشاہت مقتدر کے	۶۳۳
وفات علی تقی	۶۰۰	وفات منذر اموی حاکم اندلس کی	ایضاً
خلع معتز اور اوسکی وفات	۶۰۲	خلع مقتدر اور بیعت ابن معتز کی	ایضاً
خلافت مہتدی	۶۰۳	بیان بادشاہ ہونا زیادۃ اللہ بن عبداللہ کا افریقیہ پر	۶۳۴

ذکر ابتدای دولت سادات بنی فاطمہ کا	۶۳۶	ابتدای سلطنت بنی بویہ	۶۶۲
بیان متصل ہونا مہدی ابو عبد اللہ کا ابو عبد اللہ شیعہ سے	۶۳۸	خلع قاہر باللہ کا	۶۶۵
مقتول ہونا عبد اللہ شیعہ کا ساتھ بھائی اسکے	۶۴۰	بیعت راضی باللہ کی	۶۶۶
وفات عبد اللہ حاکم اندلس کی	۶۴۱	سید مہدی حاکم افریقہ کا مرنا اور اوسکی بیٹی کا جانشین ہونا	۶۶۶
مقتول ہونا احمد سامانی کا	۶۴۲	ذکر ابن شلمغانی کے قتل کا اور عجائب اوسکی مذہب خبیث کے	۶۶۷
مقتول ہونا سردار قرامطہ کا	۶۴۲	باقی حوادث	۶۶۸
بیان باقی حوادث کا	۶۴۴	مقتول ہونا مرداویج بن زیار کا	۶۶۹
بنا مہدیہ کا ذکر	۶۴۴	ذکر حنبلیوں کی فتنہ کا بغداد مین	۶۷۰
روانہ کرنا لشکر سید مہدی کا ہمراہ ابی القاسم بیٹے اپنے کے طرف مصر کے	۶۴۶	سلطنت اخشید مصر کا	۶۷۱
منقطع ہونی سلطنت سادات کی	۶۴۸	مقتول ہونا ابو العلاء بن حمدان کا	۶۷۱
منصور حلاج کا مقتول ہونا	۶۴۹	فتح ہونا جنوہ وغیرہ کا	۶۷۲
اخبار قرامطہ اور مقتول ہونا ابی الساج کا	۶۵۳	ہاتھ کٹنی ابو علی بن مقلہ کے	۶۷۵
ابتداء حکومت مرداویج	۶۵۴	مستولی ہونا بجکم کا بغداد پر	۶۷۶
خلع مقتدر کا	۶۵۵	ذکر ابن رائق کی غلبہ پانی کا شام پر	۶۷۸
پھر خلیفہ ہونا مقتدر کا	۶۵۶	وفات راضی باللہ کی اور خلافت متقی باللہ	۶۷۹
حجر اسود اور مکہ سی حطیم قرامطہ جنابی اور اوسکا بیان	۶۵۶	مقتول ہونا ماکان بن کالی کا	۶۸۰
مقتول ہونا مقتدر کا	۶۵۹	ذکر قتل بجکم	۶۸۱
خلیفہ ہونا قاہر باللہ کا	۶۶۰	حاکم ہونا بریدی کا بغداد پر اور احوال ابن رائق کا	۶۸۲
گرفتار ہونا مونس خادم اور بلیق کا	۶۶۱	ذکر نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی کی مرنی کا	۶۸۴
مقتول ہونا مونس اور بلیق اور اوسکی بیٹی کا	۶۶۱	متقی کا بغداد مین جانا اور اوسکی بیعت ٹوٹنی	۶۸۶

خلافت مستکفی باللہ کے	۶۸۷	خروج رومیون کا مسلمانون پر	۷۱۳
خروج کرنا ابو یزید خارجی کا قیروان مین	ایضاً	معز الدولہ کا مرنا اور بختیار کا حاکم ہونا	۷۱۴
حاکم ہونا سیف الدولہ کا شہر حلب اور حمص پر	۶۸۹	ناصر الدولہ حمدان کا مقید ہونا	۷۱۵
وفات تورون	۶۹۰	ذکر وشمگیر کے مرنے کا	ایضاً
غلبہ پانا معز الدولہ بن بویہ کا بغداد پر	۶۹۰	کافور کا مرنا	ایضاً
خلع مستکفی اور بیعت مطیع کے	۶۹۱	وفات سیف الدولہ	۷۱۶
لڑنا ناصر الدولہ بن حمدان اور معز الدولہ بن بویہ کا	۶۹۲	مقتول ہونا ابو فراس بن حمدان کا	۷۱۸
وفات قاسم علوی کی اور حاکم ہونا منصور کا	۶۹۲	ذکر ملک معز علوی مصر کا	۷۱۹
وفات اخشید کی اور سیف الدولہ کا حاکم دمشق ہونا	۶۹۳	لشکر معز کا غالب آنا دمشق وغیرہ پر	۷۱۹
وفات عماد الدولہ بن بویہ	۶۹۸	ناصر الدولہ کا مرنا اور اسکی اولاد کا مختلف ہونا	۷۲۰
حوادث باقیہ	۷۰۰	ذکر لڑائی روم کا شام سے	۷۲۱
ذکر زجاج نحوی کا	۷۰۱	ذکر قرعویہ کی حلب پر غلبہ پانیکا	ایضاً
منصور علوی کے مرنیکا حال	۷۰۱	بیان ان ملکون کا جن پر رومی غالب آئے	۷۲۲
امیر نوح کا مرنا اور اسکے بیٹے عبد الملک کا حاکم ہونا	۷۰۲	مقتول ہونا روم کے بادشاہ کا	۷۲۲
وہ حوادث جو درمیان معز علوی اور عبد الرحمن اموی حاکم اندلس کے درمیان گذری	۷۰۳	ابو تغلب بن ناصر الدولہ کا غالب آنا حران پر	۷۲۳
لشکر کشی معز کی اطراف مغرب مین	۷۰۵	ذکر معز لدین اللہ علوی کا مصر مین جانیکا	۷۲۵
وفات حاکم خراسان کی	۷۰۷	خلع مطیع اور بیعت طائع	۷۲۶
حاکم اندلس کی مرنیکا حال	۷۰۷	ذکر معز علوی کے احوال کا	۷۲۷
غلبہ پانا روم کا حلب پر	۷۰۹	حال بختیار کا	۷۲۷
مخالفت کرنی اہل الطائفہ کی سیف الدولہ حمدان کی	۷۱۲	عضد الدولہ کا عراق پر غلبہ پانا اور بختیار کا قید ہونا	۷۲۸

بختیار کا مکہ مین آنا	۷۲۹
افتکین کا دمشق پر غلبہ پانا	ایضاً
معز علوی کی وفات اور اوسکی بیٹی عزیز علوی کا حاکم ہونا	۷۳۱
رکن الدولہ کا مرنا	۷۳۲
عضد الدولہ کا عراق مین جانا	ایضاً
ذکر ابتدائے دولت آل سبکتگین کا	۷۳۳
حاکم اندلس اموی کا مرنا	۷۳۴
شریف کا ملک حلب مین پھر آنا	۷۳۵
عضد الدولہ کا غلبہ عراق پر اور قتل کرنا بختیار کا	۷۳۶
ابو تغلب بن ناصر الدولہ بن حمدان کا مرنا	۷۳۸
عمران بن شاہین حاکم بطیحہ کا مرنا اوسکے بیٹے حسن کے اوٹھانے	۷۴۰
وفات عضد الدولہ	۷۴۲
ذکر حکومت بکجور کا دمشق پر	۷۴۳
مالک ہونا شرف الدولہ کا عراق پر اور اوسکے بھائی صمصام الدولہ کا گرفتار کرنا	۷۴۵
وفات شرف الدولہ	۷۴۷
جو فتنہ بغداد مین ہوا	۷۴۷
ذکر بہائی قادر کا بطیحہ کی طرف	۷۴۷
ذکر بنی حمدان کا موصل مین پھر آنا	۷۴۸
حاکم دیار بکر کا مارا جانا	ایضاً
ابو ذواد کا موصل پر حاکم ہونا	۷۵۰
خلافت قادر باللہ	۷۵۱
بکجور کا قتل ہونا اور سعد اللہ کا مرنا	ایضاً
ابن عباد کا مرنا	۷۵۵
عزیز باللہ کا مرنا اور اوسکے بیٹے کا حاکم ہونا	۷۵۷
حماد ملوک بجایہ کا ذکر	۷۵۸
ذکر نوح حاکم ماوراء النہر کی وفات کا	۷۶۰
ذکر سبکتگین کے وفات کا	ایضاً
وفات فخر الدولہ	ایضاً
صمصام الدولہ کا مارا جانا	۷۶۱
امیر منصور بن نوح کا مقید ہونا اور اوسکے بھائی کا بادشاہ ہونا	۷۶۲
محمود بن سبکتگین کا خراسان پر غلبہ پانا	۷۶۲
سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونے	۷۶۳
بطیحہ کا سلطنت مہذب سے نکلجانا	۷۶۶
مہذب الدولہ کا بطیحہ مین پھر آنا	۷۶۷
ابن واصل کا مقتول ہونا	۷۶۸
ذکر ابو زکوہ کا	ایضاً

دوسری جلد کی فہرست

مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ
اخبار مویدالاموی بادشاہ اندلس کا	۱ جلد ۲	خلافت القائم بامر اللہ کی اور قلعہ فامیہ لینا رومیوں کا	۴۰
صالح ابن مرداس حاکم حلب کا حال	۵	اخبار عمان	۴۴
مقتول ہونا قابوس کا	۱۱	ابتداء دولت سلجوقیہ اور دوس خاندان کا حال	۴۶
وفات پانا بہاء الدولہ کا	۱۲	گرفتار ہونا مسعود کا اور مارا جانا اوسکا	۵۰
جاتا رہنا خلافت امویہ کا اندلس سے اور جمنا دولت علویہ کا اندلس میں	۱۶	بادشاہ ہونا مودود بیٹے مسعود کا اور مار ڈالنا اوسکا اپنے چچا محمد کو	۵۱
وفات مہذب الدولہ والی بطیحہ	۲۵	بیان اوس رنجش کا جو درمیان سلطان قایم اور جلال الدولہ کے ہو گئے تھے	۵۴
بادشاہ ہونا شرف الدولہ کا عراق پر	۲۷	وفات پانا جلال الدولہ کا	۵۵
اخبار یمن کا بیان	۲۹	وفات پانا مودود کا	۶۰
وفات پانا شرف الدولہ کا	۳۵	حال قرواش اور اوسکی بہائی کا	۶۱
وفات پانا سلطان محمود کا	۳۸	کوچ کرنا عرب کا مصر کی طرف سے افریقہ کو اور شکست ہونی معز بن بادیس کو	۶۱
مالک ہونا رومیوں کا شہر الرہا پر	۳۹	مقتول ہونا عبدالرشید بن محمود ابن سبکتگین کا	۶۴
وفات القادر باللہ	۴۰	فوت ہونا قرواش کا	ایضاً

حملہ کرنا عوام الناس کا لشکر طغرل بک پر اور پکڑا جانا ملک الرحیم کا	۶۸	صحبت کرنا طغرل کا بادشاہ بغداد کی بیٹی سے	۹۱
بیان ابتداء سلطنت ملثمین کے	۷۰	مقتول ہونا سلطان الپ ارسلان کا	۱۰۳
کوچ کرنا طغرل بک کا بغداد سے طرف نصیبین کی اور دیار بکر کی	۷۴	وفات پانا ابن عمار قاضی طرابلس کا	۱۰۴
مراجعت کرنا طغرل بک کا طرف بغداد کی اپنی بھائی ابراہیم کو موصل دینا	ایضاً	اخبار مستنصر علوی خلیفہ مصر کا اور مقتول ہونا ناصر الدولہ کا	۱۰۶
مراجعت کرنا بادشاہ قایم کا طرف بغداد کی اور مارا جانا بساسیری کا	۸۱	وفات پانا قایم کا	۱۰۹
وفات پانا فرخ زاد والی غزنہ کا	۸۴	خلافت مقتدر بامر اللہ کے	۱۱۰
وفات پانا داؤد کا اور بادشاہ ہونا اوسکے بیٹے الپ ارسلان کا	ایضاً	استیلا پانا سلطان تتش کا دمشق پر	۱۱۵
فوت ہونا معز والی افریقیہ کا	۸۵	مالک ہونا مسلم بن قریش کا شہر حلب پر	ایضاً
وفات قریش والی موصل	ایضاً	فتح کرنا سلیمان بن قطلمش کا انطاکیہ کو	۱۱۹
بیان وفات نصر الدولہ بن مروان کا	۸۶	مقتول ہونا شرف الدولہ مسلم کا اور مالک ہونا اوسکے بھائی ابراہیم کا	ایضاً
[illegible]	۸۸	بھیجنا [illegible] ملکشاہ کا حلب کی طرف	۱۲۳

قابض ہونا یوسف بن تاشفین کا غرناطہ پر	۱۲۵	وفات مستنصر علوی کا	۱۴۲
قابض ہونا امیر المسلمین کا بلاد اندلس پر	۱۲۹	قتل ہونا تتش کا	۱۴۳
بیان غلبہ پانی فرنگیون کا صقلیہ پر	۱۳۰	بیان حال رضوان سے اور دقاق کا جو کہ دو بیٹے تتش کے تھے	۱۴۴
بھیجنا سلطان ملکشاہ کا طرف بغداد کی	۱۳۲	بادشاہ ہونا کربوغا کا موصل پر	۱۴۶
غلبہ پانا تتش کا حمص وغیرہ پر	۱۳۳	مقتول ہونا سلطان ارسلان ارغون کا	۱۴۸
مقتول ہونا نظام الملک حسن بن علی بن اسحاق	۱۳۴	ابتداء دولت خاندان خوارزمشاہ	ایضاً
وفات پانا سلطان ملکشاہ کا	۱۳۵	وہ لڑائے جو درمیان رضوان سے اور دقاق کے ہوئے	۱۴۹
بادشاہ ہونا ملک محمود بن ملکشاہ اور اسکے بھائی برکیارق کا حال	۱۳۶	جانا فرنگیونکا ملک شام پر اور لے لینا انطاکیہ کو	۱۵۱
وفات المقتدی بامر اللہ کا	۱۳۹	سلطان اور فرنگیون مین جو ایک لڑائے انطاکیہ پر ہوئے	ایضاً
خلافت مستظہر باللہ	ایضاً	قبضہ پانا فرنگیون کا بیت المقدس پر	۱۵۳
خطبہ خوانی سلطان تتش کی بغداد مین اور مقتول ہونا آقسنقر کا	۱۴۰	ابتداء دولت ساہرمن کا جو ملوک خلاط سے تھا	۱۵۵
وفات پانا امیر انراج کا	۱۴۱	برکیارق سے اور محمد کی لڑائی سے	۱۵۶

فرقہ اسماعیلیہ کا حال	۱۵۸	بیان وفات سقمان کا	۱۷۰
قابض ہوجانا عمار کا شہر جبلہ پر	ایضاً	غلبہ پانا فرنگیون کا فامیہ پر	۱۷۳
وفات مستعلی اور خلافت آمر کی	۱۶۰	حال طرابلس کا بعیت انگریزون کے	۱۷۴
لڑائی ہونی درمیان برکیارق اور اوسکی بھائی محمد کے	۱۶۱	وفات یوسف ابن تاشفین کے	۱۷۵
احوال شہر موصل کا	۱۶۲	مقتول ہونا فخر الملک بن نظام الملک کا	۱۷۵
وہ افعال قبیحہ جو فرنگیون سی سرزد ہوئے اور جناح الدولہ کا مقتول ہونا	۱۶۳	قابض ہوجانا صدقہ کا تکریت پر	۱۷۶
قابض ہونا وفاق کا شہر رحبہ پر	۱۶۴	قابض ہونا ولی کا موصل پر اور مرجانا جکرمش اور قلیج ارسلان کا	۱۷۷
صلح ہونے درمیان برکیارق اور محمد کے	۱۶۵	بیان مقتول ہونی باطنیون کا	۱۷۸
قابض ہونا فرنگیون کا جبل اور عکا پر جو شام مین ہین	۱۶۶	مقتول ہونا صدقہ کا	ایضاً
وفات پانی وفاق کے	۱۶۷	فوت ہونا تمیم ابن معز کا	۱۷۹
وفات پانا برکیارق کا	۱۶۸	وہ لڑائی جو فرنگیون کی ساتھ ہوئی اور مودود بن طونتکین حاکم موصل مارا گیا	۱۸۰
آنا سلطان محمد کا طرف بغداد کی	۱۶۹	حال وفات رضوان کا	۱۸۲

بیان وفات پانی حاکم غزنہ کا	۱۸۹	مقتول ہونا برستقی کا	۲۱۱
مقتول ہونا والی حلب کا	۱۹۰	بیان اوس لڑائی کا درمیان طغتکین اور فرنگیون کے ہوئے	۲۱۱
وفات پانا حاکم افریقیہ کا	۱۹۱	بیان حاکم ہونی عمادالدین زنگی کا حلب پر	۲۱۳
وفات پانا سلطان محمود کا	۱۹۳	اخبار اسماعیلون کے ملک شام مین اور مقتول ہونا اونکا اور محاصرہ کرنا فرنگیون کا دمشق کو	۲۱۵
مقتول ہونا حاکم حلب کا اور غالب آنا ایلغازی کا	۱۹۴	فتح کرنا عمادالدین زنگی کا شہر حمات کو	۲۱۷
وفات پانا مستظہر کا	۱۹۵	فتح ہونا اثارب کا	۲۱۸
حال خلافت مسترشد باللہ کا	ایضاً	وفات پانا الامر باحکام اللہ علوی کا	۲۱۹
وہ لڑائی جو درمیان سلطان محمد اور مسعود کی ہوئے	۱۹۷	حال وفات سلطان محمود اور بادشاہ ہونا اوسکے بیٹے داؤد کا	۲۲۲
بیان ابتدا احوال محمد بن تومرت اور مالک ہونا عبدالمومن کا	۱۹۹	بیان اوس لڑائی کا جو درمیان مسترشد اور عمادالدین زنگی کے ہوئے	۲۲۴
حال وفات حاکم افریقیہ کا	۲۰۴	حال وفات لودی حاکم دمشق کا	۲۲۵
بیان وفات ایلغازی کا	۲۰۷	والی ہونا شمس الملوک کا شہر حمات پر	۲۲۶
بیان مقتول ہونے ملک کا	۲۰۹	مقتول ہونا اسماعیل حاکم دمشق کا	۲۳۰

مقتول ہونی حسن بن حافظ الدین اللہ علوی کا	۲۳۰	بیان قابض ہونی زنگیونکا بعلبک پر	۲۴۲
بیان اوس لڑائی کا جو خلیفہ مسترشد او سلطان مسعود مین ہوئے اور خلیفہ گرفتار ہوکر مقتول ہوا	۲۳۱	بیان قابض فرنگیونکا طرابلس کی غرب پر	۲۴۹
بیان خلافت راشد باللہ کا	۲۳۲	بیان محاصرہ کرنی عماد الدین زنگی کا قلعہ جبر اور قلعہ [illegible] کو اور مارا جانا اوسکا	۲۵۰
بیان مقتول ہونی دبیس کا	۲۳۳	بیان لیلنی فرنگیون کا جزیرہ جہدیہ کو جو افریقیہ مین ہے اور حال سلطنت بنی بادیس کا	۲۵۳
قابض ہونا شہاب الدین کا حمص پر	ایضاً	محاصرہ کرنا فرنگیون کا دمشق کو	۲۵۴
خلع ہونا خلافت راشد کا اور خلیفہ ہونا مقتفی کا	۲۳۴	بیان وفات پانی حافظ الدین اللہ علوی کی اور مستولی ہونا ظافر کا	۲۵۶
محاصرہ کرنا زنگی کا حمص پر پہر فتح کرنا	۲۳۷	بیان شکست کہانی نور الدین کی جو مسلمین فرنگیوں سے اور پہر اوسکو قید کرنا	۲۵۹
قبضہ پانا عماد الدین زنگی کا حمص وغیرہ پر	۲۳۸	بیان وفات پانے سلطان مسعود بن محمد بن ملکشاہ کا اور مالک ہونا ملکشاہ اور محمد دونون بیٹی محمود کا	۲۶۱
آنا شاہ روم کا ملک شام مین اور جو کچھہ اوسنے کیا	۲۳۸	بیان فتح ہونی شہر دوک کا	۲۶۲
قتل ہونا خلیفہ راشد کا	۲۴۰	بیان ابتدا ظہور سلطنت سلاطین غوریہ کا اور جاتا رہنا دولت آل سبکتگین کا	۲۶۲
بیان اوس لڑائی کا جو درمیان سلطان سنجر اور خوارزمشاہ کے ہوئے	۲۴۱	بیان وفات پانی حاکم ماردین کا	۲۶۶
بیان مقتول ہونی محمود صاحب دمشق کا	۲۴۲	بیان اخبار غزنوین کا اور شکست کہانا سلطان سنجر کا پہر اوسکا قید ہونا	۲۶۷

بیان مقتول ہونی عادل بن سلار وزیر الظافر علوی کا	۲۶۹	بیان کوچ کرنی سلیمان شاہ کا طرف ہمدانکی اور مقتول ہونا اوسکا	۲۸۸
بیان مقتول ہونی الظافر کا اور مستولی ہونی اوسکے بیٹی فائز کا	۲۷۱	بیان وفات فائز علوی کا اور والی ہونا عاضد علوی کا	۲۹۰
بیان محاصرہ ہونی تکریت کا	۲۷۳	بیان وفات مقتفی لامر اللہ	۲۹۰
بیان فتح کرنی نورالدین محمود بن زنگی کا شہر دمشق کو اور لے لینا اوس شہر کا وہاں کی حاکم مجیر الدین ابق بن محمد بن بوری سے بن طغتکین سے	۲۷۴	بیان خلافت مستنجد کا	۲۹۱
بیان وفات خوارزمشاہ کا	۲۷۵	بیان وفات حاکم غزنہ کا	ایضاً
بھاگ جانا سلطان سنجر کا قید قوم غز سی	۲۷۶	بیان وفات ملکشاہ سلجوقی کا	ایضاً
بیان اول زلزلون کا جو ملک شام مین کری اور اخبار بن منقذ حاکمان شیزر کا تا مالک ہونی نورالدین کے شیزر پر	۲۷۷	بیان لٹ جانے نیشاپور کا اور اجڑ جانا اور آباد ہونا شادیاخ کا	۲۹۲
بیان وفات سلطان سنجر کا	۲۸۱	بیان مقتول ہونی صالح بن رزیک کا	۲۹۳
بیان فتح مہدیہ کا	۲۸۳	بیان حاکم ہو جانے عیسی کا مکہ معظمہ پر	۲۹۳
بیان وفات سلطان محمد کا	۲۸۴	بیان وزارت شاور کا پھر وزارت ضرغام کا	۲۹۵
بیان بیمارے نورالدین کا	۲۸۵	بیان وفات عبد المومن کا	۲۹۶
بیان اخبار یمن کا	۲۸۵	بیان فتح کرنی نورالدین کا قلعہ جعبر پر	۳۰۵

بیان فتح کرنی اسد الدین شیرکوہ کا مصر کو اور مقتول ہونا شاور کا پھر مالک ہونا صلاح الدین کا	۳۰۵	بیان کوچ کرنی سلطان صلاح الدین کا طرف شام کے	۳۴۱
بیان وفات مستنجد کا اور خلافت مستضئ کا	۳۱۴	بیان روانہ کرنی سیف الاسلام کا طرف یمن کی	۳۴۲
بیان قایم ہونے خطبہ عباسیہ کا مصر مین اور جاتا رہنا دولت علویہ کا	۳۱۵	بیان اون شہرون کا جنکو سلطان صلاح الدین نے لوٹا اور فتح کیا	۳۴۴
بادشاہ ہونا شمس الدولہ توران شاہ بن ایوب کا ملک یمن پر	۳۲۳	بیان اون بلاد کے جو سلطان صلاح الدین نے درمیان سنہ ۵۶۷ ہجری کے فتح کئے	۳۴۷
مقتول ہونا مصریون اور عمارہ یمنی کا	۳۲۴	بیان فوت ہونے یوسف بن عبد المومن کا	۳۵۱
وفات پانی سلطان نور الدین محمود کے	ایضاً	بیان جہاد کرنی سلطان صلاح الدین کا کرک پر	۳۵۱
سرکشی اور بغی ہوجانا کنز کا درمیان صعید	۳۲۶	بیان وفات حاکم ماردین کا	۳۵۲
بیان مالک ہونی صلاح الدین کا دمشق وغیرہ پر	۳۲۶	بیان محاصرہ کرنی سلطان صلاح الدین کا موصل کو	۳۵۴
شکست پانے سیف الدین غازی والی موصل کی سلطان صلاح الدین سے	۳۳۰	بیان وفات حاکم قلعہ کیفا کا	ایضاً
بیان فوت ہونی المستضئ کا اور خلیفہ ہونا امام الناصر باللہ کا	۳۳۷	بیان قابض ہونی سلطان صلاح الدین کا میافارقین پر	۳۵۵
بیان وفات پانی سیف الدین والی موصل کا	۳۳۸	بیان نقل کرنی عادل بھائی سلطان کا حلب سے اور نکالنا ملک افضل بن سلطان کا مصر سے طرف دمشق کے	۳۵۶
بیان وفات پانے ملک صالح حاکم حلب کا	۳۴۰	بیان وفات بہلوان کا اور بادشاہ ہونا اوسکے بھائی قزل کا	۳۵۷

بیان ان لڑائیون اور فتوحون کا جو سلطان ملک ناصر صلاح الدین نے کین	۳۵۸	بیان مقتول ہونی طغریل کا اور مالک ہونا خوارزم شاہ کا شہر رے پر	۳۹۲
بیان جنگ حطین کا	۳۵۹	بیان چھن جانے دمشق کا ملک افضل سے	۳۹۸
بیان ان لڑائیوں اور فتوح کا جو سلطان صلاح الدین نے سنہ ۵۸۴ ہجری مین کین	۳۶۴	بیان وفات سیف الاسلام کا	۴۰۰
بیان محاصرہ کرنی فرنگیون کا قلعہ عکا کو	۳۶۸	بیان اخبار ملوک خلاط کا	۴۰۲
غلبہ پانا فرنگیون کا عکا پر	۳۷۳	بیان وفات پانی عزیز حاکم مصر کا	۴۰۳
وفات پانا ملک مظفر تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن ایوب کا	۳۷۵	بیان غلبہ پانے ملک منصور محمد بن ملک مظفر حاکم حمات کا بارین پر	۴۰۵
بیان صلح ہوجانے فرنگیون کا اور عبور کرنا بادشاہ کا طرف دمشق کی	۳۷۹	بیان وفات ملک غرب کا	۴۰۶
بیان وفات سلطان عز الدین قلیج ارسلان حاکم بلاد روم کا اور حال اولاد اُسکی کا جو اُسکے بعد مستولی ہوئے	۳۸۲	بیان اُس فتنہ و فساد کا جو فیروزکوہ مین ہوا	۴۰۶
بیان وفات پانی ملک ناصر صلاح الدین ابو المظفر یوسف بن ایوب بن شادی کا اور خبرین اُسکے	۳۸۵	بیان وفات پانی خوارزم شاہ کا	۴۱۰
بیان اُس حال کا جو بعد وفات بادشاہ کی ہوا	۳۸۸	بیان اُن حوادث کا جو اُس مین ہوئے	۴۱۸
حرکت کرنی عز الدین مسعود حاکم موصل کا طرف بلاد شہر کی جو ملک عادل کی قبضہ مین تھے بعد ازان مراجعت کرنی اور مر جانا اُسکا	۳۹۰	بیان وفات غیاث الدین ملک غوریہ	۴۲۱
بیان مقتول ہونی بکتمر حاکم خلاط کا	ایضاً	بیان مقتول ہونے کلیجا غلام پہلوان کا	۴۲۴

بیان مقتول ہونے سلطان غوری شہاب الدین کا	۴۲۶	بیان استیلا عماد الدین بعض قلاع موصل پر	۴۵۲
بیان مستولی ہونے ملک اوحد نجم الدین ایوب بن ملک عادل کا خلاط پر	۴۲۹	بیان وفات نور الدین حاکم موصل کا	۴۵۳
بیان لڑنے خوارزم شاہ کا قوم خطا سے ماورا النہر پر	۴۳۱	بیان وفات حاکم سنجار کا	۴۵۴
بیان مقتول ہونے غیاث الدین محمود اور علی شاہ کا	۴۳۲	بیان ویران ہونے بیت المقدس کا	ایضاً
بیان آنے ملک اشرف کا طرف حلب کی اپنی بلاد شرقیہ میں	۴۳۴	بیان مستولی ہونے فرنگیون کا دمیاط پر	۴۵۵
بیان مقتول ہونے حاکم جزیرہ کا	۴۳۵	بیان ظاہر ہونے تاتاریون کا	ایضاً
بیان وفات پانے بدر الدین حاکم موصل کا	۴۳۹	بیان ملک مظفر محمود حاکم حماۃ کا طرف مصر کے اور وفات اوسکی والدہ کے	۴۵۸
بیان وفات ملک اوحد الدین حاکم خلاط کا	۴۴۰	وفات پانے کیکاوس اور مالک ہونا اوسکے بھائی کیقباد کا	ایضاً
بیان استیلا ملک مسعود بن ملک کامل بن ملک عادل کا یمن پر	۴۴۵	بیان وفات ملک منصور حاکم حماۃ کا	۴۶۰
بیان وفات پانے ملک ظاہر غازی بن سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب حاکم حلب کا	۴۴۶	بیان استیلا پانے ملک ناصر بن ملک منصور کا حماۃ پر	۴۶۱
بیان قصد کرنے کیکاوس بن کیخسرو حاکم بلاد روم کا حلب کو	۴۴۹	بیان استیلا پانے ملک مظفر شہاب الدین غازی کا خلاط پر اور میافارقین پر	۴۶۲
بیان وفات سلطان ملک عادل ابوبکر بن ایوب کا	۴۵۰	بیان جانے تاتاریون کا طرف خوارزم شاہ کے اور شکست کھانا اوسکا اور مر جانا	۴۶۳

پهر رجوع کرنا دمیاط کا قبضه مسلمانون مین	۴۶۷	بیان خلافت مستنصر کا	۴۸۱
بیان وفات حاکم امد کا	۴۶۹	بیان وفات پانے ملک معظم حاکم دمشق کا	۴۸۳
بیان حال غیاث الدین بهائے جلال الدین ابن خوارزم شاه محمد کا	۴۷۳	بیان وفات پانی بادشاه مغرب کا اور اوسکے بعد جو ہتو سے ہوئے	۴۸۴
بیان ایک حادثه نادر و عجیب کا	۴۷۴	بیان چهین جانے دمشق کا	۴۹۰
بیان وفات بادشاه مغرب کا	ایضاً	بیان وفات پانی ملک مسعود بن ملک کامل بن ملک عادل ابن ایوب حاکم یمن کا	۴۹۱
بیان ناچاقی ہونی مظفر غازی ابن عادل کا اپنی بهائے ملک اشرف سے	۴۷۶	بیان پکڑا جانے حاجب نائب ملک اشرف کا خلاطین اور مقتول ہونا اوسکا	۴۹۲
بیان پهنچنی سلطان جلال الدین کا ہندوستان سے طرف اپنی شہرون کے	۴۷۷	بیان مستولی ہونی ملک مظفر محمود کا حمات پر	ایضاً
بیان وفات ملک فضل نور الدین سلے کا	۴۷۸	بیان عمارت قلعه شمیس کا	۴۹۵
وفات پانا خلیفه ناصر کا	ایضاً	بیان مستولی ہونے ملک اشرف کا بعلبک پر	۴۹۶
بیان خلیفه ہونی اوسکی بیٹی الظاهر کا	۴۷۹	بیان مقتول ہونے امجد کا	ایضاً
بیان وفات پانی خلیفه الظاهر بامر الله کا	۴۸۰	بیان مالک ہونے جلال الدین کا خلاط پر	۴۹۷

بیان شکست کھانی جلال الدین کا ملک اشرف سے	۴۹۷	بیان وفات پانے ملکہ ضیفہ خاتون ملکہ حلب کا	۵۳۹
بیان چھڑ آنے تاتاریون کا بلاد اہل اسلام پر	۴۹۹	بیان وفات پانے مستنصر باللہ کا	۵۴۰
بیان مقتول ہونے جلال الدین کا	ایضاً	بیان وفات حاکم حمات کا	۵۴۳
بیان مستولی ہونے ملک عزیز محمد ابن طاہر حاکم حلب کا اوپر شیزر کے	۵۰۹	استیلا پانا ملک صالح ایوب کا دمشق پر	۵۴۴
بیان وفات پانے ملک عزیز حاکم حلب کا	۵۱۷	بیان شکست پانے خوارزمیون قصب پر اور استیلا پانا صالح ایوب کا بعلبک پر	۵۴۶
بیان وفات پانے ملک اشرف کا	۵۱۹	بیان قبضہ پانا فرنگیون کا دمیاط پر اور نازل ہونا ملک صالح کا اشمون طناح پر	۵۵۲
بیان کوچ کرنے سلطان ملک کامل کا دمشق پر اور غالب آنا اور پھر اوسکا وفات پانا	۵۲۱	بیان مستولی ہونے ملک صالح ایوب کا کرک پر	۵۵۳
بیان مستولی ہونے ملک صالح ایوب کا دمشق پر	۵۲۵	بیان وفات پانے ملک صالح ایوب کا	۵۵۴
بیان نکلنے ملک صالح ایوب کا قیدخانہ سے اور گرفتار کرنا بھائی ملک عادل حاکم مصر کا اور خود مالک بنجانا ملک مصر پر	۵۳۰	بیان شکست کھانی فرنگیون کا اور گرفتار ہونا انکی بادشاہ کا	۵۵۶
بیان وفات پانے حاکم ماردین کا	۵۳۲	مقتول ہونا ملک معظم کا	۵۵۷
بیان پھر آنے خوارزمیون کا طرف بلاد حلب وغیرہ کے	۵۳۴	بیان مالک ہونے ملک مغیث کا کرک پر	۵۵۹
بیان اوس حال کا جو ملک جواد یونس پر گذرا	۵۳۵	بیان غالب ہونے ملک ناصر حاکم حلب کا دمشق پر	ایضاً

بیان سلطنت ایبک ترکمانی کا	۵۶۰	بیان وفات پانی ناصر داؤد کا	۵۷۷
بیان مقرر ہونی سلطنت کا واسطی ملک اشرف موسی کے	۵۶۰	بیان وفات صاحبہ غازیہ خاتون والدہ ملک منصور حاکم حمات کا	۵۷۸
بیان ویران ہونے دمیاط کا	۵۶۱	بیان قصد کرنی تاتاریون کا میافارقین پر بعد استیلا پانے بغداد کے	۵۷۹
بیان آنا ناصر یوسف حاکم شام کا طرف دیار مصریہ کی اور شکست کہانا	۵۶۱	وفات بدر الدین لولو حاکم موصل کا	۵۸۰
بیان مقتول ہونے حاکم یمن کا	۵۶۴	چڑہائی ملک ناصر یوسف حاکم شام کا کرک پر	۵۸۱
بیان احوال ناصر حاکم کرک کا	۵۶۶	بیان سلطنت قطز کا	۵۸۲
بیان دولت حفصیون جو کہ ملوک تونس کہلاتے ہین	۵۶۷	بیان پیدائش ملک مظفر محمود ابن ملک منصور حاکم حمات کا	۵۸۳
بیان مقتول ہونی اقطائی کا	۵۶۹	بیان قصد کرنی ہلاکو کا ملک شام پر	ایضاً
بیان مقتول ہونی معز ایبک ترکمانی کا	۵۷۲	ذکر اوس حال کا جو ملک ناصر سی بروقت قصد کرنی تاتاریون کے حلب پر گذرا	۵۸۴
بیان مفارقت غلامان بحریہ کا ملک ناصر یوسف حاکم شام ابن ملک عزیز سی	۵۷۳	بیان استیلا پانے تاتاریون کا تمام حلب اور شام پر	۵۸۵
بیان استیلا پانا تاتاریون کا بغداد پر اور جاتا رہنا دولت عباسیہ کا	۵۷۵	حال حمات اور احوال ملک ناصر کا بعد لینے حلب کے	۵۸۶
بیان لڑنے مغیث کا حاکم کرک نے لشکر مصر سی	۵۷۷	بیان استیلا پانا تاتاریونکا قلعہ حلب اور متجدد ذات شام پر	۵۸۸

استیلا پانا تاتاریونکا میا فارقین پر اور حاکم ملک کامل کا مقتول ہونا	٥٩٠	بیان مقتول ہونی منیث کا اور مستولی ہونا ملک ظاہر بیبرس کا اور کرجستان کی	٦٠٩
بیان ملنی ملک ناصر کا تاتاریون سی اور مستولی ہونا اونکا عجلون وغیرہ قلاع شام پر	ایضاً	بیان لٹ جانے قلعہ عکا وغیرہ کا	٦١٢
بیان شکست کہانا تاتاریون کا اور مقتول ہونا کتبغا کا	٥٩٢	بیان دستیابی حاکم حمص اشرف کا	ایضاً
بیان سلطنت بیبرس بندقدار کا	٥٩٥	بیان فتح ہونی قیساریہ کا	٦١٤
بیان پہر تعمیر ہونا قلعہ دمشق کا	٥٩٦	بیان فوت ہونی ہلاکو کا	٦١٥
سلطنت حلبیہ کا درمیان دمشق کے	ایضاً	بیان فتح ہونی صفد وغیرہ کا	٦١٦
بیان بگڑنی لشکر ملک سعید ابن حاکم موصل کو اور رجعت کرنی تاتاریون کے طرف شام کے	٥٩٧	بیان داخل ہونی لشکر مسلمانون کا ارمن کے شہرون مین	ایضاً
بیان شکست کہانا تاتاریون کا حمص پر	٥٩٨	بیان مقتول اہل فارا کا اور لٹ جانا	٦١٧
بیان بگڑی جانی سنجر حلبی کا	٦٠٠		
بیان نکلنی برنی کا طاعت ملک ظاہر بیبرس سے اور مستولی ہونا اوسکا حلب پر	ایضاً	فوت ہونا بادشاہ تاتار کا	٦١٨
مقتول ہونا ملک ناصر کا	٦٠٢	بیان جانے ملک ظاہر کا طرف شام کے اور فتح کرنا انطاکیہ وغیرہ کا	٦١٩
بیعت ہونی خلیفہ اسود کی اور ثابت کرنا نسب اپنا	٦٠٤	بیان فتح ہونی قلعہ اکراد اور قلعہ عکا اور قلعہ قرین کا	٦٢٢
بیان جانے ملک ظاہر کا طرف شام کے	٦٠٩	بیان قابض ہونی یعقوب مرینی کا شہر سبتیہ پر اور ابتدا اون کے	٦٢٤

جانا ملک ظاہر کا بلاد روم میں	٦٢٨	فتح ہونا مرقب کا	٦٥٠
جانا ملک سعید کا طرف شام کی اور لوٹنا سیس کا اور مراجعت کرنے	٦٣٢	بیان پیدائش سلطان ملک منصور سیف الدین قلاوون صالحی کا	٦٥١
بیان خلع ہونی ملک سعید کا	٦٣٣	بیان فتح ہونے صیہون کا	٦٥٢
بیان قائم ہونے سلامش ابن ملک ظاہر بیبرس کا تخت سلطنت پر	٦٣٤	بیان فتح ہونی طرابلس کا	٦٥٤
بیان سلطنت ملک منصور قلاوون صالحی کا	ایضاً	وفات پانا سیف الدین ملک منصور قلاوون صالحی کا	٦٥٥
بیان پھر جانے سنقر الاشقر کا طاعت سی اور مستقل ہو جانا اوسکا سلطنت شام پر	٦٣٥	بیان گدی نشین ہونے اوسکی بیٹی ملک اشرف کا	٦٥٦
شکست کھانی سنقر کے	٦٣٦	بیان فتح ہونی عکا کا	٦٥٧
بیان وقوع جنگ عظیم کا ہمراہ تاتاریون کے حمص پر	٦٣٨	بیان فتح ہونی چند شہرون اور قلعون کا	٦٥٩
وفات پانا ابغا کا	٦٤١	فتح ہونا قلعہ روم کا	٦٦٠
بیان وفات پانی ملک منصور حاکم حمات کا	٦٤٥	بلوانا بادشاہ حاکم حمات کو	٦٦٣
بادشاہ ہونا ملک مظفر کا حمات پر	٦٤٨	جانا لشکرون کا طرف حلب کے	٦٦٤
بیان پہننی لباس شاہانہ اور سلطنت کے مسند پر بیٹھنی ملک مظفر کا	٦٤٩	جانا ملک افضل کا طرف دمشق کی اور لوٹتے جاتے وفات پانے	٦٦٥

مقتول ہونا سلطان ملک اشرف کا	٦٦٦	بیان مقتول ہونے ملک منصور حسام الدین لاجین حاکم مصر و شام کا	٦٨٤
مقتول ہونا بیدرا کا	٦٦٧	بیان مراجعت کرنی سلطان ملک ناصر کا طرف سلطنت اپنی کے	٦٨٥
بادشاہ ہونا سلطان اعظم ملک ناصر کا	٦٦٨	جانا لشکر حموی کا طرف حلب کے	ایضاً
پکڑ جانا وزیر ابن سلعوس کا اور مقتول ہونا	ایضاً	بیان وفات ملک مظفر حاکم حمات اور خارج ہونا حمات کا خاندان ایوبیہ سے	٦٨٦
مقتول ہونا سنجاعی کا	٦٦٩	بیان پہنچنے قراسنقر جوکاندار کا طرف حمات کے	٦٨٧
غلبہ پانا زین الدین کتبغا کا سلطنت پر	٦٧٠	بیان اوس جنگ عظیم کا جو درمیان سلطان کے اور تاتاریون کے ہوئی اور سلطانیون کو شکست ہوئی اور تاتاری شام پر غالب آگئے	٦٨٨
مقتول ہونا لنحو بادشاہ تاتار کا اور بادشاہ ہونا بیدو اور پہر اوسکا مارا جانا بعد ازان غازان کی حکومت	ایضاً	بیان اون حوادثات کا جو بعد شکست کے ہوئے	٦٨٩
مقتول ہونا بیدو کا اور بادشاہ ہونا غازان کا	٦٧١	بیان آنے تاتاریون کا طرف شام کی اور کوچ کرنا بادشاہ کا لشکر لیکر اونکی مقابلہ کو	٦٩٣
بیان اخبار سلاطین یمن کا اور وہان کے حاکم کے مرنے کا حال	٦٧٢	وفات پانا خلیفہ اسود کا جسکے نسب مین اختلاف ہوا تہا	٦٩٥
بیان کوچ کرنی ملک عادل کتبغا کا دمشق سی اور معزول ہونا اوسکا سلطنت سی اور غلبہ پانا لاجین کا سلطنت پر	٦٧٣	لٹ جانا بلاد سیس کا	ایضاً
روانہ کرنا لشکر کا طرف حلب کی اور جانا اوسکا طرف بلاد سیس کے پہرنا طرف حلب کے دوسرے بار اور جو فتح ہوا	٦٧٦	بیان فتح ہونے جزیرہ ارواد کا	٦٩٦
بیان فتح کرنے حموص وغیرہ قلاع بلاد ارمن کا	٦٧٨	بیان داخل ہونا تاتاریون کا طرف شام کی اور شکست کہانا اونکا	٦٩٧

بیان جنگ ثانی کا اور بڑے فتح مسلمانون کے جو ہوئے	۶۹۸	آنا بادشاہ کا دار السلطنت مصر پر	۷۱۳
بیان وفات زین الدین کا اور داخل ہونا قپچق کا حمات پر	۷۰۰	پکڑا جانا بیبرس جاشنکیر کا	۷۱۵
وفات قازان بادشاہ تاتاریون کا بیان	۷۰۱	بیان پہنچنے اسندمر کا طرف دمشق کے	۷۱۶
آنا قپچق کا طرف حمات کے	۷۰۲	پکڑا جانا سلار کا	۷۱۷
لٹ جانا بلاد سیس کا	۷۰۴	مقرر ہونا ابوالفدا کا حمات مین	ایضاً
اولاد مرین کا ذکر	۷۰۵	بیان سلاطین حمات کا	۷۱۸
وفات عامر بادشاہ مغرب کے اور جو اوسکا گدی نشین ہوا	۷۰۷	بیان ملوک عرب کا	۷۲۱
مقتول ہونا حاکم سیس کا اور اوسکے بھتیجے کا	ایضاً	پکڑا جانا اسندمر نایب سلطنت حلب کا	ایضاً
جانا بادشاہ کا طرف کرک کی اور غلبہ پانا بیبرس جاشنکیر کا مملکت پر	۷۰۸	وفات پانا طقطغا کا اور بادشاہ ہونا اوزبک کا	۷۲۲
بیان لشکر کشی کرنی کا طرف حلب کی اور جو گذرا	۷۱۰	جانا قراسنقر کا حلب مین	۷۲۳
کوچ کرنا سلطان کا کرک پر	۷۱۱	بھاگ جانا افرم کا اور بھاگ جانا قراسنقر اور جانا اون دونون کا بادشاہ خربندہ کی پاس	۷۲۶
جانا بادشاہ کا طرف دمشق کے	۷۱۲	وفات پانا حاکم ماردین کا	۷۲۸

پہنچنا نائب کا طرف حلب کے	٧٢٨	آنا بادشاہ کا طرف دار السلطنت کی	٧٥٣
جانا ابو الفدا کا طرف مصر کے	٧٢٩	وہ عطیات جو ابو الفدا کو بادشاہ نے دین	ایضاً
لشکر کشی حلب پر ہونے اور لڑائی رحبہ کے	٧٣٠	غارت ہونا بلاد سیس کا	٧٥٥
نکلنا مہنا کا ملک حمات سے	٧٣٣	موقوف ہو جانا جاگیرات اہل عیسیٰ کا اور نکالا جانا اونکا شام سے	ایضاً
جانا ابو الفدا کا طرف حجاز شریف کی	٧٣٤	ہلاک ہونا حاکم سیس کا	٧٥٦
بیان فتح ہونی ملطیہ کا	٧٣٦	مقتول ہونا حمیضہ کا	ایضاً
اخبار ابو سعید بادشاہ مغرب کا	٧٤١	وفات پانا حاکم یمن کا	٧٥٩
جانا ابو الفدا کا مصر مین اور مستولی ہونا معرہ پر	٧٤٢	فتح ہونا اناس کا	ایضاً
بیان اوس ماجرہ کا جو حمیضہ اور رفندی پر گذرا	٧٤٥	بیان حوادثات بلاد روم کا جو سنہ ٧٢٤ مین گذرے	٧٦١
بیان اوس جنگ عظیم کا جو اندلس مین ہوئے	٧٥١	اور حوادثات مین اوسی سال کے	ایضاً
جانا ابو الفدا کا طرف مصر کی پہر حجاز شریف کے	٧٥١	جانا لشکر کا طرف یمن کی	٧٦٢
جانا بادشاہ کا طرف حجاز کے	٧٥٢	وفات پانا بدر الدین برادر ابو الفدا کا	٧٦٤

اخبار ابوسعید اور جوبان کے	۷۶۵	اخبار تمرداش ابن جوبان کا	۷۶۸
نکلنا بادشاہ کا طرف اہرام کی اور حاضر ہونا قاصدون ابوسعید کا	۷۶۷	اخبار حاکم سیس کا جو صغر سن تھا	۷۶۹

فہرست تتمہ ابو الفدا کی

بیان مبادی احوال اولاد مظفر ابن منصور ابن امیر غیاث الدین حاجی خراسانی کا	۲	لڑنا شاہ شجاع کا شاہ محمود سے دوسرے دفعہ اور فتح پانی شاہ محمود پر	۲۳
بیان اوس افراط اور تفریط کا جو بعد وفات سلطان ابو سعید کے ہوئے	۴	بانی ہونا اسد خراسانی کا اور وفات پانی شاہ محمود کی اور جانا شاہ شجاع کا اصفہان مین	۲۵
بیان موافقت امیر پیر حسین چوبانی اور امیر محمد مظفر کا معہ بیان اور واقعات کے	۵		
بیان حال امیر پیر حسین چوبانی کا اور ہونا ابو اسحاق کا بادشاہ	۷	جانا شاہ شجاع کا جانب تبریز کے اور بہاگ جانا سلطان حسین کا میدان جنگ سے اور مراجعت کرنا شاہ کی بسبب مخالفت شاہ نصرت الدین کے	۲۷
بیان مقتول ہونی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا	۹		
بیان لشکر کشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیراز کی اور بہاگنا امیر شیخ ابو اسحاق کا	۱۱	انتقال پانا شاہ شجاع کا اور حوادث	۲۸
		بادشاہ ہونا سلطان مجاہد الدین زین العابدین فرزند شاہ شجاع کا	۳۱
بیان فتح کرنی بعض ممالک عراق کا اور وفات پانی ابو اسحاق کے	۱۴	بعد مراجعت امیر تیمور کی شاہ منصور ابن شاہ شرف الدین مظفر نے جو کیا وہ یہہ ہے	۳۴
بیان کوچ کرنا امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی اور سلائی پہیرنی اوسکی آنکہون مین دربیان اصفہان کے	۱۵	سلائی پہیرنی سلطان زین العابدین کی آنکہون مین	۳۵
		بیان خاندان سربداریہ کا اور والی ہونا اونکا ولایت سبزوار مین	۳۷
بیان بادشاہ ہونا جلال الدین شاہ شجاع کا	۱۹	بادشاہ ہونا امیر وجیہ الدین مسعود کا سربداروں پر اور اوسکا حال	۳۹
بیان دوسرے دفعہ مخالفت کرنی شاہ محمود کا اور فتح پانی شاہ شجاع پر	۲۱	بیان حکومت محمد تیمور کا	۴۰

بیان حکومت کلو اسفندیار کا	۴۱	حال حکومت سلطان ابو الفتح غیاث الدین محمد ابن سام کا	۵۰
بیان حکومت امیر شمس الدین فضل کا	ایضاً	حال سلطان شہاب الدین کے حکومت کا	ایضاً
بیان حکومت خواجہ شمس الدین علی	ایضاً	بیان سلطان محمود ابن غیاث الدین محمد بن سام کے تخت پر جلوس کرنیکا	۵۱
بیان حکومت خواجہ یحیی بن خواجہ احمد کرادی کا	۴۲	بیان اون لوگون کا جو اولاد غوریون سی ولایت بامیان اور طخارستان پر حکومت کر گذرے ہین	۵۲
بیان حکومت ظہیر الدین کرادی کا	۴۳		
بیان حکومت حیدر پہلوان قصاب کا	ایضاً	بیان اون غلامون کا جو سلاطین غوریہ کی غلام تہی اور مرتبہ سلطنت کو پہنچی	۵۳
بیان حکومت امیر لطف اللہ بن امیر وجیہ الدین مسعود کا	۴۴		
پہلوان حسن دامغانی کا حاکم ہونا	ایضاً	بیان ارام شاہ بن قطب الدین ایبک کا	۵۳
بیان حکومت خواجہ علی موید کا	۴۵	بیان سلطان ناصر الدین قباچہ کا	۵۴
بیان سلطنت خاندان غوریہ کا	۴۶	بیان سلطان رکن الدین فیروز شاہ ابن التمش کا	۵۴
حال سلطان علاء الدین حسین جہان سوز کا	۴۸	سلطان رضیہ الدین بنت شمس الدین التمش کا	ایضاً
بیان حکومت ملک سیف الدین محمد ابن علاء الدین جہانسوز کا	۴۹	بیان سلطان معز الدین بہرام شاہ ابن التمش کا	۵۵

بیان سلطان علاء الدین مسعود شاہ بن رکن الدین فیروز شاہ کا	۵۶	احوال ملوک کرت کا	۶۲
بیان امیر خسرو دہلوی کا	۵۷	بیان عز الدین عمر مرغینی کی سلطنت کا	ایضاً
بیان خواجہ حسن دہلوی کا	۵۹	بیان حکومت ملک رکن الدین کا	۶۳
بیان بعض حکام سیستان کا	۶۰	بیان حکومت ملک شمس الدین محمد ابن ابی بکر کرت کا	ایضاً
بیان ابو الفضل کے حکومت کا	ایضاً	بیان حکومت ملک رکن الدین بن ملک شمس الدین کا	۶۵
بیان ملک شمس الدین محمد کی حکومت کا	ایضاً	بیان حکومت ملک فخر الدین بن شمس الدین کہین کا	ایضاً
بیان تاج الدین حرب کی حکومت کا	ایضاً	بیان حکومت غیاث الدین ابن ملک شمس الدین کہین کا	۶۹
بیان حکومت یمین الدین بن تاج الدین حرب کا	۶۱	بیان حکومت شمس الدین بن ملک غیاث الدین کا	۷۰
بیان حکومت نصرت الدین ابن بہرام شاہ	ایضاً	بیان حکومت ملک حافظ بن ملک غیاث الدین کا	ایضاً
بیان حکومت رکن الدین بن بہرام شاہ	ایضاً	بیان حکومت معز الدین حسین بن ملک غیاث الدین کا	۷۱
بیان حکومت شہاب الدین محمود ابن حرب کا	ایضاً	بیان حکومت ملک غیاث الدین پیر علی کا	۷۲
بیان حکومت تاج الدین تابلیکن کا	ایضاً	فصل اولاد یافث ابن نوح علیہ السلام کا ذکر ہی اور حال چنگیز خان کا	۷۴

بیان حکومت قرا خان کا	٧٦	بیان حکومت تومنہ خان کا	٨٣
بیان حکومت اغور خان کا	٧٨	بیان حکومت قبل خان کا	٨٤
بیان حکومت کور خان کا	ایضاً	بیان حکومت تویلہ خان کا	٨٥
بیان حکومت آئی خان کا	٧٩	بیان حکومت برتان بہادر کا	ایضاً
بیان حکومت نذر خان کا	ایضاً	بیان حکومت بیسوکا بہادر کا	ایضاً
بیان حکومت منگلی خان کا	ایضاً	بیان حکومت چنگیز خان کا	٨٦
بیان حکومت ملکہ الانقواہ کا	٨٠	جانا چنگیز خان کا جانب ممالک ایران کے	٨٩
بیان حکومت بوزنجر قان کا	٨١	بیان اوکدائی اور چغتائی کا	٩٠
بیان حکومت بوقا خان کا	ایضاً	حال چوچی خان کا	ایضاً
بیان حکومت دوتومن خان کا	٨٢	حال اولاق نویان کا	٩١
بیان حکومت قایدو خان کا	ایضاً	تسخیر سمرقند کا حال	ایضاً
بیان حکومت باشنغر خان کا	٨٣	جانا چنگیز خان کا جانب ترمذ اور بلخ کی	٩٢

بیان آنے تولیخان کا جانب ایران کے	۹۴	بیان سلطنت نکودار ابن ہلاکو خان کا	۱۰۹
جانا چنگیز خان کا ترکستان میں اور وفات پانا اوسکا	۹۷	بیان سلطنت ارغون خان کا ابن اباقا خان	۱۱۱
بیان اون لوگونکا جو مسند خانی پر بیٹھے	۹۸	بیان سلطنت کیخاتو خان ابن اباقا خان	۱۱۲
اول اوکدا قاآن ابن چنگیز خان کا حال	ایضاً	بیان سلطنت بایدو خان ابن ہلاکو خان کا	۱۱۴
دویم کیوک خان ابن اوکدائی قاآن ہے	۹۹	بیان نکاح بغداد خاتون کا	۱۱۷
تیسرا منگو قاآن ابن تولیخان	۱۰۰	بیان سلطنت اربہ خان کا	۱۱۸
چوتھا قوبلہ خان ابن تولیخان	ایضاً	بیان سلطنت کرنی موسی خان کا	۱۱۹
اور فہرست اونکے نامونکے درمیان صفحہ یکسو ایک کی گذرے	۱۰۱	سلطنت محمد خان کا بیان	ایضاً
بیان چوچی خان اور اوسکی اولاد کا جنھوں نے دشت قپچاق میں حکومت کی ہے	۱۰۲	بیان سلطنت طغاتیمور خان کا	۱۲۰
بیان ہلاکو خان ابن تولیخان ابن چنگیز خان	۱۰۵	حال سلطنت امیر شیخ حسن ابن تیمور تاش کا	ایضاً
حال بادشاہزادہ شیمون کا	۱۰۶	بیان ملکہ ساتی بیگ بنت اولجایتو سلطان کا	۱۲۱
بیان حکومت اباقا خان بن ہلاکو خان کا	۱۰۷	بیان حکومت جہان تیمور خان ابن افرنک بن کنجاتو خان کا	۱۲۲

بیان سلطنت سلیمان خان کا	۱۲۳	سفر کرنا امیر تیمور کا جانب ملک خطا کی	۱۵۷
بیان حکومت ملک اشرف بن تیمور تاش کا	۱۲۴	بیان وفات پانا امیر تیمور کا اور حوادث بعد اوسکے جو گذرے	۱۵۹
بیان وفات شیخ حسن ایلکانی کا اور مسند نشین ہونا اوسکی بیٹے سلطان اویس کا	۱۲۶	بیان تعداد اولاد امیر تیمور کا	۱۶۱
بیان سلطنت حسن ابن سلطان اویس کا	۱۲۷	بیان سلطنت میرزا خلیل سلطان کا	۱۶۲
بیان سلطنت احمد بن سلطان اویس کا	۱۲۹	بیان جلوس فرمانا مرزا شاہرخ کا تخت خراسان پر	۱۶۳
ذکر سلطان جغتائی خان معہ اوسکی اولاد کا	۱۳۰	بیان سلطان حسین کا اور بیان مخالفت امیر رکن الدین کا	۱۶۴
حال نسب امیر تیمور کا	۱۳۶	لڑنا پیر محمد اور مرزا خلیل سلطان کا	۱۶۵
جلوس فرمانا امیر تیمور گورگان کا اور مسخر کرنا بلاد کا	۱۴۰	بیان حال مرزا میرانشاہ اور اوسکی اولاد کا جو بعد وفات امیر تیمور صاحبقران کی گذرا	۱۶۷
جانا امیر تیمور کا دشت قبچاق مین اور لڑنا توقتمش خان سے	۱۴۴	حال تسخیر استر آباد کا	۱۶۸
بیان یورش پنجسالہ کا	۱۴۷	احوال سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف ترکمان کا اور مارا جانا مرزا میرانشاہ اور مرزا ابوبکر کا	۱۷۰
آنا صاحبقران کا ہندوستان مین	۱۴۹		
بیان یورش ہفت سالہ کا	۱۵۰	بیان مخالفت بہائیون کا	۱۷۲

جانا سلطان احمد جلایر کا جانب آذربیجان کی اور مارا جانا امیر قرا یوسف ترکمان کی ہاتہ سے	۱۷۴	پہر جانا خاقان سعید کا واسطی دفعہ فتنہ اسکندر کی جانب آذربیجان کی	۱۹۲
جانا خاقان سعید کا جانب سمرقند کے اور تقسیم کرنا بعض ممالک کا شاہزادون کو	۱۷۵	بیان وفات اسکندر بن قرا یوسف کا	۱۹۳
بیان مخالفت کرنی اسکندر کی خاقان	۱۷۷	آنا ایلچی مصر کا خاقان سعید کی خدمت مین	۱۹۴
سعید سے اور پانا فتح اور نصرت کا اوس حضرت کا خدا کے حکم سے		بیان بیماری خاقان سعید کا	۱۹۶
دینا ولایت کا شاہزادون کو	۱۷۸	منحرف ہونا مرزا سلطان محمد کا اور جانا خاقان سعید کا جانب فارس اور عراق کی	۱۹۷
وہ واقعہ جو بعد رحلت خاقان کے عراق اور فارس مین گذرے	۱۷۹	انتقال پانا حضرت خاقان سعید سے اور حوادثات سے	۱۹۸
بیان جلوس فرمانی مرزا بایسنقر کا مسند دیوان پر اور بیان حال بعض بادشاہزادون کا	۱۸۱	جلوس فرمانا مرزا علاء الدولہ کا تخت پر اور گرفتار ہونا مرزا عبد اللطیف کا	۲۰۰
بیان فتح کرمان کا سو بعض واقعات کے	۱۸۲	بیان عبور کرنی مرزا الغ بیگ کا دریا جیحون سے اور مخلصی پانی مرزا عبد اللطیف کی قید سے	۲۰۱
بیان لشکرکشی کا اوپر آذربیجان کے اور انتقال پانا قرا یوسف کا	۱۸۵	بیان متوجہ ہونے مرزا بابر کا جانب خراسان کے اور صلح ہوجانی بہائیون مین	۲۰۲
بیان لشکرکشی ہونا خاقان سعید کا اولاد قرا یوسف سے اور فتح پانا	۱۸۶	بیان مخالفت علاء الدولہ اور مرزا عبد اللطیف کا	۲۰۳
جانا خاقان کا درمیان ولایت آذربیجان کے سنہ ۳۲ ہجری مین	۱۸۹	فتنہ برپا کرنا مرزا یار علی ترکمان کا اور رحلت مرزا کرنی الغ بیگ کی	۲۰۵
جانا مرزا بایسنقر کا مہم جرجان پر اور وفات پانا اوس کا بعد رحلت مرزا کی خراسان مین	۱۹۱	مارا جانا یار علی ترکمان کا بعد آنی مرزا بابر کے ہرات مین	۲۰۶

بیان شکست کہانا مرزا الغ بیگ اور مرزا عبد اللطیف کا اور مارا جانا اپنی بیٹی کی ہاتہہ سے	٢٠٨	جانا ابو القاسم بابر کا مشہد مقدس میں اور انتقال پانا اس دار فانی سے	٢٢١
لڑائی ہونی درمیان مرزا سلطان محمد اور مرزا بابر کے	٢١١	متفق ہونا امرا کا سلطنت مرزا شاہ محمود پر اور مجمل حال اون اتفاقات کا جو گذرے	٢٢٣
کوچ کرنا بابر کا جانب ولایت استراباد کی اور فتحت کرنا مرزا سلطان محمد کا ہمراہی سے	ایضاً	متوجہ ہونا ابراہیم کا جانب ہرات کی اور جلوس فرمانا اوپر تخت کے	٢٢٤
مقتول ہونا مرزا عبد اللطیف کا اور جلوس فرمانا مرزا عبد اللہ خان کا تخت سلطنت پر	٢١٣	آنا مرزا سلطان ابوسعید کا مع چند حوادث کے	٢٢٥
		جانا مرزا ابراہیم کا جانب مازندران کے اور شکست کہانا سپاہ مرزا جہانشاہ ترکمانی کا	٢٢٧
مقتول ہونا مرزا عبد اللہ کا اور جلوس فرمانا سلطان ابوسعید کا تخت سمرقند پر	٢١٤	بیان آنے مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات کے اور بیان بعض حوادث کا	٢٢٨
بیان متوجہ ہونے مرزا بابر کا جانب بلخ کے اور گرفتار ہونا علاء الدولہ کا	٢١٥	ہونا صلح کا درمیان اون دو بادشاہوں کے اور جلد چلا جانا مرزا جہانشاہ کا جانب آذربائجان	٢٣٠
بیان متوجہ ہونا سلطان محمد کا دوسرے دفعہ جانب خراسان کی اور مارا جانا موضع چناران میں	٢١٦	بیان لڑنے سلطان سعید کا مرزا علاء الدولہ اور مرزا سنجر سے اور فتح پانا	٢٣١
جانا مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کے اور مراجعت کرنی بلدہ ہرات کو	٢١٧		
متوجہ ہونا بادشاہ کا جانب استراباد کے واسطے تسخیر عراق کی پہر کوچ کرنا جانب ماوراء النہر کے اور مارا جانا خلیل سلطان کا	٢١٩	بیان نسب صاحب قران کا مع حال مجمل اوس بادشاہ کے	٢٣٢
		بیان بعض وقایع سلطان ابوسعید کا	٢٣٥
فتح ہونا سیستان کا اور اسیر ہونا مرزا سنجر کا شہر مومنین سے اور واقعات کے	٢٢٠	آنا مرزا خلیل ہندو کہ کا واسطے محاصرہ بلدہ ہرات کی اور بعض حالات	٢٣٦

کوچ کرنا سلطان ابوسعید کا جانب ترکستان کے	۲۳۹	جلوس فرمانا مرزا یادگار محمد کا تخت سلطنت خراسان پر	۲۵۸
مرزا جہانشاہ ترکمان کا حال اور حسین بیگ ابن قرا عثمان کو سلطنت ملنی	۲۴۱	بیان مشورت کرنی صاحبقران کا مقرب الحضرت والسلطانی سے	۲۵۹
کوچ کرنا سلطان سعید کا واسطے تسخیر مملکت آذر اور عراق کے	۲۴۳	پہنچنا بادشاہ کا باغ زاغان میں اور مارا جانا مرزا یادگار محمد کا	۲۶۰
ویران ہونا سپاہ خراسان کا اور شہادت پانی سلطان سعید کے	۲۴۵	جلوس فرمانا صاحبقران کا دوسرے دفعہ تخت پر	۲۶۲
بیان حال لشکر ابوسعید کا جو بعد اسکے وفات کی واقع ہوا اور حال اسکی اولاد کا	۲۴۷	بیان مخالفت کرنی احمد مشتاق کا اور آنا صاحبقران کا بلخ پر اور فتح پانا	۲۶۳
جلوس فرمانا صاحبقران ثانی کا تخت ولایت خراسان پر	۲۵۲	حال مرزا ابوبکر بن مرزا سلطان ابوسعید کا اور مقتول ہونا اسکا	۲۶۴
بیان بعض احوال کا بطریق اجمال کے	۲۵۳	وفات پانا صاحبقران ثانی کا اور جلوس فرمانا تخت پر بدیع الزمان اور مرزا مظفر حسین کا بالاشتراک	۲۶۶
بیان نہضت کرنی مرزا یادگار محمد کا اور شکست کہانی حضرت صاحبقران سے	۲۵۴	بیان بادشاہان ترکستان کا اور بادشاہان مصر کا	۲۶۸
بیان پہر مقابلہ پیش آنے مرزا یادگار محمد کا اور پیدا ہونی اور حوادث اور وقایع کا	۲۵۶	بیان دولت عثمانیہ کا	۲۷۸
		تمت تمام شد	
بیان متوجہ ہونی سلطان صاحبقران ثانی کا واسطے گرفتاری مرزا یادگار محمد کے اور شکست کہانے	۲۵۷		

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس عاملہ، مجلس انتظامی، مجالس تعلیمات و نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ کے لیے اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیات متحدہ و گزیٹڈ عہدہ داران جامعہ و اراکین دارالترجمہ دس کتابیں ایک ماہ کے لیے اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۳۔ طلبائے [illegible] دو کتابیں لے سکتے ہیں اور انٹرمیڈیٹ کے طلبہ تین کتابیں، ایم اے، ال ال بی و تحقیقاتی جماعتوں کے طلبہ چار کتابیں دو ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۴۔ مدت مقررہ کے بعد کتابیں واپس نہ ہوں تو فی کتاب ایک آنہ یومیہ کے حساب سے جرمانہ لیا جائے گا۔

۵۔ نایاب [illegible] مرجع کتابیں گھر پر جاری نہیں کی جا سکیں گی۔ کتب خانہ کی کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو مستعیر پر [illegible] ذمہ داری ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنانا یا [illegible] سے [illegible] دیکھا جاتا ہے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں عاریۃً نہیں دی جا سکیں گی۔

فقط